

ششماہی رپورٹ

2022-23ء

پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر (چیئر پرسن)	جناب جمیل احمد
سیکرٹری، فنانس	جناب حامد یقوب شیخ
رکن	ڈاکٹر علی چیمہ
رکن	ڈاکٹر سید اکبر زیدی
رکن	جناب نجف یاور خان
رکن	جناب فواد انور
رکن	جناب زاہد ابراہیم
رکن	جناب محفوظ علی خان
رکن	جناب محمد علی لطیف
کارپوریٹ سیکریٹری	جناب محمد منصور علی

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی۔
19 مئی 2023ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 39 کے تحت، مالی سال 2022-2023ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

(جمیل احمد)

گورنر
چیئرمین، بورڈ آف ڈائریکٹرز

محمد صادق سنجرائی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی۔
19 مئی 2023ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (2) 39 کے تحت، مالی سال 2022-2023ء کے لیے پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق بینک دولت پاکستان کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ششماہی رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص

(جمیل احمد)

گورنر
چیئر پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

راجا پرویز اشرف
اسپیکر
قومی اسمبلی
اسلام آباد

تجزیہ کار :

ابواب

1- عمومی جائزہ

2- اقتصادی نمو

3- مہنگائی اور زرعی پالیسی

4- مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

5- بیرونی شعبہ

خصوصی سیکشن

پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ:

مواقع اور چیٹنج

محمد مظہر خان؛ محمد اکمل
محمد مظہر خان؛ شاہ حسین؛ کائنات خان
سیدہ سہینہ خرم جعفری؛ جنید کمال؛ حراغفار؛ سکھی بابر
سجادول خان؛ صباحت؛ محمد فرحان اکبر؛ الماس کریم
محمد اکمل؛ مدثر علی خان؛ محمد اجلال خان؛ انصاح خالد
صہیب جمالی؛ محمد اصغر خان؛ انانٹک؛ عطا اللہ عباسی

منتظم مطبوعہ:

محمد مظہر خان؛ محمد اکمل

ڈائریکٹر:

عمر فاروق ثاقب

مطبوعات جائزہ کمیٹیاں:

انتظامیہ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

سید شمر حسین (قائم مقام چیئرمین)؛ محمد علی ملک؛ ارشد محمود بھٹی؛ محمد فاروق عارلی؛ محمد

جاوید اسماعیل؛ فدا حسین؛ محمد ندیم حنیف؛ اور عمر فاروق ثاقب

بورڈ کی مطبوعات جائزہ کمیٹی

سید اکبر زیدی (چیئرمین)؛ علی چیمہ؛ زاہد ابراہیم

آراء اور تبصروں پر شعبہ ہائے مالی استحکام، زرعی پالیسی، تحقیق، شماریات، ڈیٹا خدمات اور اختراعات؛ ملکی بازار و زرعی انتظام؛ ایس ایم ای، مکانات کاری اور پائیدار مالیات؛ نظام ادائیگی پالیسی اور نگرانی؛ شعبہ زر مبادلہ امور؛ گورنر آفس؛ اور نقل و حمل کی فراہمی پر دفتر کارپوریٹ سیکریٹری اور شعبہ بیرونی تعلقات کا بھی شکریہ۔

ترجمہ طیم

نگراں
سہیل انجم

مترجمین
شجاعت علی
منصور احمد
حمیرا اشرف علی
فیضان رحیم

ابواب

1	عمومی جائزہ	1
9	اقتصادی نمو	2
9	معاشی نمو	2.1
13	زراعت	2.2
19	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی	2.3
27	خدمات	2.4
29	افراد کی قوت کی منڈی	2.5
37	زری پالیسی اور مہنگائی	3
37	پالیسی کا جائزہ	3.1
42	زری مجموعے	3.2
48	نئی شعبے کا قرضہ	3.3
58	مہنگائی	3.4
71	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4
71	مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ	4.1
75	محاصل	4.2
84	وفاقی مصارف	4.3
92	صوبائی مالیاتی سرگرمیاں	4.4
96	سرکاری قرضہ	4.5
107	بیرونی شعبہ	5
107	پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن	5.1
108	جاری کھاتہ	5.2
115	مالی کھاتہ	5.3
120	شرح مبادلہ اور ذخائر	5.4
121	تجارتی کھاتہ	5.5

133

خصوصی سیکشن: پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ: مواقع اور چیلنج

171

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

175

فرہنگ

10

باکس 2.1: مالی سال 23ء میں سیلاب کے نقصانات - تازہ ترین تجزیہ

34

باکس 2.2: پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شمولیت کے رجحانات اور اطوار

40

باکس 3.1: باکس 3.1: بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زرعی پالیسی پر عالمی رد عمل

112

باکس 5.1: باکس 5.1: زوال پذیر ترسیلات زر

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 23ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے اعدادوشمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے جنہیں مارچ 2023ء میں اس وقت دستیاب اعدادوشمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

1.1 عمومی جائزہ

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

مالی سال 22ء		مالی سال 23ء		شرح نمو (فیصد)	
شش 1	سہ 1	سہ 2	شش 1		
7.7	-1.5	-5.7	-3.7		ایس ایم ایف
9.8	25.1	24.9	25.0		قومی صارف اشاریہ قیمت الف
13.7	0.9	3.3	4.3		نئی شعبے کا قرضہ ب
4.3	1.2	0.03	1.2		رشد زر (ایم ٹی) ب
29.0	2.6	-15.2	-6.7		برآمدات ب
51.8	-5.8	-29.8	-18.2		درآمدات ب
-3.5	-26.7	-21.7	-24.1		شرح مبادلہ (+ اضافہ - کی فیصد) ب
32.1	16.9	17.9	17.4		ٹیکس حاصل ایف بی آر
9.75	15	16	16		پالیسی ریٹ (آخر مدت) ب
ارب ڈالر					
15.8	7.7	6.4	14.1		ترسیلات ب
1.1	0.3	0.2	0.5		پاکستان میں ایف ڈی آئی ب
9.8	0.1	-0.9	-0.9		زر مبادلہ قرضے (خالص) ب
-9.1	-2.4	-1.1	-3.6		جاری کھاتے کا توازن ب
1.6	-2.0	-2.3	-4.2		اسٹیٹ بینک زر مبادلہ ذخائر میں تبدیلی ب
فیصد جی ڈی پی					
-2.0	-1.0	-1.0	-2.0		مالیاتی توازن
0.1	0.2	0.9	1.1		بنیادی توازن

ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب اسٹیٹ بینک؛ ڈ وزارت خزانہ

قومی غذائی تحفظ اور تحقیق کے تخمینوں کے مطابق، کپاس اور چاول کی پیداوار میں بالترتیب 24.6 اور 40 فیصد کمی دیکھی گئی۔ زراعت اور صنعت کی ناقص کارکردگی، خدمات کے شعبے میں بھی پست سرگرمی کی نشاندہی کرتی ہے۔

ایشیائی ممالک کے اندر بڑے پیمانے کی ایشیائی ممالک میں وسیع البنیاد سکڑاؤ دیکھا گیا جہاں پیداوار 22 میں سے 18 شعبوں میں گر گئی۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل، گاڑیوں، دوا سازی، غیر دھاتی معدنیات، پیپر ولیم اور تعمیرات سے منسلک شعبوں کی پیداوار

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان کے معاشی حالات میں بگاڑ آیا۔ گذشتہ سال سے متعارف کرائے گئے پالیسی اقدامات سے ملکی طلب کو محدود کرنے میں کامیابی ہوئی تھی تاہم سیلاب کے اثرات، منفی عالمی اقتصادی حالات، آئی ایم ایف پروگرام کے نوے جائزے کی تکمیل کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال، زرمبادلہ کی رکاوٹوں اور سیاسی عدم استحکام نے مضر ملکی ساختی مسائل کو بڑھا دیا جو معاشی استحکام کے لیے چیلنج بنے ہوئے ہیں۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زراعت کی پیداوار اور بڑے پیمانے پر ایشیائی ممالک میں کافی حد تک سکڑاؤ آیا جبکہ عمومی مہنگائی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔ (درآمدات میں کمی کی وجہ سے) بیرونی جاری کھاتے اور (غیر سودی جاری اخراجات کو گھٹائے جانے اور وفاقی حکومت کے اخراجات میں کمی کے باعث) بنیادی مالیاتی توازن میں پالیسی کے طفیل آنے والی بہتری کے باوجود بیرونی ماکاری اور زرمبادلہ کے ذخائر کی پست سطح بڑی تشویش کا باعث بنی رہیں (جدول 1.1)۔ تاہم بیرونی طلب کی سست روی نیز ملکی ساختی مسائل کے تسلسل نے برآمدات کو گذشتہ برس کی سطح سے نیچے دھکیل دیا۔ مزید برآں، ایف بی آر ٹیکسوں میں ہدف سے کم نمو بھی ساختی اصلاحات کی رفتار تیز کرنے کی ضرورت ظاہر کرتی ہے۔

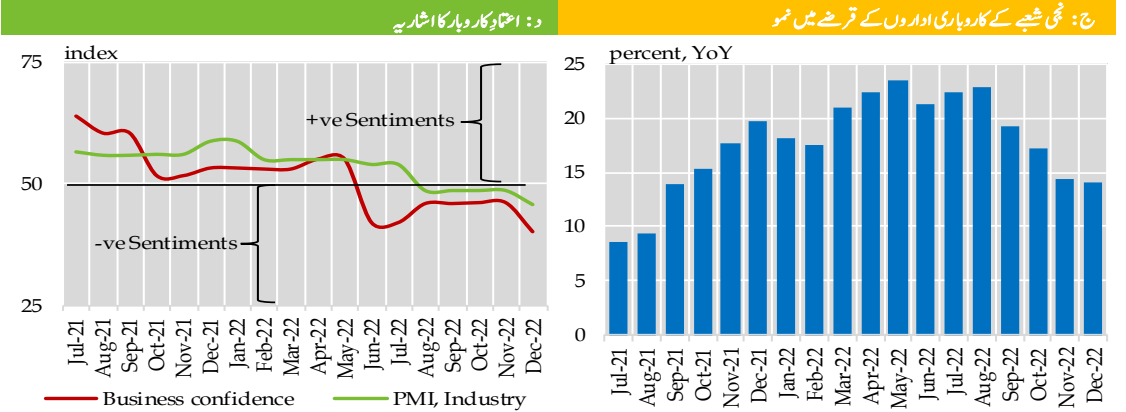
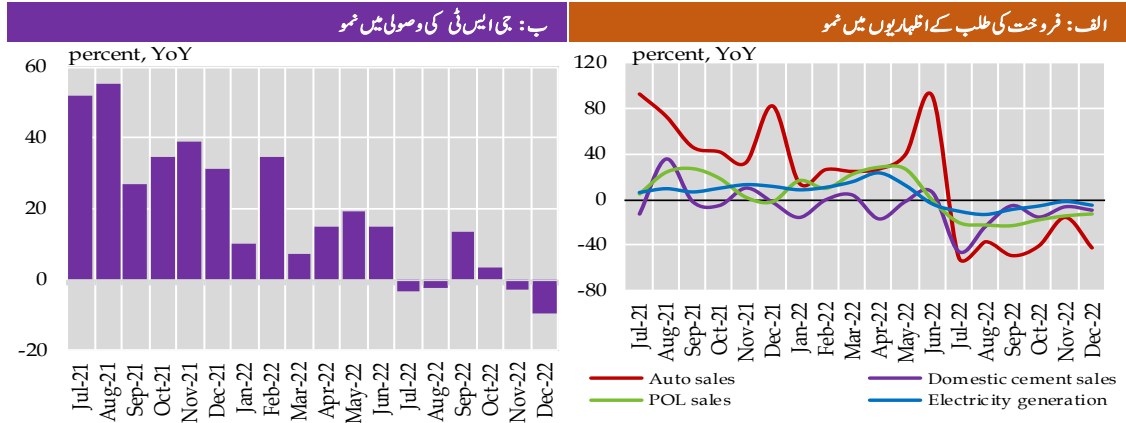
اسٹیٹ بینک نے اپنے تخفیفی موقف کو جاری رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ میں مزید 225 بی پی ایس کا اضافہ کیا جو مالی سال 22ء کے دوران کیے جانے والے 675 بی پی ایس اضافے کے علاوہ تھا۔ مالیاتی لحاظ سے حکومت نے گرانٹس، سبسڈیز اور ترقیاتی وفاقی اخراجات کو کم کیا۔ مزید برآں، بیرونی کھاتوں پر دباؤ کو کم کرنے کی خاطر حکومت اور اسٹیٹ بینک نے درآمدات کو محدود کرنے کے لیے مختلف ضابطہ کاراندہ اقدامات متعارف کرائے۔ ملکی طلب میں پالیسی کی وجہ سے آنے والے سکڑاؤ کے علاوہ سیلاب نے بھی مجموعی معاشی سست روی میں اہم کردار ادا کیا۔ سیلاب نے ملک کی زمین کا کافی علاقہ زیر آب کر دیا اور زندگیوں، معاش اور بنیادی ڈھانچے کو بھاری نقصان پہنچایا۔ زراعت میں، سیلاب کی وجہ سے خریف کی فصلوں کو کافی پیداواری نقصان پہنچا۔ عالمی منڈیوں میں زیادہ قیمتوں کی وجہ سے کھاد کے کم استعمال نے صورت حال کو مزید بگھیر بنا دیا۔ وزارت

ملکی طلب میں واضح سکڑاؤ کے باوجود، مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی سے مہنگائی کی سطح مستقل طور پر برقرار ہے (شکل 1.2 الف)۔ بڑھی ہوئی مہنگائی کی توقعات اور ملکی رسد سے متعلق بعض عوامل نے قومی صارف اشاریہ قیمت کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 25.0 فیصد تک دھکیل دیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 9.8 فیصد تھا۔ بنیادی طور پر خوراک کی بلند قیمتوں نے مجموعی مہنگائی کو بڑھایا جس کے بعد غیر غذائی غیر توانائی اور توانائی گروپوں کا نمبر آتا ہے (شکل 1.2 ب)۔ خاص طور پر، سیلاب کی وجہ سے زرعی پیداوار اور مویشیوں کو بچھنے والے نقصانات نے غذائی گروپ میں رسدی قلت پیدا کی اور عالمی سطح پر اجناس کی بلند قیمتوں کے اثرات کو بدتر کر دیا۔ اس کے علاوہ، مقامی قیمتوں میں روپے کی قدر میں کمی کے اثر نے بھی مہنگائی کے دباؤ میں حصہ ڈالا۔ اسی طرح، بجلی کے نرخوں اور

میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، بگڑتا ہوا معاشی ماحول کچھ کاروباری اداروں میں اس عرصے کے دوران جزوی طور پر کام کی معطلی کا باعث بنا۔ معاشی سرگرمیوں میں مجموعی طور پر مندی کے سبب لیبر مارکیٹوں میں بھی روزگار کی پیداوار میں سکڑاؤ دیکھا گیا۔

نیز، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند تعدد کے اشاریوں سے عمومی اقتصادی سرگرمیوں میں کمی ظاہر ہوئی (شکل 1.1)۔ خاص طور پر پیٹرولیم مصنوعات، سینٹ اور گاڑیوں کی فروخت میں دوہندسی کمی واقع ہوئی۔ کمزور معاشی سرگرمی کی بنا پر جی ایس ٹی کی وصولی میں بھی کمی آئی۔ معاشی ماحول میں بگاڑ نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کاروباری اعتماد کو متاثر کیا جس نے نجی کاروباری اداروں کے قرضے کے استعمال میں سست روی میں بھی کردار ادا کیا۔

شکل 1.1: بلند تعدد کے معاشی اظہارے



Sources: SBP, APCMA, PAMA, OCAC, NEPRA & FBR

عمومی جائزہ

اور ڈپازٹس پر زیادہ منافع نے ایف پی آر کے ٹیکسوں میں اضافہ کیا۔ تاہم درآمدات میں زبردست سکڑاؤ اور معاشی سرگرمیوں میں مجموعی کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے لیے ٹیکس وصولی کو ہدف سے کم سطح تک محدود کر دیا۔

مناسب بیرونی رقوم کی عدم موجودگی میں، حکومت نے اپنی قرض کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنیادی طور پر ملکی بینک اور غیر بینک ذرائع پر انحصار کیا۔ خاص طور پر حکومت نے اپنی مالیاتی ضروریات زیادہ تر درمیانی مدت کے رواں شرح کے آلات کے ذریعے پوری کیں۔ اگرچہ ان رواں شرح بانڈز کے ذریعے خاکہ قرض کی طوالت نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کیا، اس نے بڑھتی ہوئی شرح سود ماحول میں قرض کی واپسی اور نوبت بندی کے خطرے کو بڑھا دیا۔

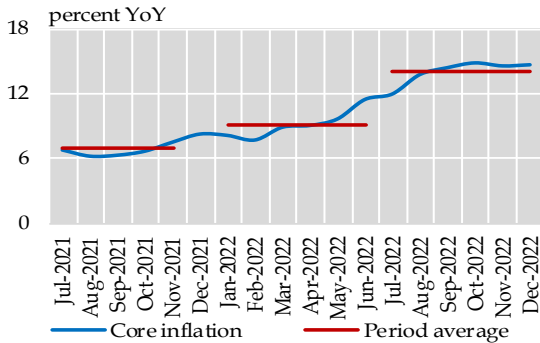
بلند سرکاری میزانی قرض گیری کی وجہ سے بنیادی طور پر خالص ملکی اثاثے پچھلے سال کی سطح تک بڑھ گئے جبکہ، اقتصادی مندی کے باعث مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرض میں کمی واقع ہوئی۔ نجی شعبے کے قرض کے اندر جاری سرمائے کے قرضے میں نمو نمایاں طور پر کمزور ہوئی جبکہ معینہ سرمایہ کاری پچھلے سال کی سطح کے آس پاس رہی۔ دوسری طرف، بیرونی قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں کے ساتھ ناکافی بیرونی رقوم کی آمد کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے کمی آئی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرو وسیع کی نموست ہو گئی۔

توانائی کی قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کے دباؤ کو مزید بڑھایا۔

ان رسدی دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات وسیع تر قیمتوں اور اجرتوں تک پہنچنے جس کے ساتھ بڑھتی ہوئی مہنگائی کی توقعات نے تیزی گرانی کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نوسال کی بلند ترین سطح پر دھکیل دیا۔ اہم بات یہ ہے کہ صارفین کی مہنگائی کی توقعات مسلسل بڑھتی رہیں اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلند سطح پر رہیں، جیسا کہ اسٹیٹ بینک اور آئی بی اے کے اعتمادِ صارف سروے (شکل 1.3) سے ظاہر ہے۔ رسدی دھچکوں، اجناس کی عالمی قیمتوں کی منفی صورت حال اور شرح مبادلہ دباؤ کے درمیان ملکی قیمتوں میں مسلسل اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کی توقعات میں مزید بگاڑ کا باعث بنا۔

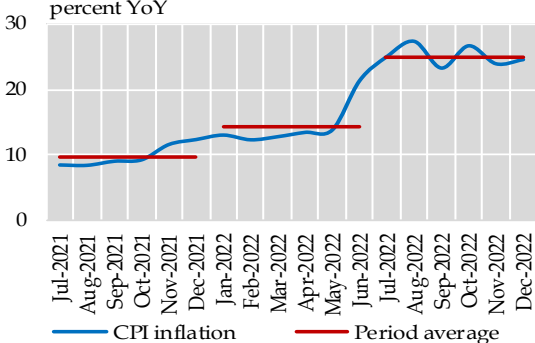
مالیاتی شعبے میں، بڑے غیر سودی جاریہ اخراجات، خاص طور پر سبڈیز، گرانٹس اور ترقیاتی مصارف میں سکڑاؤ نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی فاضل میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے لحاظ سے، سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے، گذشتہ سال کی سطح پر رہا۔ بڑھتی ہوئی شرح سود، روپے کی قدر میں گراؤ اور ڈی ایس ایس آئی کے ختم ہونے کے بعد غیر ملکی قرض دہندگان کو مارک اپ ادائیگیوں کے دوبارہ آغاز نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سود کی ادائیگیوں میں اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ جہاں تک محصولات کا تعلق ہے، ٹیکس انتظامیہ کی کوششوں، مہنگائی

شکل 1.2 ب: غیر غذائی غیر توانائی (توزی) مہنگائی - شہری



Source: Pakistan Bureau of Statistics

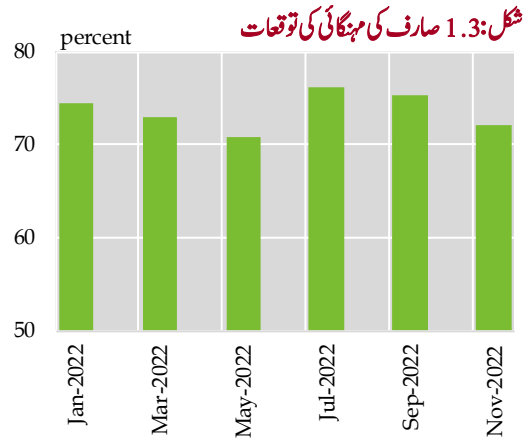
شکل 1.2 الف: قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی



اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات میں بھی کمی واقع ہوئی۔ عالمی اقتصادی سست روی کے علاوہ غیر رسمی چینلز کے استعمال میں اضافے نے بھی ملک میں ترسیلات زر کو متاثر کیا۔ تاہم، برآمدات اور ترسیلات زر میں کمی کی تلافی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں کہیں زیادہ کمی سے ہوگئی، جس کی وجہ سے جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی آئی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں اس بہتری کے باوجود، آمد رقوم کی کمی کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر مبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی آئی۔ آئی ایم ایف کی قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر اور ملک میں سیاسی غیر یقینی صورت حال کے علاوہ، طے شدہ قرضوں کی ادائیگیوں (بشمول ایک ارب ڈالر یوروباؤنڈ) کی وجہ سے زر مبادلہ کا مجموعی طور پر زیادہ اخراج، نیز سرمائے کے اخراج نے بیرونی کھاتوں پر دباؤ میں اضافہ کیا (شکل 1.5)۔ ان حالات کا مجموعی اثر، عالمی کرنسیوں کی باسکٹ کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے پس منظر میں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران روپے میں 24.1 فیصد گراؤ کا باعث بنا۔

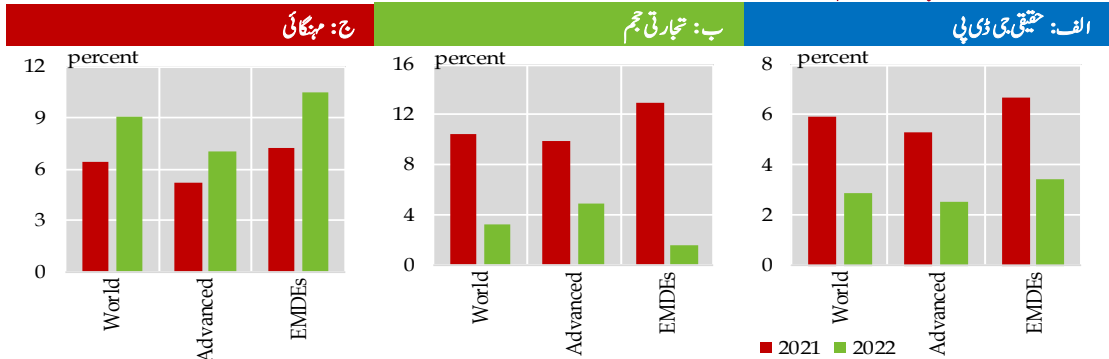
پاکستان کی بار بار سامنے آنے والی بیرونی کھاتوں کی کمزوریاں اور رسدی دھچکوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، خاص طور پر جو موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے ہیں، اقتصادی چیلج پیدا کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہیں۔ پاکستان، درحقیقت، قدرتی آفات کے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک میں سے ہے جس میں ان واقعات کی تعداد اور شدت سال بہ سال بڑھ رہی ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی اس سے



Source: State Bank of Pakistan

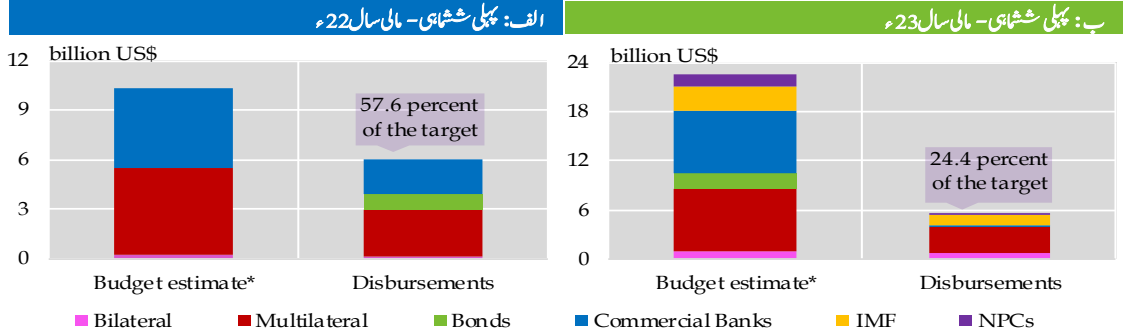
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی شعبے کو بیرونی ماکاری کی کمی، عالمی طلب میں سست روی اور اچانک سیلاب کے نتیجے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ خاص طور پر، سخت عالمی مالی حالات کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے بیرونی ماکاری خاصے دباؤ میں رہی۔ نیز روس یوکرین تنازعے اور چین کی صفر کووڈ پالیسی کے نتیجے میں رسدی رکاوٹوں نے عالمی طلب کو متاثر کیا، جس کا پاکستان کی برآمدی کارکردگی پر بھی اثر پڑا (شکل 1.4)۔ جہاں تک رسد کا تعلق ہے، سیلاب سے متعلقہ رکاوٹوں کی وجہ سے فصلوں کی پیداوار کم ہوئی، جس نے نہ صرف خوراک کی برآمدات کو نقصان پہنچایا بلکہ اجناس کی درآمد کے منظر نامے میں بھی لگاؤ پیدا کیا۔

شکل 1.4: حقیقی جی ڈی پی، تجارتی حجم اور مہنگائی - سال بسال



Sources: World Bank, CPB World Trade Monitor, International Monetary Fund

شکل: 1.5 بجٹ تخمینے بمقابلہ بیرونی قرضوں کی وصولی



* Budget estimate for full year FY23

Source: Economic Affairs Division

بہت زیادہ انحصار کے پیش نظر، بین الاقوامی منڈی میں کوئی بھی رسدی دھچکا تناسب تجارت کو بگاڑ کر ملک کی بیرونی پائیداری کو تیزی سے ختم کر دیتا ہے۔ دیرینہ ساختی مسائل نے روایتی ذرائع سے زرمبادلہ ذخائر جمع کرنے کی ملک کی صلاحیت کو کمزور کر دیا ہے، جس سے قرضے سے لیے گئے وسائل پر ملک کا انحصار بڑھ گیا ہے۔ اس لیے غیر ملکی نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور برآمدی آمدنی کو بڑھانے کے لیے پالیسی کو مشنوں کو بہتر بنانے کی فوری ضرورت ہے۔

اسی طرح زبرد آمدی انحصار کو کم کرنے کے لیے غیر روایتی ذرائع بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، توانائی کے تحفظ کے اقدامات کو اپنایا کر۔ ان میں شامل ہو سکتے ہیں، دن کی روشنی کی بچت، بازاروں کی جلد بندش، ریوٹ ورک متعارف کرانا، سماجی ذمہ داری کے بارے میں بیداری پیدا کرنا، توانائی بچانے والی ٹیکنالوجی کا استعمال اور توانائی کے متبادل ذرائع جیسے شمسی اور ہوا کے استعمال کی طرف بتدریج سفر۔

مذکورہ ساختی مسائل کو حل کرنے کے علاوہ، پاکستان کو ڈیجیٹلائزیشن کی طرف متصورہ منتقلی کو ترجیح دینی ہوگی، جو ترقی پذیر ممالک کو ترقی کی جست لگانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ پاکستان کی آئی ٹی برآمدات جن میں سوفٹ ویئر پیش پیش ہے اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس میں حالیہ تیز نمو ڈیجیٹلائزیشن کی ابھرتی ہوئی علامات کے طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ تاہم، جیسا کہ اس رپورٹ کے خصوصی سیکشن میں کہا گیا ہے، عالمی آئی ٹی برآمدات میں پاکستان کا حصہ بہت کم ہے، جس پر چھوٹے سائز

مستثنیٰ نہیں تھی کیونکہ پاکستان کو اپنی تاریخ کے بدترین سیلابوں میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑا جس میں املاک، معاشی سرگرمیوں اور سب سے بڑھ کر زندگیوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ اس لیے ملک کو مختلف دھچکوں سے نمٹنے کے لیے بفر بنانے کی طرف پالیسی توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔

خاص طور پر، یہ ضروری ہے کہ ملک میں آبی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے آبی ذخائر کی تعمیر کے ذریعے پانی کے انتظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ انتہائی اور غیر یقینی واقعات سے بچا جاسکے۔ اس سلسلے میں، وافر بارشوں اور گلہشیروں کے پگھلنے سے حاصل ہونے والے پانی کو محفوظ کیا جانا چاہیے تاکہ کسی بھی غیر متوقع آمدنی فائدے کا نتیجہ خیز استعمال کیا جاسکے۔ اسی طرح ملک میں غذائی تحفظ کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے خوراک کے وافر ذخیرے کی دستیابی کو یقینی بنانے کی ہنگامی ضرورت ہے، جس کے لیے مارکیٹ کی ناکامیوں کو دور کرنے اور ذخیرہ کرنے کی سہولتوں اور کولڈ چین مینجمنٹ میں سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ، توانائی کے خالص درآمد کنندہ کے طور پر، توانائی کی مصنوعات کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھانا بھی اہمیت کا حامل ہے۔

مزید برآں، بیرونی کھاتوں کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے زرمبادلہ ذخائر کو برقرار رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ عالمی سطح پر منفی رسدی دھچکوں کے اثرات، خاص طور پر تیل اور اجناس کی بلند قیمت سے پیدا ہونے والے اثرات، کو روکنے کی ملک کی صلاحیت کو بڑھایا جاسکے۔ خوراک اور توانائی کی درآمدات پر پاکستان کے

کے اندیشے کی بنا پر ٹیکس وصولی کی موجودہ نمو کی رفتار میں کمی کا امکان ہے جس سے مالیاتی خسارہ بڑھے گا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے خسارے میں 5.5 ارب ڈالر کی خاطر خواہ بہتری کے باوجود، قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں اور بیرونی رقوم کی آمد میں نمایاں کمی کے باعث بیرونی کھاتوں کا دباؤ برقرار رہا جس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں شدید کمی آئی۔ موجودہ ملکی معاشی غیر یقینی صورت حال، سیلاب کے اثرات اور عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول کے پیش نظر، مالی سال 23ء میں بیرونی کھاتوں کی کمزوریاں بلند سطح پر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم، آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کی بحالی سے کثیر فریقی اور دو طرفہ مالیاتی مواقع تک رسائی میں اضافہ کر کے بیرونی شعبے کے مجموعی خدشات کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ بیرونی شعبے کے منظر نامے کے لیے منفی خطرات یہ ہیں: عالمی طلب میں متوقع سست روی جو برآمدات اور ترسیلات پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ اسی طرح عالمی اور ملکی غیر یقینی صورت حال بھی منفی خطرات کا باعث بنتی ہے۔ مثبت پہلو یہ ہو سکتا ہے کہ ملکی طلب میں متوقع سست روی عالمی اجناس کی قیمتوں میں نسبتاً تیزی سے کمی، جاری کھاتے کے خسارے کو بہتر بنا سکتی ہے۔

اس دوران مالی سال 23ء میں قومی صارف اشاریہ قیمت بلند رہنے کا امکان ہے جو 27-29 فیصد کی حدود میں رہے گی۔ بگڑتی ہوئی مہنگائی کا منظر نامہ بنیادی طور پر غذا اور توانائی کی مہنگائی میں مسلسل اضافے کی وجہ سے ہے جبکہ تیزی مہنگائی میں بھی اضافہ جاری رہ سکتا ہے۔ مہنگائی کی شرح نمو کے لیے قریبی مدت کے خطرات کی وضاحت مختلف عوامل سے کی جاسکتی ہے: حالیہ شرح مبادلہ میں کمی کے دور ثانی کے اثرات، مالیاتی ردوبدل بشمول جی ایس ٹی میں اضافہ، گیس اور بجلی کے نرخ اور مہنگائی کی توقعات میں اضافہ۔ اس کے علاوہ، چینی معیشت میں توقع سے زیادہ تیزی سے نمو کی وجہ سے خام تیل کی قیمتوں کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت اور پاکستان میں گندم کی ہدف سے کم پیداوار مہنگائی کے منظر نامے کے لیے دیگر خطرات ہیں۔

کاروبار کا غلبہ ہے اور وہ چند منڈیوں تک مرکوز ہے۔ ملکی سوفا ویز کا استعمال بھی نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ اسٹارٹ اپ اسپیس بھی یونی کورنر (ایک ارب ڈالر کی قدر حاصل کرنے والی کمپنیاں) پیدا کرنے، فنڈنگ، مجموعی ایکوسٹم اور پوری معیشت میں اپنی موجودگی کے حوالے سے ہمسر معیشتوں سے پیچھے ہے۔ خصوصی سیکشن میں سوفا ویز برآمدات اور اسٹارٹ اپس پر توجہ دینے کے ساتھ ان سازگار پالیسیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے جنہوں نے اس شعبے میں ترقی کو آسان بنایا، جیسے کہ ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء اور اسٹیٹ بینک کے الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز ریگولیشنز 2019ء۔ اس سیکشن میں کچھ ایسے اہم مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے جن سے نمٹنا ان شعبوں میں حالیہ ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

1.2 معاشی منظر نامہ

طلب کے انتظام کے اقدامات اور 2022ء کے سیلاب نے مالی سال 23ء کے نمو کے منظر نامے پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا ہے۔ گاڑیوں، پیٹرو لیوم مصنوعات اور سمنٹ کی فروخت کے حجم کے اعداد و شمار میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ زرعی شعبے میں چاول اور کپاس کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ دوسری طرف ایل ایس ایم کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی ہوئی۔ اس لیے مالی سال 23ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو پچھلے سال کی شرح نمو اور اسٹیٹ بینک کے تقریباً 2 فیصد کے نظر ثانی شدہ تخمینے کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم رہنے کی توقع ہے ہے۔ اس سے زرعی شعبے اور صنعتی پیداوار دونوں کی کمزور کارکردگی کے پیش نظر اقتصادی سرگرمیوں میں وسیع البنیاد کی کمی کا عکاسی ہوتی ہے، جس کے خدمات کے شعبے پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

مالیاتی حوالے سے، عارضی درآمدی پابندیوں اور پست معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے ایف بی آر کی ٹیکس وصولی میں کمی کے ساتھ، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں کی وجہ سے جاری اخراجات میں تیزی سے اضافے نے مالیاتی گنجائش کو کم کر دیا ہے۔ نتیجتاً، مالیاتی پوزیشن میں بگاڑ پر قابو پانے کے لیے وفاقی ترقیاتی اخراجات میں سکڑاؤ نے مالی سال 23ء کے معاشی منظر نامے کے لیے چیلنجز پیدا کر دیے ہیں۔ اس دوران مالیاتی تنگی اور طلب کو کم کرنے کے دیگر اقدامات کے باعث معاشی سرگرمیوں میں مزید سست روی

عمومی جائزہ

بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا ہے، جس سے زری سختی کے موجودہ دور میں شرح میں کل 1300 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا ہے۔ آگے چل کر مختلف رسدی دھچکوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے ضروری ساختی اصلاحات سمیت ان پالیسیوں کے نتیجے میں درمیانی مدت میں مہنگائی کی توقعات کو قابو کرنے میں مدد ملے گی اور معیشت زیادہ پائیدار نمو کی راہ پر گامزن ہو سکے گی۔

بہر کیف حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں موجودہ اقتصادی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے پالیسی اقدامات کر رہے ہیں۔ حکومت نے سبڈیز اور گرانٹس میں کمی کے ذریعے اخراجات کو گھٹایا ہے، اور فروری 2023ء میں اضافی محاصل پیدا کرنے کے اقدامات متعارف کرائے ہیں جس کا مقصد مالیاتی استحکام ہے۔ دوسری طرف، اسٹیٹ بینک نے مئی سال 23ء کے نو مہینوں کے دوران پالیسی ریٹ میں 625

12 اقتصادی نمو

پالیسی پر مبنی سکڑاؤ کے اقدامات، سیلاب سے نقصانات اور عالمی منڈیوں میں کم طلب کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران معیشت کو شدید سست رفتاری کا سامنا کرنا پڑا۔ زراعت کے شعبے میں خریف کی فصلوں جیسے چاول، کپاس اور گنے کی پیداوار میں سیلاب کی وجہ سے پیداواری نقصانات درج کیے گئے۔ اشیا سازی کی صنعت کو وسیع البنیاد کمی کا سامنا کرنا پڑا اور بائیس میں سے اٹھارہ شعبوں کی نمو منفی رہی۔ اشیا سازی کے شعبے کی پیداوار کو کم کرنے میں سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل، آنوموبائل، دواسازی، غیر دھاتی معدنیات، پیٹرولیم اور تعمیرات سے منسلک شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، ملبوسات اور فرنیچر کے شعبوں نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھا اور یہ شعبے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مجموعی سکڑاؤ کی شدت کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوئے۔ خدمات کا شعبہ بھی زیر جائزہ مدت کے دوران زراعت اور اشیا سازی کی پیداوار میں کمی سے ہم آہنگ رہا۔ مزید برآں، صنعت اور خدمات کے شعبوں کی افرادی قوت کی مارکیٹ کے اعداد و شمار کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے اور صارفی اعتماد سروے سے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران روزگار میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے۔

نقصانات رپورٹ کیے (جدول 2.1)۔ سیلاب کے خلاف قوت مزاحمت کی وجہ سے گنے کی فصل میں نقصانات کی سطح نسبتاً کم رہی۔ مرچوں کے ساتھ مونگ اور

جدول 2.1: متاثرہ علاقہ - اہم فصلیں

مربع کلومیٹر

سیلابی علاقہ	کاشتہ	
	مجموعی	فیصد
چاول		
سندھ	11,900	59
پنجاب	32,703	15
کپاس		
سندھ	7,637	14
پنجاب	5,979	3
گنا		
سندھ	3,016	12
پنجاب	23,475	3

نوٹ: ایف اے او کی جانب سے جغرافیائی سیلاب کے اثرات کا تجزیہ، یکم تا 31 اگست 2022ء

ماخذ: ادارہ برائے خوراک و زراعت

ماش جیسی دالوں کی پیداوار میں بھی کمی دیکھی گئی جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہے۔

2.1 معاشی نمو

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پچھلے دو برسوں سے جاری نمو کی رفتار معطل ہو گئی، جس میں عالمی اور ملکی دونوں عوامل نے اپنا کردار ادا کیا۔ روس یوکرین تنازعہ، رسدی زنجیر میں تعطل، توانائی اور خام مال کی بلند قیمتیں اور ترقی یافتہ معیشتوں کی سخت زری پالیسیاں عالمی کساد بازاری پر منتج ہوئیں، اور اس صورت حال نے خاہماہ کی قیمتوں اور پاکستانی برآمدات کی طلب پر بھی جزوی طور پر منفی اثرات مرتب کیے۔ پاکستان میں بڑے سیلاب اور رسدی زنجیر میں خلل کے ساتھ سیاسی بے یقینی کی وجہ سے صورت حال مزید خراب ہوئی۔ طلب اور درآمدات میں کمی کے پالیسی اقدامات کے نتیجے میں اشیا سازی کی سرگرمیاں معطل ہو گئیں۔

زراعت کے لیے خاص طور پر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی ماحولیاتی اثرات کی وجہ سے دشوار ثابت ہوئی۔ پاکستان کو خریف کے موسم (اپریل 2022ء) کے آغاز میں خشک سالی جیسی صورت حال کا سامنا تھا، جس کے بعد مون سون کی ریکارڈ بارشوں کے نتیجے میں ملک بھر میں شدید سیلاب آگیا۔ مزید برآں، عالمی سطح پر گیس کی بلند قیمتیں کھاد کی قیمتوں میں اضافے کا سبب بنیں جس کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران کھاد کے استعمال میں کمی گئی۔ نتیجتاً، چاول اور کپاس جیسی اہم فصلوں کی پیداوار گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہو گئی۔ اہم فصلوں میں چاول کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا، کیونکہ سیلاب کے نقصانات کی شدت چاول کی فصل کے علاقے میں سب سے زیادہ تھی۔ چاول کے بعد کپاس نے سب سے زیادہ

اور خردہ تجارت کے شعبے کی سرگرمیوں میں سست رفتاری دیکھی گئی، جو اجناس کے پیداواری شعبے میں سکڑاؤ کے ساتھ ساتھ درآمدات میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔ مزید برآں، معاشی سرگرمیوں میں کمی، بنیادی ڈھانچے کو نقصانات اور پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمیوں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ سیلاب کی وجہ سے سیاحتی سرگرمیوں میں خلل کے باعث خوراک اور رہائشی سہولتوں کے شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ تعلیمی اداروں اور صحت کی سہولتوں کے بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان نے صحت اور تعلیم کی خدمات کو متاثر کیا۔

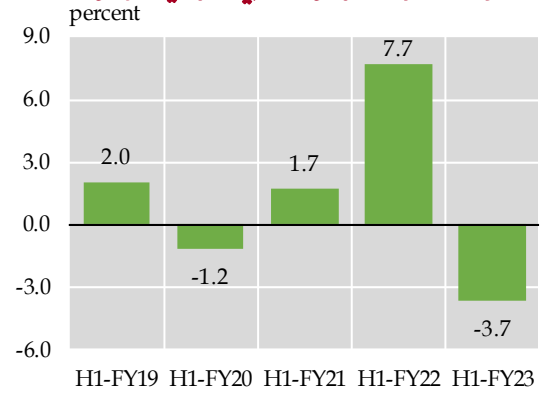
دوسری طرف، شعبہ بینکاری کے اثاثوں میں اضافے سے بینکاری اور بیمہ کے شعبے کو فائدہ پہنچا۔ اسی طرح، اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کے اظہارے بھی اس شعبے کی سرگرمیوں اور منافع میں تسلسل کو ظاہر کرتے ہیں۔

ایشیاسازی کے شعبے میں سکڑاؤ کی عکاسی فرادی قوت کی منڈی سے بھی ہوتی ہے، کیونکہ صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار میں کمی درج کی گئی۔ اسٹیٹ بینک کے تازہ ترین کاروباری اعتماد سروے اور اعتماد صارف سروے سے بھی گذشتہ اور اگلے چھ ماہ کے دوران فرادی قوت کی منڈیوں میں روزگار کے مواقع کی تخلیق کے متعلق احساسات میں بگاڑ ظاہر ہوا ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وسیع علاقے پر آنے والے سیلاب نے معاشی سرگرمیوں کو بھی متاثر کیا۔ سیلاب کا اثر صرف زراعت تک ہی محدود نہیں تھا، بلکہ اس نے ایشیاسازی اور خدمات کے شعبوں کو بھی متاثر کیا۔ اس پس منظر میں، پاکس 2.1 میں حالیہ سیلاب کے نقصانات کا خاکہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والے خطرے کو کم کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

بڑے پیمانے کی ایشیاسازی خاص طور پر طلب کم کرنے کی پالیسیوں اور اقدامات سے متاثر ہوئی کیونکہ اس شعبے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قابل ذکر سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں قابل ذکر نمو ہوئی تھی (شکل 2.1)۔ پیداواری سرگرمیوں میں کمی وسیع البینا تھی، کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران بائیس میں سے اٹھارہ شعبوں کی پیداوار میں سکڑاؤ درج کیا گیا۔ سب سے بڑا جزو ٹیکسٹائل سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ ایشیاسازی کی سرگرمیوں میں کمی کا باعث بننے والے قابل ذکر شعبوں میں ٹیکسٹائل کے بعد گاڑیاں، دواسازی، تعمیرات سے منسلک صنعتیں، خوراک اور دیگر قابل ذکر شعبے شامل تھے۔ ملبوسات اور فرنیچر وہ قابل ذکر صنعتیں تھیں جن کی مخصوص مصنوعات کی بیرون ملک طلب کی وجہ

شکل 2.1: پہلی ششماہی میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

سے ان میں غیر معمولی طور پر بلند نمو ہوئی، جس سے بڑے پیمانے کی ایشیاسازی میں سکڑاؤ کی شدت کو کم کرنے میں مدد ملی۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی شعبے میں نقصانات اور ایشیاسازی کے شعبے میں سکڑاؤ نے خدمات کے شعبے پر بالواسطہ اثرات مرتب کیے۔ تھوک

پاکس 2.1: مالی سال 23ء میں سیلاب کے نقصانات - تازہ ترین تجزیہ¹

مالی سال 23ء میں مون سون کی غیر معمولی بارشوں کے طویل دورانیے اور اس کے بعد آنے والے سیلاب نے پاکستان میں ایک ایسے وقت میں بڑے پیمانے پر تباہی پھائی جب ملک پہلے ہی مختلف معاشی چیلنجوں سے دوچار تھا۔ سیلاب سے تقریباً 94 اضلاع ڈوب گئے، جن میں زیادہ تر بلوچستان، سندھ اور خیبر پختونخواہ کے صوبے میں واقع ہیں اور ان میں ملک کے 25 غریب ترین اضلاع میں سے 19 شامل ہیں۔ اس تاریخی سیلاب نے لاکھوں افراد، فصلوں، گلہ بانی، انفراسٹرکچر اور انسانی بستیوں کو بری طرح متاثر کیا۔

اقتصادی نمو

تباہ کن سیلاب سے 33 ملین سے زیادہ لوگ (تقریباً 15 فیصد آبادی) متاثر اور 1700 سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے۔ ملک کے انفراسٹرکچر بشمول 23 لاکھ مکانات، 13 ہزار کلومیٹر سڑکوں اور 400 سے زائد پلوں کو بھی بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا جس کی وجہ سے بچاؤ اور امدادی کارروائیوں کے لیے سیلاب زدہ علاقوں تک رسائی اور رابطہ منقطع ہو گیا (جدول 2.1.1)۔ تازہ ترین تخمینوں کے مطابق ملک میں شدید سیلاب اور اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر تباہی کے سبب مجموعی طور پر 30 ارب ڈالر کا معاشی نقصان ہوا ہے۔²

جدول 2.1.1: سیلاب سے مجموعی نقصانات

سڑکیں کلومیٹر میں؛ دیگر اظہار بے تعداد میں

صوبہ / خطہ	سڑکیں	پل	مکانات	مویشی	متاثرہ آبادی
سندھ	8,389	165	1,885,029	436,435	14,563,770
بلوچستان	2,222	58	241,659	500,000	9,182,616
پنجاب	877	15	67,981	205,106	4,844,253
خیبر پختونخوا	1,575	107	91,464	21,328	4,350,490
گلگت بلتستان	33	61	1,793	609	51,500
آزاد جموں کشمیر	19	33	555	792	53,700
کل	13,115	439	2,288,481	1,164,270	33,046,329

ماخذ: نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی

زیادہ شدت کے حامل سیلاب نے معیشت کے تمام شعبوں میں نمو کے امکانات کو نقصان پہنچایا۔ خصوصاً، زراعت کے شعبے میں زیادہ نقصانات ہوئے جو فصلوں اور گلہ بانی کو پہنچنے والے نقصانات کا نتیجہ تھے اور جو مختلف طریقوں سے صنعت اور خدمات کے شعبوں کی نمو میں کمی کا باعث بنے۔ مزید برآں، سیلاب نے ملک میں غذائی سلامتی کی صورت حال کے بارے میں بھی تشویش پیدا کر دی ہے، اور اس کی وجہ سے طلب اور رسد کا فرق پورا کرنے کے لیے غذائی اجناس کی درآمد ضروری ہو گئی ہے۔ تخمینوں میں خریف کی اہم فصلوں کی پیداوار پر شدید بارشوں کے منفی اثرات کی نشاندہی بھی کی گئی۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان چاول کی فصل کے زیر کاشت علاقوں کو پہنچا، جبکہ اس کے بعد گنے اور کپاس کی فصلوں کی باری آتی ہے۔ چاول کی پیداوار میں نقصان کا اثر قابل برآمد فاضل پر پڑا، جس کے نتیجے میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چاول کی برآمدات کم ہو گئیں۔ طویل بارشوں اور کپاس پیدا کرنے والے بڑے علاقوں میں پانی کھڑا ہونے کے نتیجے میں فصل کی پیداوار کو شدید نقصان پہنچا، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 24.6 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس طرح، فیڈریوں کے لیے کپاس کی دستیابی میں پہلے ہی 15 ستمبر 2022ء تک پچھلے سال کے مقابلے میں 18 فیصد کمی ہوئی ہے۔⁴ مزید برآں، سیلاب نے پانی کی مزاحمت کرنے والی گنے کی فصل کے زیر کاشت رقبے کو بھی متاثر کیا، تاہم اس فصل کے پیداواری نقصانات دیگر فصلوں کے مقابلے میں کم رہے۔ سیلاب کی وجہ سے ربیع کی فصلوں کو بھی نقصان پہنچا اور گندم اور روغنی بیجوں، وغیرہ کی بوائی میں تاخیر ہوئی۔

اسی سلسلے میں زراعت کے شعبے میں تقریباً 60 فیصد حصہ رکھنے والا گلہ بانی کا شعبہ سیلاب کے مقابلے میں خاصا زبرد پزیر رہا۔ مویشیوں کا خاصا نقصان گوشت، دودھ اور دیگر ڈیری مصنوعات کی قلت کا باعث بنا۔ اس کے ساتھ ساتھ پیاز اور ٹماٹر سمیت دیگر تلف پذیر غذائی اجناس کی کمی نے غذائی مہنگائی کو بڑھا دیا۔

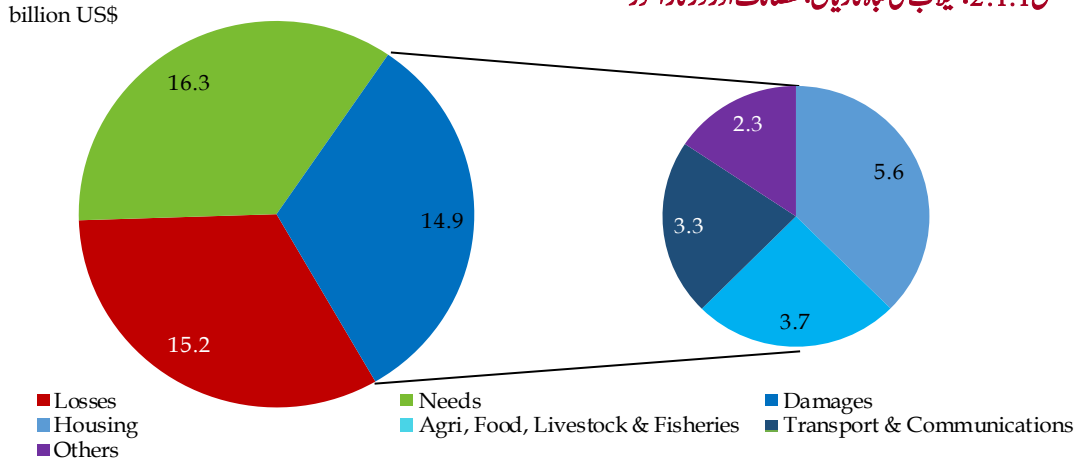
فصلوں، مویشیوں اور دیگر دیہی بنیادی ڈھانچے کو نقصانات سے دیہی آمدنیوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے، اور یہ ملکی طلب کمزور کرنے کا باعث بنا۔ اسی طرح، خام مال کی قلت اور رسدی زنجیر میں تعطل نے ٹیکسٹائل، چینی اور چمڑے سمیت مختلف صنعتوں کو متاثر کیا۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

زراعت اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کی پیداوار میں کمی نے خدمات کے شعبے کو بھی متاثر کیا۔ خاص طور پر، اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی پیداوار میں کمی کے حالات میں تھوک اور خوردہ خدمات کی نموسٹ ہو گئی۔ سڑکوں اور پلوں کے تباہ ہونے سے تجارت اور ٹرانسپورٹ کی سرگرمیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جس سے رسد کی زنجیر میں قفل پیدا ہو گیا۔ مزید برآں، سیلاب سے صحت اور تعلیم کی خدمات متاثر ہوئیں اور ان میں خاصے نقصانات درج کیے گئے۔

وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی طرف سے قدرتی آفت کے بعد کی ضروریات کے تخمینے کے مطابق سیلاب سے مجموعی طور پر 3.2 ٹریلین روپے (14.9 ارب ڈالر) کے نقصانات ہوئے، 3.3 ٹریلین روپے (15.2 ارب ڈالر) کا مجموعی نقصان ہوا، اور صورت حال سے نمٹنے کے لیے مجموعی طور پر 3.5 ٹریلین روپے (16.3 ارب ڈالر) درکار تھے۔ بحران کے اثرات مجموعی تباہی اور نقصانات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ کل درکار امور (بحالی اور تعمیر نو کے لیے) کا تخمینہ موجودہ قیمتوں کے مطابق تبدل کی لاگت کے لحاظ سے لگایا جاتا ہے اور اس میں ایک پربیم شامل ہوتا ہے، جو عمارت کی دوبارہ تعمیر کے بہتر اصولوں سے منسلک ہے۔ سب سے زیادہ متاثرہ شعبوں میں مکانات کا شعبہ شامل ہے، جس میں 1.2 ٹریلین روپے (5.6 ارب ڈالر) کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد زراعت، خوراک، گلہ بانی، اور مچھلیوں کی افزائش میں 800 ارب روپے (3.7 ارب ڈالر)، اور ٹرانسپورٹ اور مواصلات میں 701 ارب روپے (3.3 ارب ڈالر) کے نقصانات ہوئے۔ تعمیر نو اور بحالی کے لیے ٹرانسپورٹ اور مواصلات کے شعبے کو سب سے زیادہ 1.1 ٹریلین روپے (5.0 ارب ڈالر) درکار ہیں، اس کے بعد زراعت، خوراک، گلہ بانی اور مچھلیوں کی افزائش کے لیے 854 ارب روپے (4.0 ارب ڈالر) اور مکانات کے لیے 592 ارب روپے (2.8 ارب ڈالر) شامل ہیں (شکل 2.1.1)۔

شکل 2.1.1: سیلاب کی تباہ کاریاں، نقصانات اور درکار امور



Source: Ministry of Planning, Development and Special Initiatives

بارشوں کے بدلتے ہوئے رجحانات اور پاکستان میں شدید نوعیت کے موسمی حالات کے ساتھ ساتھ رونما ہونے والے واقعات نے موسمیاتی تبدیلیوں کے خطرے کے مقابلے میں ملک کی کمزوری کو بڑھا دیا ہے۔ امکان ہے کہ پاکستان میں سیلاب سے متاثر ہونے والے رقبے میں مستقبل میں مزید شدید بارشوں اور تیزی سے گھٹنے والے گلشیرز کی وجہ سے اضافہ ہو گا۔ اس پس منظر میں پاکستان کو ماحولیاتی تبدیلی کے ابھرتے ہوئے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کثیر جہتی حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی۔

¹ این ڈی ایم اے اور وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی سیلاب سے تباہی کے بعد ضروریات کے جائزے پر مشتمل۔

² وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی سیلابی سے تباہی کے بعد ضروریات کے جائزے پر مشتمل: www.pc.gov.pk/uploads/downloads/PDNA-2022.pdf

³ این ڈی ایم اے مونسون SITREP # 158 (14 جون-18 نومبر 2022ء): cms.ndma.gov.pk/storage/app/public/situation:

⁴ پاکستان سنٹرل کائونسل (پی سی سی) "پاکستان کی فیڈریو میں کپاس کی آمد کا جامع بیان"، 15 ستمبر 2022ء۔

⁵ ورلڈ بینک گروپ اور ایشیائی ترقیاتی بینک "ماحولیاتی خطرے کا خاکہ: پاکستان"، 2022ء۔

2.2 زراعت

جدول 2.2: سیلاب-سب سے زیادہ متاثر ہونے والے اضلاع

سندھ میں سیلاب کی سطح		ضلع	متاثرہ رقبہ	مجموعی رقبے کا فیصد
مربع کلومیٹر				
60%	3,339	قمبر شہدادکوٹ		
43%	2,853	بدین		
28%	2,278	دادو		
84%	2,261	جیکب آباد		
21%	1847	سجاول		
18%	440,25	سندھ		
پنجاب میں سیلاب کی سطح		ضلع	متاثرہ رقبہ	مجموعی رقبے کا فیصد
مربع کلومیٹر				
13%	1,666	راجن پور		
9%	1,013	زیرہ غازی خان		
25%	901	شیخوپورہ		
27%	824	سیالکوٹ		
3%	823	بہاولپور		
6%	12,820	پنجاب		

نوٹ: ایف اے او کی جانب سے جغرافیائی سیلاب کے اثرات کا تجزیہ، یکم تا 31 اگست 2022ء

ماخذ: ادارہ برائے خوراک و زراعت

خام مال پانی کی دستیابی

موسلا دھار بارشوں کے نتیجے میں سیلاب آگیا

خریفہ کے موسم میں حالات ناسازگار رہے کیونکہ خشک سالی جیسی صورت حال کے بعد شدید بارشیں ہوئیں جن سے سیلاب آیا۔ پانی کی دستیابی کے لحاظ سے، خریفہ کے موسم کا آغاز 1961ء کے بعد دوسرے خشک ترین مہینے سے ہوا، کیونکہ اپریل کے مہینے میں قومی سطح پر معمول کے مقابلے میں 74 فیصد کم بارش

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملک بھر میں شدید سیلاب کی وجہ سے زراعت کے شعبے کو بے حد مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جون، جولائی اور اگست کے مہینوں میں مون سون کی شدید بارشوں سے ملک کا تقریباً ایک تہائی حصہ زیر آب آنے سے فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔¹

2022ء کا سیلاب خریفہ کے موسم کے ساتھ آیا، جس کے نتیجے میں خریفہ کی تمام اہم فصلوں کو نقصان پہنچا۔ اہم فصلوں میں چاول میں گزشتہ سال کے مقابلے میں سب سے زیادہ نقصانات درج کیے گئے، کیونکہ چاول پیدا کرنے والے علاقے سب سے زیادہ سیلاب سے متاثر ہوئے، اور اس کے بعد کپاس کی فصل متاثر ہوئی۔ گئے اور مکئی میں نقصانات کی سطح نسبتاً کم رہی۔ اہم فصلوں اور گلہ بانی کے شعبے میں نقصانات کے ساتھ رسدی زنجیر میں تعطل غذائی قلت کا باعث بنا اور خوراک کی قوت خرید اور دستیابی محدود ہونے سے غذائی سلامتی کی صورت حال مزید ابتر ہو گئی۔² سیلاب سے صوبہ سندھ میں نقصانات زیادہ ہوئے (جدول 2.2)۔⁴

خام مال کے لحاظ سے مون سون کی غیر معمولی بارشوں نے اہم فصلوں کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا۔ مزید برآں، کھاد کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کے استعمال میں کمی آگئی۔ بحالی میں سہولت دینے کے لیے حکومت نے کسان پیسج کے ذریعے قرضوں کی تقسیم کو بڑھا دیا اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کو رعایتی قرضے فراہم کیے گئے۔ کم آمدنی والے اور بے زمین کسانوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے تین اسکیمیں شروع کی گئیں: کم آمدنی والے کسانوں کے لیے مارک اپ سے استثنائی اسکیم، حکومت پاکستان کی مارک اپ زر لھانت اسکیم اور بے زمین کسانوں کے لیے بلا سود قرضوں کی فراہمی۔

1 ماخذ: منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: آفات کے بعد ضروریات کے جائزے کی ضمنی رپورٹ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات۔

2 قدرتی آفت کے بعد ضروریات کے تخمینے کے مطابق تقریباً 10 لاکھ مویشی ہلاک ہوئے ہیں۔

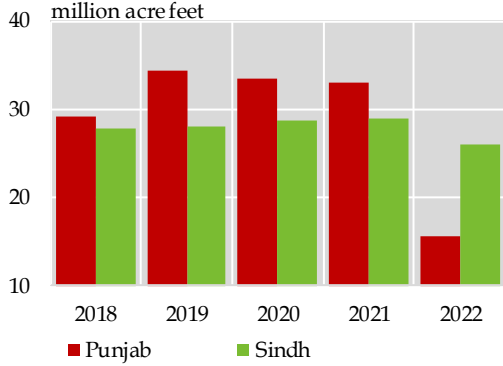
3 پاکستان دفتر شہادت کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری غذائی مہنگائی 30 فیصد زیادہ تھی جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 10.6 فیصد تھی۔

4 صوبے کا گندم، چاول، کپاس اور گنے کی پیداوار میں حصہ بالترتیب 16، 23، 42 اور 31 فیصد ہے۔ ماخذ: انٹرنیشنل سینٹر فار انسٹیٹیوٹ آف ایگریکلچرل ریسرچ کو نسل (2022ء)۔ 2022ء

پاکستان کا سیلاب: سیٹلائٹ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی، اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

2.4 الف اور ب)۔ کھاد کے استعمال میں کمی کو کاشت کاروں کی کم طلب سے منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ خریف کے موسم میں زرعی زمین زیر آب رہی۔

شکل 2.3: خریف کے دوران آبپاشی کے پانی کی فراہمی (اپریل تا ستمبر)



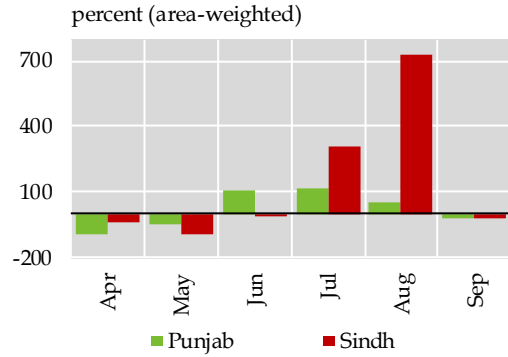
Source: Indus River System Authority

پاکستان ڈی اے پی کے لیے درآمدی رسد پر انحصار کرتا ہے اور مقامی قیمتیں عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ امونیا کی پیداوار میں کمی اور روس یوکرین تنازعے کے سبب رسد میں تعطل جیسے عوامل کے نتیجے میں اس کی قیمتیں بڑھ گئیں (شکل 2.5)۔ مزید برآں، ڈی اے پی کی دستیابی بھی دباؤ میں رہی کیونکہ چین نے زیر جائزہ مدت کے دوران ڈی اے پی کی درآمدات پر پابندی عائد کر دی تھی، جس کی وجہ سے چین سے ڈی اے پی کی درآمدات میں کافی کمی آئی (شکل 2.6)۔⁹

پیداوار کی بڑھتی ہوئی لاگت کی وجہ سے پوریائی قیمتیں بھی بڑھ گئیں لیکن اس کے استعمال میں کوئی خاص کمی نہیں آئی، کیونکہ پوریاب بھی ڈی اے پی کے مقابلے میں نسبتاً سستی ہے۔ پیداوار کی حوصلہ افزائی کے لیے کھاد کے شعبے کو دیاجانے والا زر اعانت مالی سال 23ء میں بڑھ کر 6.7 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 6 ارب روپے تھا۔

ہوئی۔⁵ تاہم، یہ صورت حال اگلے مہینوں میں بدل گئی کیونکہ جولائی کے دوران قومی سطح پر بارش اوسط سے 180 فیصد زیادہ رہی۔ اگست کے مہینے کے دوران سندھ میں اوسط سے کافی زیادہ بارش ہوئی جو گذشتہ 62 برسوں میں سب سے زیادہ ہے (شکل 2.2)۔⁷

شکل 2.2: خریف 2023ء کے دوران معمول سے کم بارش *



* Normal refers to area-weighted rainfall during 1981-2010
Source: Pakistan Meteorological Department

بارش کے رجحان کے مطابق، موسم کے آغاز میں آبپاشی کے پانی کی دستیابی میں کمی دیکھی گئی۔ تاہم، موسم کے اختتام پر مومن سون کی شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے آبپاشی کے پانی کے بہاؤ میں کمی کی ضرورت تھی۔⁸ مجموعی طور پر آبپاشی کے پانی کی فراہمی گذشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی۔ (شکل 2.3)۔

کھاد

بلند قیمتوں کی وجہ سے کھاد کی پیداوار کم ہو گئی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خریف کے موسم میں کھاد کے استعمال کی مقدار گذشتہ سال کے مقابلے میں بہت کم رہی۔ پوریائی کے ساتھ ڈی اے پی کے استعمال میں گذشتہ سال کی نسبت بالترتیب 1.3 اور 44.7 فیصد کمی ہوئی (شکل

⁵ خریف کے دوران ہوائی کاموں کا موسم اپریل تا جون میں شروع ہوتا ہے اور اکتوبر تا دسمبر کے دوران کٹائی جاتی ہے۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سرورے 18-2017ء۔

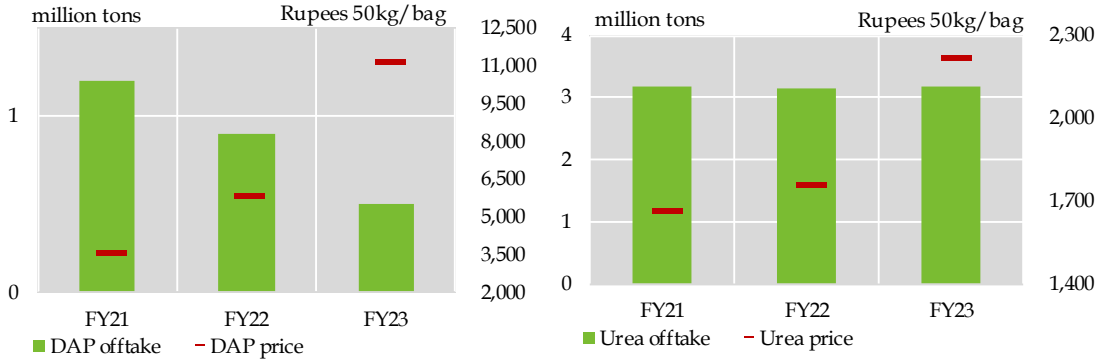
⁶ ماخذ: پاکستان کا ماہنامہ موسمیاتی خلاصہ اپریل 2022ء، محکمہ موسمیات پاکستان۔

⁷ محکمہ موسمیات پاکستان کے تخمینوں کے مطابق 1961ء کے بعد اگست سب سے نم ترین مہینہ ریکارڈ کیا گیا۔

⁸ ماخذ: سپارک کی فصل کی صورت حال اور پیش گوئی کی رپورٹ، جلد XII (شمارہ 10)، ستمبر 2022ء۔

⁹ پاکستان اپنی ڈی اے پی کھاد کا زیادہ تر حصہ چین سے درآمد کرتا ہے۔ ماخذ: سی پی ایف ڈی اے درآمدات کا تجزیہ، ٹریڈ یو پیٹنٹ اتھارٹی آف پاکستان، 2022ء۔

شکل 2.4 الف: خریف کے دوران یوریا کا استعمال اور قیمت (اپریل تا ستمبر) شکل 2.4 ب: خریف کے دوران ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت (اپریل تا ستمبر)



Source: National Fertilizer Development Centre

زرعی قرضوں کی تقسیم

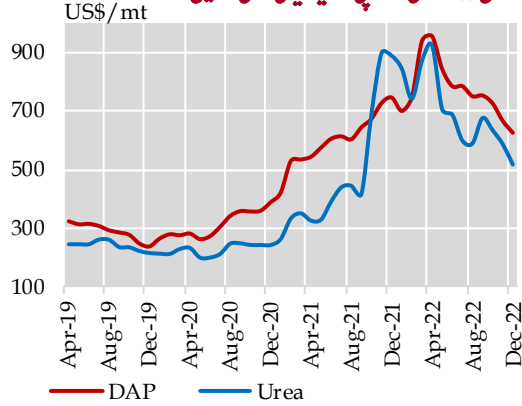
پیداوار کی بلند لاگت کی وجہ سے زرعی قرضوں کی تقسیم کو بڑھایا گیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم 31 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 842 ارب روپے تک پہنچ گئی، جو کہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 640.8 ارب روپے تھی۔ زیادہ تر قرضے فارم شعبے میں پیداواری مقاصد کے لیے دیے گئے، جس کے بعد غیر فارم شعبے کے جزیں میں گلہ بانی اور مرغابانی کا حصہ قرضوں میں سرفہرست رہا (جدول 2.3)۔

سیلاب کے بعد پیداواری قرضوں میں اضافہ پیداوار کی بڑھتی ہوئی لاگت کے ساتھ ساتھ کاشت کاروں کو درپیش مالی مشکلات کا نتیجہ تھا۔ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرضے مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں زیادہ رہے، جو سیلاب سے متعلق نقصانات کا نتیجہ تھے۔ غیر فارم شعبے میں مرغابانی کے شعبے میں قرضوں کی تقسیم میں 28.8 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ مرغیوں کے لیے فیڈ جیسے خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت ہے۔

نظر ثانی کی (جدول 2.4)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسکورنگ ماڈل اور چیمپین بیکنوں جیسی اسکیموں کے آغاز سے بھی کسانوں کو قرضوں کی مناسب فراہمی یقینی بنانے میں مدد ملی۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کی مدد کے لیے حکومت پاکستان نے کسان پیسج متعارف کرایا جس سے زرعی قرضوں کی تشکیل نو اور ری شیڈولنگ ممکن ہوئی۔¹⁰

شکل 2.5: ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں



Source: World Bank

کسان پیسج کے تحت کم آمدنی والے کسانوں کے لیے مارک اپ معافی کی اسکیم اور زرعی شعبے کے لیے حکومت پاکستان کی مارک اپ سبسڈی اسکیم کا اعلان کیا گیا۔

پیداوار کی حوصلہ افزائی اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کو برقرار رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اگست 2022 میں اہم فصلوں کے لیے قرضوں کی علامتی حدود پر

¹⁰ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی پریس ریلیز مورخہ 22 دسمبر 2022ء۔

غام مال گنا

اس کے علاوہ، سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کسانوں کے لیے بلاسود قرضے اور خطرے میں شراکت داری کی اسکیمیں شروع کی گئیں تاکہ زرعی شعبے کی بحالی میں سہولت مل سکے۔¹¹

گنے کی فصل سیلاب کے مقابلے میں نسبتاً مضبوط رہی

مالی سال 22ء میں گنے کی 88.6 ملین ٹن کی بھرپور پیداوار کے بعد مالی سال 23ء کے لیے گنے کی پیداوار کا تخمینہ 81.6 ملین ٹن لگایا گیا ہے، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 7.9 فیصد کم ہے (شکل 2.7)۔ گنے کی فصل کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ کسانوں نے بہتر منافع کی خاطر کپاس کی فصل کی جگہ پر گنا کاشت کرنے کا عمل جاری رکھا۔¹²

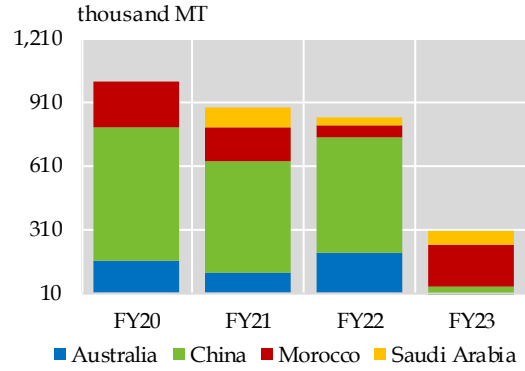
تاہم، مالی سال 23ء کے دوران رقبے میں اضافے کے باوجود سیلاب سے نقصان کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں کمی آئی۔ یہ کمی دیگر فصلوں کے مقابلے میں نسبتاً کم ہے کیونکہ گنا سیلاب کے مقابلے میں کافی مضبوطی کا حامل ہے۔ سندھ میں سیلاب سے گنے کے زیر کاشت 12 فیصد رقبے کو نقصان پہنچا، لیکن تخمینہ شدہ نقصانات کپاس اور چاول سے کم تھے، کیونکہ گنے کی کاشت زیادہ تر شمال مشرقی اضلاع میں ہوتی ہے، جہاں سیلاب کے نتیجے میں فصل کو نقصان کی سطح نسبتاً کم رہی۔¹³

چاول

سیلاب نے چاول کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا

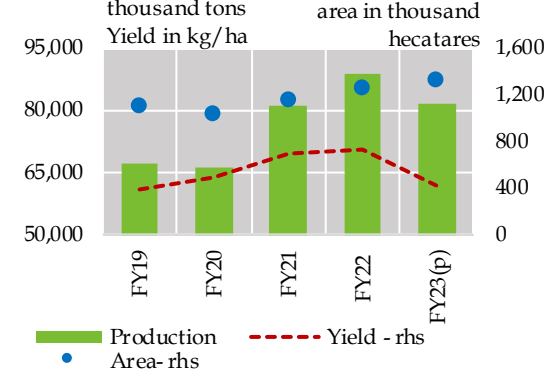
چاول کی پیداوار میں گذشتہ سال کے مقابلے میں 40 فیصد کمی ہوئی (شکل 2.8)۔ چاول کی فصل کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ پنجاب اور سندھ میں چاول پیدا کرنے والے اہم علاقے فصل کی کٹائی سے پہلے سیلاب کی زد میں آ گئے۔¹⁴ نقصانات بنیادی طور پر سندھ میں مرتکز تھے، جس کا ملک کی چاول کی مجموعی پیداوار میں تقریباً 42 فیصد حصہ ہے۔ سندھ میں چاول پیدا کرنے والے اہم اضلاع مثلاً بدین اور قمبر شہدادکوٹ میں سیلاب کے بعد پانی کھڑا ہونے سے پیداوار میں

شکل 2.6: ماخذ کے لحاظ سے پاکستان کو ڈی اے پی کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.7: گنے کا رقبہ اور پیداوار



Source: Federal Committee on Agriculture (MNFSR), and Pakistan Bureau of Statistics

11 ماخذ: اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

12 مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ 2021-22ء۔

13 2022ء پاکستان کا سیلاب: سٹیٹمنٹ ڈیٹا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

14 ماخذ: پاکستان میں سیلاب کے اثرات کا فوری جغرافیائی تجزیہ (2022ء)، فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن۔

جدول 2.3: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے					
سہ ماہی سال 22ء	سہ ماہی سال 23ء	سہ ماہی سال 22ء	سہ ماہی سال 23ء	سہ ماہی سال 22ء	سہ ماہی سال 23ء
فارم شعبہ					
136.3	158.4	294.7	188.6	231.1	419.7
8.1	16.8	24.9	8.4	16.9	25.3
1.7	2.9	4.6	0.9	1.4	2.3
144.4	175.2	319.6	197	248	445
نان فارم شعبہ					
76.3	82.4	158.7	94.3	103	197.3
48.5	55.5	104.3	65.7	68.8	134.5
8.9	14	22.9	15.1	16	31.1
147.5	173.7	321.2	186.7	210.8	397.5
291.9	348.9	640.8	383.8	458.6	842.4

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کپاس

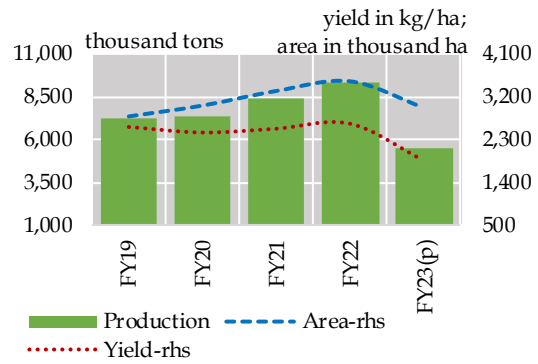
88 فیصد کمی ہوئی۔¹⁵ علاوہ ازیں، سیلاب کے باعث پنجاب میں چاول کی پیداوار میں 14 فیصد کمی ہوئی۔ پیداواری نقصانات نے چاول کی برآمدات کو بھی منفی طور پر متاثر کیا ہے (دیکھیے باب 5 پیر وئی شعبہ)۔

ناسازگار موسمی حالات کے باعث کپاس کی پیداوار میں کمی ہوئی

مالی سال 23ء میں کپاس کی تخمین شدہ پیداوار 6.3 ملین گانٹھیں رہی جبکہ یہ گذشتہ سال 8.3 ملین گانٹھیں تھی، جو اس میں 25 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.9)۔ سیلاب کی وجہ سے کپاس کی پیداوار کو نقصان پہنچا ہے، کیونکہ سندھ میں کپاس کا زیر کاشت تقریباً 14 فیصد رقبہ زیر آب آ گیا تھا۔

کپاس کی فصل کو موسم کی شروعات سے ہی پانی کی دستیابی میں کمی اور گرمی کے دباؤ کا سامنا تھا۔ بعد میں اسی سیزن میں سیلاب کی آمد نے منفی اثرات کی شدت کو مزید بڑھا دیا۔ سیلاب کے بعد زیادہ نمی گلابی سنڈی جیسے کیڑوں کے حملوں کے لیے سازگار ثابت ہوئی۔¹⁶ ارجحان کے مطابق کپاس کی آمد میں بھی نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔ پاکستان سنٹرل کاؤن کمیٹی (پی سی سی سی) کی رپورٹ کے مطابق دسمبر

شکل 2.8: چاول کا رقبہ، یافتہ اور پیداوار



Source: Federal Committee on Agriculture (MNFSR), and Pakistan Bureau of Statistics

¹⁵ ماخذ: پاکستان کابینہ 2022ء: سٹیٹمنٹ ڈیٹا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا اندازہ۔ کھٹنڈو: آئی سی آئی ایم او ڈی اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

¹⁶ ماخذ: سپارکو کی فصل کی صورت حال اور پیش گوئی کی رپورٹ، جلد XII (شمارہ 10)، ستمبر 2022ء۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

مقرر کیا گیا ہے۔ پنجاب اور سندھ کی صوبائی حکومتوں نے گندم کی پیداوار میں کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کے لیے اس کی کم از کم امدادی قیمت بالترتیب 3000 اور 4000 فی 40 کلوگرام روپے مقرر کی ہے۔¹⁸

2022ء میں کپاس کی آمد میں تقریباً 40 فیصد کمی ہوئی، جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے اور کپاس کی برآمدات کو متاثر کیا۔

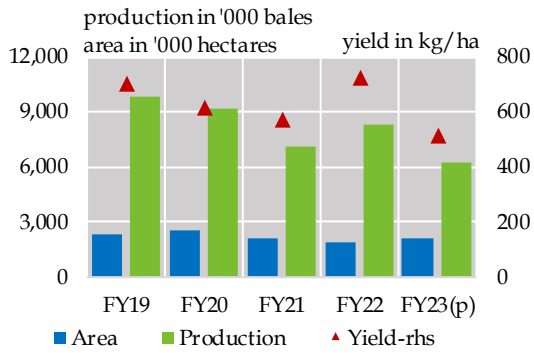
جدول 2.4: فصلوں کے لیے زرعی قرضے کی فی ایکڑ علاقائی حدیں

روپے فی ایکڑ

فصل	موجودہ (جنوری 2022ء)	نظر ثانی شدہ (اگست 2022)
گندم	60,000	100,000
کپاس	70,000	95,000
چاول	75,000	102,000
گنا	105,000	142,000
مکئی (مخلوط)	78,000	106,000
مکئی	65,000	88,000

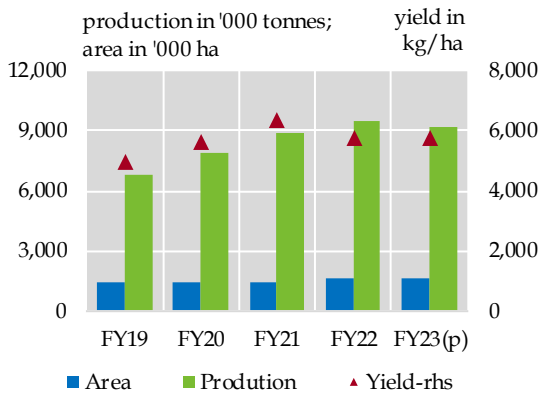
Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.9: کپاس کی پیداوار، یافت اور رقبہ



Source: Federal Committee on Agriculture (MNFSR), & Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.10: مکئی کی پیداوار، رقبہ اور یافت



Source: Federal Committee on Agriculture (MNFSR) & Pakistan Bureau of Statistics

مکئی

مکئی کی فصل کو سب سے کم نقصان پہنچا

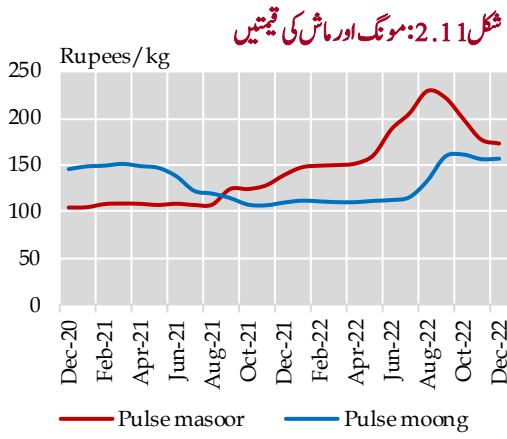
مالی سال 23ء میں مکئی کی پیداوار 9.2 ملین ٹن رہنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا جو پچھلے سال 9.5 ملین ٹن تھی اور یہ سیلاب کے باعث پچھلے سال کے مقابلے میں تقریباً 3 فیصد کمی کو ظاہر کرتا ہے (شکل 2.10)۔ اہم فصلوں میں، مالی سال 23ء کی خریف کی فصلوں میں مکئی کی پیداوار کو سب سے کم نقصان پہنچا، کیونکہ زیادہ تر مکئی پیدا کرنے والے علاقے سیلاب سے متاثر نہیں ہوئے۔ مکئی ایک کثیر المقاصد فصل ہے اور پچھلی دو دہائیوں میں خوراک، فیڈ اور چارے کے طور پر اس کے وسیع استعمال کی وجہ سے اس فصل کی مقبولیت بڑھی ہے۔¹⁷

گندم

حکومت نے ریج مالی سال 23ء کے لیے 9.3 ملین ہیکٹر زیر کاشت رقبے کو مد نظر رکھتے ہوئے 28.4 ملین میٹرک ٹن گندم کی پیداوار کا ہدف مقرر کیا (جدول 2.5)۔ پنجاب کے لیے گندم کی پیداوار کا ہدف 21 ملین ٹن جبکہ سندھ کا ہدف 4 ملین ٹن

¹⁷ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2020-2021ء۔

¹⁸ ماخذ: www.senate.gov.pk



Source: Pakistan Bureau of Statistics

چھوٹی فصلوں میں شامل بیاز اور ٹماٹر کے لیے مالی سال 23ء کے رنج یزن کے اہداف میں رقبے اور پیداوار کو بڑھایا گیا ہے۔ مزید برآں، آلو کی فصل کا ہدف اس کی مالی سال 22ء کی پیداوار سے کم رکھا گیا ہے کیونکہ اس کی پمپ پیداوار فصل کے فاضل ذخیرے پر مبنی ہوئی تھی۔ دالوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کرنے کے لیے پنے کے رقبے اور پیداواری ہدف میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ پنے میں خاص طور پر نمایاں تھا کیونکہ اس کے رقبے اور پیداوار میں بالترتیب 14 اور 75 فیصد اضافے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے (جدول 2.6)۔

2.3 بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی میں 3.7 فیصد کمی آئی جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 7.7 فیصد توسیع کی نسبت کم ہے۔ یہ کمی سخت زری پالیسی، پی ایس ڈی پی کے کم اخراجات، درآمدات میں کمی کے اقدامات اور بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ ملکی اور عالمی منڈیوں میں پست طلب کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔

چند قابل ذکر مستثنیات کے علاوہ بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی (ایل ایس ایم) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وسیع الہند کی دیکھی گئی اور اس کے 22 میں سے 18 شعبوں میں سکڑاؤ دیکھا گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 6 شعبوں اور گذشتہ تین برسوں میں کمی درج کرنے والے شعبوں کی تعداد اوسطاً 12 رہی تھی (شکل 2.12)۔

چونکہ گندم مقامی خوراک میں بڑے پیمانے پر استعمال ہونے والی بنیادی غذا ہے، اس لیے اس کی طلب اور رسد میں کافی فرق موجود ہے۔ وزارت قومی غذائی سلامتی و تحقیق کے تخمینے کے مطابق مالی سال 23ء میں گندم کی طلب 30.79 ملین میٹرک ٹن رہ سکتی ہے، جبکہ گذشتہ سال اس کی پیداوار 26.4 ملین میٹرک ٹن تھی، جو طلب کی ضروریات سے تقریباً 3 ملین میٹرک ٹن کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے پاکستان گذشتہ دو برسوں سے گندم درآمد کر رہا ہے۔ مالی سال 21 میں گندم کی درآمدات 3.6 ملین ٹن رہیں جبکہ مالی سال 22ء میں 2.2 ملین ٹن گندم درآمد کی گئی۔

جدول 2.5: گندم کی فصل

رقبہ ملین ہیکٹر؛ پیداوار ملین میٹرک ٹن

پیداوار	رقبہ	
	م 22ء	م 23ء (ہ)
پنجاب	6.6	6.7
سندھ	1.2	1.1
خیبر پختونخوا	0.8	0.9
بلوچستان	0.5	0.5
پاکستان	9.1	9.3

ہ: ہدف

ماخذ: وفاقی کابینہ برائے زراعت، پاکستان دفتر شماریات

چھوٹی فصلیں

چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں کمی کے نتیجے میں قیمتیں بڑھ گئیں

مالی سال 23ء کے دوران خریف کی مونگ، ماش اور مرچوں جیسی چھوٹی فصلوں کی پیداوار میں بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں بالترتیب 30 فیصد، 36 فیصد اور 54 فیصد کمی ہوئی جس کی بنیادی وجہ زیر کاشت رقبے میں کمی ہے۔ بوائی کے موسم میں شدید بارشوں کی وجہ سے اس کا رقبہ کم ہو گیا اور سیلاب کے بعد ان فصلوں کی قیمتیں بلند سطح پر رہیں (شکل 2.11)۔

جدول 2.6: چھٹی فصلیں (ریچ)

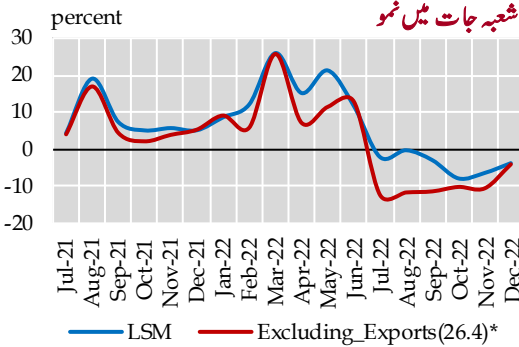
رقمہ ہزار ایکڑ، پیداوار ہزار ٹن، نمونہ فیصد

عمو	ہدف مالی سال 23ء		پیداوار مالی سال 23ء		رقمہ ہزار ایکڑ
	رقمہ	پیداوار	رقمہ	پیداوار	
آلو	23.9-	6,029	238	7,937	313
پیاز	14.9	2,422	162	2,108	141
چنا	14.1	560	989	319	867
نماز	0.6-	622	50	586	50.3

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت (ایم این ایس ایف آر)، پاکستان دفتر شماریات

اپنی ترقی کی رفتار برقرار رکھی، جس سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں کمی کی شدت کم ہوگئی۔

شکل 2.13: ایل ایس ایم اور ایل ایس ایم علاوہ برآمدی نوعیت کے شعبہ جات میں عمو



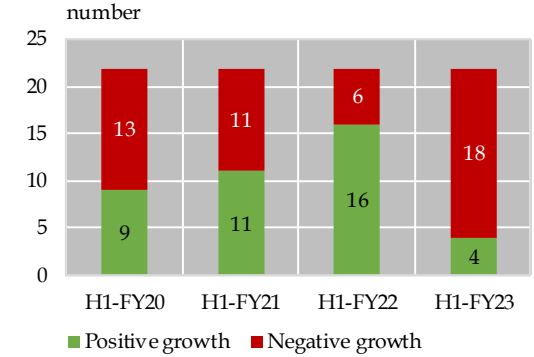
*weight in parentheses

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایل ایس ایم میں بڑا حصہ رکھنے والے ٹیکسٹائل اور گاڑیوں کے شعبوں کی پیداوار میں بالترتیب 13.1 اور 30.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں پچھلے سال کی اسی مدت میں 3.5 اور 68.2 فیصد توسیع دیکھنے میں آئی تھی۔ مزید برآں، ایل ایس ایم میں ہونے والی مجموعی کمی میں ایک بڑا حصہ دواسازی، غیر دھاتی اجزا اور پٹرولیم کی پیداوار میں کمی کا تھا۔ مصنوعات کی مخصوص بیرونی طلب کی وجہ سے ملبوسات اور فرنیچر کے شعبوں میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 46.6 اور 105.5 فیصد اضافہ ہوا۔

برآمدات میں کمی کے باوجود ایل ایس ایم اشاریے کے ذریعے ٹریک کیے جانے والے برآمدی نوعیت کے شعبوں نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایشیا سازی کی صنعت کی خاصی اعانت کی۔ اگر برآمدات پر مبنی شعبوں کو الگ کیا جائے تو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سکڑاؤ کی شدت بڑھ کر 9.9 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 6.1 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا (شکل 2.13)۔¹⁹

شکل 2.12: بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں مثبت اور منفی نمو کے حامل شعبے



Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں مجموعی سکڑاؤ کو ٹیکسٹائل کی صنعت سے منسوب کیا جا سکتا ہے جس کے بعد گاڑیاں، دواسازی، غیر دھاتی معدنی مصنوعات اور کونلمہ اور پٹرولیم مصنوعات شامل ہیں (جدول 2.7)۔ ملبوسات اور فرنیچر کی صنعتوں نے

¹⁹ ابتدائی برآمدی نوعیت کے شعبوں میں ٹیکسٹائل، ملبوسات، فرنیچر، اور ہتھیاروں کی مصنوعات شامل ہیں اور فٹ بال اور برقی کچھنے بطور ذیلی شعبے شامل ہیں۔

اقتصادی نمو

مزید بر آں، زرمبادلہ رقوم کی ناکافی آمد اور زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی صورت حال میں خام مال کی درآمد پر عارضی پابندیاں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران ایشیا سازی کی سرگرمیوں میں رکاوٹ بن گئیں۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی منڈیوں میں توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے طلب میں کمی کے ساتھ چین کی کووڈ کے خلاف صفر برداشت کی پالیسی ملکی برآمدات میں کمی کا باعث بنی۔²¹

سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیرف اور ایندھن کی قیمتوں میں انتظامی اضافے کے نتیجے میں تھوک اشاریہ قیمت سے ظاہر ہونے والی خام مال کی مجموعی لاگت گذشتہ سال کی اسی مدت کے 21.5 فیصد سے بڑھ کر زیر جائزہ مدت کے دوران 34.1 فیصد ہو گئی۔ اسی طرح سخت زری پالیسی کی وجہ سے بڑھتی ہوئی مالی لاگت کے نتیجے میں ایشیا سازی کے شعبے کی جانب سے بینکوں سے قرضوں کی طلب گذشتہ سال کے 674 ارب روپے سے کم ہو کر زیر جائزہ مدت کے دوران 502.5 ارب روپے پر آگئی۔²⁰

جدول 2.7: بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے اہم شعبوں میں نمو اور حصہ

فیصد

حصہ	نمو		وزن	شعبے		
	م س 23ء شش 1	م س 22ء- شش 1			م س 23ء شش 1	م س 22ء- شش 1
	3.7-	7.7	3.7-	7.7	78.4	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
	0.4-	0.2	2.6-	1.2	10.7	غذا
	0.4-	0.2	8.3-	5.0	3.8	مشروبات
	0.6-	0.5	23.5-	21.6	2.1	تنباکو
	2.8-	0.8	13.1-	3.5	18.2	ٹیکسٹائل
	1.4-	0.02	14.2-	0.8	8.9	دھاگا
	0.6-	0.01	7.2-	0.3	7.3	کپڑے
	4.1	1.6	46.6	20.4	6.1	پسندو والے ملبوسات
	0.1-	0.4	2.8-	17.3	1.6	کاغذ اور گتہ
	0.8-	0.1	11.1-	0.7	6.7	کونکر اور پٹرولیم مصنوعات
	0.1-	0.3	1.1-	3.3	6.5	کیمیکل مصنوعات
	1.2-	0.3-	21.6-	5.0-	5.2	ادویات
	0.9-	0.1	11.7-	1.8	5.0	غیر دھاتی معدنی مصنوعات
	0.1-	0.8	2.1-	18.4	3.4	لوہے اور فولاد کی مصنوعات
	0.0	0.2-	1.0-	3.8-	2.0	برقی آلات
	1.4-	2.0	30.2-	68.2	3.1	گاڑیاں
	1.4	1.2	105.5	569.1	0.5	فرنیچر

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁰ مالی سال 22ء کے دوران 675 بی بی ایس اضافے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 225 بی بی ایس کا اضافہ کیا۔
²¹ اجناس اور خام مال کی مانگ کی پیش گوئی کرنے والے بالکنگ ڈرائی انڈیکس (بی ڈی آئی) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 56.0 فیصد کمی دیکھی گئی۔

ٹیکسٹائل

دوران سوتی دھاگے اور سوتی کپڑے کی برآمدی مقدار میں بالترتیب 42.5 اور 25.4 فیصد کمی ہوئی۔ اس کے علاوہ بستری کی چادروں اور منسلک مصنوعات اور تولیے کی برآمدات میں بالترتیب 26.3 اور 16.5 فیصد کمی ہوئی۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں سکڑاؤ کا باعث بننے والے اہم عوامل میں بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں ہوشربا اضافے کے ساتھ سخت زری حالات شامل ہیں۔

مالی سال 22ء میں 675 بی پی ایس اضافے کے علاوہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں 225 بی پی ایس مزید اضافے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم اور طویل مدتی قرضہ سہولت کو پالیسی ریٹ سے منسلک کرنے کے نتیجے میں بھی ٹیکسٹائل کے شعبے کی قرض لینے کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔²² بعد ازاں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل کے شعبے کو جاری سرمائے کے قرضے کم ہو کر 137.3 ارب روپے رہ گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 260.1 ارب روپے تھے۔ ٹیکسٹائل کے قرضوں میں کمی اس کی پیداوار میں کمی کی عکاسی کرتی ہے۔²³

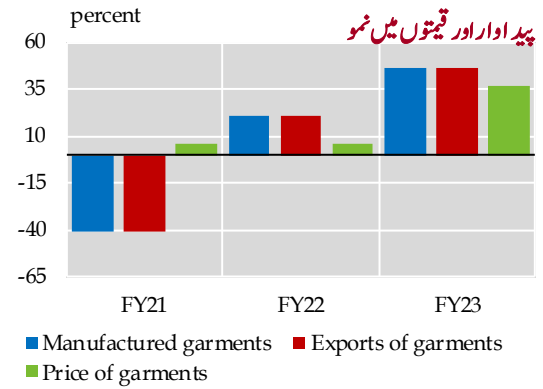
پہننے والے ملبوسات

پہننے والے ملبوسات کی برآمدات بڑھنے کے باعث گارمنٹس اور ملبوسات میں نمو کی رفتار جاری رہی تیار ملبوسات کے شعبے نے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اپنی پیداوار میں 46.6 فیصد اضافہ درج کیا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 20.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 2.14)۔ اس شعبے کو بلند برآمدی حجم سے فائدہ ہوا جس کی وجہ روایتی مارکیٹ میں بلند طلب اور آرڈرز کی چین سے پاکستان کو منتقلی ہے (دیکھیں باب 5- بیرونی شعبہ)۔²⁴ تمام سال کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کے باوجود یہ اضافہ ہوا جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کے شعبے کے تھوک اشاریہ قیمت (ڈبلیو پی آئی) میں

برآمدات میں کمی اور سیلاب سے نقصانات ٹیکسٹائل پیداوار میں کمی کا باعث بنے

ایشیا سازی کی صنعت کے سب سے بڑے جز ٹیکسٹائل کے شعبے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 13.1 فیصد کا سکڑاؤ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 3.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں 94 فیصد حصہ رکھنے والے اجزا دھاگہ، کپڑا اور اونٹنی کپڑوں کی پیداوار میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 14.2، 7.2 اور 55.0 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 0.8، 0.3 اور 41.8 فیصد کمی ہوئی تھی (جدول 2.8)۔ پاکستان سینٹرل کاؤن کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق سیلاب سے نقصانات کی وجہ سے کپاس کی آمد میں نمایاں کمی ہوئی جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے کی مجموعی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے۔

شکل 2.14: پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کے شعبے میں برآمدات، پیداوار اور قیمتوں میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

چین کی صفر کوڈ پالیسی اور اس کے نتیجے میں طلب میں کمی برآمدی شعبے کی ٹیکسٹائل کی طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنی۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے

22 ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 6، 7، 11 اور 13 برائے 2022ء۔

23 ٹیکسٹائل کے شعبے نے ای ایف ایس اور ایف ٹی ایف ایف کے تحت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بالترتیب 18.8 ارب روپے اور 2.1 ارب روپے واپس کیے، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 67.9

ارب روپے اور 64.6 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔

24 یہ بات قابل ذکر ہے کہ حجم میں شاندار نمو کے برعکس ڈالر کے لحاظ سے ملبوسات کی برآمدات میں زیر جائزہ مدت کے دوران صرف 0.1 فیصد اضافہ ہوا۔

جدول 2.8: ٹیکسٹائل اور پینے والے ملبوسات کی صنعت کی پیداوار

مقدار ملین میٹرک ٹن؛ نمو فیصد

نمو	مجموعی حجم			وزن		
	م س 23ء شش 1	م س 22ء- شش 1	م س 23ء شش 1			م س 22ء- شش 1
14.2-	0.8	1.5	1.7	1.7	8.9	دھاگا
7.2-	0.3	487.5	525.3	523.8	7.3	کپڑے*
5.6	9.7-	0.03	0.03	0.03	0.3	پٹ سن کی اشیا
54.9-	41.8	20.7	46.0	32.4	0.9	اوتی کبل**
46.6	20.4	31.8	21.7	18.0	6.1	پینے والے ملبوسات***

* ملین اسکوائر میٹر، ** ملین، *** ملین درجن

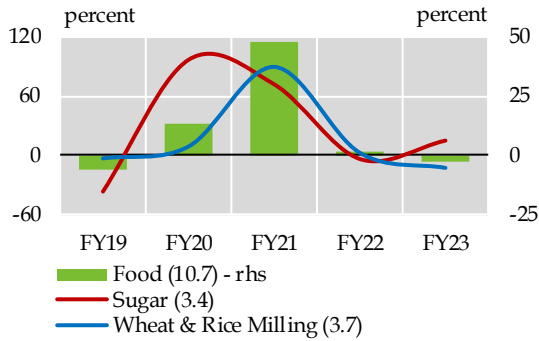
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برس کی اسی مدت میں 4.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔²⁵ نتیجتاً، اس مدت میں غذائی صنعت میں مجموعی کمی معتدل ہوگئی۔ اسی طرح، خوردنی تیل اور نباتی گھی کے ذیلی شعبے میں پیداوار نے زیر جائزہ مدت کے دوران مثبت کردار ادا کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سویڈین اور پام آئل کی درآمدات میں اضافے کو خوردنی تیل اور سبزیوں کی پیداوار میں اضافے کی وجہ قرار دیا گیا۔

37.2 فیصد نمو سے ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ بڑھتی ہوئی لاگت سے نمٹنے کے لیے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شعبے نے جاری سرمائے کے لیے قرض گیری بڑھادی۔

غذا

شکل 2.15: پہلی ششماہی کے دوران غذائی شعبے کے منتخب اجزاء کی نمو



* The QIM weight of the Food sector and selected sub-sectors is given in parentheses.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

چینی کے ذیلی شعبے میں نمایاں نمو نے خوراک کے شعبے میں کمی کو معتدل کیا

خوراک کا شعبہ جو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا دوسرا سب سے بڑا جزو ہے، اس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ گندم اور چاول کی پسائی میں ہونے والی کمی وہ بنیادی وجہ تھی جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذا کے شعبے میں مجموعی طور پر کمی آئی (شکل 2.15)۔ اچانک سیلاب کی وجہ سے چاول کی فصل کو نقصان پہنچا، لہذا اس کی پیداوار اور برآمدات میں بالترتیب 40.0 اور 23.0 فیصد کمی واقع ہوئی۔

گنے کی کچل کاری میں تاخیر کے باوجود مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کے ذیلی شعبے کی پیداوار میں 14.7 فیصد کمی بھرپور نمود کھائی دی جبکہ گذشتہ

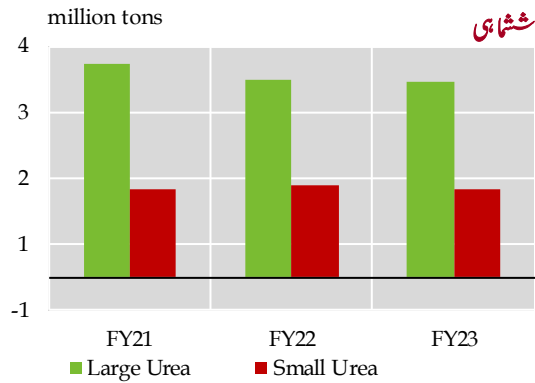
²⁵ چینی کی برآمدات پر حکومت اور مل مالکان کے درمیان ڈیل لاک کی وجہ سے گنے کی کچل کاری میں تاخیر ہوئی۔

76 ڈالر فی بیرل تھیں، جس سے طلب میں مزید کمی آئی۔²⁶ نتیجتاً، پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کی درآمدی مقدار میں بالترتیب 39.6 فیصد اور 12.5 فیصد کمی واقع ہوئی ہے (شکل 2.16)۔²⁷

کھاد

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھاد کے شعبے میں 2.0 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کی پیداوار میں 2.0 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.0 فیصد تخفیف ہوئی تھی (شکل 2.17)۔ مزید برآں، درآمدی کھاد 21.3 فیصد گھٹ گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.7 ملین میٹرک ٹن تک محدود رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.9 ملین میٹرک ٹن تھی۔

شکل 2.17: بڑے اور چھوٹے پونٹوں کی جانب سے یوریا کی پیداوار، پہلی ششماہی



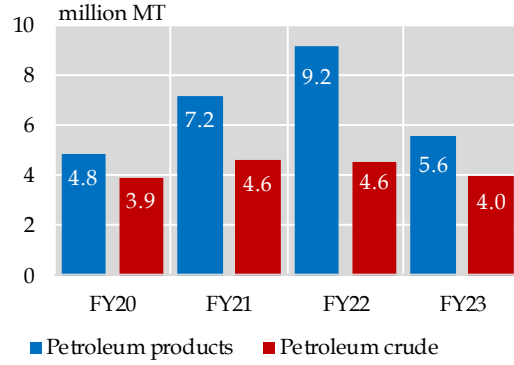
Source: Pakistan Bureau of Statistics

سیلاب سے متاثرہ زرعی اراضی والے علاقوں میں پست طلب، کھاد کمپنیوں کے طویل مدتی تبدیلیوں، گیس کی فراہمی میں خلل اور گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتیں وہ اہم عوامل تھے جو زیرِ جائزہ مدت کے دوران یوریا کی پیداوار میں کمی کا باعث بنے۔

قیمتوں میں اضافے اور پست طلب نے پٹرولیم کے شعبے کی پیداوار میں کمی کر دی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم کے شعبے میں بھی 11.1 فیصد کمی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 0.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جیٹ فیول آئل میں نمو کے علاوہ، پٹرولیم صنعت کے تمام ذیلی شعبوں میں نمایاں کمی درج کی گئی۔

شکل 2.16: پٹرولیم مصنوعات کی درآمدی مقدار



Source: Pakistan Bureau of Statistics

ایندھن کے سرکاری نرخوں میں اضافے اور روپے کی قدر میں بہت زیادہ کمی کے نتیجے میں، پٹرولیم مصنوعات کی پست طلب نے ریفاؤنڈنگ کی سرگرمیوں پر اثر ڈالا۔ آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل (اوسی اے سی) کے مطابق، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 20.6 فیصد کمی واقع ہوئی۔

مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیل کی بین الاقوامی قیمتیں بڑھ کر اوسطاً 94 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ

²⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں، برینٹ آئل اور عرب لائٹ کی اوسط قیمت بالترتیب 77.1 اور 76.4 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر 93.0 اور 98.1 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ ماخذ: آئی ایم ایف کوڈ بیٹا پراسسز، بلومبرگ۔

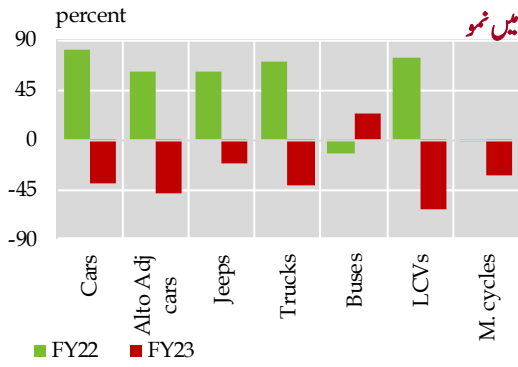
²⁷ یہ بات قابل غور ہے کہ اگرچہ پٹرولیم مصنوعات اور خام تیل کی درآمدی مقدار میں بالترتیب 39.6 اور 12.5 فیصد کمی ہوئی ہے تاہم قیمتوں کے اثرات کے باعث ڈالر کے مقابلے میں بیٹرولیم مصنوعات کی قدر میں صرف 17 فیصد کمی آئی ہے۔ جبکہ خام تیل کی درآمدی قدر میں 15.2 فیصد اضافہ ہوا۔

اقتصادی نمو

فیصد کمی آئی تھی (شکل 2.18)۔ مزید برآں، درآمد شدہ طبی مصنوعات کی مقدار میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 12.8 فیصد کمی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 150.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔

بنیادی طور پر درآمد شدہ خام مال پر بہت زیادہ انحصار، دو اڑوں کے خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کی پیداوار میں کمی کا باعث بنی۔ ادویات کی قیمتوں کی باضابطہ نوعیت ایک اور رکاوٹ تھی۔

شکل 2.20: پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی مصنوعات کی فروخت میں نمو

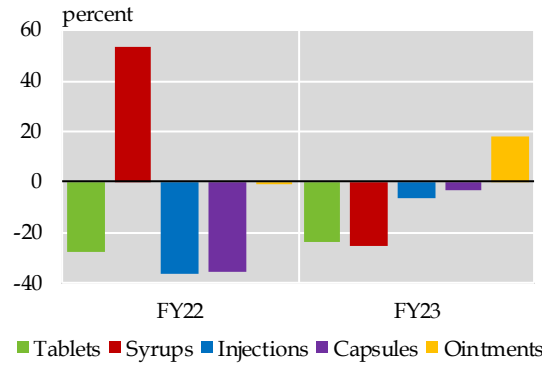


Source: Pakistan Automotive Manufacturers Association

گاڑیاں

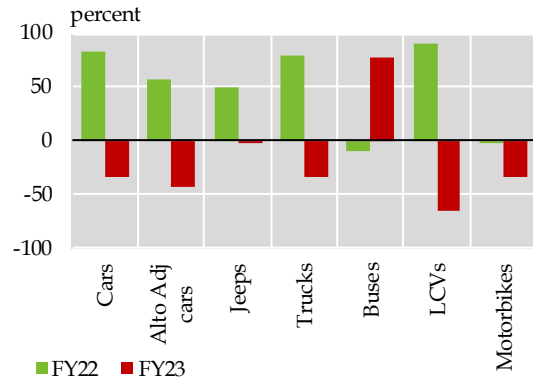
مہنگائی کے دباؤ اور سخت پالیسی ضابطوں کے نتیجے میں گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں خاصی کمی واقع ہوئی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گاڑیوں کی صنعت میں بھی 302 فیصد سکڑاؤ درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 68.2 فیصد نمو ہوئی تھی (شکل 2.19)۔ خود کار گاڑیوں کی صنعت کی پیداوار میں کمی کو طلب اور رسد دونوں عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ طلب کے لحاظ سے بنیادی وجہ کاروں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کے سبب صارفین کی طلب میں کمی تھی۔ پی اے ایم اے کے مطابق زیر جائزہ مدت میں گاڑیوں کی فروخت میں 40.0 فیصد کمی آئی (شکل 2.20)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے گاڑیوں کے قرضوں کے محتاطیہ

شکل 2.18: طبی مصنوعات کی پیداوار میں نمو، پہلی ششماہی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.19: پہلی ششماہی میں گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار میں نمو



Source: Pakistan Automotive Manufacturers Association

ادویات

ملکی اور عالمی دونوں عوامل دواسازی کی صنعت میں نمایاں کمی کا باعث بنے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادویات کے شعبے میں 21.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 5.0 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ گولیوں کی پیداوار اور جو ادویات میں 50 فیصد سے زائد حصے کی حامل ہے، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 24.0 فیصد گھٹ گئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران ان میں 27.4

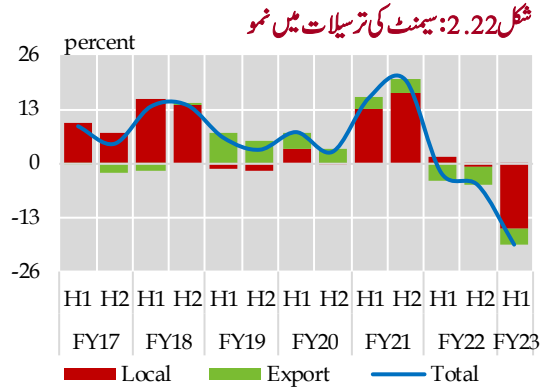
تقاضوں میں سختی کو طلب میں کمی کا ایک عامل قرار دیا جاسکتا ہے۔ (دیکھیے باب 3- زری پالیسی اور مہنگائی)۔

گئی جو گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 40.2 فیصد تھی، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کے منصوبوں کی سرگرمیاں سست پڑ گئیں۔

سیمنٹ

تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کا نتیجہ سیمنٹ کی پیداوار میں کمی کی صورت میں نکلا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیمنٹ کے شعبے کی پیداوار میں 15.1 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.92 فیصد کمی ہوئی تھی۔ کل پاکستان انجمن سیمنٹ سازی (اے پی سی ایم اے) کے مطابق سیمنٹ کی پیداوار میں کمی کو بنیادی طور پر پست تعمیراتی طلب سے منسوب کیا گیا جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی ترسیلات میں 16.9 فیصد کمی سے ہوتا ہے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ (شکل 2.22)۔

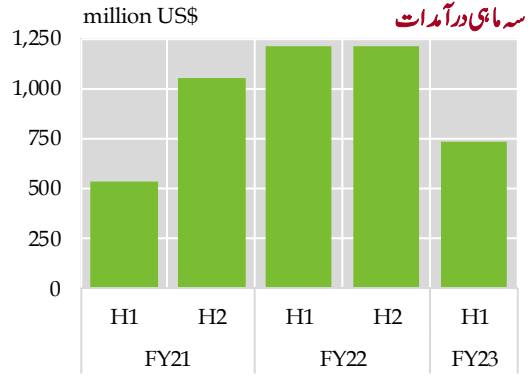


*Growth contribution for local and exports dispatches
Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

مزید برآں، ملک کے برآمدی مقدمات کی جانب سے سیمنٹ کی طلب میں تخفیف نے بھی سیمنٹ کی پیداوار کو کم کر دیا۔ جیسا کہ اے پی سی ایم اے کی طرف سے بتایا گیا، افغانستان کے علاوہ دیگر ممالک کو سیمنٹ کی برآمدات کے حجم میں زیر جائزہ مدت کے دوران 49.0 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 32.5 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 2.22)۔

رسد کے لحاظ سے پالیسی پر مبنی درآمدی پابندیوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران الگ الگ پرنزوں کی شکل میں (سی کے ڈی) اور نیم ساختہ شکل میں (ایس کے ڈی) گاڑیوں کی کٹس کی درآمدات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 2.21)۔

شکل 2.21: گاڑیوں کی کٹس کی الگ الگ پرنزوں / نیم ساختہ شکل میں

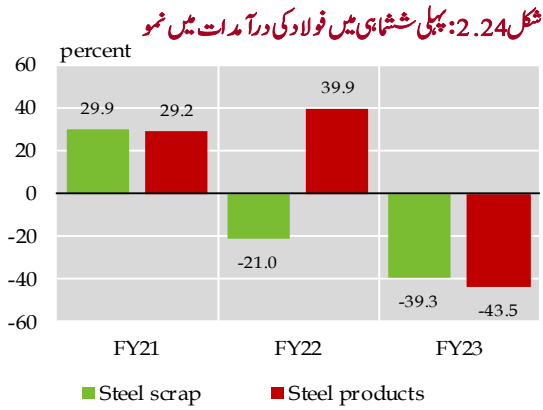


Source: Pakistan Bureau of Statistics

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

مقامی اور عالمی منڈیوں میں کمزور طلب تعمیرات سے منسلک صنعتوں کے لیے رکاوٹ بن گئی

محدود مالیاتی گنجائش کے باعث رواں مالی سال کے آغاز سے ہی حکومت نے میرا پاکستان میرا گھر سمیت تقریباً تمام رعایتی قرضہ اسکیمیں بند کر دیں۔ نتیجتاً مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مکانات کی تعمیر کے قرضوں کا بہاؤ سکڑ گیا اور اس مدت کے دوران ایک ارب روپے کی واپسی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 52.7 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔ پی ایس ڈی پی کے اخراجات کی نمو بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.5 فیصد تک گھٹ



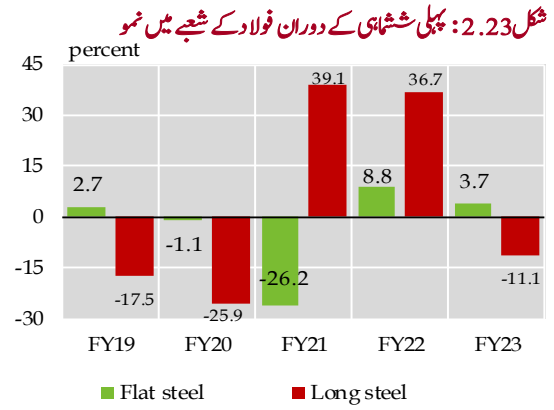
Source: Pakistan Bureau of Statistics

مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے پہلے دو مہینوں کے دوران بیشتر فولاد ساز کمپنیوں کو سیلاب کی وجہ سے حجم میں کمی کا سامنا رہا۔

2.4 خدمات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے کے اظہارِیے سرگرمیوں میں سست رفتاری کو ظاہر کرتے ہیں، جس کی بنیادی وجہ اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کا سکڑنا ہے۔ خدمات کے شعبے میں تھوک اور خوردہ تجارت کے اظہارِیے اس شعبے میں معمولی سست روی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس سست روی کو خاصی حد تک سیلاب سے ہونے والے نقصانات سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس نے اہم فصلوں یعنی کپاس، گنے اور چاول کی پیداوار کو بری طرح متاثر کیا تھا۔ زراعت کے علاوہ، صنعتی شعبے میں بھی معمولتدل رہی جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو میں کمی سے ظاہر ہے۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں بھی 18 فیصد کمی آئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 51 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

تھوک اور خوردہ شعبے میں سست روی کے مطابق اس شعبے میں مزید قرض گیری کے بجائے قرضوں کی واپسی دیکھی گئی۔ اس کی بڑی وجہ غیر تخصیصی تھوک تجارت تھی، جس میں تقریباً 5.7 ارب روپے واپس کیے گئے۔ اس سست روی کی ایک اور اہم وجہ ٹھوس، مانع اور گیس والے ایندھنوں اور متعلقہ مصنوعات کی تھوک



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تباہ کن سیلاب کے علاوہ روس یوکرین جنگ کی وجہ سے درآمدی کوسنے کی بڑھتی ہوئی قیمت، فاضل پروں پر درآمدی رکاوٹیں، سخت زری حالات اور مہنگائی کے دباؤ کے ساتھ پی ایس ڈی پی کے کم اخراجات جائزے کی مدت کے دوران سینٹ کی طلب اور پیداوار میں کمی کا سبب بننے والے اہم عوامل تھے۔

فولاد

عالمی رسدی زنجیر میں تعطل نے فولاد کی پیداوار کو سست کر دیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران فولاد کے شعبے میں 2.1 فیصد کمی دیکھی گئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 18.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 2.23)۔ فولاد میں کمی بنیادی طور پر لمبے فولاد کی وجہ سے ہوئی، جس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.1 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ دو برسوں کی اسی مدت میں بالترتیب 36.7 اور 39.1 فیصد کمی نمایاں ہوئی تھی۔

درآمد شدہ اسکرپ، جو فولاد کی بنیادی خام مال ہے، اس میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 39.3 فیصد کمی آئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 21.0 فیصد کمی ہوئی تھی (شکل 2.24)۔ خام مال کی درآمد پر رکاوٹوں، روپے کی قدر میں کمی اور فولادی اسکرپ لے جانے والے کنٹینروں پر تاخیری جرمانوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگت کو فولاد کی صنعت میں کم پیداوار کا سبب بننے والے اہم عوامل تھے۔ مزید برآں، صنعت کے ذرائع کے

فروخت میں پست قرض گیری تھی، کیونکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایندھن کی طلب کمزور رہی۔

دیگر اقدامات کے برعکس اطلاعات اور ٹیلی مواصلات کے اظہاروں سے ٹیلی گنجائیت اور براڈ بینڈ سبسکرائبرز دونوں میں اضافے کے رجحان میں تسلسل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ اضافہ ٹیلی مواصلات کے شعبے کے بلند منافع کے ساتھ ساتھ مقامی طور پر تیار کردہ سیلولر آلات پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔²⁸

ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پٹرولیم مصنوعات کی ٹرانسپورٹ کے شعبے کو فروخت میں 19 فیصد کمی آئی، کیونکہ اہم انفراسٹرکچر - سڑکوں اور پلوں - کو سیلاب کی وجہ سے نقصان پہنچا تھا (جدول 2.9)۔ اس کے علاوہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے طلب بھی ماند پڑ گئی۔ مزید برآں، پست اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے کمرشل گاڑیوں کی فروخت میں بھی کمی دکھائی دی۔ یہ رجحانات نقل و حمل کے شعبے کے مجموعی طور پر کمزور ہونے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ انفراسٹرکچر کو پینچنے والے نقصانات کی وجہ سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں سیاحت میں کمی آئی جس سے خوراک اور رہائش کے شعبے بھی متاثر ہوئے کیونکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے بیشتر حصے کے دوران اہم سیاحتی مقامات تک رسائی معطل رہی۔

2022ء کے سیلاب نے صحت اور تعلیم کی خدمات کو بھی کافی نقصان پہنچایا (جدول 2.10)۔ کم از کم 6225 تعلیمی ادارے مکمل طور پر تباہ ہو گئے اور 10980 کو جزوی طور پر نقصان پہنچا، جس کی وجہ سے تدریسی خدمات معطل ہو گئیں۔ ان نقصانات سے تقریباً 94 ہزار اساتذہ اور 26 لاکھ اندراج شدہ طلباء متاثر ہوئے۔

جدول 2.10: منتخب شعبوں میں تباہ کاریاں اور نقصانات

ارب روپے

شعبہ	تباہ کاریاں	نقصانات
صحت	23	7
تعلیم	120	47
نقل و حمل اور مواصلات	701	60
سیاحت	2	20

ماخذ: پاکستان میں سیلاب 2022ء کی تباہ کاری کے بعد درکار امور کے جائزے کی ضمنی رپورٹ (حکومت پاکستان)

اسکول کی تعلیم میں پرائمری اسکولوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا، اور تمام تباہ شدہ اداروں میں ان کا حصہ 80 فیصد تھا۔²⁹ تعلیم کے علاوہ صحت کی سہولتوں کو 13 فیصد نقصان پہنچا، جس کے نتیجے میں صحت کی خدمات کی فراہمی میں تعطل آ گیا۔³⁰ خدمات کے شعبے میں یہ تنزلی اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی جانب سے کیے گئے اعتماد کاروبار کے سروے سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو کاروباری احساسات کی عکاسی کرتا ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے نتائج کاروباری اعتماد میں کمی کی نشاندہی کرتے ہیں (شکل 2.25)۔

جدول 2.9: انفراسٹرکچر کو نقصانات

سڑکیں کلومیٹر میں؛ ٹیلی اعداد میں

صوبہ	سڑکیں	ٹیلی
بلوچستان	2,222	58
پنجاب	877	15
خیبر پختونخوا	1,575	107
سندھ	8,389	165
مُل	13,115	439

مجموعی نقصانات 14 جون 2022ء تا 11 نومبر 2022ء

ماخذ: بینٹیل ڈیزاسٹر منیجمنٹ اتھارٹی

28 ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (اس لنک پر دستیاب ہے: <https://www.pta.gov.pk/en/media-center/single-media/telecom-revenues-rise-to-pkr-billion-in-2022-pta-694>)

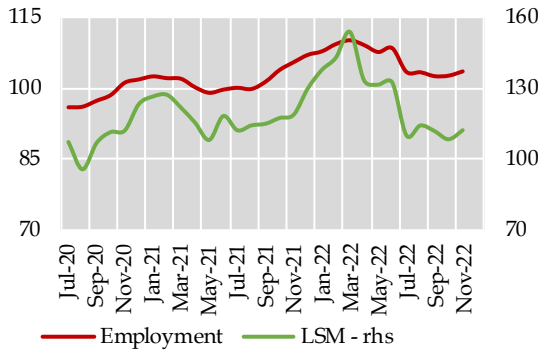
29 ماخذ: وزارت برائے منصوبہ بندی و ترقیات اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: آفات کے بعد ضروریات کے جائزے کی ضمنی رپورٹ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقیات اور خصوصی اقدامات۔

30 ایضاً۔

اقتصادی نمو

دفتر شماریات (پی پی او ایس) اور سندھ دفتر شماریات (ایس بی او ایس) کی جانب سے دیے گئے افرادی قوت کی منڈی کے اعداد و شمار نے گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار میں کمی کو ظاہر کیا۔ اس کے علاوہ ایس بی پی آئی بی اے، بی سی ایس اور سی سی ایس سروے میں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران روزگار کے احساسات میں بگاڑ کی عکاسی کی گئی۔

شکل 2.27: پہلی ششماہی میں صنعتی روزگار اور ایل ایس ایم کے اشاریے



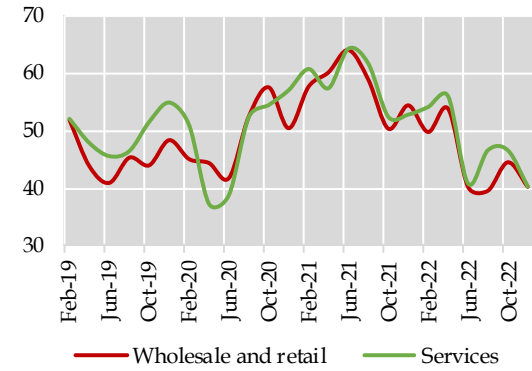
*Punjab and Sindh combined
Source: PBS, PBOs and SBOS

پاکستان دفتر شماریات کے افرادی قوت کے تازہ ترین سروے 2021-2022ء کے مطابق خدمات اور صنعتی شعبوں میں روزگار کے علاوہ، گزشتہ برسوں میں ملازمت کی صنفی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں تمام پیشوں میں خواتین کے مقابلے میں مردوں کی افرادی قوت کا حصہ زیادہ ہے۔ باس 2.2 میں پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شرکت کے رجحانات کا مختصر تجزیہ کیا گیا ہے۔

زیر جائزہ مدت میں سندھ اور پنجاب میں پیداوار اور روزگار کی سطح گھٹنے کی وجہ سے صنعتی شعبے میں کارکنوں کو ملازمتوں سے برخاست کیا گیا۔ اس کے ساتھ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے میں صنعت اور خدمات دونوں شعبوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے احساسات میں متزلی ظاہر ہوئی۔ اسی طرح، اگلے چھ ماہ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صراف سروے میں ملازمتوں کی نمو کے بارے میں تصورات میں بگاڑ دیکھا گیا۔

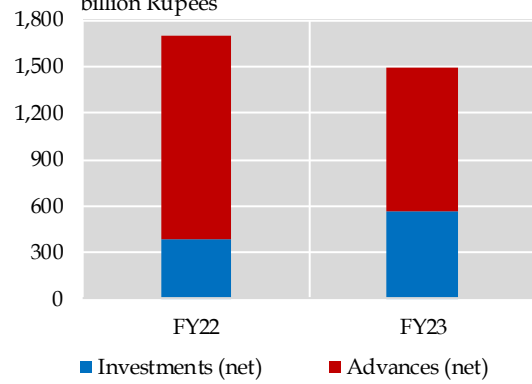
بینکاری شعبے کے اثاثوں میں 19 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ اثاثوں میں اضافہ بنیادی طور پر سرمایہ کاری اور ایڈوانسز کی وجہ سے ہوا (شکل 2.26)۔ مزید برآں، بلند شرح سود بھی منافع میں اضافے کا باعث بنی (جدول 2.11)۔

شکل 2.25: خدمات، تھوک اور خوردہ شعبے کے اعتماد کا اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.26: پہلی ششماہی میں اثاثوں کی ہیئت ترکیبی



Source: State Bank of Pakistan

2.5.5 افرادی قوت کی منڈی

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں کمی کے رجحان کے مطابق پنجاب اور سندھ دونوں میں صنعتی روزگار میں مندی کا رجحان رہا (شکل 2.27)۔ پاکستان میں، پنجاب اور سندھ کی مشترکہ ملازمتوں میں جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران 0.8 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پنجاب

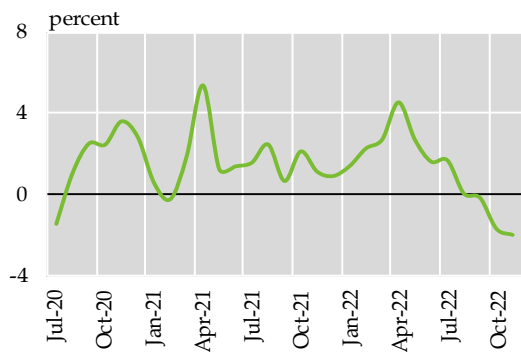
جدول 2.11: شعبہ خدمات کے اظہارے

مالی سال 23-ہجری ششماہی	مالی سال 22-ہجری ششماہی	
تھوک اور خرچہ تجارت		
2.8-	55.4	شعبہ دار قرضے کا استعمال - بہاؤ (ارب روپے)
31	40.8	درآمدات (ارب ڈالر)
23-	66	نمو (فیصد)
3.7-	7.7	بڑے پیمانے کی اشیا سازی (سال بسال فیصد نمو)
842	640.8	زرعی قرضوں کی تقسیم (ارب روپے)
نقل و حمل اور ذخیرہ کاری		
19.3-	11.2	شعبہ نقل و حمل کو پٹرولیم مصنوعات کی فروخت (نمو)
87.9	87.1	ٹیلی گھنائیت (فیصد)
124	109.6	برڈ بیٹو استعمال کنندگان (ملین)
مالیات اور بیہ سرگرمیاں **		
35,795	30,058	اثاثہ جات (ارب روپے) **
23,461.4	21,719	امانتیں (ارب روپے) **
1.01	0.96	اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس (فیصد)
16.9	14	ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس (فیصد)
210	141.3	منافع بعد از ٹیکس (ارب روپے)
7.3	7.9	متعدی شرح (اختتام دسمبر 2022ء)
عام حکومتی خدمات		
865.5	730.4	اخراجات - عمومی سرکاری اور دفاع (ارب روپے)

** صرف شعبہ بینکاری ** آخر نومبر 2020ء تک کے اسٹاک، صرف وفاقی حکومت

ماخذ: بینک دولت پاکستان، پاکستان دفتر شماریات، آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل، پاکستان آٹوموٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی، اور وزارت خزانہ

شکل 2.28: پنجاب میں روزگار میں سال بسال نمو



Source: Punjab Bureau of Statistics

پنجاب

صنعتوں کے روزگار اشاریے کی پیمائش کے مطابق گذشتہ برس کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب میں مجموعی طور پر اشیا سازی کے شعبے میں کارکنوں کو ملازمتوں سے برخاست کیا گیا (شکل 2.28)۔ پنجاب میں صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے میں بتایا گیا ہے کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملازمتوں کی تخلیق میں 0.8 فیصد کمی آئی، جس میں پچھلے سال کی اسی مدت کے دوران 1.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

اقتصادی نمو

دیگر شعبوں کے برعکس، سب سے بڑے شعبے یعنی ٹیکسٹائل کی صنعت میں گزشتہ سال 0.9 فیصد نمو کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا۔ جائزے کی حالیہ مدت کے دوران مجموعی طور پر ٹیکسٹائل کے شعبے میں روزگار کی سطح میں درج ہونے والی نمو کا بیشتر حصہ پٹ سن ٹیکسٹائل کے ذیلی شعبوں کا ہے۔ پنجاب میں ٹیکسٹائل کی پیداوار میں اضافے کو ٹیکسٹائل شعبے میں روزگار بڑھنے سے منسوب کی جا سکتا ہے۔ پنجاب دفتر شماریات کے مطابق، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں سوئی اور اوئی ٹیکسٹائل کی مجموعی پیداوار، جس کا تعین بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کے اشاریے سے کیا گیا ہے، میں بالترتیب 0.3 اور 10.2 فیصد اضافہ ہوا۔

ٹیکسٹائل صنعت کے رجحان کے مطابق ریگیزین اور پلاسٹک کے شعبے میں روزگار میں گوکہ کمی آئی، لیکن م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 3.6 فیصد اضافہ درج کیا گیا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 15.2 فیصد تھا۔ اس شعبے کی نمو کو جوتے کے ذیلی شعبے سے منسوب کیا گیا، جس میں گزشتہ برس 11781 کارکنوں کی نسبت زیر جائزہ مدت کے دوران اوسطاً 12387 کارکن بھرتی کیے گئے۔ یہ اضافہ جوتے کی پیداوار بڑھنے سے مطابقت رکھتا ہے، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 14.4 ملین جوڑوں کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 16.1 ملین جوڑوں تک پہنچ گیا۔

سندھ

سندھ دفتر شماریات کی رپورٹ کے مطابق، ماہانہ صنعتی پیداوار اور روزگار سروسے کے تازہ ترین اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ جولائی تا نومبر 2022ء کے دوران سندھ میں ایشیاسازی کے شعبے میں روزگار مجموعی طور پر 3.0 فیصد سکڑ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.2 فیصد بڑھا تھا (شکل 2.29)۔³³

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پنجاب کے صنعتی شعبے کے روزگار میں 21.0 فیصد کمی آئی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 0.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کی بڑی وجہ گاڑیوں کی صنعت میں ملازمین کی خاصی برطرفیاں تھیں۔ گاڑیوں کے شعبے میں روزگار میں نمایاں کمی اس کی پیداوار سے مطابقت رکھتی ہے، جیسا کہ صنعتی پیداوار کے اشاریے سے ظاہر ہوتا ہے، گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 59.0 فیصد کمی آئی۔

جدول 2.12: پنجاب میں روزگار میں بلحاظ شعبہ نمو

م س 23ء-شش 1	م س 22ء-شش 1	
6.4-	0.6	غذائی مشروبات اور تمباکو
1.3	1.0	ٹیکسٹائل
3.5	15.6	چمڑا، ربر اور پلاسٹک
1.2	2.4	کانڈ اور گتے
0.7-	0.7-	یکیکلز اور پٹرولیم
2.0-	5.4	غیر دھاتی اور نمکیات
0.6	0.7	انجینئرنگ مصنوعات
19.1-	0.4	گاڑیاں

ماخذ: پنجاب دفتر شماریات

اسی طرح، غذائی مشروبات اور تمباکو کی صنعت، دوسرا سب سے بڑا شعبہ ہونے کے ناطے، کوڈیری مصنوعات اور چینی کے ذیلی شعبوں کی وجہ سے دھچکا لگا، جن کی ملازمتوں میں م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 18.5 فیصد اور 9.2 فیصد کمی آئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 13.5 فیصد اور 2.8 فیصد کی سطح پر تھا (جدول 2.12)۔³¹ 2 قریب برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں سینٹ کے شعبے نے بھی منفی رجحان کی پیروی کرتے ہوئے م س 23ء کی پہلی ششماہی میں 8.8 فیصد کارکنوں کی ملازمتیں ختم کر دیں، جبکہ گزشتہ سال ان میں 6.3 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔

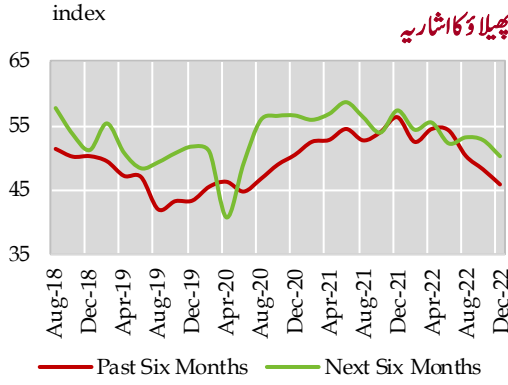
³¹ شکر کی برآمدات کی اجازت پر تنازع کی وجہ سے زیر جائزہ مدت میں پنجاب کی شوگر ملوں نے گنے کی کچل کاری میں تاخیر کر دی تھی۔

³² م س 23ء کی پہلی ششماہی میں غذا کے بیشتر ذیلی شعبوں کی پیداوار میں اضافہ درج کیا گیا، تاہم، پنجاب میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کے شکر، گندم کی پھانی اور سگریٹ کے اشاریوں میں بالترتیب 16.7، 14.1 اور 19.1 فیصد کمی آئی۔

³³ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بنیادی سال میں تبدیلی کی وجہ سے شعبوں اور ذیلی شعبوں نے سندھ دفتر شماریات کی رپورٹ کے مطابق نومبر 2021ء کے حالیہ جداول برائے روزگار سابقہ جداول سے موازنے کے قابل نہیں۔ اس لیے جون تا نومبر 2021ء اور جون تا نومبر 2022ء کے دوران روزگار میں نمو کا تعین کیا گیا۔

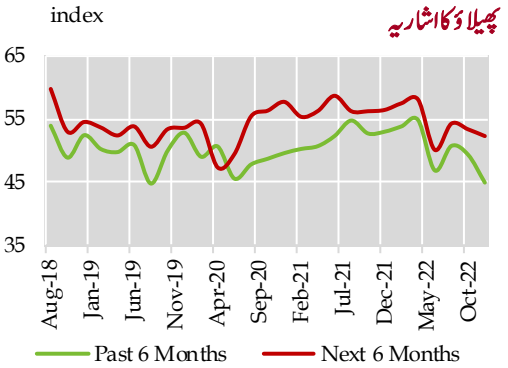
پرامید تھے، جو گذشتہ سال کے اسی مدت کے مقابلے میں 55.8 فیصد سے کم ہے (شکل 2.30)۔ مختلف سروسز میں رپورٹ کردہ اعداد و شمار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اشاریہ برائے گذشتہ اور مستقبل کے چھ ماہ کے مطابق ایشیائی شعبے کے روزگار کا اوسط پھیلاؤ کم ہو کر بالترتیب 48.0 اور 52.2 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 54.3 اور 56.0 فیصد تھا۔

شکل 2.30: صنعتی شعبے کے لیے اعتماد کاروبار سروسے کا روزگار کے پھیلاؤ کا اشاریہ



Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.31: شعبہ خدمات کے لیے اعتماد کاروبار سروسے کا روزگار کے پھیلاؤ کا اشاریہ

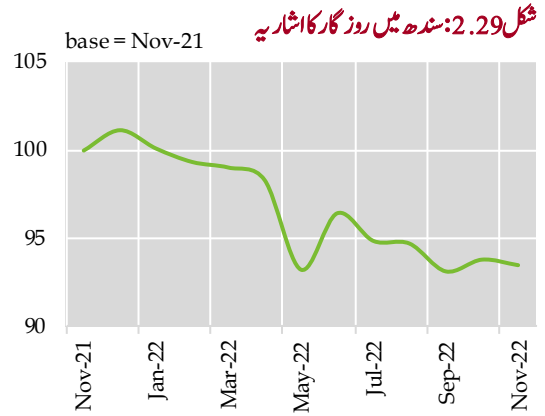


Source: State Bank of Pakistan

اسی طرح، خدمات کے شعبے میں روزگار پیدا کرنے کے بارے میں تاثراتی اشاریہ پچھلے اور مستقبل کے چھ ماہ کے لیے بالترتیب 48.4 اور 53.3 تک کم ہو گیا جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 53.5 اور 56.2 تھا (شکل 2.31)۔

زیر جائزہ مدت کے دوران مشروبات، چمڑا سازی، ٹیکسٹائل اور آٹوموٹیو کے شعبے بنیادی طور پر روزگار میں کمی کا باعث بنے۔ جبکہ ملبوسات اور فولاد کی صنعتوں کے روزگار میں بہتری درج کی گئی۔

ایشیائی شعبے میں غذائی شعبہ وہ دوسرا بڑا شعبہ ہے، جس نے جولائی تا نومبر 2021ء کے دوران 0.5 فیصد زیادہ کارکنوں کو ملازمت سے برخاست کیا، جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 23.6 فیصد افراد کو بھرتی کیا گیا تھا۔ جولائی تا نومبر 2021ء میں ٹیکسٹائل شعبے میں روزگار میں 3.4 فیصد سکڑاؤ ہوا، جبکہ گذشتہ سال اس شعبے کی ملازمتوں میں 17.9 فیصد کا قابل قدر اضافہ ہوا تھا۔



Source: Sindh Bureau of Statistics

جون تا نومبر 2022ء کے دوران گاڑیوں کی صنعت مزید 3.9 فیصد کارکنوں سے محروم ہو گئی۔ جائزے کی مدت کے دوران عارضی اقدامات کے ذریعے خام مال کی درآمدات پر پابندیوں اور مقامی منڈیوں میں پست طلب کی وجہ سے مہنگائی کے دباؤ کو گاڑیوں کی صنعتی پیداوار اور روزگار میں کمی کے اہم عوامل قرار دیا جاسکتا ہے۔

اسٹیٹ بینک کا اعتماد کاروبار سروسے

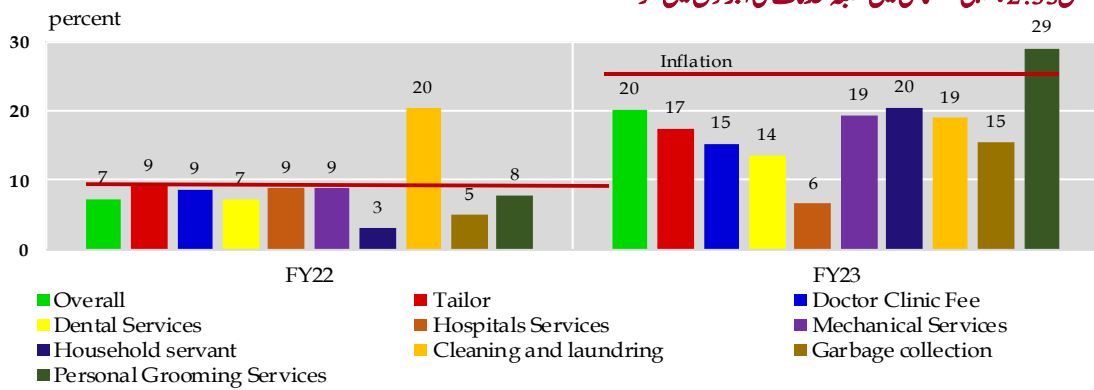
دسمبر 2022ء میں اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروسے کے تازہ ترین اعداد و شمار میں گذشتہ اور مستقبل کے چھ ماہ کے دوران مجموعی طور پر روزگار پیدا کرنے کے بارے میں تاثرات مائل بہ تنزل ہوئے۔ سروسے کے مطابق، اوسطاً 52.2 فیصد جواب دہندگان اگلے چھ ماہ کے دوران ملازمتوں میں اضافے کے بارے میں

مہینوں میں روزگار پیدا کرنے کے سروے سے پتہ چلتا ہے کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں افرادی قوت کی مارکیٹ میں بچھلے سال کی اسی مدت کی نسبت بگاڑ آیا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے سروے نے اگلے چھ ماہ میں ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کے حوالے سے منفی توقعات بھی رپورٹ کیں۔

اجرت

پاکستان دفتر شماریات کی طرف سے جاری کردہ تازہ ترین اجرتی اشاریے مجموعی اجرتوں میں اضافے کا رجحان ظاہر کرتے ہیں، جس میں م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 20.0 فیصد اضافہ ہوا تھا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 7 فیصد تھا۔ اجرتوں میں اضافے کی وجہ مہنگائی میں اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 9.8 فیصد سے بڑھ کر زیر جائزہ مدت کے دوران اوسطاً 25.0 فیصد تک پہنچ گئی (شکل 2.33)۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران، اسپتال کی خدمات کے علاوہ، اجرتوں کے تمام زمروں میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ ذاتی آرائش کی خدمات کی اجرت میں گذشتہ سال 8.0 فیصد اضافہ ہوا تھا، جو زیر جائزہ مدت میں بڑھ کر 29.0 فیصد تک جا پہنچا۔ اسی طرح خدمات کے شعبے کے باقی زمروں کی آمدنی زیر جائزہ مدت کے دوران اوسطاً دوگنی ہو گئی۔

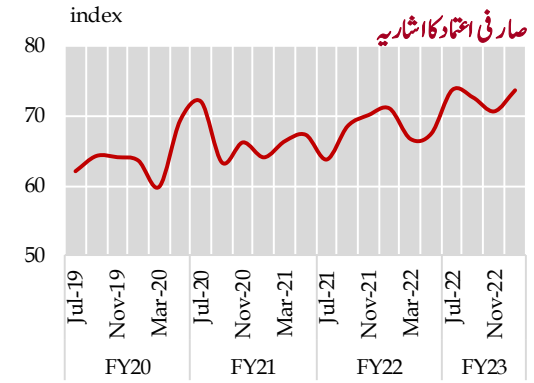


Source: Pakistan Bureau of Statistics

اعتماد و صرف سروے

مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے اعتماد و صرف سروے کے نتائج میں افرادی قوت کی ملکی مارکیٹ کے متعلق توقعات میں بگاڑ دیکھا گیا۔ جنوری 2023ء میں سروے کے حالیہ دور میں 72.6 فیصد جواب دہندگان نے اگلے چھ مہینوں کے لیے مجموعی طور پر بے روزگاری میں اضافے کی توقع ظاہر کی تھی، جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے کے دوران ان کی سطح 68.3 فیصد تھی۔ (شکل 2.32)

شکل 2.32: مستقبل کے روزگار کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ) - اسٹیٹ بینک کا



Source: State Bank of Pakistan

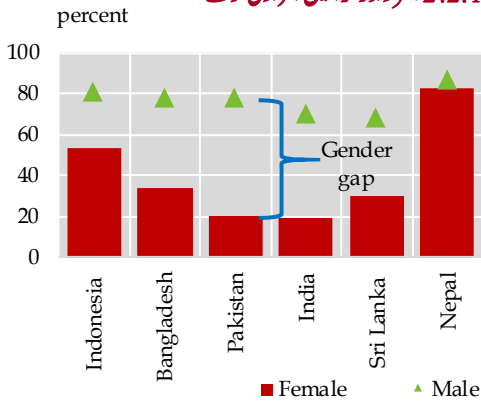
بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی پیداوار میں کمی کے رجحان سے مطابقت رکھتے ہوئے پنجاب اور سندھ کے روزگار کے سروے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے پچھلے چھ

شکل 2.33: پہلی ششماہی میں شعبہ خدمات کی اجرتوں میں نمو

باسک 2.2: پاکستان میں خواتین کی افرادی قوت کی شمولیت کے رجحانات اور اطوار

خواتین افرادی قوت کی شمولیت (ایف ایل ایف پی) معاشی نمو کا ایک اہم محرک ہے، کیونکہ کام کاج کے قابل عمر کی آبادی کا تقریباً نصف حصہ خواتین پر مشتمل ہے، خواتین کی لیبر فورس میں غیر موجودگی کے نتیجے میں پیداواری صلاحیت کا بڑی حد تک نقصان ہوتا ہے۔ اس باسک کا مقصد پاکستان میں خاتون کارکنوں کی ملازمت کے رجحانات اور اطوار پر مختصراً بحث کرنا اور لیبر فورس میں ان کی شمولیت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرنا ہے۔

شکل 2.2.1: مرد اور خواتین افرادی قوت



Source: World Bank

پاکستان کی افرادی قوت میں صنفی فرق جنوبی ایشیا میں سب سے زیادہ ہے عالمی سطح پر افرادی قوت میں مردوں کی شمولیت کا تناسب خواتین سے زیادہ ہے۔ خواتین کی عالمی لیبر فورس میں شمولیت کی شرح تقریباً 50 فیصد ہے، جبکہ مردوں کے لیے یہ تناسب 80 فیصد بنتا ہے۔³⁴

پاکستان میں عالمی رجحانات کے مطابق خواتین کی افرادی قوت میں شمولیت مردوں کی نسبت خاصی کم ہے۔ لیبر فورس سروے 2020-2021ء کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی آبادی کا تقریباً 44.9 فیصد حصہ افرادی قوت پر مشتمل ہے، جن میں سے 67.9 فیصد مرد جبکہ خواتین کارکنوں کی تعداد محض 21.4 فیصد ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خاتون کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت اب بھی ہم سر ممالک کی نسبت سب سے کم ہے (شکل 2.2.1)۔³⁵

دیگر علاقائی ممالک جیسے بنگلہ دیش اور انڈونیشیا نے خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت بڑھانے کے حوالے سے اہم پیش رفت کی ہے۔ بنگلہ دیش کی مثال پر غور کریں جہاں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کا تخمینہ 37 فیصد ہے اور خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت میں اضافہ بنیادی طور پر تیار بلوسات کے شعبے کو وسعت دینے سے ہوا۔³⁶ اس اضافے نے ان کی معیشت میں اہم کردار ادا کیا اور برآمدات بڑھانے میں مدد دی۔ پاکستان کے مقابلے میں بنگلہ دیش خواتین کی لیبر فورس میں بلند شمولیت کے نتیجے میں بہ مشاہرہ ملازمتوں کے زیادہ مواقع پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔³⁷ بنگلہ دیش میں خواتین کی لیبر فورس میں بلند شمولیت کی ایک اور وجہ مردوں اور عورتوں کے درمیان کم تعلیمی تفاوت ہے۔³⁸

خواتین کی لیبر فورس کو پیشہ ورانہ تنوع کی کمی کا سامنا ہے³⁹

زیادہ تر خواتین زراعت اور غیر زرعی غیر رسمی شعبے میں ملازمت کرتی ہیں (شکل 2.2.2)۔ زراعت سے وابستہ بیشتر خواتین فصلوں کی کٹائی، فارم کی دیکھ بھال، چاول کی بیوند کاری اور لائیو اسٹاک سے متعلقہ بیشتر سرگرمیوں سے منسلک ہے۔

34 ماخذ: عالمی بینک، 2022ء۔

35 2005ء میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت 11 فیصد تھی، جو 2022ء تک 21.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

36 ماخذ: عالمی بینک، (2019ء)۔ بنگلہ دیش میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت، ہم کیا جانتے ہیں؟ آپریشنز میں ہم اس سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟ واٹکنٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

37 ماخذ: عالمی بینک، (2022ء) ریت میں تیراکی سے بلند و پائیدار نمونک۔ واٹکنٹن ڈی سی: ماخذ: عالمی بینک۔

38 بنگلہ دیش دفتر شریات (بی بی ایس) کے لیبر فورس سروے 2016-17ء کے مطابق بنگلہ دیش میں 66 فیصد مردوں اور 63 فیصد خواتین نے کم از کم پرائمری کی سطح تک تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں کام کاج کے قابل عمر والے 52 فیصد مردوں کے مقابلے میں صرف 35 فیصد کام کاج کے قابل عمر کی خواتین نے پرائمری یا اس سے زائد تعلیم حاصل کی ہے۔

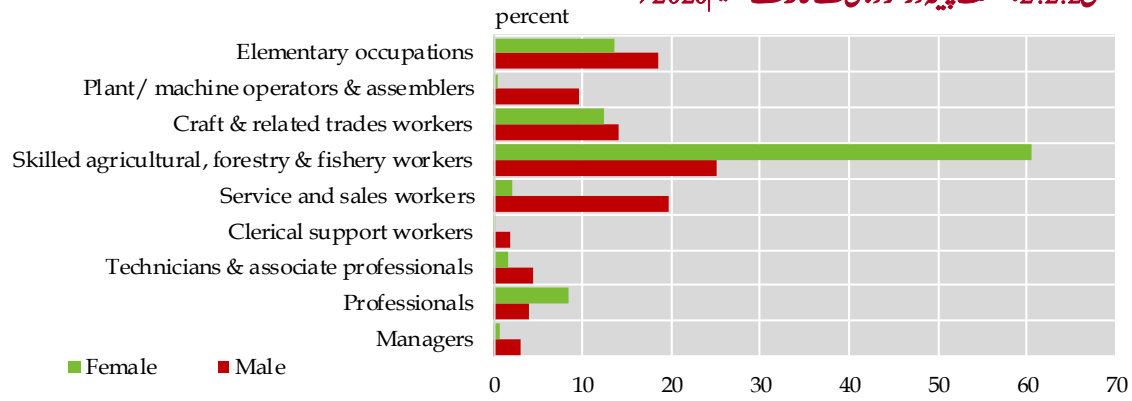
39 اس سیکشن میں: عالمی بینک، (2022ء) سے خاصی مدد ملی گئی۔ ریت میں تیراکی سے بلند و پائیدار نمونک۔ واٹکنٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

اقتصادی نمو

پاکستان میں روزگار کے اجزائے ترکیبی کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ پست تعلیمی سطح پر، شہری علاقوں کے زیادہ تر مردوں کا تعمیرات اور خدمات جیسے کاموں سے منسلک ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے، جب کہ بیشتر شہری خواتین ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے شعبوں اور گھریلو دیکھ بھال جیسے پیشوں سے منسلک ہوتی ہیں۔ تاہم، اعلیٰ تعلیمی سطحوں پر تعلیم کا شعبہ شہری خواتین کے لیے سب سے بڑے آجر کے طور پر نمایاں ہوتا ہے، جب کہ شہری مرد تعلیم سمیت مختلف قسم کی خدمات پر مبنی ملازمتوں میں کام کرتے ہیں۔ بالعموم، دیہی علاقوں میں پیشہ ورانہ انتخاب مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے محدود ہے، لیکن یہ حدود دیہی علاقوں کے مردوں کی نسبت خواتین کے لیے زیادہ ہوتی ہیں۔

خواتین کے لیے غیر رسمی غیر زرعی شعبے میں تھوک اور خردہ فروخت، کمیونٹی اور سماجی خدمات روزگار کے کلیدی شعبے ہیں۔ اس کے علاوہ، لیبر فورس سروے 2020-2021ء کے مطابق تقریباً 29.7 فیصد خواتین گھروں سے کام کاج کرتی ہیں۔⁴⁰ گھروں سے کام کاج کرنے والے کارکنان معیشت میں اہم اقتصادی کردار ادا کرنے باوجود رسمی معاہدے نہ ہونے کے سبب استحصال، کام کے طویل اوقات اور کم اجرت کا شکار بن رہے ہیں۔⁴¹

شکل 2.2.2: مختلف پیشہ ور گروپس کے لحاظ سے تقسیم 2020ء



Source: Labour Force Survey

مزید یہ کہ گلوبل ویج رپورٹ 2018-19ء (آئی ایل او) کے مطابق پاکستان میں خواتین مردوں کے مقابلے میں او-34 فیصد کم کماتی ہیں۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خواتین کی اوسط اجرتوں میں اضافہ تو ہوا ہے لیکن پھر بھی یہ مردوں سے کم ہیں (شکل 2.2.3)۔ پست اجرت کے ساتھ ساتھ انتظامی عہدوں پر بھی خواتین کی کم نمائندگی ہوتی ہے۔ لیبر فورس سروے 2020-2021ء کے مطابق ملازمت کرنے والی خواتین میں سے صرف 5.7 فیصد انتظامی عہدوں پر فائز ہیں۔

تعلیم اور محفوظ سفری انتخاب خواتین کارکنوں کی شمولیت کے اہم محرکات ہیں

خواتین کئی رکاوٹوں کی وجہ سے لیبر مارکیٹ میں موجود نہیں ہیں۔ سب سے اہم تعلیم کا پست حصول ہے۔ تعلیم کی سطح میں اضافے کے ساتھ ساتھ لیبر فورس میں شمولیت بڑھتی جاتی ہے۔⁴² لیبر فورس کی مساوی شمولیت یقینی بنانے کے لیے مرد اور خواتین کی تعلیم کے درمیان فرق ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ خواتین کی لیبر فورس کی شرکت کا ایک اور بڑا محرک محفوظ سفری انتخاب تک رسائی ہے۔ ٹرانسپورٹ سہولت کی فراہمی کی صورت میں خواتین کی جانب سے ملازمت کی پیشکش قبول کرنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ سفری رکاوٹیں کم کرنے سے خواتین کی ملازمت کی تلاش پر مثبت اثر پڑتا ہے، بشمول وہ خواتین جو ملازمتیں تلاش نہ کر رہی ہوں۔

⁴⁰ گھروں میں کام کاج کرنے والے کارکنوں کا تعلق کارکنوں کے اس زمرے سے ہے جو غیر رسمی شعبے سے وابستہ ہیں اور بیشتر اپنے گھروں میں یا قرب و جوار میں کام کرتے ہیں۔

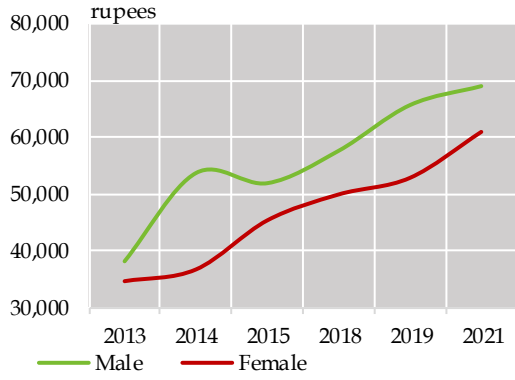
⁴¹ ماخذ: عالمی ادارہ محنت (2017ء)۔ پاکستان کے پوشیدہ کارکن، اجرتیں اور گھروں سے کام کاج کرنے والے کارکن اور غیر رسمی معیشت، جیڈوا۔ عالمی ادارہ محنت۔

⁴² انسٹیٹیوٹ آف لیبر اکنامکس (2022ء)۔ تعلیمی نفع اور خواتین کی شمولیت: جامعہ بون، بون۔

خواتین صرف خواتین کے لیے وقف ٹرانسپورٹ ذرائع کے لیے مثبت رد عمل ظاہر کرتی ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تحفظ اور سماجی قبولیت ان کے لیے اہم رکاوٹیں ہیں۔⁴³ سفر کے لیے ٹرانسپورٹ کی مالی، سماجی اور ذاتی لاگت بہت زیادہ ہے، جنہیں منصوبہ بندی میں مد نظر رکھا جانا چاہیے۔ خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کا ایک اور اہم محرک ڈیجیٹل ارتباط (کنکٹیوٹی) ہے۔ بہتری کے باوجود ڈیجیٹل ارتباط کی کمی اب بھی وسیع پیمانے پر موجود ہے کیونکہ مردوں کی نسبت 49 فیصد پاکستانی خواتین کاموبائل انٹرنیٹ کم استعمال کیے جانے کا امکان ہے، اور صرف ایک

فیصد خواتین انٹرنیٹ صارفین نے اسے کام کاج میں استعمال کرنے میں رپورٹ کیا۔⁴⁴ خواتین کارکنوں کی لیبر فورس میں شمولیت بڑھانے کے لیے ڈیجیٹل ارتباط کا خلا پُر کرنا اشد ضروری ہے۔

شکل 2.3: دورانِ مدت اوسط اجرتیں (منجرج)



Source: Labour Force Survey

آخر میں، خواتین کی لیبر مارکیٹ میں اس پیمانے پر عدم موجودگی نہ صرف خواتین کو معاشی مواقع سے محروم کرتی ہے بلکہ اس کا نتیجہ پست پیداواریت اور ممالک کی نمو کے امکانات زائل ہونے کی صورت میں بھی سامنے آتا ہے۔ تخمینوں کے مطابق، خواتین کی لیبر مارکیٹ میں شمولیت کے فرق کو ختم کرنے سے 19.3 ملین ملازمتوں کی تخلیق اور پاکستان کی جی ڈی پی میں تقریباً 23 فیصد اضافہ ہو سکتا ہے۔⁴⁵ اصلاحات کے کچھ کلیدی شعبے، خواتین کے لیے محفوظ ٹرانسپورٹ کی دستیابی، معیشت کی بہتر دستاویزیت اور حصولِ تعلیم میں اضافے پر توجہ مرکوز کرنا ہیں۔ قانونی تحفظ سے محروم کارکنوں کے تحفظ کی خاطر قانون سازی کرنا خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت کے لیے موافق ثابت ہوگی۔⁴⁶

43 ایٹھائی ترقیاتی بینک (2022ء)۔ خواتین کی نقل و حمل اور کارکنوں کی رسد: پاکستان سے ترقیاتی شواہد۔ مینڈا الویوگ، فلپائن: ایٹھائی ترقیاتی بینک، ورکنگ پیپر نمبر 655۔

44 گروپ اسٹیبلشمنٹ موبائل ایسوسی ایشن (2021ء)۔ پاکستان میں موبائل کے حوالے سے صنفی تفاوت، لندن: گروپ اسٹیبلشمنٹ موبائل ایسوسی ایشن

45 ماخذ: عالمی بینک (2022ء)۔ ریت میں تیراکی سے بلند پائیدار نمونک۔ واٹنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

46 عالمی بینک کی رپورٹ کا عنوان: 'پاکستان میں خواتین ورک فورس کی شمولیت میں اضافے کے لیے قانونی اصلاحات کی معاونت'۔ بتاریخ 8 جولائی 2022ء۔

3 زری پالیسی اور مہنگائی

کئی دہائیوں کی بلند مہنگائی کے اثرات اور پاکستانی روپے پر مسلسل دباؤ کے حالات میں زری پالیسی کمیٹی نے سخت پالیسی مؤقف کا تسلسل برقرار رکھا، اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافہ کیا گیا۔ جب معیشت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں داخل ہوئی تو معاشی استحکام کو لاحق خطرات بڑھ چکے تھے۔ مہنگائی کی بلند توقعات کے ساتھ سیلاب کے باعث غذائی اجناس کی قلت، پاکستانی روپے کی قدر میں بہاری کمی، درآمدات پر عارضی پابندی، بجلی اور ایندھن کی سرکاری قیمتوں میں اضافے، اور غذا اور توانائی کی قیمتیں بڑھنے کے دور ثانی اثرات کے آغاز سمیت متعدد ملکی رسدی عوامل کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر 25.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد تھی۔ اسی طرح گذشتہ برس متعارف کیے گئے مالیاتی سکڑاؤ کے اقدامات سے پہلی ششماہی میں ملکی طلب میں کچھ کمی دیکھی گئی۔ تاہم، درآمدات کی طلب میں فوری کمی اور اس کے سبب جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے باوجود بیرونی رقوم کی توقع سے کم وصولیوں اور مشکل عالمی مالی حالات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی کھاتے کو خاصے دباؤ میں رکھا جو پاکستانی روپے کی قدر میں بڑی کمی پر منتج ہوا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھتی ہوئی شرح سود، معاشی ماحول میں مجموعی بگاڑ، اور ملکی طلب کے سکڑنے کے سبب نجی شعبے میں قرضوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ خصوصاً، جاری سرمائے کے قرضوں کی نمو خاصی کمزور ہو گئی، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضے گذشتہ برس کی سطح پر رہے۔

3.1 پالیسی کا جائزہ

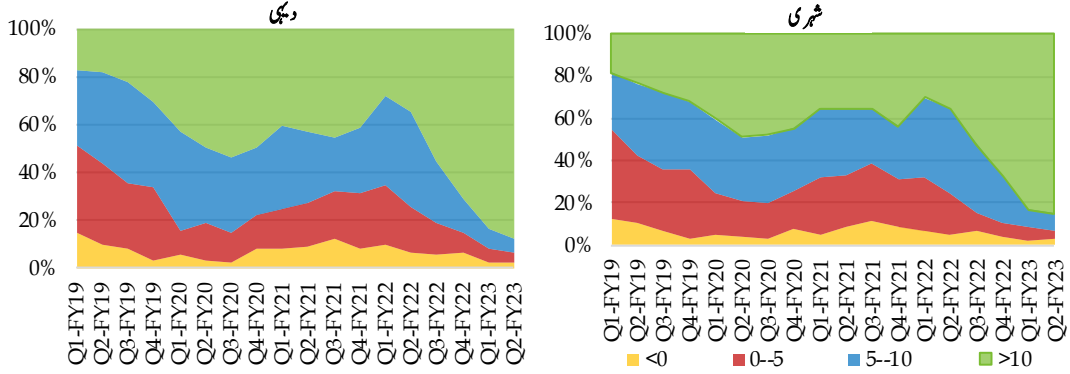
مزید برآں، زری پالیسی کمیٹی نے تخمینہ لگایا ہے کہ سخت زری پالیسی اور مالی سال 23ء کے بجٹ میں مالیاتی یکجائی کے عزم کی بدولت مالی سال 23ء میں حقیقی معاشی نمو معتدل ہو کر 3 تا 4 فیصد کی حد میں رہے گی۔ زری پالیسی کمیٹی نے تجارتی خسارے میں توسیع کی رفتار پر قابو پانے کے لیے توانائی کی طلب کو کم کرنے کی خاطر اضافی پالیسی اقدامات متعارف کرانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان اقدامات کے بل بوتے پر درآمدات کی نمو میں خاصی کمی کے ساتھ مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے تقریباً 3 فیصد تک رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

تاہم موسم گرما کے شدید سیلاب نے معاشی منظر نامے کو خاصا بدل دیا۔ لہذا، زری پالیسی کمیٹی نے نومبر 2022ء کے اجلاس میں حکومت کی جانب سے سیلاب سے ہونے والی تباہی کے جائزے کو شامل کرنے کے لیے دو پیش گوئیوں پر نظر ثانی کی۔ پہلا، کمیٹی نے مالی سال 23ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی کو پہلے کے تخمینے سے کم کر کے 2 فیصد کر دیا۔ دوسرا، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 23ء کے لیے مہنگائی کی پیش گوئی کو سیلاب سے پہلے کے 18 تا 20 فیصد تخمینے سے بڑھا کر 21 تا 23 فیصد کر دیا۔

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کے دباؤ میں شدت آجانے اور بیرونی کھاتے میں مسلسل بگاڑ کے سبب سکڑاؤ پر مبنی مؤقف کا تسلسل برقرار رکھتے ہوئے پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافہ کیا۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی بلند توقعات کے ساتھ متعدد ملکی رسدی عوامل نے معاشی سرگرمی کی رفتار میں پالیسی پر مبنی اعتدال اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کچھ کمی کے باوجود قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کو بڑھا کر کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچا دیا۔ بیرونی شعبے میں جاری کھاتے کے خسارے میں قابل ذکر کمی ہونے کے باوجود بیرونی قرضوں میں مشکلات کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں خاصی کمی نے پاکستانی روپے کو دباؤ میں رکھا۔

معاشی اظہاریوں کے رجحان اور توانائی کی قیمت میں اضافے کی شکل میں بڑے رسدی دھچکے کے متوقع مضبوط دور ثانی اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے زری پالیسی کمیٹی نے جولائی 2022ء کے اجلاس میں مالی سال 23ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 18 سے 20 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا ہے۔

شکل 3.1: مہنگائی کے تعدد کی تقسیم



لیوی دوبارہ عائد کر دی، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی مہنگائی تیزی سے بڑھ گئی۔ آخر میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غذائی اور توانائی کی مہنگائی کے پیشتر قیمتوں اور اجرتوں پر دور ثانی اثرات اور بلند مہنگائی کی توقعات کی عکاسی کرتے ہوئے قومی مہنگائی بڑھ کر دو ہندسی سطح تک پہنچ گئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی مہنگائی سے شہری اور دیہی مہنگائی کے ایک چوتھائی سے زائد کی وضاحت ہوتی ہے۔ ایسا مالی سال 23ء کے آغاز سے ملکی طلب میں قابل ذکر کمی کے باوجود دیکھا گیا۔

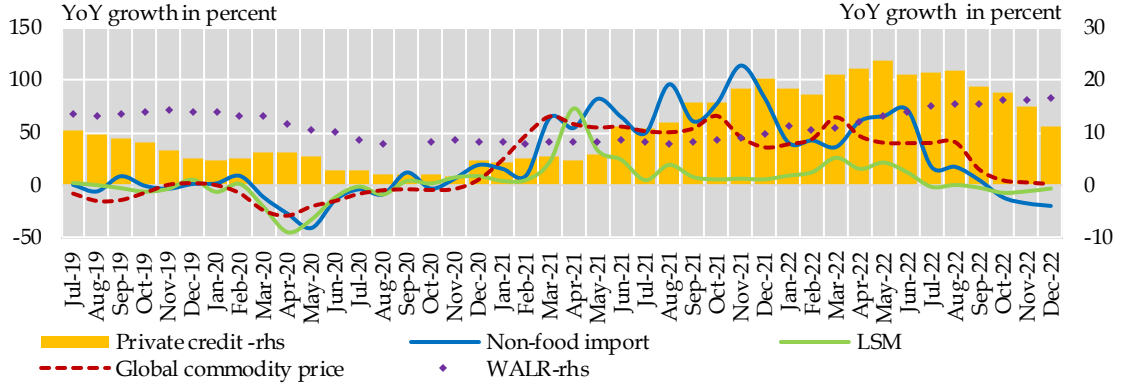
طلب میں کمی کے جاری اقدامات اور سیلاب کے اثرات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی معاشی سرگرمی میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بلند شدت کے تقریباً تمام اظہاریوں میں سال بسال بنیادوں پر دو ہندسی کمی ہوئی جن میں سینٹ، گاڑیوں اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت شامل ہیں۔ رسد کے لحاظ سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں جولائی تا دسمبر 2022ء کے دوران 3.7 فیصد کمی وسیع البینا سال بسال کی درج کی گئی۔

طلب میں سست رفتاری کا نتیجہ درآمدات میں بھاری کمی اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کی صورت میں نکلا۔ تاہم، اس بہتری کے باوجود ملک میں بے یقینی اور سخت عالمی مالی حالات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستانی روپے کو دباؤ میں رکھا۔ مالیاتی لحاظ سے مالی سال 23ء کے بجٹ میں تخمین شدہ یکجائی کے مقابلے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر 25.0 فیصد ہو گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد کے مقابلے میں تقریباً تین گنا زیادہ ہے۔ مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی میں اچانک اضافے کا رجحان برقرار رکھتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ میں اضافہ جاری رہا، کیونکہ مالی سال 23ء کی دونوں سہ ماہیوں میں دیہی اور شہری علاقوں کے سارے صارف اشاریہ قیمت اجزا میں تین چوتھائی سے زائد میں دو ہندسی مہنگائی دیکھی گئی (شکل 3.1)۔ مزید برآں، تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی رفتار بھی بلند سطح پر رہی، جس کی نشاندہی مہنگائی کے ماہانہ نتائج سے ہوتی ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کو بڑھانے میں چار عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، سیلاب کے باعث زرعی پیداوار اور گلہ بانی میں نقصانات کے نتیجے میں غذائی اجناس کی قلت پیدا ہوئی، اور غذائی ایشیا کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں۔ خصوصاً، تازہ سبز یوں اور پھلوں سمیت تلف پذیر اجناس کی مہنگائی شہری اور دیہی اجزا دونوں میں تقریباً 50 فیصد تک پہنچ گئی۔ دوسرا، چونکہ ملک درآمدی غذائی اجناس پر انحصار کر رہا تھا، اس لیے پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی کے نتیجے میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اعتماد کے باوجود غذائی گروپ کی ملکی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا۔ تیسرا، آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ پروگرام (ای ایف ایف) کے تحت توانائی اور مالیاتی اصلاحات کے تسلسل کے سبب حکومت نے بجلی کے ٹیرف میں اضافہ متعارف کرایا اور پیٹرولیم مصنوعات پر پیٹرولیم ڈوبل پمپٹ

شکل 3.2: نجی شعبے کی نمو کو متاثر کرنے والے عوامل



Source: State Bank of Pakistan, International Monetary Fund, and Pakistan Bureau of Statistics

ترسیل کو تقویت دی جاسکے۔ امرید بر آں، ایم پی سی نے مالیاتی یکجائی کو جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ مہنگائی کو پختہ ہونے سے روکنے اور بیرونی کھاتے میں استحکام کے حصول کے لیے زری سختی کو تقویت دی جاسکے۔ کمیٹی نے غذائی مہنگائی کو کم کرنے کے لیے رسدی زنجیر میں تعطل کو کم سے کم رکھنے کی خاطر انتظامی اقدامات متعارف کرانے پر بھی زور دیا۔

پاکستان کا پالیسی تجربہ عالمی پیش رفتوں سے ہم آہنگ تھا۔ کئی دہائیوں کی بلند مہنگائی کے رد عمل میں دنیا بھر کے ممالک نے عالمی نمو کی سست رفتاری کے خدشات کے باوجود مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی (بکس 3.1) میں پالیسی ریٹ میں اضافے کا عمل جاری رکھا۔

پالیسی ریٹ میں اضافے کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بہ وزن اوسط شرح قرض گاری میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قرض دینے کی شرحوں میں اضافے کے ساتھ گذشتہ برس سے اب تک طلب کو کم کرنے کے اقدامات کے مؤثر اثرات سے بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ مالی سال 23ء

میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بجٹ کا خسارہ گذشتہ برس کی تقابلی مدت میں دیکھی گئی سطح کے قریب رہا۔ بگاڑ میں اہم کردار ٹیکس محاصل میں ہدف سے کم وصولی اور سودی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافے نے ادا کیا۔

اس دباؤ کا شکار معاشی ماحول میں اسٹیٹ بینک کو قیمتوں کے استحکام اور مالی استحکام کو لاحق خطرات کم کرنے اور معاشی نمو کی اعانت کا چیلنج درپیش تھا۔ لہذا مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے روکنے اور پاکستانی روپے کو اعانت کی فراہمی کے لیے اسٹیٹ بینک نے تخفیف پر مبنی مؤقف برقرار رکھا۔ کمیٹی نے کہا کہ ٹھوس، بروقت اور قابل بھروسہ پالیسی اقدام ملکی طلب میں کمی، مہنگائی کی توقعات کو بے قابو ہونے سے روکنے اور بیرونی استحکام کو لاحق خطرات میں کمی کے لیے ضروری تھا۔ مطلوبہ پالیسی ردوبدل میں تاخیر و سبب کلی معاشی عدم استحکام پر منتج ہو سکتا تھا، جس کے لیے زیادہ جارحانہ سخت گیر پالیسی کی ضرورت ہوتی، جو معاشی نمو کے لیے زیادہ پریشان کن ثابت ہو سکتی تھی۔

پالیسی ریٹ میں تبدیلیوں کے علاوہ ایکسپورٹ فنانس اسکیم اور ایل ٹی ایف ایف کی شرحوں کو اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا گیا تاکہ زری پالیسی کی

¹ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2022ء میں ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر رکھنے سے 5 فیصد کم رکھنے سے منسلک کر دیا۔ ایکسپورٹ فنانس اسکیم (حصہ -1 اور حصہ -II) کے تحت قرضوں کے لیے مارک اپ کی شرح 7.5 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد سالانہ، اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت قرضوں کے لیے مارک اپ کی شرح 7 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد سالانہ کر دی گئی ہے۔ دسمبر 2022ء میں، ایکسپورٹ فنانس اسکیم اور طویل مدتی فنانسنگ اسکیم کی مارک اپ شرحوں کو 11 فیصد سالانہ سے بڑھا کر 13 فیصد کر دیا گیا اور ان شرحوں اور پالیسی ریٹ کے درمیان فرق کو 3 فیصد رکھا گیا۔ ماخذ: شعبہ انفراسٹرکچر پلاننگ اور ایس ایم ای فنانس۔ سرکلر نمبر 11 اور 13 مورخہ 07 جولائی اور 29 دسمبر 2022ء۔ کراچی: اسٹیٹ بینک۔

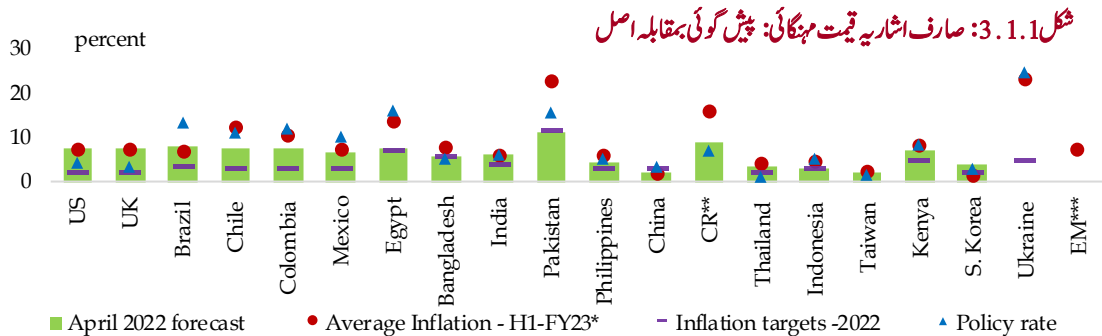
کی پہلی ششماہی میں خصوصاً جاری سرمائے کے قرضوں میں خاصی کمی ہو گئی جبکہ معین سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا۔ طلب کا انتظام کرنے کے اقدامات کے علاوہ درآمدی پابندیوں سے صنعت کو خام مال کی دستیابی متاثر ہونے کے ساتھ سیلاب کے نتیجے میں معاشی سرگرمیوں میں تعطل اور سست ہوتی عالمی طلب سے بھی ایل ایس ایم کی پیداوار اور صنعت کی جانب سے قرض لینے کی حوصلہ شکنی

ہوئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس ہونے والے تیزی سے اضافے کے مقابلے میں خام مال (خصوصاً، پام آئل اور خام لوہا) کی قیمتوں میں اعتدال اس مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں کمی کا ایک اہم سبب ہے (شکل 3.2)۔

3.1: بڑھتی ہوئی مہنگائی اور زری پالیسی پر عالمی رد عمل

2022ء میں عالمی مہنگائی بڑھ کر 8.8 فیصد تک پہنچ جبکہ گزشتہ برس یہ 4.7 فیصد رہی تھی۔ ترقی یافتہ ممالک میں مہنگائی میں اوسطاً 7.3 فیصد اضافہ (2021ء کے 3.1 فیصد کے مقابلے میں) ہوا۔ اسی طرح ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں 2022ء کے دوران مہنگائی بڑھ کر 9.9 فیصد (جو 2021ء میں 5.9 فیصد تھی) تک پہنچ گئی۔ عالمی مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار غذائی اجزاء اور توانائی کی بلند قیمتوں نے ادا کیا۔

سال 2022ء کے دوران مہنگائی کو بڑھانے میں کئی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، طلب کے لحاظ سے وبا کے سبب کساد بازاری سے نمٹنے کے لیے فراخ دلانہ پالیسی اعانت کا نتیجہ توقع سے جلد عالمی معاشی بحالی کی صورت میں نکلا۔ لہذا، طلب اور رسد کے بڑھتے ہوئے فرق کے ساتھ مال برداری کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کے باعث متعدد معیشتوں میں مہنگائی کا دباؤ پیدا ہو گیا۔ دوسرا، روس اور یوکرین کے تنازعہ کی وجہ سے رسد کے لحاظ سے اہم اجناس (جیسے گندم اور خام تیل) کی قلت نے غذائی اور توانائی اجزاء کو متاثر کیا اور اس کے اثرات معیشت کے مختلف شعبوں پر مرتب ہوئے، جس سے مجموعی مہنگائی کو تقویت ملی۔ خصوصاً کم آمدنی والی معیشتیں جہاں مہنگائی کی مجموعی باسٹ میں غذا کا حصہ بلند ترین ہے، اس کی مہنگائی میں اضافہ دیکھا گیا۔ تیسرا، بڑھتی ہوئی اجرتوں اور خام مال اور پیداوار کی بلند لاگتوں کے ساتھ کچھ ممالک کو افرادی قوت کی منڈیوں میں طلب اور رسد کے فرق کا سامنا کرنا پڑا، جس نے صورت حال کو مزید دشوار بنا دیا۔ چوتھا، اجناس کی عالمی قیمتوں میں سست رفتاری کے باوجود امریکہ کی سخت زری پالیسی کے بعد سرمائے کے اخراج کے حالات میں کئی معیشتوں کی کرنسی کی قدر گرنے سے مقامی کرنسیوں پر

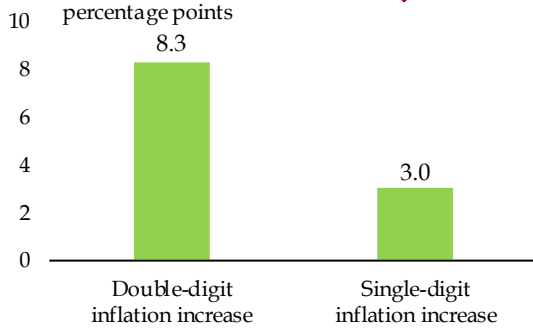


Note: The countries including US, UK, Bangladesh, Indonesia, Czech Republic, Chile, Colombia, Brazil, S. Africa, Thailand, Mexico, Philippines, India, and Ukraine are the inflation targeting countries. *On fiscal year basis. Jul-Dec covers data up till Nov 2022 for UK. Note: The inflation targets and forecasts are taken for 2022 (calendar year basis) except for India, Pakistan, and Bangladesh (FY23 targets). ** Czech Republic; ***Emerging Markets
Source: Haver Analytics, IMF (WEO April 2022); Jahan 2012; Cbonds; and websites of respective central banks

² آئی ایم ایف (2023ء)۔ عالمی معاشی امکانات۔ دانشنگہن ڈی سی: آئی ایم ایف۔

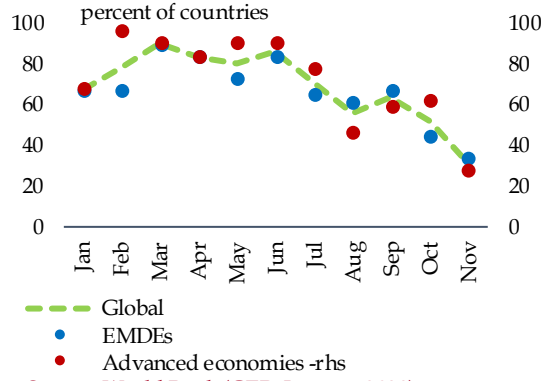
زری پالیسی اور مہنگائی

شکل 3.1.2: مہنگائی میں اضافے کے سبب ای ایم ڈی ایز کی جانب سے آخر 2021ء سے پالیسی میں سختی



Source: World Bank (GEP, January 2023)

شکل 3.1.3: 2022ء میں بڑھتی ہوئی مہنگائی والی معیشتوں کا حصہ

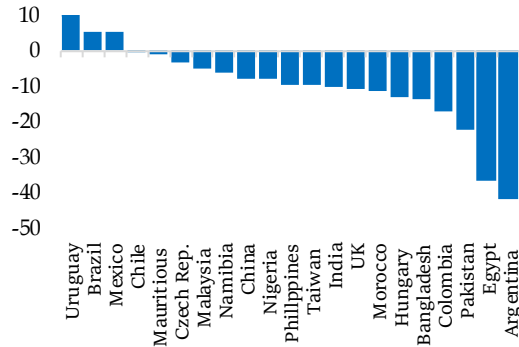


Source: World Bank (GEP, January 2023)

قیمت کے دباؤ میں مزید شدت آگئی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اصل مہنگائی کی سطح 2022ء کے ہدف اور دنیا بھر کی مختلف معیشتوں میں پیش گوئیوں کی سطح سے بلند ہو گئی (شکل 3.1.1)۔

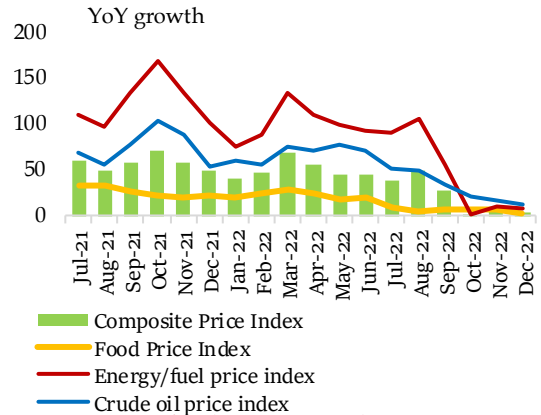
قیمتوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے نتیجے میں ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر ممالک (ای ایم ڈی ایز) کو زری پالیسی سخت کرنے کی ترغیب ملی۔ ابھرتی ہوئی منڈیوں و ترقی پذیر ممالک کے نمونے میں 2021ء سے دس فیصد سے کم مہنگائی کے حامل 49 ممالک نے اوسطاً اپنے پالیسی ریٹس میں تقریباً 3.0 فیصدی درجے اضافہ کر دیا۔ تاہم، دوہندسی مہنگائی رکھنے والی بائیس معیشتوں نے شرح سود میں مجموعی طور پر 8.3 فیصدی درجے اضافہ کیا (شکل 3.1.2)۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں دوہندسی مہنگائی کے حامل ممالک ارجنٹائن اور گھانا نے بلند اضافہ کیا۔⁴ مزید برآں، برطانیہ اور امریکہ جیسی ترقی یافتہ معیشتوں میں مالی سال 23ء کی

شکل 3.1.5: بیرونی شرح ہائے مبادلہ میں سال بسال فیصد تبدیلی: پہلی ششماہی، م 23ء



Source: Haver Analytics

شکل 3.1.4: عالمی اجناس کی قیمتوں کا رجحان



Source: International Monetary Fund

³ عالمی بینک (2023ء)۔ عالمی معاشی امکانات، واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

⁴ ارجنٹائن کے مرکزی بینک نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ کو بڑھا کر 75.0 فیصد کر دیا (1,250 بی پی ایس کا اضافہ)۔ اسی طرح، گھانا نے زری پالیسی کو 800 بی پی ایس کے اضافے کے ساتھ پالیسی ریٹ کو 27.0 فیصد کر دیا۔ ماخذ: متعلقہ مرکزی بینک۔

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

جدول 3.1.1: اہم غذائی قیمتوں کا رجحان		
سال بسال نمو	پہلی ششماہی۔ م س 22ء	پہلی ششماہی۔ م س 23ء
گندم	46	16.8
ذیری	16.3	16.6
گوشت	21.6	5.3
پام آئل	54.6	-25.1
غذائی اشاریہ	29.9	4.2

ماخذ: ایف اے او اور آئی ایم ایف

پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی پر قابو پانے کے لیے پالیسی ریٹ میں خاصا اضافہ کیا گیا۔ کمزور عالمی طلب، سخت زری پالیسیوں اور مختلف اجناس کی رسد میں بہتری کے نتیجے میں 2022ء کے آخر تک عالمی مہنگائی میں کمی آنا شروع ہو گئی (شکل 3.1.3)۔

عالمی معاشی نمو کی سست رفتاری کے حالات میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مختلف شرحوں سے اجناس کی قیمتوں میں کچھ کمی دیکھی گئی۔ خصوصاً، 2022ء کے آخر میں خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے کمی ہوئی (شکل 3.1.4)۔ اگرچہ جولائی تا دسمبر 2022ء کے دوران غذائی اجزاء کی قیمتیں بدستور بلند سطح پر رہیں، خاص طور پر گندم اور ذیری مصنوعات جیسی بنیادی غذائی اجزاء کی، تاہم اضافے کی رفتار سست رہی (جدول 3.1.1)۔

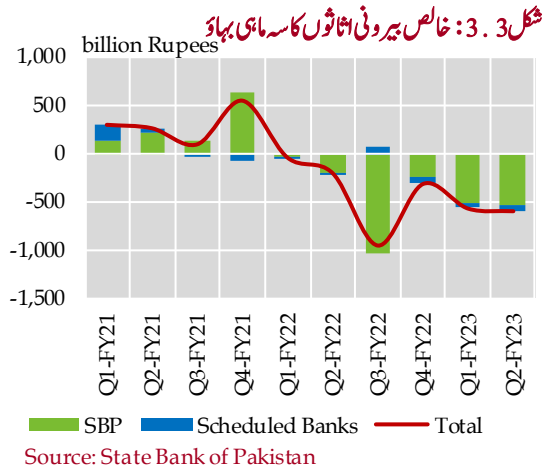
لاگتوں کو پورا کرنے کے لیے قرضوں کی طلب بڑھنے سے زیر جائزہ مدت کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی بڑھ گئی۔

جاری کھاتے کے خسارے میں بہتری کے باوجود آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق بے یقینی اور بگڑتے ہوئے معاشی حالات میں بیرونی فنانسنگ کی قلت کے

بعض ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کے مقابلے میں پاکستان میں مہنگائی کی سطح قدرے بلند رہی جو زیادہ تر ملکی عوامل اور کرنسی کی قدر میں بھاری کمی کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے (شکل 3.1.5)۔ ملک نے مالی سال 21ء سے مہنگائی کے دباؤ کو کم کرنے کے لیے پالیسی ریٹ میں جارحانہ سختی متعارف کرائی ہے۔ تاہم رسدی مسائل کی شکل میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کا دباؤ مزید بڑھ گیا۔

3.2 زری مجموعے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں زرو وسیع کی نمو سست ہو کر 1.2 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 4.3 فیصد تھی۔ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں 1,489.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر کی رسد میں ہونے والی توسیع میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم خالص بیرونی اثاثوں میں 1,150.4 ارب روپے کی فوری کمی نے زیر جائزہ مدت میں اس اثر کے بیشتر حصے کی تلافی کر دی (جدول 3.1)۔



اثاثوں کے لحاظ سے بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی بلند سطح نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں کی توسیع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑے مالیاتی خسارے اور بیرونی قرضوں کی رقوم کی کم آمد کے سبب بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری 457.2 ارب روپے کی بلند سطح پر رہی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 246.8 ارب روپے تھی۔ اسی طرح، مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے سبب خام مال کی بلند

⁵ اسٹیٹ بینک نے آخر جون 2020ء (7.0 فیصد) سے آخر نومبر 2022ء تک (16.0 فیصد) پالیسی کی شرح میں 900 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

پہلی ششماہی میں نمو		اسٹاک میں تبدیلی						
م 23ء	م 22ء	م 23ء			م 22ء			
		پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی ششماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	
1.2	4.3	338.9	7.3	331.6	1047.3	897.9	149.5	ایم 2 (الف + ب)
-	-	-1150.4	-588.7	-561.7	-227.5	-194.7	-32.8	الف: خالص بیرونی اثاثے
5.3	5.4	1489.3	596.0	893.3	1274.9	1092.6	182.3	ب: خالص ملکی اثاثے
2.5	1.6	457.2	-94.4	551.6	246.8	170.0	76.7	میرانی قرض گیری ⁶
2.9	-0.5	147.4	-294.5	441.9	-27.6	185.1	-212.7	بینک دولت پاکستان
2.3	2.7	309.8	200.1	109.7	274.4	-15.1	289.5	جدولی بینک
0.5	-1.6	5.2	12.1	-6.9	-14.6	-24.1	9.5	اجناس کی سرگرمیاں
4.3	13.7	396.4	310.2	86.2	1043.1	816.7	226.4	نجی شعبے کو قرضہ
5.9	4.8	80.8	3.9	76.9	67.1	55.5	11.6	پبلک سیکٹر اثاثہ پر انہز
-1.6	3.9	32.3	-153.2	185.6	-70.7	70.8	-141.5	دیگر اجزا خالص
-0.3	0.5	-23.4	6.8	-30.3	40.8	236.7	-195.9	زر بنیاد
1.5	1.0	114.7	34.5	80.2	69.7	-41.9	111.6	زیر گردش کرنسی
1.1	5.5	217.1	-31.3	248.4	959.6	924.0	35.6	ڈپازٹس

ع: مجموعی

* یہ اعداد و شمار واجب الاد وصول بنیادوں پر مبنی ہیں۔ یہ نقد بنیادوں پر جدول 4.1 میں نقد بنیادوں پر دیے گئے بینکوں کے قرضوں کی رقم سے مماثلت نہیں رکھتے۔

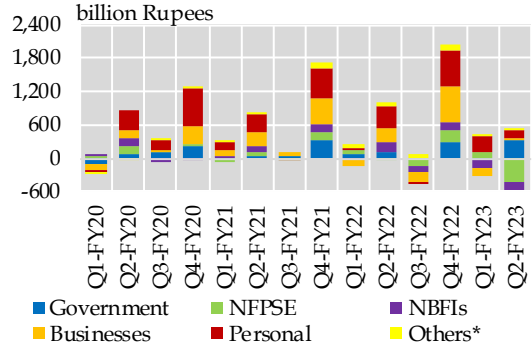
ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان

جہاں تک زرو سب کے واجبات کا تعلق ہے تو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں زیر گردش کرنسی کی نمو بڑھ کر 1.5 فیصد تک پہنچ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.0 فیصد تھی، جبکہ ڈپازٹس میں اضافہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 5.5 فیصد سے سست ہو کر زیر جائزہ مدت میں 1.1 فیصد پر آ گیا (شکل 3.4)۔ بحیثیت مجموعی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں کے ڈپازٹس میں 217.1 ارب روپے کی نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1959.6 ارب روپے بڑھے تھے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی کرنسی تا ڈپازٹ کا تناسب بہتری کے ساتھ اوسطاً 38.5 فیصد پر آ گیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 41.2 فیصد تھا۔

ساتھ بیرونی قرضوں کی مقررہ ادائیگیوں کا نتیجہ مالی سال 23ء کی دونوں سہ ماہیوں میں خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے بگاڑ کی صورت میں نکلا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں تیزی سے 1,150.4 ارب روپے کی کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 227.5 ارب روپے کی کمی دیکھنے میں آئی تھی (شکل 3.3)۔ یہ اثر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کے سکڑنے کا نتیجہ تھا، کیونکہ کمرشل بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں صرف 116.7 ارب روپے کی کمی درج کی گئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 8.0 ارب روپے تھی۔⁶

⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں سکڑاؤ دو طرفہ اور کثیر جہتی قرضوں کی ادائیگیوں کی وجہ سے تھا جس میں 1 ارب امریکی ڈالر کی یورو بانڈز کی ادائیگیاں اور کچھ طویل مدتی قرض کی 1.2 ارب امریکی ڈالر کی ادائیگیاں شامل تھیں۔

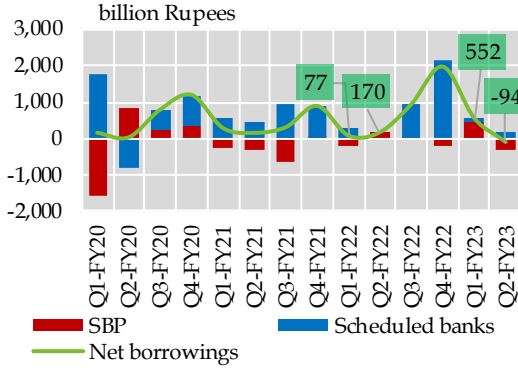
شکل 3.4: ڈپازٹس کا سہ ماہی بہاؤ



* Others include: trusts and non-resident deposits

Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.5: بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری



Source: State Bank of Pakistan

قرض لیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 274.4 ارب روپے کی سطح پر تھی۔ اس سے بڑے مجموعی مالیاتی خسارے اور بیرونی رقوم کی مناسب آمد کے فقدان کی عکاسی ہوتی ہے، جس نے جدولی بینکوں پر فنانسنگ کے دباؤ کو بڑھا دیا۔

دوسری جانب، مرکزی بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں زیر جائزہ مدت کے دوران خاصی کمی ہوئی، جس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے پاس حکومت کے خالص واجبات میں 147.4 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا۔⁸

بنیادی نیلامیاں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے ٹریژری بلز اور رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی ایف ایبلز) کے ذریعے اپنے قرضوں کی ضروریات پوری کیں۔ مجموعی طور پر حکومت نے رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) کے لیے عرصیت کی خالص بنیادوں پر اہداف کا تقریباً 63 فیصد مختص کیا، جس کے بعد تقریباً 37 فیصد اجارہ صکوک میں مختص کیے گئے۔ تاہم، ٹی بلز اور معین شرح پی آئی بیز کے لیے مجموعی بنیادوں پر نیلامی سے پہلے کے اہداف مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران متعلقہ عرصیتوں کے مقابلے میں معمولی طور پر کم

ڈپازٹ جمع کرنے میں سست رفتاری کا اہم سبب غیر بینک مالی اداروں اور نجی کاروباری اداروں کے ڈپازٹس میں کمی تھی۔ جیسا کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر بینک میزانی قرض گیری میں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر بینک مالی اداروں نے اپنی سرمایہ کاریوں کے جزدان کے ایک حصے کو بلند منافع کے حصول کی خاطر بینک ڈپازٹس سے حکومتی تسکات میں منتقل کر دیا تھا۔ اسی طرح بزنس ڈپازٹس کے معاملے میں بھی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی لاگت اور مہنگائی کے دباؤ کے تسلسل نے کاروباری اداروں کو ترغیب دی کہ وہ نقد رقوم کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے موجودہ فنڈز کو استعمال کریں۔ اس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ذاتی ڈپازٹس میں سال بسال بنیادوں پر معمولی نمودار کی گئی۔ موافق شرح سود کے باوجود بڑھتی ہوئی کئی معاشی بے یقینی اور مہنگائی کے دباؤ میں اضافے نے ممکنہ طور پر ان ڈپازٹس میں تیزی سے اضافے کو محدود کر دیا ہو گا۔

حکومتی قرض گیری

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری نظام سے حکومت کی میزانی قرض گیری گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بڑھ گئی (شکل 3.5)۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے جدولی بینکوں سے 309.8 ارب روپے کا

⁷ غیر مالی بینک سیکٹور اٹھارہ پر انڈیکس کے ڈپازٹس میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کمی آگئی، تاہم، ایسا بنیادی طور پر دسمبر 2022ء سے وفاقی حکومت کے اداروں کے طور پر کچھ غیر مالی بینک سیکٹور اٹھارہ پر انڈیکس کی دوبارہ درج بندی کی وجہ سے ہوا تھا۔

⁸ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پاس موجود حکومتی ڈپازٹس میں 525.5 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی ہے، جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 476.9 ارب روپے تھی۔

زری پالیسی اور مہنگائی

جدول 3.2: نیلامی کا خلاصہ

ارب روپے

تبادلہ کردہ	پیش کردہ *	عرصیت	ہدف	
ٹریڈری بلز				
8,515.3	1,2901.2	8,857.7	3,500.0	سہ ماہی
422.5	2,307.5	1,727.8	3,725.0	شش ماہی
839.2	2,996.1	274.5	3,575.0	12 ماہی
9,776.9	18,204.8	10,860.0	10,800.0	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز				
معین شرح				
238.5	656.5	658.0	350.0	3 سال
689.8	1,497.8		350.0	5 سال
14.3	794.6	474.0	205.0	10 سال
0.0	5.7		60.0	15 سال
0.0	0.0		30.0	20 سال
0.0	0.0		30.0	30 سال
942.6	2,954.5	1,132.0	1,025.0	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
روان شرح				
846.9	1,341.5		405.0	2 سال - سہ ماہی
1,185.2	1,919.8		405.0	3 سال - سہ ماہی
1,232.3	1,821.6		325.0	5 سال - شش ماہی
99.6	188.8		325.0	10 سال - شش ماہی
3,363.9	5,271.7	-	1,460.0	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء
اجارہ سکوک				
344.9	592.3		505.0	جی آئی ایس وی آر آر
19.9	83.7		195.0	جی آئی ایس وی آر آر
364.8	676.0	-	700.0	جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء

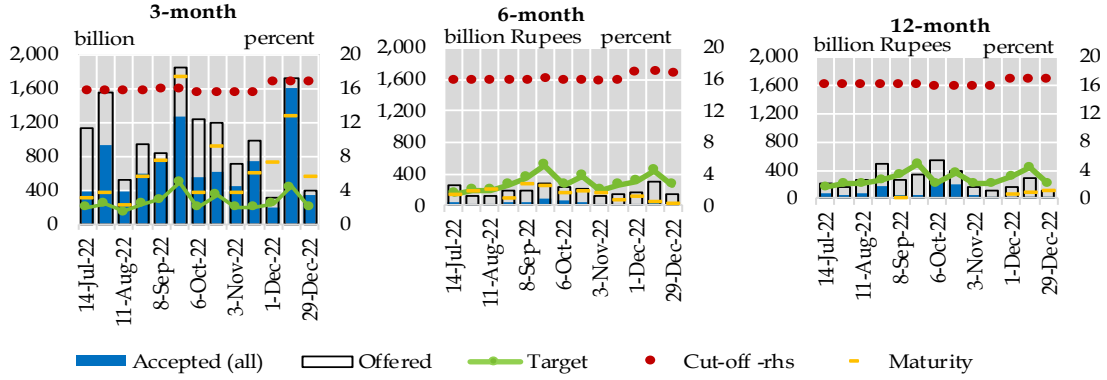
* صرف مسابقتی بولیاں

اسٹیٹ بینک آف پاکستان

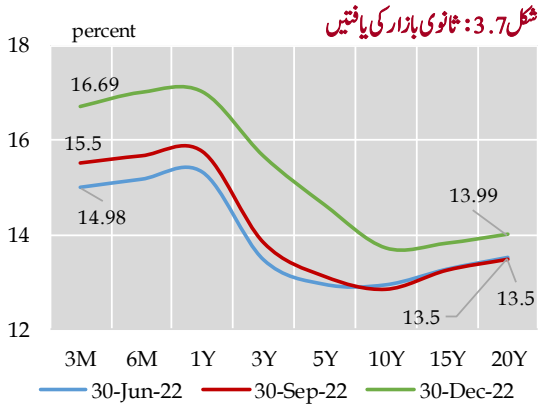
ایم ٹی بیز کے معاملے میں حکومت نے بلند ترین پیشگی نیلامی اہداف شش ماہی ٹی بلز میں مختص کیے، جس کے بعد 12 ماہ کے تمسکات کی باری آتی ہے۔ اہداف کے برعکس مارکیٹ کی زیادہ دلچسپی سہ ماہی ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے میں تھی:

تھے۔ نتیجتاً، حکومت نے اپنے قرضوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے رواں شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور اجارہ سکوک پر اخصار کیا (جدول 3.2)۔

شکل 3.6: ٹی بلز کی نیلامی کا خلاصہ: پہلی ششماہی، م س 23ء



Source: State Bank of Pakistan



Source: Financial Markets Association of Pakistan

بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں اس سے حکومت کی قرضوں کی ادائیگی کی لاگت بڑھ جائے گی۔

اس کے برعکس معین شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز کے معاملے میں مارکیٹ کی جانب سے بلند ترین شرح سود پر طویل مدتی بانڈز میں فنڈز مختص کرنے کو ترجیح دینے کے باوجود حکومت نے ہدف کے قریب پیشکشوں کو قبول کیا۔ مجموعی طور پر حکومت نے 1,025.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں معین کوپن پی آئی بیز میں 942.6 ارب روپے کی اجرائیاں کیں، اور قرض گیری کی بلند لاگت سے بچنے کے لیے تقریباً 68 فیصد پیشکشوں کو چھوڑ دیا، کیونکہ بازار نے خاصی بلند شرحوں پر رقوم کی پیشکشیں کی تھیں۔

سہ ماہی ٹی بلز کے لیے پیشکش تاہد ف کا تناسب 3.7 گنا، جبکہ ششماہی اور 12 ماہی ٹی بلز کے لیے بالترتیب 0.6 گنا اور 0.8 گنا تھا۔ زری پالیسی کے مزید سخت ہونے کی توقعات میں مارکیٹ کی شرکت کا بھاری اثر نکاز سہ ماہی ٹی بلز میں دیکھا گیا۔

اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے سہ ماہی ٹی بلز کو بھاری مقدار میں قبول کیا تاکہ وہ اپنی عرصیت مکمل کرنے والی رقم کے 96 فیصد کی اجرائے ثانی کر سکے (شکل 3.6)۔ تاہم بحیثیت مجموعی حکومت نے قلیل مدتی ایم ٹی بیز سے مقررہ ہدف کے مقابلے میں کچھ کم رقوم جمع کیں۔

طویل مدتی بانڈز میں رواں کوپن پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز میں مارکیٹ کی شرح سود مستحکم رہی، اور اس کی پیشکشیں بیٹنگی نیلامی کے ہدف کی رقم کے تقریباً چار گنا تک پہنچ گئیں۔ بڑھتی ہوئی شرح سود نے ان رواں بانڈز میں سرمایہ کاری کو زیادہ پرکشش اور محفوظ بنا دیا تھا کیونکہ وہ شرح سود کے چکر کے مطابق متغیر منافع فراہم کرتے ہیں تاکہ قیمتوں کے دوبارہ تعین کے خطرے کی بہتر پیش بندی کی جاسکے اور وسط تا طویل مدتی عرصیتوں میں رقوم مختص کی جاسکیں۔ اس پس منظر میں حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1,460.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں ایسے پی ایف ایل بانڈز کے ذریعے 3,363.9 ارب روپے جمع کیے۔ امکان ہے کہ اس کے ریاستی بانڈز کے واجب الادا اسٹاک کو متنوع بنانے اور قلیل مدتی مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) پر اضافی انحصار سے پیدا ہونے والے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم رکھنے پر موافق اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم،

زری پالیسی اور مہنگائی

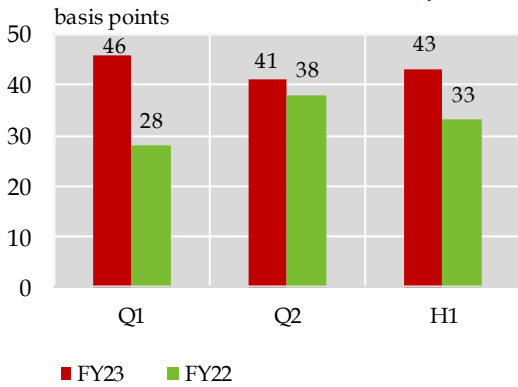
مدتی سرے پر 10 سالہ، 15 سالہ اور 20 سالہ بانڈز کی یافتوں میں بالترتیب 78 بی پی ایس، 55 بی پی ایس اور 49 بی پی ایس کا اضافہ ہوا۔

بین الینک سیالیت

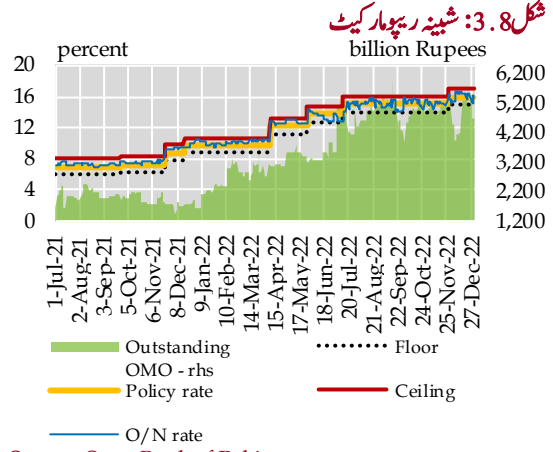
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بین الینک بازار میں سیالیت کے حالات قدرے سخت رہے۔ جدولی ٹینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری میں بھاری اضافے سے بینکاری نظام میں سیالیت کی ضروریات میں اضافہ ہو گیا۔ ڈپازٹس جمع کرنے میں سست رفتاری کے سبب کمرشل بینک سیالیت کی بلند اضافی ضروریات کو پورا نہیں کر سکے۔

نظام میں ناکافی رقوم کی آمد سے پیدا ہونے والے دباؤ کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے اس مدت میں اپنے بازار زر کے سودوں کے ادخالات میں اضافہ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں بازار زر کے اوسط واجب الادا سودے مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 1,983.7 ارب روپے سے بڑھ کر 4,887.5 ارب روپے کی بلند سطح تک پہنچ گئے (شکل 3.8)۔ مزید برآں، بازار میں سیالیت کے ادخالات کو کم کرنے کی غرض سے جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران بازار زر کے بائیس طویل مدتی سودے کیے گئے، جن میں 60 دن، 63 دن، 70 دن، 73 دن اور 74 دن کی نیلامیاں شامل تھیں۔

شکل 3.9: پالیسی ریٹ سے ششماہی نرخوں کا اوسط مطلق انحراف



Source: State Bank of Pakistan



Source: State Bank of Pakistan

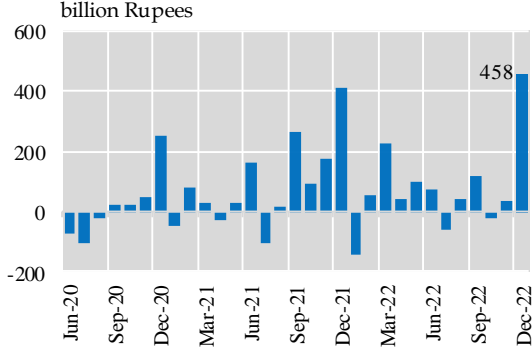
علاوہ ازیں، حکومت نے شریعت سے ہم آہنگ تمسکات کے ذریعے قرضے جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ روایتی بانڈز کے رجحانات کے مطابق مارکیٹ کی شرح سود کا چھکاؤ متغیر ریٹیل سکوک (جی آئی ایس۔ وی آر آر) میں سرمایہ کاری کی جانب رہا۔ اس کے مقابلے میں معین ریٹیل سکوک (جی آئی ایس۔ ایف آر آر) میں شرکت کمزور رہی۔ اسی طرح، حکومت نے جی آئی ایس وی آر میں مجموعی طور پر 354.9 ارب روپے مالیت کی بلند پیشکشوں کو قبول کیا (جدول 3.2)۔⁹

ثانوی بازار میں قلیل مدتی یافتیں طویل مدتی یافتوں سے تجاوز کر گئیں، جو قلیل مدت میں شرح سود میں کٹوتی کی زیادہ توقعات ظاہر کرتی ہیں۔ نتیجتاً، خط یافت کا جھکاؤ پچھلے جانب ہو گیا، اور طویل مدتی یافتیں اچانک گر گئیں (شکل 3.7)۔ مسلسل بلند مہنگائی، بیرونی شعبے کی کمزوریوں، عالمی کے ساتھ ساتھ ملکی معاشی بے یقینی اور حکومت کے لیے فنانسنگ کے محدود ذرائع کا نتیجہ ایک سالہ تمسکات کی یافتوں میں اضافے کی صورت میں نکلا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 225 بی پی ایس اضافے کے جواب میں سہ ماہی یافتیں بڑھ کر 171 بی پی ایس تک پہنچ گئیں، جبکہ ششماہی یافتوں میں 184 بی پی ایس کا اضافہ ہو گیا۔ تاہم، یافت کے طویل

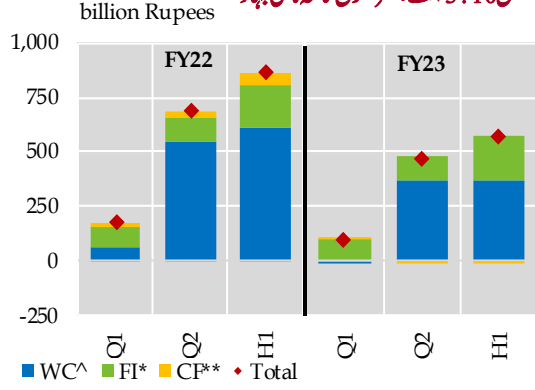
⁹ اپنے قرضوں کے ذخیرے کو متنوع بنانے کی حکومتی کوششوں کے مطابق ملکی قرضوں میں اجارہ سکوک کا حصہ دسمبر 2021ء کے 5.3 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2022ء میں 8.1 فیصد ہو گیا۔

شکل 3.10 ب: نجی شعبے کو قرضے (ماہانہ بہاؤ)



Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.10 الف: قرضوں کا سہ ماہی بہاؤ



^Working capital, *Fixed investment, **Constr. fin.

Source: State Bank of Pakistan

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے لیے شریعت سے ہم آہنگ مضاربہ پر مبنی بازار زر کے سودوں کا انعقاد کیا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں منعقد ہونے والے ہفتہ وار بازار زر کے سودوں کی نیلامیوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک 490.8 ارب روپے تھا۔ ان ادخالات سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنی سیالیت کا موثر انتظام کرنے میں مدد ملی۔ فی الوقت، اس طریقہ کار کے تحت صرف اسلامی بینکوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ مرکزی بینک سے بازار زر کے سودوں کے ادخالات یا سیلنگ کی سہولت کے ذریعے قرض حاصل کریں، جبکہ بازار زر کے سودوں کے انجذاب اور فلور کی سہولت مارکیٹ کو دستیاب نہیں ہے۔

سہ ماہی بنیادوں پر مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں مالی سیالیت کی صورت حال سخت ہو گئی۔ قرضوں کے لیے نجی شعبے کی طلب میں اضافے کے ساتھ مرکزی بینک سے قرض گیری کی عدم موجودگی میں جدولی بینکوں پر حکومت کے زیادہ انحصار سے پیدا ہونے والے دباؤ نے سیالیت کے حالات کو متاثر کیا۔ تاہم، فنڈز کی رسد کے حوالے سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں جدولی بینکوں کے ڈپازٹس میں کمی دیکھی گئی جس نے بین البینک سیالیت کو متاثر کیا اور اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں بازار زر کے سودوں کا اوسط واجب الادا اسٹاک بڑھ کر 4,935.9 ارب روپے تک پہنچ گیا جو پچھلی سہ ماہی میں 4,839.1 اسٹاک تھا (شکل 3.8)۔

3.3 نجی شعبے کا قرضہ

گذشتہ برس کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں دیکھے گئے اضافے کی رفتار مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں میں نمو تقریباً نصف ہو کر 8.3 فیصد پر آ گئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.1 فیصد تھی۔¹⁰ یہ سست رفتاری زیادہ تر جاری سرمائے کے قرضوں میں دیکھی گئی، جبکہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں معمولی اضافہ درج کیا گیا (شکل 3.10 الف)۔ بحیثیت مجموعی، نجی قرضوں کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں پیشتر نمود ستمبر 2022ء میں ہوئی (شکل 3.10 ب)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شبینہ بازار زر میں تغیر پذیری کی علامات بلند تھیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران پالیسی ریٹ سے شبینہ نرخوں کا اوسط مطلق انحراف بڑھ کر 43 پی پی ایس تک پہنچ گیا جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 33 پی پی ایس تھا (شکل 3.9)۔ مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے پیش نظر مارکیٹ میں شرح سود بڑھنے کی مخفی توقعات، حکومت کی قرض گیری کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں کی وسیع تر طلب کا نتیجہ شبینہ قرض گاری کی شرحوں میں بلند تغیر پذیری کی صورت میں نکلا۔

¹⁰ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کو قرضے کی شرح کم ہو کر 4.3 فیصد رہ گئی جو گذشتہ سال 13.7 فیصد تھی۔

زری پالیسی اور مہنگائی

جدول 3.3: ہم معاشی سرگرمی کے حالات میں قرضوں کی سست نمو

ارب روپے		
جولائی-دسمبر		
م س 22ء	م س 23ء	
		پیداواری لاگت
-9.5	-10.7	شرح مبادلہ (پاکستانی روپیہ / امریکی ڈالر)
31.4	32.1	بجلی کے ٹیرف
70.5	26.3	ملکی ایدھن کی قیمتیں
28.3	9.9	تعمیراتی خام مال کے اجزا
		معاشی سرگرمی
-3.7	7.7	بڑے پیمانے کی ایشیاسازی
-8.3	9.0	بجلی (جولائی تا نومبر)
0.4	19.9	برآمدی حجم کا اشاریہ (جولائی تا ستمبر)
-34.8	8.6	گاڑیوں کی فروخت
-19.2	12.1	پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت
-16.9	1.9	سینٹ کی ترسیلات
4.5	40.2	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
-11.1	11.4	ترسیلات زر

* آخر مدت شرح مبادلہ، مارک ٹومارکیٹ بنیادوں پر۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان، وزارت خزانہ، پاکستان دفتر شماریات، بی اے ایم اے، عالمی بینک۔

میں بگاڑ کے سبب بین الاقوامی قرضہ جاتی ریٹنگ ایجنسیوں نے پاکستان کی قرضہ جاتی ریٹنگ کم کر دی، جس سے درآمدات میں مزید رکاوٹ پیدا ہو گئی، کیونکہ بیرونی بینکوں نے مقامی بینکوں کے لیٹر آف کریڈٹس (ایل / سیز) کی توثیق میں احتیاط برتنی شروع کر دی تھی۔¹⁴ خام مال اور اشیائے سرمایہ کی درآمدات میں کمی سے مینوفیکچرنگ سرگرمیوں کی حوصلہ شکنی ہوئی اور اس طرح قرضوں کے استعمال میں کمی آگئی۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران متعدد عوامل نے نجی شعبے کے قرضوں کی محرکات کو ڈھالنے میں اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، معاشی سرگرمی کی رفتار میں پالیسی پر مبنی اعتدال نے صنعتوں کے لیے قرضے کی طلب کو کم کر دیا۔ خصوصاً اسٹیٹ بینک نے مالی سال 22ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 675 بی پی ایس اضافے کے تسلسل میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ میں مزید 225 بی پی ایس اضافہ کر دیا۔ مزید برآں، زری پالیسی کی تریسی میکانیت کو مضبوط بنانے کے لیے مرکزی بینک نے ای ایف ایس اور ایف ایف کی شرحوں کو بھی پالیسی ریٹ سے منسلک کر دیا۔¹¹ مالیاتی لحاظ سے حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں خاصی کمی کر دی، جس کے نتیجے میں تعمیراتی صنعت میں قرضوں کے استعمال میں اضافے کی حوصلہ شکنی ہوئی۔ طلب میں کمی لانے کے جاری اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران معاشی سرگرمی کی رفتار نمایاں طور پر سست ہو گئی، جس کی عکاسی بڑے پیمانے کی ایشیاسازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں کمی سے ہوتی ہے۔

دوسرا، پالیسی پر مبنی کمی کے علاوہ ملکی طلب کو ایک اور دھچکا سال کے آغاز پر شدید سیلاب کے نتیجے میں قحط سے لگا، جس سے انسانی جانوں، روزگار اور انفراسٹرکچر کو خاصا نقصان پہنچا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات، سینٹ اور گاڑیوں سمیت بلند تعدد کے حامل طلب کے تمام اہم اظہاروں میں دوہندسی کمی درج کی گئی (جدول 3.3)۔

تیسرا، بیرونی قرضوں کی قلت کے بعد اسٹیٹ بینک اور حکومت نے درآمدات کو محدود کرنے کے لیے کچھ اقدامات کیے۔¹² مزید برآں، جون 2022ء اور اگست 2022ء میں حکومت نے کچھ لگژری اور غیر ضروری اجزا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیویڈنڈز عائد کیں / عائد کیں۔¹³ مزید برآں، ملک میں بیرونی سیالیت کی صورت حال

¹¹ اسٹیٹ بینک نے برآمدی فننس اسکیم (مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے) اور طویل مدتی فنانسنگ سہولت (مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے) کی شرحوں کو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھا کر 10 فیصد سے زائد کر دیا۔ ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی، 2022ء کے سرکلر نمبر 6، 7، 11 اور 13، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

¹² ماخذ: 2022ء کا ای پی ڈی سرکلر نمبر 09 اور 11؛ اور بی پی آر ڈی کا 2022ء کا سرکلر نمبر 09 اور 25۔

¹³ ماخذ: ایف بی آر ایس آر او 966 (1) / 2022ء، بتاریخ 30 جون 2022ء؛ اور ایس آر او (D) 1571 / 2022ء، بتاریخ 22 اگست 2022ء۔

¹⁴ موڈیز نے جون 2022ء میں پاکستان کے متعلق اپنے امکانات کو مستحکم سے منفی کر دیا، اور اکتوبر 2022ء میں بیرونی بیورو نے اسٹیٹام کو لاحق خطرات اور تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں قرضوں کی پائیداری کے زیادہ خطرات کا حوالہ دیتے ہوئے ملک کی درجہ بندی میں مزید کمی کر کے اسے بی 3 سے Caa1 کر دیا۔ جون 2022ء۔ ماخذ: موڈیز۔

پائی جانے والی بے یقینی اور زرمبادلہ کی کمی کے سبب درآمدات پر پابندیاں ناسازگار معاشی ماحول کی عکاس تھیں، جو مجموعی کاروباری اعتماد کو کم کرنے کا باعث بنیں۔ اسٹیٹ بینک کے سروے کی جانچ کے مطابق مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں مجموعی کاروباری اعتماد خاصاً کم ہو گیا (شکل 3.11)۔ کاروباری احساسات میں بگاڑ کے نتیجے میں مختلف صنعتوں نے اپنے مینوفیکچرنگ آپریشنز کو جزوی طور پر بند کر دیا، جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پیداواری گنجائش کے استعمال میں قابل ذکر کمی سے ہوتی ہے (شکل 3.12)۔

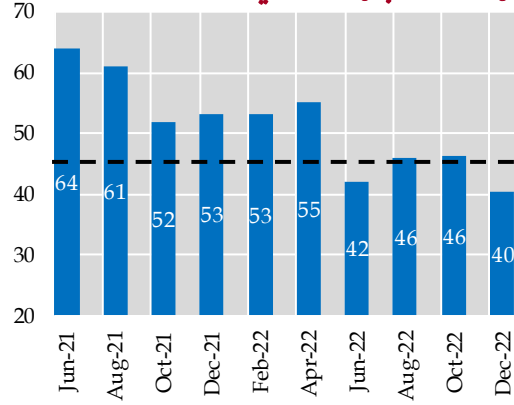
ست معاشی سرگرمی نے جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب میں کمی کر دی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری سرمائے کے قرضوں میں 370.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 607.7 ارب روپے تھے (جدول 3.4)۔ غیر تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس اضافے میں سے تقریباً 80 فیصد دسمبر 2022ء میں ہوا (شکل 3.10)۔ اسے جزوی طور پر چاول کی پروسیسنگ اور چینی کے کاروباری اداروں کے موسمی قرضوں سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً، چینی کی فرموں نے گذشتہ برس کے مقابلے میں گنے کی کچل کاری کے موسم کی شروعات میں تاخیر کے سبب دسمبر 2022ء میں بینکوں سے قرضے لیے۔¹⁵ مزید برآں، کھاد کے شعبے نے کھاد کی درآمدات کی فنانشنگ کے لیے زیادہ قرضے حاصل کیے، جس کی عکاسی دسمبر 2022ء میں کھاد کی درآمدی مقدار میں پانچ گنا اضافے سے ہوتی ہے۔

کمزور بیرونی طلب کے ساتھ درآمدی پابندیاں ٹیکسٹائل کے قرضوں میں کمی کا باعث بنیں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اگرچہ مجموعی قرض گیری میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی بالادستی قائم رہی لیکن اس شعبے میں قرضوں کا استعمال 137.3 ارب روپے کی قدر سے کم سطح پر رہا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 260.1 ارب روپے رہا تھا۔ اس کمی میں تین اہم عوامل نے کردار ادا کیا۔ پہلا، مہنگائی کے دباؤ کے حالات میں

شکل 3.11: کاروباری اعتماد کا اشاریہ

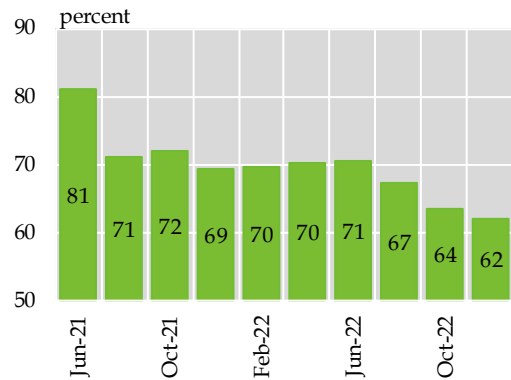


Source: State Bank of Pakistan

چوتھا، عالمی معاشی ست رفتاری نے برآمدی شعبوں میں مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں پر خاصا اثر ڈالا۔ خصوصاً، ملبوسات کے علاوہ ٹیکسٹائل مصنوعات کے تقریباً تمام شعبوں کی برآمدات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی، جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تمام شعبوں کے قرضوں میں نمایاں ست رفتاری کی عکاس تھی۔ آخر میں، خام مال کے اجزا (خصوصاً پام آئل اور خام لوہا) کی بین الاقوامی قیمتوں میں کچھ کمی نے مینوفیکچرنگ اداروں کی خوردنی تیل اور خام لوہے اور فولاد کے لیے قرضوں کی ضروریات کو کم کر دیا تھا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بحیثیت مجموعی پیداواری لاگت میں اضافے، معاشی سرگرمی میں سیلاب پر مبنی تھقل، آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق

شکل 3.12: صنعت کی جانب سے پیداواری استعداد کا حالیہ استعمال



Source: Business Confidence Survey, State Bank of Pakistan

¹⁵ جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران 123.4 ارب روپے کے جاری سرمائے کے قرضوں کی مستقل واپسی کے بعد چینی بنانے کے کاروبار نے دسمبر 2022ء میں 63.7 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے۔

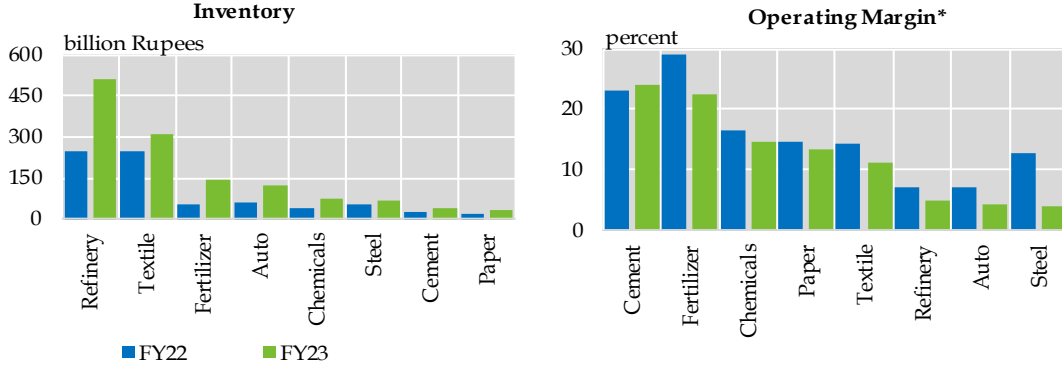
معین سرمایہ کاری		جاری سرمایہ **		مجموعی قرضے *		
م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
205.4	199.8	370.1	607.7	574.5	860.2	نجی شعبے کے کاروباری ادارے
161.1	136.3	343.2	527.4	503.1	670.9	ایشیا سازی
51.8	63.3	137.3	260.1	188.2	326.5	ٹیکسٹائل
-0.1	2.9	68.0	67.4	67.9	70.5	چاول کی پروسیسنگ
8.1	11.5	45.7	-5.6	53.7	5.9	کھاد
5.4	1.5	37.2	34.4	42.6	35.9	ریٹائنڈ پیٹرولیم
22.3	1.6	23.6	10.0	45.8	11.6	سیمنٹ، چونا اور پلاسٹر
5.4	7.0	23.4	15.1	28.8	22.5	ملبوسات
0.6	6.6	13.8	6.9	14.4	13.5	موٹر گاڑیاں
11.3	7.2	9.5	17.6	20.8	24.8	کانڈ اور کانڈی مصنوعات
1.9	-1.4	9.2	-2.1	10.8	-3.2	بنیادی دواسازی کی مصنوعات
13.8	3.7	8.9	12.2	22.8	16.0	بنیادی کیمیکلز
7.5	-0.5	6.3	23.1	14.7	22.5	برقی ساز سامان
3.3	8.2	4.2	49.6	7.4	57.8	خام لوہا اور فولاد
0.6	1.7	2.6	15.4	3.2	17.4	نباتی اور حیوانی تیل اور چربی
-4.9	-0.6	-59.7	-45.3	-64.6	-45.9	چینی
13.9	5.6	9.7	23.9	23.5	30.6	زرعت، جنگل بانی اور ماہی گیری
1.6	-3.6	7.5	0.3	11.0	31.1	تعمیرات
-2.3	1.2	3.5	-2.0	1.2	-0.9	کان کنی اور کوہ کنی
31.6	34.0	3.4	-13.2	35.0	20.8	ٹیلی مواصلات
2.6	19.9	0.2	7.6	2.7	27.4	بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم
0.3	-0.5	0.2	1.0	0.6	3.8	ریٹیل اسٹینٹ سرگرمیاں
-3.7	2.2	-2.2	8.6	-5.9	11.4	مال برداری اور اسٹوریج
-4.6	1.2	-2.8	46.9	-7.4	49.3	تھوک اور خرید و تجارت

* مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مجموعی قرضوں میں تعمیراتی قرضوں کی مد میں خالص قرض گیری 52.7 ارب روپے اور خالص واپسی 1.0 ارب روپے رہی۔ نجی شعبے کے کاروبار میں بین شعبہ جاتی ردوبدل کے سبب جون 2020ء سے قرضوں کے ڈیٹا پر نظر ثانی کی گئی ہے (دیکھیے آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 28 برائے 2020ء)۔ چونکہ معین سرمایہ کاری قرضوں میں تعمیراتی قرضوں کو شامل نہیں کیا جاتا، اس لیے اس جدول میں شامل مجموعی قرضے ممکنہ طور پر جاری سرمائے اور معین سرمایہ کاری قرضوں کی مجموعی رقم کے مساوی نہیں ہو سکتے۔ ** جاری سرمائے میں تجارتی قرضے شامل ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

عالمی معاشی سست رفتاری اور بڑھتے ہوئے مصارفِ زندگی نے بھی پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب کو متاثر کیا، جس کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی (باب 5)۔ دوسرا، موسم گرما کے شدید سیلاب نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا۔

3.13: نجی شعبے کے اہم کاروباری اداروں کے منتخب مالی اظہاریے (جولائی تا ستمبر)



*Operating margin = operating profit/sales

Source: SBP - Quarterly financial statement analysis of selected non-financial listed companies, SBP staff calculation

بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کے ساتھ مالی حالات میں بگاڑنے کے کچھ شعبوں میں قرضوں کی ضروریات کو بڑھا دیا

معاشی حالات میں بگاڑنے مختلف کاروباری اداروں کی مالی پوزیشن کو نقصان پہنچایا۔ کمزور ہوتی ہوئی ملکی طلب، کھاد، صاف شدہ پیٹرولیم اور گاڑیوں کے اسٹاک میں اضافہ جاری رہا، جس سے ان کی نقد رقوم کے بہاؤ کی پوزیشن کمزور ہو گئی۔ کمزور فروخت کے ساتھ بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت نے ان شعبوں کے منافع میں کمی کر دی (شکل 3.13)۔ لہذا، بگڑتے ہوئے مالی اظہاریوں نے ان کاروباری اداروں کو اپنی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بینکوں سے قرض لینے پر مجبور کر دیا۔

حکومت کی مالی مشکلات، طلب کم کرنے کی پالیسیوں کے اثرات، تعمیراتی خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت، کمزور حقیقی آمدنیوں اور شدید سیلاب سمیت متعدد مسائل مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں کمی کا باعث بنے (شکل 3.14)۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی

ابتدائی تخمینوں کے مطابق مالی سال 23ء میں خصوصاً کپاس کی پیداوار میں 24.7 فیصد کمی آئی، جس نے ٹیکسٹائل صنعت کے لیے ملکی کپاس کی دستیابی کو محدود کر دیا۔¹⁶،¹⁷ کمزور عالمی طلب اور ملکی کپاس کی کم دستیابی کے نتیجے میں ٹیکسٹائل کے شعبے نے مینوفیکچرنگ پوائنٹس کو جزوی طور پر بند کر دیا۔¹⁸ لہذا، کپاس کی ملکی قیمتوں میں 23.2 فیصد سال بسال اضافے کے باوجود مالی سال 23ء میں اس شعبے کی جاری سرمائے کی ضروریات گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہیں۔¹⁹ آخر میں، زری پالیسی کی تسلیی میکینیت میں مزید بہتری لانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے ایکسپورٹ فنانس اسکیم (ای ایف ایس) کی شرحوں کو پالیسی ریٹ سے منسلک کر تے ہوئے ای ایف ایس کی شرح مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 3 فیصد سے بڑھا کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 10 فیصد سے زائد کر دی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ای ایف ایس کے تحت ٹیکسٹائل کے کاروباری اداروں نے 10.4 ارب روپے کے قرضے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس 43.8 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔²⁰

¹⁶ ماخذ (کپاس کی پیداوار کا ڈیٹا): وفاقی کیمپنی برائے زراعت۔

¹⁷ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل مینوفیکچرنگ میں 13.1 فیصد سالانہ کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

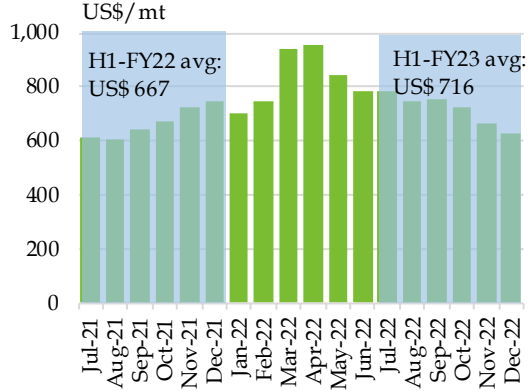
¹⁸ تقصیلات کے لیے، 31 دسمبر 2022ء کو ختم ہونے والی مدت کے لیے انٹرویو لپ لینڈ کی ششماہی رپورٹ دیکھیں۔

¹⁹ ماخذ: کراچی کاؤن ایسوسی ایشن۔

²⁰ ای ایف ایس پر مارک اپ اپریل 2022 (5.5 فیصد)، مئی 2022 (7.5 فیصد)، جولائی 2022 (10.0 فیصد)، نومبر 2022 (11.0 فیصد) اور دسمبر 2022 (13.0 فیصد) میں بڑھا گیا۔ ماخذ: آئی ایچ اینڈ

ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 11، 7، 6 اور 13 آف 2022، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

شکل 3.15: ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمتیں

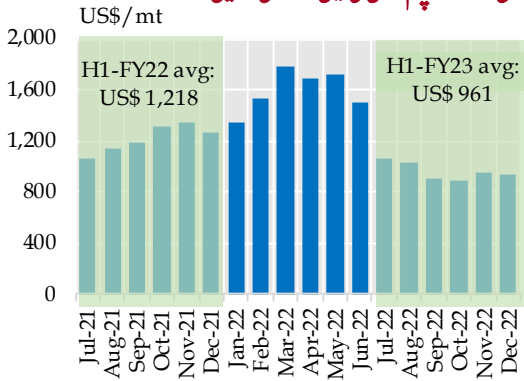


Source: World Bank

پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے اس مدت میں کھاد کی مینوفیکچرنگ میں 2.0 فیصد کمی کے باوجود فرموں کی قلیل مدتی قرضوں کی ضروریات کو بڑھا دیا (شکل 3.15)۔

صاف پیٹرو لیوم مصنوعات کے لحاظ سے بین الاقوامی منڈی میں تیل کی بلند قیمتوں کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے پیٹرو لیوم ریفائنریوں کے قرضوں کو

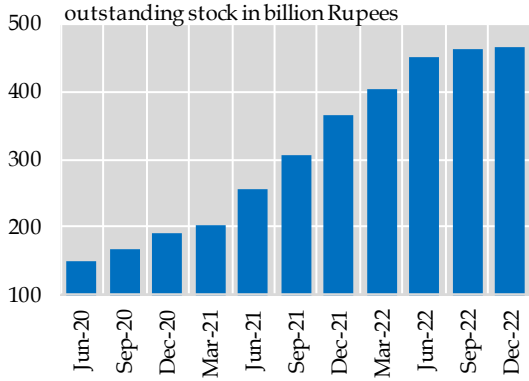
شکل 3.16: پام آئل کی بین الاقوامی قیمتیں



Source: World Bank

²¹ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں سینٹ کے شعبے کے ذخائر میں تقریباً 69 فیصد سالانہ اضافہ ہوا۔
²² مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران عالمی مارکیٹ میں کونسل کی قیمتوں میں سالانہ 103.6 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ ماخذ: آئی ایم ایف۔
²³ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کے شعبے کے آپریٹنگ منافع میں تقریباً 29 فیصد سال بسال کی واقع ہوئی۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان، ستمبر 2022ء کے لیے غیر مالی فہرستی کمپنیوں کے مالی گوشواروں کا تجزیہ۔

شکل 3.18: مکاناتی اور تعمیراتی قرضے



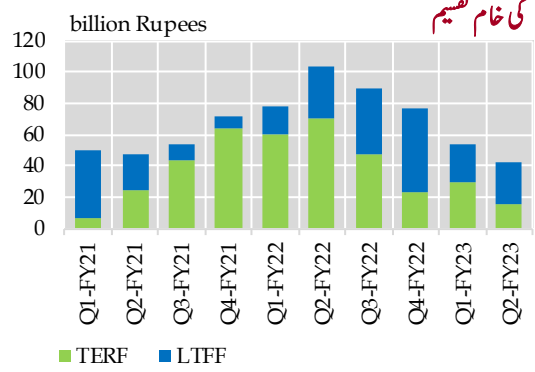
Source: State Bank of Pakistan

سکا۔ مجموعی بنیادوں پر چینی کے شعبے نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 59.7 ارب روپے کے قرضے واپس کیے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 45.3 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔

کمزور طلب اور گرتی ہوئی پیداوار لوہے اور فولاد، بنیادی کیمیکلز اور کانڈو کاغذی مصنوعات کے قرضوں میں کمی کا باعث بنی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں لوہے اور فولاد کی فرموں کی جانب سے جاری سرمائے کی قرض گیری میں صرف 4.2 ارب روپے کا اضافہ ہو سکا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 49.6 ارب روپے تک بڑھے تھے۔ تعمیراتی سرگرمی میں مجموعی سست رفتاری کے سبب لوہے اور فولاد سمیت تعمیرات سے منسلک شعبوں کی طلب سکڑ گئی۔ یہ صورت حال مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں 4.5 فیصد کے معمولی اضافے سے ہم آہنگ ہے، جبکہ گذشتہ برس اس کی نمو 40.2 فیصد رہی تھی۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی پابندیوں کے نتیجے میں خام مال کی دستیابی متاثر ہونے سے فولاد سازی کی حوصلہ شکنی ہوئی،²⁵ جس کی عکاسی اس شعبے میں جاری سرمائے کے قرضوں کی کمزور طلب سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، بین الاقوامی منڈی میں بنیادی دھاتوں کی

شکل 3.17: ایل ٹی ایف اور ٹی ایف کے تحت قرضوں



Source: State Bank of Pakistan

بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں، کم طلب، ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور مجموعی معاشی سست رفتاری کے نتیجے میں اس شعبے کے ذخائر بڑھ گئے۔²⁴ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں اس شعبے نے 37.2 ارب روپے کے قرضے لیے جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں لیے گئے 34.4 ارب روپے کے قرضوں کی نسبت تھوڑا سا زیادہ ہیں۔

چینی اور چاول کی پروسیسنگ فرمیں موسمی رجحان پر عمل پیرا ہیں

چاول کی پروسیسنگ کرنے والی فرموں کی قرض گیری تقریباً گذشتہ برس کی سطح پر رہی۔ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں قرض گیری کو چاول کی بلند پیداوار اور برآمدات سے منسوب کیا گیا، جبکہ چاول کی پیداوار اور برآمدات کی مقدار میں سال بسال بنیادوں پر بالترتیب 12.3 فیصد اور 23.0 فیصد کمی درج کی گئی۔ کم پیداوار نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چاول کے تھوک اشاریہ قیمت میں 27.7 فیصد سال بسال اضافہ کر دیا، جس کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران چاول کے پروسیسنگ کے قرضوں کی ضروریات بڑھ گئیں۔

مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں چینی کے شعبے کی جانب سے قرضوں کی موسمی واپسی کے بعد اس شعبے نے اگلی سہ ماہی میں بینک سے قرضے حاصل کیے۔ تاہم، دوسری سہ ماہی میں استعمال پچھلی سہ ماہی میں قرضوں کی واپسی کی تلافی نہیں کر

²⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں 19.2 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

²⁵ فولاد سازی کے شعبے میں سال بسال بنیادوں پر 2.1 فیصد کمی آئی، جب کہ اس مدت میں لوہے اور فولادی مصنوعات کی درآمدی مقدار میں 40.3 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔

زری پالیسی اور مہنگائی

مالیت میں قابل ذکر کمی پر منتج ہوئی، جو اس شعبے میں قرضوں کے کمزور استعمال کا اہم سبب تھی (شکل 3.16)۔

معین سرمایہ کاری قرضے مستحکم رہے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں معین سرمایہ کاری قرضوں کی مد میں 205.4 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جو گذشتہ برس کے 199.8 ارب روپے کے استعمال سے کچھ بلند ہے۔ یہ اضافہ اسٹیٹ بینک کی رعایتی قرضہ اسکیموں (ایل ٹی ایف اور ٹی ای آر ایف) کے تحت قرضوں کی تقسیم میں سست رفتاری کے باوجود دیکھا گیا، کیونکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں مذکورہ اسکیموں کے قرضے نصف سطح پر آگئے (شکل 3.17)۔ قرضوں کی تقسیم میں کمی کی وضاحت دو عوامل سے ہوتی ہے۔ پہلا، اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی کی ترسیلی میکانیت کو بڑھانے کے لیے ایل ٹی ایف اور ٹی ای آر ایف کے نرخوں کو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کی 5 فیصد سطح سے بڑھا کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 10 فیصد سے زائد کر دیا۔²⁷ دوسرا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹی ای آر ایف کے تحت قرضوں کی تقسیم گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسکیم کی مدت مارچ 2021ء میں مکمل ہو گئی تھی، جس کے بعد قرضوں کی نئی حدود دستیاب نہیں تھیں۔ منظور شدہ مجموعی رقم میں سے بیشتر قرضے آخر جون 2022ء تک دیے جا چکے تھے۔²⁸

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پیداواری گنجائش میں توسیع کے علاوہ کیمیکلز، کھاد، سینٹ، کاغذ اور کاغذی مصنوعات کے شعبوں نے اپنی خراب ہوتی مالی صورت حال کے باعث بیلنس شیٹ کی ری پروفاٹنگ کے لیے طویل مدتی قرضے حاصل کیے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بنیادی دھاتوں کے شعبے نے 13.8 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 3.7 ارب روپے کا قرضہ لیا تھا۔ اس اضافے کی وضاحت مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں ایک بڑے کیمیکل مینوفیکچرر کی جانب سے پیداواری گنجائش میں توسیع کے علاوہ بیلنس شیٹ

جدول 3.5: صارفی قرضے

بہاوارب روپے میں

پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	مجموعی قرضے
م 23ء	م 22ء	
-2.6	104.8	ہاؤس بلڈنگ
14.2	40.2	کرڈ کارڈز
13.8	10.1	ذاتی قرضے
0.2	7.3	پائیدار صارفی اشیا
-0.5	1.7	گازپوں کے قرضے
-30.4	45.5	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

قیمتوں میں کمی نے بھی لوہے اور فولاد کے شعبے کی قرضوں کی ضروریات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔²⁶

لوہے اور فولاد کے علاوہ کاغذ اور کاغذی مصنوعات اور بنیادی دھاتی کیمیکلز کے شعبوں کی طلب بھی گذشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ اس کا بنیادی سبب مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاغذ و کاغذی مصنوعات اور کیمیکلز کی پیداوار میں 2.8 فیصد اور 1.1 فیصد سال بسال کمی تھی، جو ان شعبوں میں قرضوں کی ضروریات میں کمی کا باعث بنی۔

نام مال کی قیمتوں میں کچھ کمی کے سبب خوردنی تیل کے شعبے میں قرضوں کی ضروریات میں کمی آئی

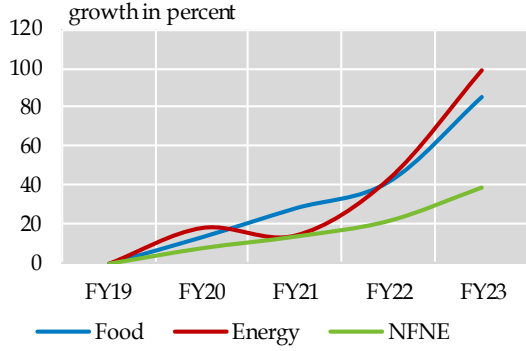
جاری سرمائے کے قرضوں کو متاثر کرنے والا ایک اور اہم عامل خوردنی تیل کی مینوفیکچرنگ کے کاروبار کی جانب سے قرضوں کے استعمال میں کمی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خوردنی تیل کے شعبے کی قرض گیری گر کر 2.6 ارب روپے پر آگئی، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بین الاقوامی منڈی میں خوردنی تیل کی قیمتوں میں کمی اس کی درآمدات کی اکائی

²⁶ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بین الاقوامی مارکیٹ میں بنیادی دھاتوں کی قیمتوں میں 26.5 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: عالمی بینک۔

²⁷ ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کاسرکل نمبر 6، 7، 11 اور 13 برائے 2022ء، بینک دولت پاکستان۔

²⁸ عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) کے تحت 436 ارب روپے کی کل منظور شدہ رقم میں سے 383 ارب روپے (تقریباً 88 فیصد) دسمبر 2022ء کے آخر تک تقسیم کر دیے گئے۔

شکل 20.3: پہلی ششماہی میں مہنگائی کے رجحانات (شہری)



*FY19 is taken as base year.

Source: Pakistan Bureau of Statistics

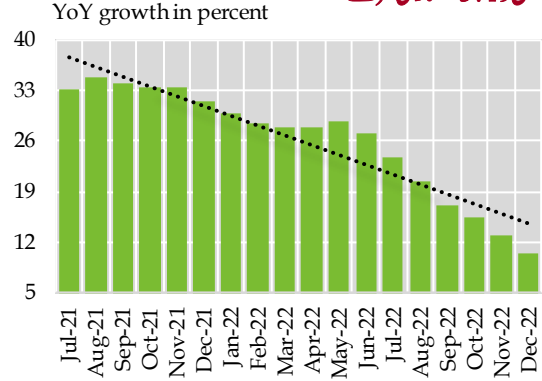
ایندھن پر انحصار کم کر کے لاگت کو گھٹانے کے لیے خیبر پختونخوا اور صوبہ سندھ میں شمسی توانائی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے لیے قرضہ لیا۔

غیر مینوفیکچرنگ اداروں میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیلی مواصلات کے شعبے کی بالادستی قائم رہی، اور اس نے 31.6 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے جبکہ گذشتہ برس 34.0 ارب روپے کے قرضے لیے تھے۔ یہ اضافہ سٹریٹجک فنڈنگ سہولت کو ظاہر کرتا ہے، جسے ایک بڑی ٹیلی کام فرم نے زیر جائزہ مدت میں اپنی مکمل ملکیت والے ذیلی ادارے میں ایکویٹی کا ادخال کرنے کے مقصد سے حاصل کیا تھا۔

تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری کے حالات میں تعمیراتی شعبے میں قرضوں کی خالص واہمی

حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کرائے گئے معاون اقدامات کے سبب مالی سال 22ء کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی کی رفتار مالی سال 23ء

شکل 19.3: صارفی قرضے



Source: State Bank of Pakistan

کی ری پروفائلنگ کے لیے قرض گیری کی بلند سطح سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاغذ کے شعبے نے 11.3 ارب روپے کا قرضہ لیا، جبکہ گذشتہ برس 7.2 ارب روپے کی قرض گیری ہوئی تھی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ کاغذی بورڈ کی مینوفیکچرنگ سے وابستہ کمپنیوں نے پیداواری گنجائش میں توسیع، کاغذ اور بورڈ کی مشینری کی اپ گریڈیشن اور اپنے قرضوں کی ری شیڈولنگ کے لیے بینکوں سے قرضے حاصل کیے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مینوفیکچرنگ کے شعبے میں ٹیکسٹائل کمپنیوں کی بالادستی قائم رہی جنہوں نے 51.8 ارب روپے کے قرضے لیے، جبکہ گذشتہ برس 63.3 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے گئے تھے۔ ٹیکسٹائل کمپنیوں نے اپنے قرضوں کی ری شیڈولنگ کے علاوہ پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے قرضہ لیا۔

ٹیکسٹائل کے بعد معین سرمایہ کاری قرضوں کا دوسرا سب سے بڑا استعمال کنندہ سینٹ کا شعبہ تھا، کیونکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس شعبے کے قرضوں میں 22.3 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس یہ 1.6 ارب روپے تک بڑھے تھے۔ سارا اضافہ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں مرتکز تھا، کیونکہ سینٹ بنانے والی ایک اہم فہرستی کمپنی نے اپنی پیداواری گنجائش بڑھانے کے لیے بینک سے فنڈنگ حاصل کی تھی، جس میں ضلع میانوالی میں سینٹ کے ایک پلانٹ اور دوسری خیبر پختونخوا کے ضلع ہری پور میں پلانٹ کے لیے سرمایہ کاری شامل ہیں۔ ایک اور فہرستی کمپنی نے پیداواری گنجائش میں توسیع اور مینگے

مون سون کی شدید بارشوں کے نتیجے میں سیلاب سے زراعت اور گلہ بانی کو نقصانات							
Roll back of fiscal package; PKR depreciation of 23.1 percent; A decline of 4 percent (YoY) in wheat production.	- Global commodity prices index increased by 38.9 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 48.1 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 28.3 percent (YoY)	- Global commodity prices index unchanged (YoY)	- Global commodity prices index increased by 4.7 percent (YoY)	- Global commodity prices index increased by 4.2 percent (YoY)	
	- PKR depreciated by 32.1 percent (YoY)	- PKR depreciated by 23.9 percent (YoY)	- PKR depreciated by 25.3 percent (YoY)	- PKR depreciated by 22.3 percent (YoY)	- PKR depreciated by 21.5 percent (YoY)	- PKR depreciated by 22.0 percent (YoY)	
	- Electricity tariffs: AR*: Rs 3.50 per kwh QTA**: Rs 1.55 per kwh	- Regulatory duty on import of goods	- One time relief on power tariffs	- Electricity tariffs: AR*: Rs 0.91 per kwh QTA**: Rs 3.21 per kwh	- Annual limit of US\$ 30,000 per individual on card based cross-border transactions	- PDL rate increased to Rs 50 per liter (on average)	
	- PDL rate increased to Rs 10 per liter (on average)	- Electricity tariffs: AR*: Rs 3.50 per kwh QTA**: Rs 0.51 per kwh	- PDL rate increased to Rs 37.5 per liter (on average)				
	- Finance Act 2022	- PDL rate increased to Rs 20 per liter (on average)		- PDL rate increased to Rs 39.8 per liter (on average)	- PDL rate increased to Rs 50 per liter (on average)		
FY22	Jul-22	Aug-22	Sep-22	Oct-22	Nov-22	Dec-22	

* Annual re-basing; **Quarterly tariff adjustment
Source: SBP, PBS, IMF, NEPRA, and MoF

نے تعمیراتی قرضوں کی طلب کمزور کرنے میں کردار ادا کیا۔³⁰ تیسرا شدید سیلاب اور ملکی پالیسی کے متعلق بڑھتی ہوئی بے یقینی بھی تعمیراتی قرضوں کی طلب کم کرنے کا باعث بنی۔

صدارتی قرضوں میں کمی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صدارتی قرضوں میں 2.6 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی جبکہ گذشتہ برس 104.8 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے (جدول 3.5)۔ زیادہ اثرات گاڑیوں کے قرضوں نے مرتب کیے جن میں مالی

کی پہلی ششماہی سے ہی کم ہونا شروع ہو گئی تھی (شکل 3.18)۔²⁹ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران تعمیراتی قرضوں میں 1.0 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 52.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں کمزوری کی وضاحت تین عوامل سے ہوتی ہے۔ اول، خام مال کی لاگت میں اضافے نے تعمیرات سے منسلک شعبوں کی طلب کو متاثر کیا، جسے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کے اجراء کی قیمتوں میں 28.3 فیصد سال بسال اضافے سے تقویت ملی۔ دوسرا، 'میرا پاکستان میرا گھر' اسکیم کے تحت نئے قرضوں کی تقسیم کی عارضی بندش، اور ہاؤسنگ اور تعمیرات کے شعبوں میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے اہداف کو معطل کرنے جیسے پالیسی اقدامات

²⁹ تعمیراتی شعبے کے لیے حکومت کے مراعاتی پیکج کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے جولائی 2020ء میں بینکوں کے لیے ان کے مکانات اور تعمیراتی قرضوں کے پورٹ فولیو کو بڑھانے کے لیے اہداف کا اعلان کیا۔ تفصیلات کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 22ء کا باب 3۔
³⁰ ماخذ: آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی کاسرکلر نمبر 08 برائے 2022ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

جدول 3.6: غذائی اجناس کی درآمد

سال ہمال نمو

درآمدی مائیت		درآمدی حجم		گندم
پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی	
م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
9.5	-45.3	67.4	-23.8	چائے
-1.2	-0.2	39.8	8.7	پام آئل
-0.6	-2.7	49.0	71.7	دالیں
37.9	-7.0	105.8	22.9	

نوٹ: درآمدی مائیت ملین روپے میں ہے۔

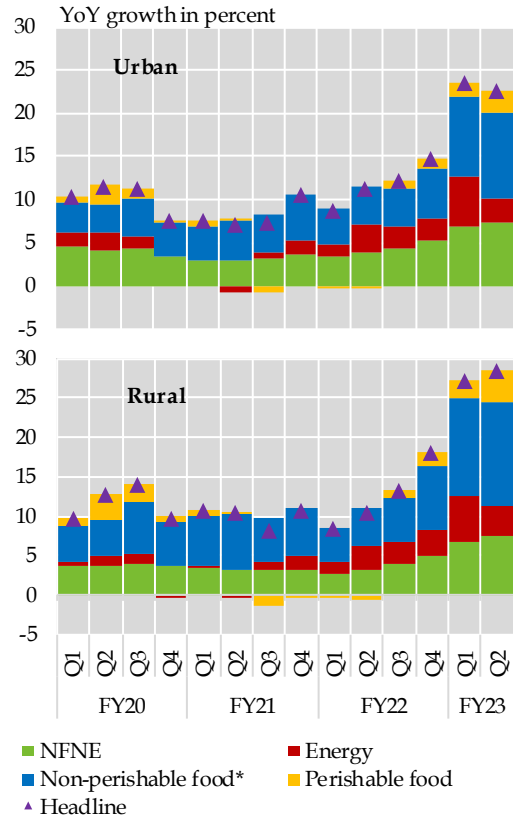
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اسمبل شدہ کاروں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا۔³³ صارفی قرضوں کی مجموعی سست رفتاری میں ضوابطی اقدامات کے مؤثر اثرات نمایاں تھے (شکل 3.19)۔ مزید برآں، پیداواری لاگت میں اضافے کے بعد گاڑی سازوں نے گذشتہ برس کے بعد سے کار کی قیمتوں میں متعدد بار اضافہ کیا ہے، جو گاڑیوں کی طلب میں مزید کمی کا باعث بنا۔ دوسری جانب، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خام مال کی دستیابی میں مسائل کے نتیجے میں گاڑیوں کی پیداوار میں خاصی کمی دیکھی گئی۔ مذکورہ عوامل کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کاروں کے قرضوں میں کمی واقع ہو گئی۔

کاروں کے قرضوں کے علاوہ مکانات کی تعمیر کے قرضوں کی سست رفتاری نے بھی زیر جائزہ مدت کے دوران صارفی قرضوں کو کم کرنے میں کردار ادا کیا ہے۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیرات کے شعبے میں سست رفتاری کے ساتھ مکانات کی تعمیر کے جز میں 14.2 ارب روپے کے قرضے لیے گئے، جبکہ یہ گذشتہ برس 40.2 ارب روپے کی سطح پر تھے۔

3.4 مہنگائی

شکل 3.22: صارفی اشاریہ قیمت مہنگائی کے اجزائے ترکیبی



*inclusive of alcohol beverages and readymade food

Source: Pakistan Bureau of Statistics

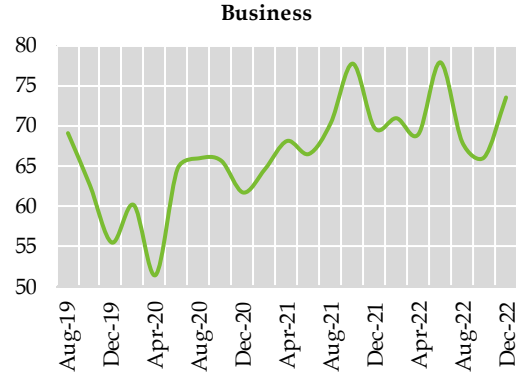
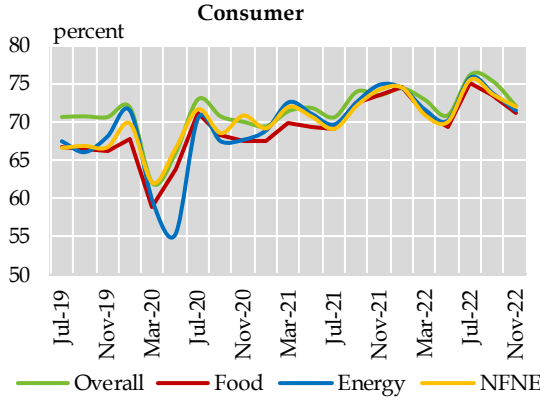
سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 30.4 ارب روپے کی خالص واپسی درج کی گئی، جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس 45.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بلند شرح سود کے علاوہ کمی کا سبب اسٹیٹ بینک کے کئی محتاطیہ اقدامات تھے، جن کا مقصد عمومی طور پر درآمدات کی مجموعی نمو اور خصوصاً گاڑیوں کی نمو کو سست کر کے معیشت میں ملکی طلب کو اعتدال پر لا کر ملک کی ادائیگیوں کے توازن میں بہتری لانا تھا۔³¹ مزید برآں، حکومت نے جنوری 2022ء میں مقامی طور پر تیار کردہ یا

³¹ ستمبر 2021ء تا دسمبر 2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 900 پی ایس کا اضافہ ہوا۔

³² ان اقدامات میں شامل ہیں: (i) گاڑیوں کے قرضوں کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سے کم کر کے پانچ سال کرنا، (ii) تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں سے کسی بھی شخص کو مجموعی طور پر 30 لاکھ روپے تک کا قرض لینے کی حد مقرر کر دی گئی، (iii) آٹو فنانسنگ کے لیے کم از کم ڈاؤن پیمنٹ کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کر دیا گیا۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز، مورخہ 23 ستمبر 2021۔

³³ ایف ای ڈی کو جنوری 2022ء میں بڑھا کر 1300 سی سی کاروں پر 2.5 فیصد، 1301 سی سی کاروں پر 5 فیصد، اور 2000 سی سی سے زیادہ گاڑیوں پر 10 فیصد کر دیا گیا۔ ماخذ:

شکل 23.3: مہنگائی کی توقعات

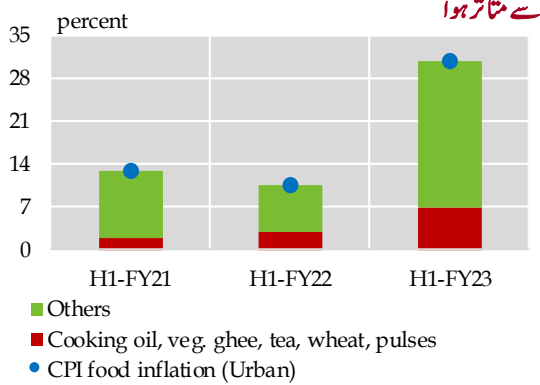


Source: State Bank of Pakistan

پر پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی نافذ کر دی، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی کی مہنگائی بڑھ گئی (شکل 3.21)۔

تیسرا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے خسارے کے تیزی سے سکلنے کے باوجود آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کی بحالی کے متعلق بے یقینی کے سبب پاکستانی روپے کی قدر میں 24.1 فیصد کمی واقع ہوئی۔³⁴ اس کے ساتھ مالی سال 22ء کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 23.1 فیصد کمی کے اثر نے درآمدی مہنگائی کو بڑھا دیا۔ چوتھا، درآمدات پر عارضی پابندیوں نے مختلف اجناس

شکل 24.3: غذائی مہنگائی کے اجزا کا حصہ جو شرح مبادلہ میں کمی سے متاثر ہوا



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی بڑھ کر کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح 25.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 9.8 فیصد پر تھی، جبکہ دیہی علاقوں میں مہنگائی شہروں کی نسبت زیادہ تھی۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے، اگرچہ غذائی مہنگائی کو قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کے اہم محرک کی حیثیت حاصل رہی، تاہم مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توزی مہنگائی کے بعد توانائی کی مہنگائی میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اجناس کے عالمی سپر سائیکل کے بعد قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں گزشتہ برس سے تیزی کے ساتھ اضافے کا رجحان دیکھنے میں آیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی عوامل کے سبب عالمی رسدی دھچکے کے اثر میں مزید شدت آگئی، جس کی وجہ سے غذائی اور توانائی اجزا کی قیمتیں واپس پہلے کی سطح سے تقریباً 90 فیصد تک پہنچ گئیں (شکل 3.20)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی طلب میں نمایاں کمی کے باوجود متعدد رسدی عوامل کے سبب مہنگائی کے محرکات کو مزید تقویت ملی۔ پہلا، جولائی 2022ء میں شدید سیلاب کی وجہ سے ملک کا ایک بڑا حصہ زیر آب آنے سے زرعی پیداوار کو شدید نقصان پہنچا جس سے غذا کی منڈی میں رسد کی قلت ہو گئی اور اجناس کی بلند عالمی قیمتوں کے اثرات میں مزید شدت آگئی۔ دوسرا، مالیاتی اور بجلی کے شعبے کے اقدامات کے تسلسل میں حکومت نے بجلی کی قیمتیں بڑھادیں اور پیٹرولیم مصنوعات

³⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستانی روپے میں سالانہ بنیادوں پر اوسطاً 24.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں تقریباً 3.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔

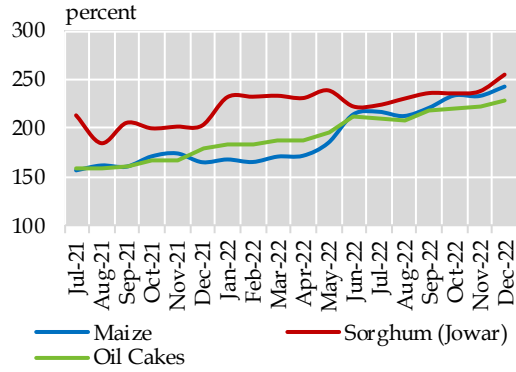
اس سے قطع نظر، مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں اضافے کے بعد دوسری سہ ماہی میں توانائی کی مہنگائی سست ہو گئی (شکل 3.22)۔

ان پیش رفتوں کی عکاسی کرتے ہوئے صارفین اور کاروباری اداروں دونوں کی مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں جو اسٹیٹ بینک آئی بی اے کے اعتماد صارف سروے (سی سی ایس) اور کاروباری اعتماد سروے (بی سی ایس) سے بھی ظاہر ہوتا ہے (شکل 3.23)۔ متوقع مہنگائی کے بارے میں گھرانوں کے احساسات زیادہ تر توانائی کی قیمتوں کے رجحان پر مبنی ہیں۔³⁵،³⁶ مزید برآں، حالیہ اور متوقع غذائی اور غیر غذائی توانائی کی قیمتوں کی سمت، پیر وزگاری کی صورت حال، شرح سود اور گھرانوں کی آمدنی کے بھی ان توقعات پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تاہم، کاروباری اعتماد کے سرویز حالیہ اور متوقع معاشی حالات اور اوسط شرح ہائے مبادلہ، روزگار، سیلنگ کے اوسط نرخ، مالی حالات اور طلب کے متعلق کاروباری اعتماد کی توقعات کو ظاہر کرتا ہے۔³⁷ رسدی دھچکوں کے حالات میں ملکی قیمتوں اضافہ، عالمی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ اور شرح مبادلہ پر دباؤ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی ان توقعات میں بگاڑ پر مبنی ہوا ہے۔

غذائی گروپ مہنگائی کا اہم محرک رہا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں غذائی گروپ کا حصہ تقریباً نصف تھا۔ حصے کے لحاظ سے اس اضافے کا بڑا محرک غیر تلف پذیر اجزات تھے۔ خصوصاً تازہ دودھ، گندم، آٹا، تیار غذا اور خوردنی تیل (کھانا پکانے کا تیل اور نباتی گھی) نے غیر تلف پذیر مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ سہ ماہی وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی پیداوار اور گلوبل مہنگائی کے سیلاب سے

شکل 3.25: گلہ بانی فیڈ کے خام مال کی اوسط قیمتیں (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کی مسلسل ملکی رسد کے بارے میں خدشات پیدا کر دیے، جس سے اس مدت میں رسدی مہنگائی کو مزید تقویت ملی۔ آخر میں، غذائی اور توانائی اجزاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ بھی کئی ایشیا کی قیمتوں، اجرتوں اور مہنگائی کی توقعات پر منتقل ہو گیا، جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تیزی مہنگائی میں نمایاں اضافے میں اپنا کردار ادا کیا۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسوں کی شرحوں اور کم از کم اجرت کی شرح میں اضافے جیسے کچھ میزانی اقدامات نے بھی غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 30.7 فیصد غذائی مہنگائی درج کی گئی، جو گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اسی مدت میں درج کی جانے والی اوسط مہنگائی کے مقابلے میں تین گنا سے زیادہ تھا۔ تیزی جز میں مالی سال 13ء کے بعد سے دوہندسی مہنگائی درج کی گئی۔ اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں توانائی گروپ میں مہنگائی کی سطح بڑھ کر 38.8 فیصد تک پہنچ گئی، جو ایک سال قبل 25.1 فیصد تھی۔

³⁵ ایچ ایم ایس، بیگ، ایس، اور ایم اے چودھری (2015ء)۔ ایک ترقی پذیر ملک میں مہنگائی کی توقعات اور معاشی تصورات: dsqx.sbp.org.pk/ccs/survey%20information/paper.

www.pdf

³⁶ ماخذ: بینک دولت پاکستان کے سرویز۔

³⁷ معاشی لٹریچر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مہنگائی کی توقعات توانائی اور خوراک کی قیمتوں کے رجحان، اوسط شرح مبادلہ، عالمی اجناس کی قیمتوں کے امکانات، مہنگائی سے متعلق سابقہ توقعات اور زرعی پالیسی فیصلوں پر

مبنی ہیں۔ ماخذ: R. Moessner (2022). Determinants of Inflation Expectations in the Euro Area; M. D. Patra and P. Ray (2010). Inflation: Expectations and Monetary Policy in India: An Empirical Exploration. International Monetary Fund

–Expectations and Monetary Policy in India: An Empirical Exploration. International Monetary Fund

اچھا	شہری											وزن	
	ششماہی 1	ششماہی 1	حصہ پہلی	ششماہی 1	ششماہی 1	وزن*	ششماہی 2	ششماہی 1	حصہ پہلی	ششماہی 1	ششماہی 1		
	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	
صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	100.0	
فزا	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	36.8	
تلف پذیر	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	4.5	
آلو	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	
پیاز	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	
ٹماٹر	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	0.3	
تازہ پھل	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
تازہ سبزیاں	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	1.5	
غیر تلف پذیر	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	25.9	
تازہ دودھ	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	7.1	
تیاراشیا	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	5.5	
نباتی گھی	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	
خوردنی تیل	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	1.0	
گندم کا آٹا	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	3.0	
گوشت	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	2.0	
مرغی	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
غیر غذائی غیر توانائی (توزی مہنگائی)	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	53.7	
کرایہ مکان	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	19.3	
ٹرانسپورٹ خدمات	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	
آلات اور سامان	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	
تعلیم	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	4.9	
سونی کپڑا	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	2.2	
دھلائی کا صابن / ڈیٹرجنٹ	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	1.4	
شادی ہال	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	1.7	
مواصلات	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	1.9	
توانائی	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	9.5	
برقی چارجز	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	4.6	
گیس چارجز	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	1.1	
موٹر ایندھن	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	2.9	
سیال	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	0.5	
ٹھوس ایندھن	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	0.4	

میں اضافے نے اس شعبے کی آپریشنل لاگت کو بڑھا دیا، جس سے دودھ کی مہنگائی مزید بڑھ گئی۔ تیسرا، سمعی شواہد کے مطابق ایندھن اور غذائی مہنگائی کے دورانی اثرات نے بھی دودھ کی مہنگائی کو بڑھانے میں جزوی کردار ادا کیا۔ آخری، تخمینوں کے مطابق 2022ء کے سیلاب نے گلہ بانی کی آبادی کو خاصا نقصان پہنچایا۔⁴⁰ مویشیوں کے اتنی بڑی تعداد میں نقصان نے بھی اس شعبے میں رسد کی صورت حال کو ابتر کر دیا، جس سے قیمتوں پر دباؤ بڑھ گیا۔

سیلاب کے باعث رسد کی قلت نے گندم اور آٹے کی قیمتوں پر شدید اثرات مرتب کیے

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری جز میں گندم اور اس کے آٹے کی مہنگائی میں بالترتیب 48.6 فیصد اور 31.2 فیصد اضافہ ہوا۔⁴¹ مالی سال 22ء کے دوران ملکی گندم کی پیداوار میں ریکارڈ 4.0 فیصد سال بسال کمی ہوئی، جس سے اس فصل کی طلب اور رسد کا فرق بڑھ گیا اور جون 2022ء سے گندم کی قیمت بڑھنا شروع ہو گئی (شکل 3.26)۔ موسم گرما کے تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں متعدد عوامل کی وجہ سے قیمت میں اضافے کے رجحان کو مزید تقویت ملی۔ پہلا، رسد کی قلت کے متعلق خدشات بڑھ گئے، کیونکہ سیلاب سے حکومت کی گندم ذخیرہ کرنے کی تنصیبات کے ساتھ ساتھ گھر انوں کے استعمال کے لیے کاشت کار برادری کی اناج کے ذخائر کو بھی جزوی نقصان پہنچا۔⁴² دوسرا، کھیتوں سے سیلابی پانی کے نکاس میں تاخیر کی وجہ سے گندم کی بروقت شجر کاری کے امکانات کے بارے میں پائی جانے والی بے یقینی نے مالی سال 23ء میں گندم کی فصل کے امکانات کو مزید بگاڑ

ہونے والے نقصانات تلف پذیر اور غیر تلف پذیر دونوں اجناس کی رسد کی قلت کا باعث بنے، جس کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں غذائی مہنگائی میں شدت آگئی (شکل 3.22)۔

غذائی مصنوعات کی رسد کی قلت نے گندم اور دالوں کی زیادہ درآمدات کی ضرورت کو بڑھا دیا (جدول 3.6)۔ اگرچہ عالمی غذائی قیمتوں میں اگست 2022ء سے کمی آنا شروع ہو گئی تھی لیکن پاکستانی روپے کی قدر میں مسلسل کمی نے کم قیمتوں کے فوائد کو زائل کر دیا اور غذائی گروپ میں قیمتوں میں اضافے کے رجحان پر دباؤ بڑھا دیا۔ خصوصاً، تلف پذیر غذائی باسکٹ (گندم، خوردنی تیل، نباتی گھی، چائے، دالیں) کی درآمدی اجناس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری علاقوں کی غذائی مہنگائی کو بڑھانے میں تقریباً 6.7 فیصدی درجے حصہ ڈالا، جو ایک سال قبل 2.9 فیصد تھا (شکل 3.24)۔³⁸

تازہ دودھ کی مہنگائی میں بڑھتی ہوئی آپریشنل اور مال برداری کی لاگت اور رسد میں بگاڑ نے اہم کردار ادا کیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تازہ دودھ کی مہنگائی دگنے سے بھی زیادہ ہو گئی اور مذکورہ ششماہی کی مجموعی مہنگائی میں اس کا حصہ سب سے زیادہ رہا (جدول 3.7)۔³⁹ اس اضافے میں متعدد عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ پہلا، زرعی مصنوعات کی جاری قلت کے سبب مکئی کے گودے، جنگلی جوار اور آٹل ایک جیسے گلہ بانی کی خوراک میں شامل خام مال کی لاگت میں خاصا اضافہ ہو گیا جو دودھ کی قیمتوں میں اضافے پر متبہ ہوا (شکل 3.25)۔ دوسرا، توانائی اور ایندھن کی قیمتوں

³⁸ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران دیہی علاقوں میں گندم، کھانا پکانے کے تیل، نباتاتی گھی، دالوں اور چائے کا حصہ تقریباً 10.9 فیصد رہا جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی یہ 3.6 فیصد تھا۔
³⁹ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی علاقوں کی مجموعی مہنگائی میں دودھ کی مہنگائی کا حصہ بڑھ کر بالترتیب 1.9 اور 2.5 فیصدی درجے ہو گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 0.8 اور 0.9 فیصدی درجے تھا۔

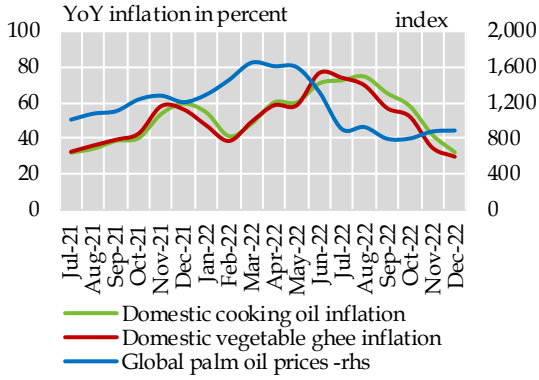
⁴⁰ شدید بارشوں اور اس کے نتیجے میں سیلاب سے گیارہ لاکھ سے زیادہ مویشیوں کو نقصان پہنچا۔ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات (2022)۔ پاکستان میں سیلاب 2022: آفت کے بعد ضروریات کی جانچ کی ضمنی رپورٹ، اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات۔

⁴¹ دیہی علاقوں میں گندم اور گندم کے آٹے کی مہنگائی میں بالترتیب 28.8 اور 46.6 فیصد اضافہ ہوا، جو پچھلے سال کی اسی مدت میں 5.0 اور 14.3 فیصد تھا۔

⁴² کسان اپنی گندم کی پیداوار اور 60 فیصد بیج، گاؤں اور گھریلو خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ذخیرہ کرتے ہیں۔ ماخذ: امریکہ کے محکمہ زراعت، اناج اور خوراک کی رپورٹ، اپریل 2020ء۔

⁴³ انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگرٹڈ ریٹائرڈ ڈیولپمنٹ اور پاکستان انٹیگرٹڈ ریسیورج کونسل (2022ء)۔ پاکستان میں 2022ء کا سیلاب: میٹلائٹ ڈینا کا استعمال کرتے ہوئے صوبہ سندھ میں فصلوں کے نقصانات کا تخمینہ۔ کھنڈو: آئی سی آئی ایم اوڈی، اور اسلام آباد: پی اے آر سی۔

شکل 3.27: خوردنی تیل کی مہنگائی بمقابلہ پام آئل کی عالمی قیمتیں

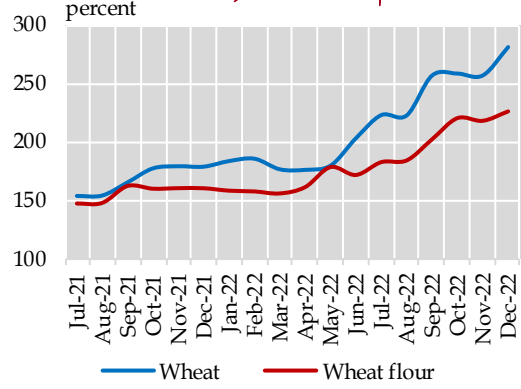


Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیداواری لاگت میں اضافے کے سبب خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری رہا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی اجزادوں میں خوردنی تیل (کھانا پکانے کا تیل اور نباتاتی گھی) کی قیمتوں میں 50 فیصد سے زائد اضافہ ہو گیا (جدول 3.7)۔ لہذا، جولائی 2022ء کے مہینے سے (شکل 3.27) پام آئل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے سال بسال کمی کے باوجود پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور ملکی پیداواری لاگت کے بڑھنے کے نتیجے میں ملکی خوردنی تیل کی قیمتوں میں اضافہ جاری رہا، اگرچہ اس کی رفتار سست تھی۔⁴⁷ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نباتاتی گھی کی قیمتیں بھی تیزی سے بڑھ گئیں۔⁴⁸

شکل 3.26: گندم کی اوسط قیمتیں (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

دیا، جس سے گندم کی مہنگائی بڑھ گئی۔ ان عوامل سے مالی سال 22ء کے لیے گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں بھاری اضافے کے اثرات میں شدت آگئی۔⁴⁴

طلب اور رسد کے فرق کو کم کرنے کے لیے حکومت نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خاصی مقدار میں گندم درآمد کی۔⁴⁵ تاہم، عالمی اجناس کی قدرے بلند قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر کے مسلسل گھٹنے کو مد نظر رکھتے ہوئے گندم کے آئل کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان کو بدلا نہیں جا سکا۔

⁴⁴ حکومت نے 2022ء میں کم از کم امدادی قیمت میں 22 فیصد اضافہ کرتے ہوئے اسے 2,200 روپے فی 40 کلوگرام کر دیا۔ ماخذ: زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس۔ ماخذ: www.amis.pk/Agristatistics/SupportPrice/wheat/wheat.html

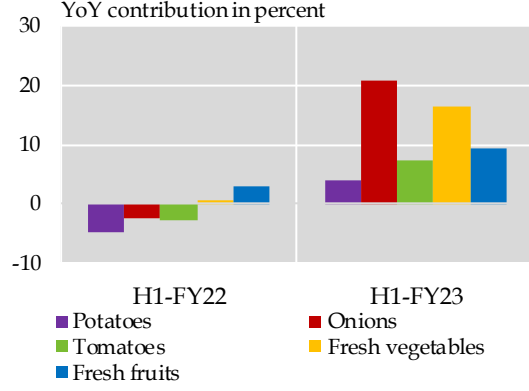
⁴⁵ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ سال کی کمی کے برعکس گندم کی درآمدی مقدار میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے خوراک کے صوبائی حکموں کے فوری مطالبے کے پیش نظر پاکستان کے اسٹاک سے 1.00 ملین میٹرک ٹن درآمد شدہ گندم میں سے پنجاب (0.50 ملین میٹرک ٹن)، سندھ (0.30 ملین میٹرک ٹن) اور کے پی کے (0.20 ملین میٹرک ٹن) کو فراہم کرنے کی اجازت دی۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 173 مورخہ 28 اکتوبر 2022ء، فنانس ڈویژن۔

⁴⁶ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا کے خوراک کے صوبائی حکموں کے فوری مطالبے کے پیش نظر پاکستان کے اسٹاک سے درآمد شدہ ایک ملین میٹرک ٹن گندم میں سے پنجاب (0.50 ملین میٹرک ٹن)، سندھ (0.30 ملین میٹرک ٹن) اور خیبر پختونخوا (0.20 ملین میٹرک ٹن) کو فراہم کرنے کی اجازت دی۔ بلوچستان۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 173 مورخہ 28 اکتوبر 2022ء۔ فنانس ڈویژن۔

⁴⁷ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں عالمی پام آئل کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے مائیشیا کے پام آئل کے اہم خریداروں (ہندوستان اور چین) کی کمزور طلب تھی، کیونکہ وہ مائیشیا کے پام آئل پر سو یا بین آئل کو ترجیح دے رہے تھے۔ ماخذ: امریکی محکمہ زراعت (2022ء)۔ مائیشیا: تیل کے بیج اور مصنوعات کی تازہ ترین معلومات۔ واٹشمن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت، اپریل 2020ء۔

⁴⁸ دیہی مہنگائی میں نباتاتی گھی کا حصہ شہری علاقوں کی نسبت زیادہ رہا۔ یہ دیہی اور شہری مراکز میں صرف کی باسکٹوں میں فرق کی وجہ سے ہے۔ دیہی علاقوں کے لوگ کھانا پکانے کے لیے کھانے کے تیل پر نباتاتی گھی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لیے دیہی غذائی باسکٹ میں زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے دیہی مہنگائی میں نباتاتی گھی کا حصہ زیادہ رہا۔

شکل 3.28: تلف پذیر غذائی مہنگائی کے محرکات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

غذا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگت سے تیار غذائی اجزاء کی مہنگائی مزید بڑھ گئی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار غذا کی مہنگائی میں 31.0 فیصد اضافہ ہو گیا، جبکہ ایک سال قبل یہ 11.3 فیصد تھا۔ گندم، خوردنی تیل، مرغی، بجلی اور ٹرانسپورٹ کی لاگت نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں، سہمی شوہد سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصاً سردیوں کے آغاز میں گیس کی نامناسب دستیابی نے منفی اثر ڈالا کیونکہ اس کی طلب اور رسد میں عدم مطابقت موجود تھی۔ درآمدات پر ملک کے بڑھتے ہوئے انحصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ایل این جی کی عالمی قیمت میں اضافے کے رجحان کے ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں کمی نے درآمدی گیس کی بڑھتی ہوئی لاگت میں کمی کر دی۔⁴⁹ چونکہ ریسٹوران اور بعض بڑی غذائی کمپنیاں کھانے پکانے کے لیے عام طور پر قدرتی گیس، ایل این جی کے سیلنڈر یا سیال ہائیڈروکاربنز استعمال کرتی ہیں، اس لیے توانائی کے ان ذرائع کی دستیابی کی بلند

لاگت کے ساتھ مقامی رسد کی دستیابی میں کمی نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیار غذائی گروپ کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مرغی کی قیمتوں میں بھی اضافے کا رجحان جاری رہا۔ مرغی کی فیڈ سمیت سویا بین کی خوراک کی بڑھتی ہوئی لاگت نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ سویا بین خوراک کے حصول کے لیے درآمدات پر زیادہ انحصار کیا جاتا ہے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیجوں کی درآمد پر پابندی عائد کر دی گئی، کیونکہ یہ بیج درآمدات کے بعض ضوابط پر پورا نہیں اتر رہے تھے۔⁵⁰ اس کے نتیجے میں رسد کی قلت شدید ہو گئی اور مرغی کی فیڈ کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شدید بارشوں اور سیلاب کے بعد گلہ بانی کے نقصانات کے نتیجے میں بھی مرغی اور گوشت (بکرے اور گائے) کی رسد میں تعطل پیدا ہو گیا تھا (جدول 3.7)۔⁵¹

شہری غذائی باسکٹ میں چائے کی قیمتوں کا حصہ تقریباً 2.3 فیصد تھا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 42.7 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں شہری غذائی باسکٹ میں اس کا حصہ 4.7 فیصد تھا۔⁵² اگرچہ چائے کی عالمی قیمتوں میں ستمبر 2022ء سے کمی شروع ہو گئی تھی، تاہم، پاکستانی روپے کی قدر میں

⁴⁹ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مائع گیس کی درآمدی قیمت 6.8 فیصد بڑھ گئی۔ اگرچہ درآمدی مقدار میں 94.4 فیصد کمی واقع ہوئی، تاہم مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدی قیمتیں 9.6 فیصد بڑھ گئیں۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁵⁰ سویا بین بنیادی طور پر چینائی طور پر تبدیل شدہ فصل ہے۔ اس کا کھانا پولٹری فیڈ کا ایک اہم جزو ہے۔

⁵¹ سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ سندھ تھا جس میں 378,000 سے زیادہ مویشی ضائع ہوئے۔ اموات میں سب سے زیادہ تعداد بکریوں کی تھی، جس کے بعد بھیڑ، گائے اور بھیڑوں کا نمبر آتا ہے۔ اس کے علاوہ، بلوچستان 325,000 جانوروں کے نقصان کے ساتھ دوسرا سب سے زیادہ متاثرہ صوبہ رہا جس میں سے صرف ضلع لسبیلہ میں نجی مرغی تھیں۔ 200,000 سے زیادہ مرغیاں ہلاک ہوئیں۔ خیبر پختونخوا میں تقریباً 93,500 جانور ضائع ہوئے جن میں سے تقریباً نصف حصہ کمرشل مرغی کا تھا۔ دوسرے صوبوں میں تقریباً 2,150 بکریوں، بھیڑوں اور مویشیوں کی اموات کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ پنجاب اور خصوصی علاقے سب سے کم متاثر ہوئے، جہاں جانوروں کے نقصانات بالترتیب 1,580 اور 550 تک رہے، ان میں خاص طور پر بکرے اور بھیڑیں شامل ہیں۔ ماخذ: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات (2022ء)۔ پاکستان میں سیلاب 2022ء: قدرتی آفت کے بعد ضروریات کی جانچ کا ضمنی جائزہ۔ اسلام آباد: وزارت منصوبہ بندی و ترقی اور خصوصی اقدامات۔

⁵² مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چائے کی قیمت میں 38.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 4.0 فیصد بڑھی تھی۔

زری پالیسی اور مہنگائی

خاص طور پر، مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں چائے کی مہنگائی 56.0 فیصد تک پہنچ گئی، جو مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں 27.9 فیصد تھی۔

تلف پذیر غذائی مہنگائی میں نمایاں اضافہ ہوا

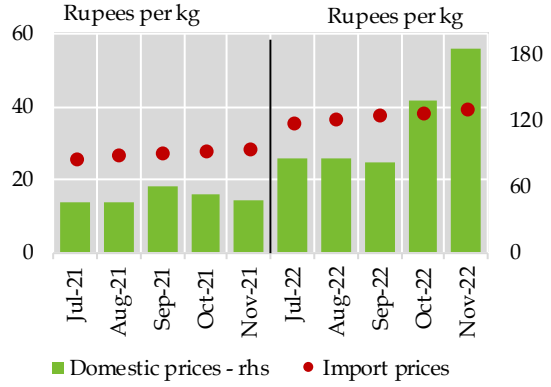
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری علاقوں میں 4.8 فیصد کمی کے مقابلے میں تلف پذیر غذائی گروپ کی مہنگائی میں 48.3 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہو گیا۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر موسم گرما کے سیلاب میں تازہ پھلوں اور سبزیوں کے خاصے نقصانات سے شروع ہوا جس نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تلف پذیر غذائی گروپ کے تقریباً تمام اجزاء کی مہنگائی کو بڑھا دیا (شکل 3.28)۔

خاص طور پر سندھ اور بلوچستان میں پیاز کی فصلوں کو ہونے والے خاطر خواہ نقصانات کی وجہ سے اکتوبر 2022 میں پیاز کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا، جس کی فصل عام طور پر ہر سال اکتوبر کے مہینے میں آتی ہے۔ پیاز کی عدم دستیابی نے شہری اور دیہی دونوں علاقوں کی مقامی مارکیٹوں میں قیمتوں پر دباؤ ڈالا۔ رسد کا فرق کم کرنے کے لیے، ملک نے ایران اور افغانستان سے پیاز درآمد کیں۔⁵⁵ مزید برآں، درآمدی قیمتیں گزشتہ سال کے مقابلے میں نسبتاً زیادہ رہیں،⁵⁶ اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستانی روپے کی قدر میں تیزی سے کمی نے پیاز کی ملکی قیمتوں کو سال بسال بنیادوں پر بڑھا دیا (شکل 3.29)۔

غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی شدت شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں بڑھ گئی

توزی (غیر غذائی غیر توانائی) مہنگائی مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 7.0 فیصد تھی، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد کی نوسال کی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔⁵⁷ مالی سال 22ء کی چوتھی سہ ماہی سے دوہندسی اضافے کا تسلسل

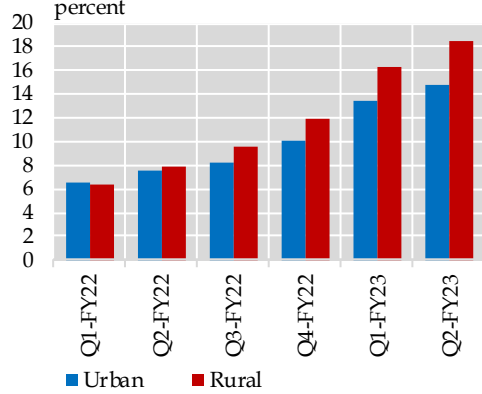
شکل 3.29: پیاز کی قیمتیں



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مسلسل کمی نے درآمدی چائے کی ملکی قیمتوں کو بلند سطح پر رکھا۔⁵³،⁵⁴ اس کے علاوہ، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کی مشکلات کے حالات میں چائے کی بڑھتی ہوئی ملکی قیمتیں اس کی مہنگائی میں مزید اضافے کا باعث بنیں۔

شکل 3.30: غیر غذائی غیر توانائی، سال بسال رجحانات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

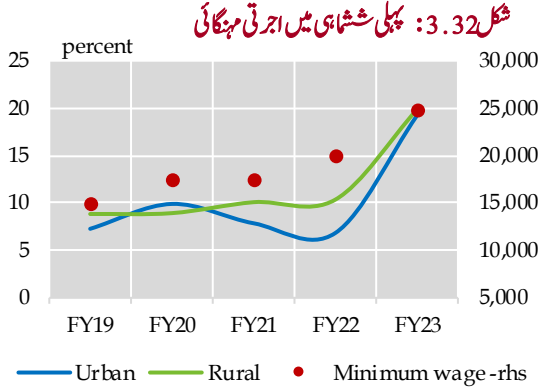
⁵³ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں عالمی سطح پر چائے کی قیمتوں میں 5.6 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ سال 14.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ماخذ: آئی ایم ایف۔

⁵⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں چائے کی درآمدی مقدار میں 0.2 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اس عرصے کے دوران درآمدی چائے کی پاکستانی روپے میں ماہیت 39.8 فیصد تک بڑھ گئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁵⁵ جولائی تا اکتوبر مالی سال 23ء کے دوران افغانستان سے پیاز کی درآمدی مقدار تیزی سے بڑھ گئی، اور یہ تقریباً 87 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 188 ہزار میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔ مزید برآں، ملک نے اسی مدت میں ایران سے (47 ہزار میٹرک ٹن) پیاز بھی درآمد کی، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں پیاز درآمد نہیں کی گئی تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁵⁶ جولائی تا نومبر مالی سال 23ء میں پاکستانی روپے (فی کلوگرام) میں پیاز کی درآمدی قیمتوں میں گزشتہ برس کی اسی مدت میں 0.4 فیصد کمی کے مقابلے میں 37.0 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

⁵⁷ غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی (شہری) میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 14.1 فیصد دوہندسی مہنگائی درج کی گئی، ایسا مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے بعد نو برسوں میں پہلی بار دیکھا گیا ہے۔



Source: Pakistan Bureau of Statistics & Ministry of Finance

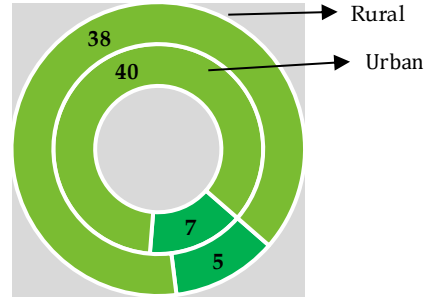
اقتصادی ماحول کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں برآمدات کی نمو (روپے کے لحاظ سے) میں 24.3 فیصد کمی ہوئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 29.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

معاشی سرگرمیوں میں نمایاں کمی سے معیشت کے مختلف شعبوں کی آمدنی کو نقصان پہنچا۔ مزید برآں، سیلاب کی وجہ سے زرعی پیداوار اور مولیشیوں کو نمایاں نقصانات سے نشانہ بنی ہوئی ہے کہ دیہی آمدنیوں میں بھی کمی آگئی تھی۔ اس کے علاوہ، ترسیلات زر میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال بنیادوں پر کافی کمی دیکھی گئی۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران آٹوموبائلز، سینٹ، اور پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سمیت ملکی طلب کے تمام اہم اظہاریوں میں سال بسال بنیادوں پر کافی کمی دیکھی گئی (جدول 3.3)۔

دوسری طرف توانائی اور ایندھن کی بلند قیمتوں، پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، منتخب درآمدات پر عارضی پابندیاں عائد کرنے، اور ٹیکسوں اور دیگر محصولات میں اضافے کے مشترکہ اثرات کے نتیجے میں غیر غذائی غیر توانائی جزیں مہنگائی بڑھ گئی۔⁵⁸ مزید برآں، غذائی ایشیا اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے حقیقی آمدنی اور

برقرار رکھتے ہوئے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کی دونوں سہ ماہیوں میں شہری اور دیہی اجزا میں قومی مہنگائی کی رفتار میں مزید اضافہ دیکھا گیا (شکل 3.30)۔ پھیلاؤ کے لحاظ سے، غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کی وسعت کافی بڑھ گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی علاقوں میں تقریباً پچاس فیصد ذیلی اشاریے ایک سال پہلے کے مقابلے میں زیادہ مہنگائی کو ظاہر کرتے ہیں (شکل 3.31)۔

شکل 3.31: غیر غذائی غیر توانائی کا پھیلاؤ: پہلی ششماہی م 23ء



- Sub-indices showing inflation less than or equal to H1-FY22
- Sub-indices showing inflation more than H1-FY22

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مہنگائی کی بلند توقعات کے علاوہ، قومی مہنگائی کا بڑھتا ہوا رجحان لگتی عوامل کی بھی عکاسی کرتا ہے، جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی طلب میں سکتاؤ کی علامات واضح تھیں۔ پچھلے سال متعارف کرائے گئے طلب میں کمی کے اقدامات، زراعت کو سیلاب سے بچنے والے نقصانات، درآمدات پر عارضی پابندیاں اور ملکی معاشی ماحول میں مجموعی بگاڑ جیسے متعدد عوامل معاشی سرگرمی کو سست کرنے کا باعث بنے، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی طلب کم ہو گئی۔ خاص طور پر، جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران ایل ایس ایم کی پیداوار میں 3.7 فیصد کمی ہوئی، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 8.2 فیصد اضافے کے برعکس تھی۔ مزید برآں، عالمی طلب میں سست رفتاری اور ناسازگار ملکی

⁵⁸ حکومت نے کم ہوائی 2022ء سے پیٹرول کی قیمتوں میں پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) وصول کرنا شروع کر دی۔ ماخذ: اوگرا (www.ogra.org.pk/e-10-gasoline-prices)۔ کاغذ اور پتھر بورڈ، تاروں (لوہے اور دھاتی مرکب سے بنی) اور آپٹک فائبر کیبل پر ریگولیٹری ڈیوٹی بلز 10، 30 اور 20 فیصد تک بڑھادی گئی۔ موٹر گاڑیوں پر ریگولیٹری ڈیوٹی بھی اگست 2022ء میں 15 فیصد سے بڑھ کر 100 فیصد ہو گئی۔ ماخذ: ریویو یونیورسٹی (ایم او ایف) اور ایف بی آر۔

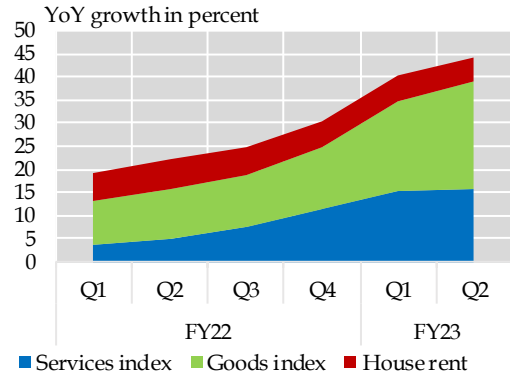
زری پالیسی اور مہنگائی

پہلی ششماہی میں بحیثیت مجموعی آلات اور سامان بشمول بیوٹی پرائڈ کلس اور ٹوائٹلریز، ٹرانسپورٹ خدمات، دھلائی کے اجزا بشمول صابن اور ڈٹرجنٹ، سوتی کپڑے، شادی ہال چارجز، اور موٹر گاڑیاں شہری قومی مہنگائی کے اہم محرکات میں شامل ہیں (شکل 3.34)۔

ان زمروں میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وضاحت پیداواری لاگت میں عمومی اضافے بشمول بجلی اور ایندھن کی قیمتوں، اجرتوں، خام مال کی قیمتوں اور پاکستانی روپے کی قدر میں کمی سے ہوتی ہے۔ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں تعمیراتی خام مال کے اشاریے میں نمایاں اضافے کی وجوہات میں سینٹ اور سینٹ کے بلاکس، اینٹیں، بگری، ریت اور لوہے کی سلاخوں کی بلند قیمتیں شامل ہیں (شکل 3.35)۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موٹر گاڑیوں کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا، جو پاکستانی روپے کی قدر میں بھاری کمی اور پیداواری لاگت میں اضافے کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں قومی مہنگائی میں خدمات کے اشاریے میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا۔ جاذب توانائی خدمات جیسے کہ ٹرانسپورٹ اور ذاتی آرائش کی خدمات، توانائی کی زیادہ لاگت کی

شکل 3.33: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے ذرائع (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

افراد قوت کی فلاح پر منفی اثر ڈالا، جس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں اجرتی مہنگائی بڑھ گئی۔⁵⁹ مالی سال 23ء میں نسبتاً بلند کم از کم اجرت کے اثر کی عکاسی اجرتی مہنگائی سے بھی ہوتی ہے (شکل 3.32)۔⁶⁰

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حصے کے لحاظ سے ایشیا اور خدمات کی مہنگائی میں کافی اضافہ ہوا، جس میں زیادہ حصہ ایشیا کارہا (شکل 3.33)۔ مالی سال 23ء کی

شکل 3.34: غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی میں حصہ ڈالنے والے اہم اجزا (شہری)، سال بسال نمونہ

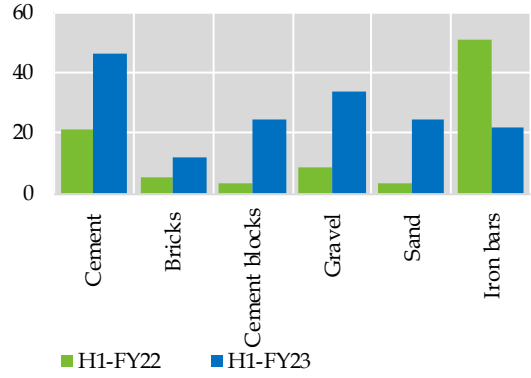
	2021							2022											
	Wt.	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec	Jan	Feb	Mar	Apr	May	Jun	Jul	Aug	Sep	Oct	Nov	Dec
Core Inflation	53.7	6.8	6.3	6.4	6.7	7.6	8.3	8.2	7.8	8.9	9.1	9.7	11.5	12.0	13.8	14.4	14.9	14.6	14.7
House Rent	19.3	6.0	6.0	6.0	6.6	6.6	6.6	6.1	6.1	6.1	5.6	5.6	5.6	5.6	5.6	5.6	5.3	5.3	5.3
Transport services	1.8	8.5	-0.8	-0.3	0.8	12.2	12.7	11.6	9.3	19.1	20.3	22.4	34.8	39.7	44.6	42.4	41.3	33.4	28.4
Appliances/articles	3.0	12.1	11.6	12.1	12.5	12.0	11.7	11.6	9.0	9.9	9.5	10.3	14.4	15.8	19.6	22.1	23.8	24.3	25.7
Cotton Cloth	2.2	9.8	9.8	9.8	9.8	8.6	9.9	10.1	11.3	10.9	12.5	12.5	15.7	18.1	23.5	23.7	24.2	22.2	21.4
Washing soap/detergen	1.4	12.2	12.6	12.3	12.5	14.4	16.6	18.0	17.1	16.7	17.2	18.7	22.6	24.7	28.9	37.7	41.5	43.4	46.6
Marriage hall charges	1.8	3.4	2.5	2.6	2.2	9.2	12.6	12.8	13.5	13.3	13.2	13.2	21.5	21.7	24.2	24.3	24.5	18.8	17.0
Motor vehicles	0.8	2.8	2.8	2.4	3.3	8.0	8.0	7.6	8.5	10.3	16.2	19.7	20.9	24.0	38.4	34.9	34.3	28.2	27.5

Red: Highest; Green: Lowest

Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁵⁹ اجرت کے اشاریے میں کپڑوں کی سلائی، صفائی ستھرائی اور دھلائی، تعمیراتی اجرت کی شرحیں، کوڑا اٹھانا، گھریلو مدد، ڈاکٹر کی فیس، دانتوں کی خدمات، میکاکی خدمات، اور ذاتی آرائش کی خدمات شامل ہیں۔
⁶⁰ وفاقی حکومت نے 2021-22ء میں کم از کم اجرت بڑھا کر 20,000 روپے (17,500 روپے سے) کر دی۔ 2022-23ء میں صوبوں نے کم از کم اجرت بڑھا کر 25,000 روپے ماہانہ کر دی۔ ماخذ: صوبائی افرادی قوت اور انسانی وسائل کے شعبوں کے نوٹیفیکیشن۔

شکل 3.35: تعمیراتی خام مال کے اجزائی مہنگائی (شہری)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 3.8: خدمات میں غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی کے سرفہرست حصہ دار (شہری)

اوسط مہنگائی	مہنگائی	
	پہلی ششماہی	پہلی ششماہی
	م س 23ء	م س 22ء
غیر غذائی غیر توانائی مہنگائی (خدمات)	15.4	4.4
ٹرانسپورٹ خدمات	38.0	5.4
تعلیم	10.6	2.2
شادی ہال کے چارجز	21.6	5.5
ذاتی آرائش کی خدمات	26.0	7.0
کپڑوں کی سلائی	16.6	8.3

پاکستان دفتر شماریات

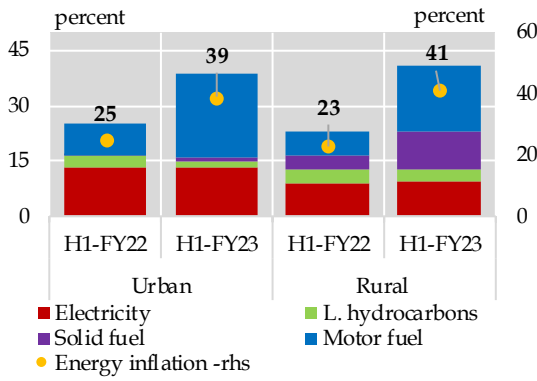
چارچ میں کم ردوبدل کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی سے بجلی کی قیمتوں میں اضافے کی رفتار کم ہو گئی (شکل 3.38)۔

ستمبر 2022ء کے دوران، حکومت نے بجلی کے صارفین کے لیے ایک ریلیف پیکیج کا اعلان کیا جس کی وجہ سے اس ماہ کے دوران توانائی کی مہنگائی کم ہو گئی۔ تیل کی عالمی

وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئیں۔ خصوصاً، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موثر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ خدمات میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا (جدول 3.8)۔ میکاکی، صفائی / دھلائی، کپڑوں کی سلائی اور شادی ہال کے انتظامات سے متعلق اس طرح کی دیگر خدمات نے بھی غیر غذائی غیر توانائی باسکٹ میں خدمات کی بڑھتی قیمتوں میں حصہ ڈالا۔

توانائی کی مہنگائی میں اضافہ جاری رہا

شکل 3.36: توانائی کی مہنگائی میں حصہ

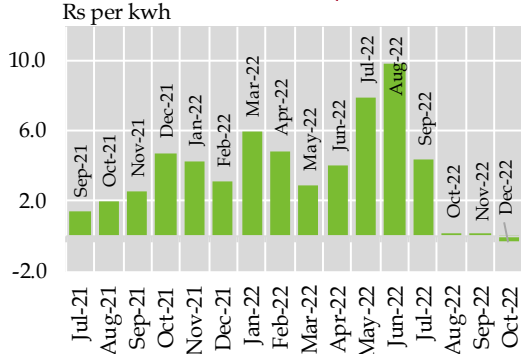


Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں توانائی کی مہنگائی میں سال بسال نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ توانائی کی مہنگائی میں موثر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کو بالادستی حاصل رہی، جس کے بعد بجلی کے چارجز میں اضافے نے اثرات مرتب کیے۔ تاہم، دیہی علاقوں کے معاملے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹھوس ایندھن کی قیمتوں میں اضافے نے بھی توانائی کی مہنگائی میں اہم کردار ادا کیا (شکل 3.36)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی قیمتوں میں اضافہ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت بجلی کے نرخوں میں سالانہ اور سہ ماہی ردوبدل کے باعث ہوا (جدول 3.9)۔ خاص طور پر، حکومت نے مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے لیے جولائی، اگست اور اکتوبر 2022ء کے دوران تین مراحل میں بجلی کی مشترکہ سالانہ نئی بنیاد متعارف کرائی، جس کی وجہ سے ان مہینوں میں بجلی کے چارجز بڑھ گئے (شکل 3.37)۔ تاہم، اگست 2022ء سے تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے نتیجے میں فیول

شکل 3.38: ایندھن کے چارج میں ردوبدل



Note: x-axis indicates months for which FCA was charged

Source: National Electric Power Regulatory Authority

کم ہو گئی۔ مزید برآں، مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے برخلاف جب پیٹرولیم کی قیمتیں جی ایس ٹی کے تحت تھیں، سبزی ٹیکس کی عدم موجودگی سے بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرول کی قیمتوں کو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں قدرے کم سطح پر رکھنے میں سہولت ملی (شکل 3.39)۔

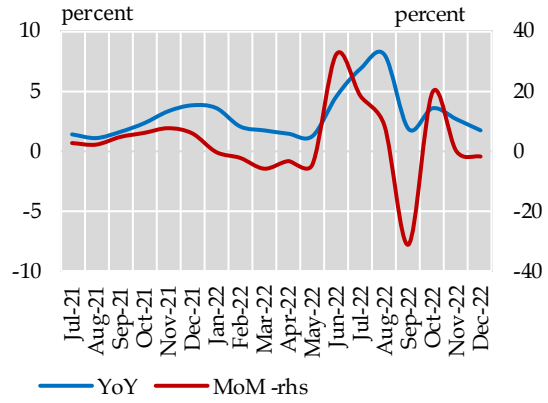
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران موٹر ایندھن کے علاوہ ٹھوس ایندھن بشمول کونلہ اور لکڑی نے بھی دیہی علاقوں میں توانائی کی مہنگائی میں اہم کردار ادا

جدول 3.9: بجلی کی قیمتوں میں سالانہ اور سہ ماہی ردوبدل

مشترک ٹیبل کی تاریخ	
سالانہ نواساس بندی	
25 جولائی 2022ء	پہلا مرحلہ (3.50 روپے / کلوواٹ آور)
کیم اگست 2022ء	دوسرا مرحلہ (3.50 روپے / کلوواٹ آور)
کیم اکتوبر 2022ء	تیسرا مرحلہ (0.91 روپے / کلوواٹ آور)
ٹیرف میں سہ ماہی ردوبدل	
کیم جون 2022ء	بجلی سہ ماہی۔ م س 22ء (0.57 / کلوواٹ آور)
7 جولائی 2022ء	دوسری سہ ماہی۔ م س 22ء (1.55 روپے / کلوواٹ آور)
23 اگست 2022ء	تیسری سہ ماہی۔ م س 22ء (0.51 روپے / کلوواٹ آور)
20 اکتوبر 2022ء	چوتھی سہ ماہی (3.21 روپے / کلوواٹ آور)

ماخذ: آئی ایم ایف، نیپ، وزارت خزانہ

شکل 3.37: توانائی کی مہنگائی (شہری)

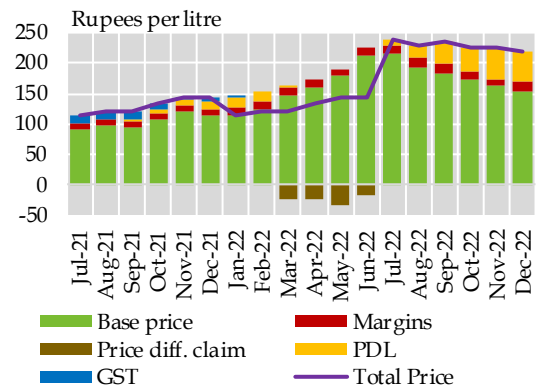


Source: Pakistan Bureau of Statistics

قیمتوں میں زری کے اثرات اور ریلیف چیکینج کی عکاسی کرتے ہوئے ستمبر، نومبر اور دسمبر 2022ء کے دوران توانائی کی قیمتوں میں ماہ بہ ماہ نمو منفی رہی۔⁶¹

مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں موٹر ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا جو پیٹرولیم ڈیپولینٹ لیوی کے نفاذ، تیل کی بلند عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے۔ تاہم، عالمی خام تیل کی قیمتوں میں اگست 2022ء سے کمی شروع ہو گئی جس کی وجہ سے موٹر فیول کی مہنگائی ماہ بہ ماہ بنیادوں پر

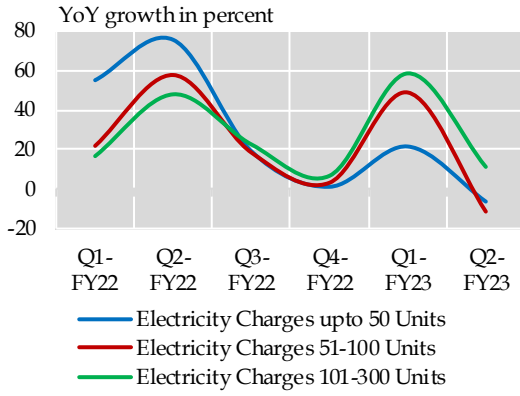
شکل 3.39: پیٹرول کی قیمتوں کے اجزائے ترکیبی



Source: Oil & Gas Regulating Authority

⁶¹ توانائی کی قیمتوں کی ماہ بہ ماہ نمو میں 1.1، 0.2، 1.9 اور 1.9 فیصد کمی آئی ہے، جبکہ شہری مراکز میں توانائی کی قیمتوں میں ستمبر، نومبر اور دسمبر 2022ء کے مہینوں میں بالترتیب 18.9، 24.5، اور 15.4 فیصد ماہ بہ ماہ نمودار کی گئی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

شکل 3.41: بجلی کی قیمتوں کے رجحانات (شہری)

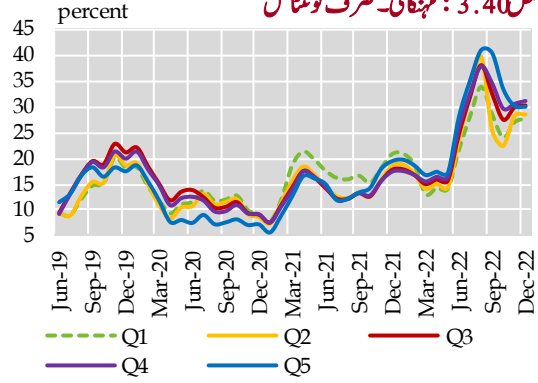


Source: Pakistan Bureau of Statistics

سب سے کم اور سب سے زیادہ کونٹیکٹ کی قیمتوں کی فرق بنیادی طور پر اس رجحان کی وضاحت کرتا ہے۔ کم قیمتوں والے کونٹیکٹ میں کھانے کی مصنوعات جیسے گندم، دودھ، چینی اور نباتاتی گھی کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ توانائی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے یہ گروپ لکڑی اور زرعی فضلے جیسی سستی مصنوعات کو ترجیح دیتا ہے۔⁶³ جبکہ ان بنیادی غذائی اجزاء کے علاوہ بلند قیمتوں والے کونٹیکٹ میں گوشت اور پھلوں کے ساتھ ساتھ ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کے کھانے کا نسبتاً بڑا حصہ ہوتا ہے۔⁶⁴

مجموعی طور پر، اس کونٹیکٹ میں صرف کی باسکٹ میں غذائی گروپ کا حصہ کم ہے اور اس میں ٹیکسٹائل، کپڑوں اور جو توں جیسی مصنوعات کی بڑی تعداد شامل ہے۔ توانائی کے گروپ میں، زیادہ کھیت والے کونٹیکٹ میں صارفین بجلی اور گیس کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لہذا، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں بجلی کی قیمتوں میں ہوشیار اضافے کے اثرات سے کم قیمتوں والے کونٹیکٹ کے صارفین نسبتاً کم متاثر ہوئے (شکل 3.41)۔

شکل 3.40: مہنگائی۔ صرف کونٹیکٹ



Note: SPI is compiled on 2015-16 base

Source: Pakistan Bureau of Statistics

کیا۔ دیہی علاقوں میں ٹھوس ایندھن کو گیس کے متبادل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سستی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ گیس کی قلت کے سبب کونٹیکٹ اور لکڑی کی مانگ میں مزید اضافہ ہو گیا، جس کی وجہ سے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹھوس ایندھن کی قیمتیں بڑھ گئیں۔

بلند مہنگائی نے بلند ترین صرف کی باسکٹ میں صارفین کو سب سے زیادہ متاثر کیا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف کی تمام باسکٹوں کے صارفین گزشتہ سال کے مقابلے میں مہنگائی میں اضافے سے زیادہ متاثر ہوئے۔ تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف والے گروپوں میں کم قیمتوں والے کونٹیکٹ (17,732 اور 22,888 روپے تک) کے ساتھ ساتھ زیادہ صرف والی باسکٹ (44,175 روپے سے زیادہ) کے مقابلے میں نسبتاً کم مہنگائی کا سامنا کرنا پڑا (شکل 3.40)۔⁶²

⁶² کونٹیکٹ کا صرف: کیو 1 (17,732 روپے) تک، کیو 2 (17,733-22,888 روپے)، کیو 3 (22,889-29,517 روپے) اور کیو 4 (29,518-44,175 روپے) سے زائد)۔ پاکستان دفتر

شماریات۔

⁶³ ماخذ: گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے 2018-19۔

⁶⁴ ماخذ: گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے 2018-19۔

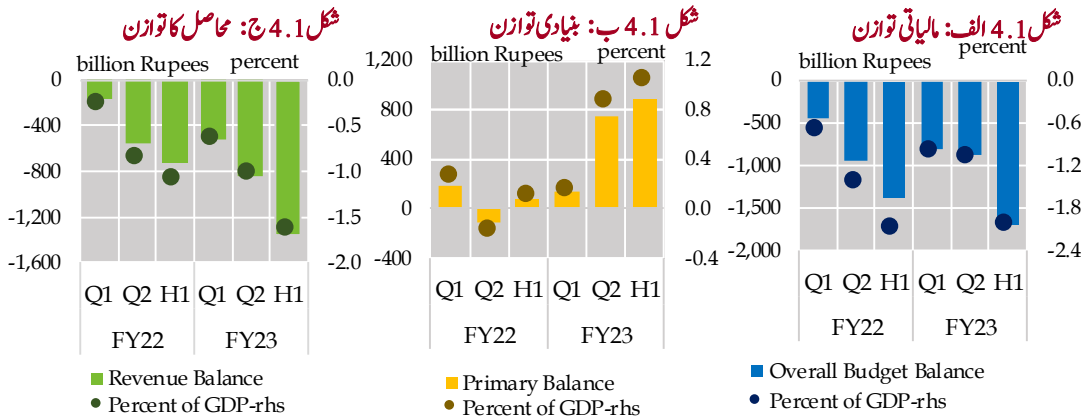
4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

گذشتہ برس کی نسبت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بلحاظ جی ڈی پی برقرار رہا؛ جبکہ ابتدائی زر فاضل میں نمایاں اضافہ درج کیا گیا جس کی بنیادی وجہ غیر سودی اخراجات میں واضح کمی آنا اور مجموعی آمدنی میں اضافے کی رفتار قدرے بڑھنا تھی۔ غیر سودی مصارف میں سست روی کی بڑی وجہ زر اعانت اور گرانٹس میں واضح کمی آنا تھی۔ آمدنی جمع کرنے حکومتی اقدامات، مہنگائی اور بلند سودی شرحوں کے باعث ٹیکس وصولیاں بڑھیں — بیشتر بلاواسطہ ٹیکس؛ جبکہ پیٹرولیم لیوی میں اضافے اور صوبوں اور سرکاری شعبوں کے کاروباری اداروں کی طرف سے بلند مارک اپ ادائیگیوں کے سبب کی غیر ٹیکس آمدنی بڑھ گئی۔ دوسری طرف، آمدنی کے خسارے میں کمی آئی، جو مجموعی محاصل کی نسبت اخراجات جاریہ کی بلند نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ حکومت نے ترقیاتی اخراجات محدود رکھے، تاہم سودی اخراجات، جن میں گذشتہ برس کمی آئی تھی، بہ سرعت بحال ہو گئے۔ مزید برآں، ایف بی آر درآمدات میں کمی اور سست معاشی سرگرمیوں کے سبب ششماہی ہدف حاصل نہ کر سکا۔ حکومت نے بیرونی مالکاری کی کمی کے سبب اینے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی وسائل پر انحصار کیا۔ اضافی قرضوں کا جھکاؤ طویل مدتی، رواں شرح کے پی آئی بیز اور اجارہ صکوک کی جانب رہا۔ اگرچہ خاکہ قرض میں طوالت کے سبب اجرائے ثانی کے امکانات کم ہوئے، تاہم شرح سود میں اضافے کے ماحول کے سبب اس کی نوقیمت بندی کے خطرات بڑھ گئے۔

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ¹

تاہم، گذشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں محصولاتی توازن، جو اخراجات جاریہ کی مالکاری کے لیے مجموعی محاصل کی استعداد کا تعین کرتا ہے، کم ہو گیا (شکل 4.1 ج)۔ اس کی وجہ گذشتہ برس کی نسبت مارک اپ ادائیگیوں میں بڑا اضافہ ہوا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ برس کے 0.7 فیصد کی نسبت

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت مالیاتی خسارہ 2.0 فیصد رہا (شکل 4.1 الف)۔² تاہم، غیر سودی اخراجات معتدل ہونے کے ہمراہ محاصل میں معقول اضافہ ابتدائی توازن میں کے بلند زر فاضل کا سبب بنا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ابتدائی توازن میں جی ڈی پی کا 1.1 فیصد زر فاضل درج کیا گیا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 0.1 فیصد تھی (شکل 4.1 ب)۔



Source: Ministry of Finance

¹ اس سیکشن اور پورے باب میں، نظر ثانی شدہ جی ڈی پی کی م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مختلف اظہار یوں کی کارکردگی جانچنے کے لیے استعمال کیا گیا۔

² م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ سالانہ ہدف کا 44.3 فیصد رہا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 28.9 فیصد تھا۔

جدول 4.1: پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی اظہاریے

ارب روپے، فیصدی نمو

نمو	جی ڈی پی کا فیصد		م			
	م 23	م 22	م 22	م 22	م 22	
1- مجموعی حاصل (الف+ب)	5.6	5.9	18.8	18.0	4,698.9	3,956.0
(الف) ٹیکس حاصل	4.4	4.8	16.9	29.9	3,731.9	3,191.0
وفاقی	4.1	4.4	17.4	32.1	3,428.8	2,919.8
صوبائی	0.4	0.4	11.7	10.3	303.0	271.2
2- نان ٹیکس	1.1	1.1	26.4	-14.6	967.1	764.9
وفاقی	1.1	1.0	28.5	-17.8	896.4	697.4
صوبائی	0.1	0.1	4.5	43.1	70.7	67.6
2- مجموعی اخراجات (الف+ب+ج)	7.6	8.0	19.8	18.7	6,382.4	5,327.8
(الف) اخراجات جاریہ	7.2	7.0	29.6	16.0	6,061.2	4,675.7
جس میں: مارک اپ ادائیگیاں	3.1	2.2	77.1	-1.5	2,573.1	1,452.9
دفاع	0.8	0.8	22.7	7.0	638.9	520.5
نان مارک اپ جاریہ اخراجات (وفاقی)	4.1	4.8	8.2	26.2	3,488.2	3,222.8
(ب) ترقیاتی اخراجات اور خاص قرض گاری	0.8	0.9	11.4	24.8	636.6	571.5
(ج) شماریاتی فرق	-0.4	0.1	-491.2	4,145.4	-315.4	80.6
3- مجموعی بچت توازن	-2.0	-2.0	22.7	20.6	-1,683.5	-1,371.8
4- ابتدائی توازن	1.1	0.1	997.3	-76.0	889.6	81.1
5- حاصل (الف+ب)	-1.6	-1.1	89.3	6.1	-1,362.3	-719.7
6- قرضے (الف+ب)	2.0	2.0	22.7	20.6	1,683.5	1,371.8
(الف) بیرونی (خالص)	-0.4	1.5	-128.9	125.7	-296.3	1,025.6
(ب) ملکی (خالص)	2.4	0.5	471.9	-49.4	1,979.8	346.2

ماخذ: وزارت خزانہ

اخراجات میں تیزی سے اضافے اور ایف پی آر ٹیکسوں میں ہدف سے کم نمو کی وجہ سے م 23 کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ تقریباً م 21 کی پہلی ششماہی کے برابر رہا۔

م 23 کی پہلی ششماہی میں مجموعی اخراجات میں اضافہ گزشتہ سال کی نسبت تھوڑا سا بلند رہا، جو موجودہ اور ترقیاتی اخراجات دونوں میں توسیع سے منسوب ہے۔ موجودہ اخراجات میں نصف سے زائد اضافہ بڑی مارک اپ ادائیگیوں سے ہوا، جو شرح سود میں اضافے کے ماحول کے سبب قرضوں میں بلند اضافے اور رواں

مجموعی صوبائی اکاؤنٹس میں بھی جی ڈی پی کا 0.1 فیصد پست زر فاضل درج کیا گیا (جدول 4.1)۔

درست پس منظر میں دیکھا جائے تو آئی ایم ایف کے توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت مالیاتی استحکام کے لیے جاری کوششوں کے دوران، م 23 میں حکومت نے بچت خسارے کا ہدف کم کر کے اسے جی ڈی پی کا 4.9 فیصد مقرر کیا، جو پچھلے سال 7.9 فیصد تھا۔ ٹیکس وصولی میں مضبوط توسیع اور توانائی کے زیر اعانت اور گرانٹس میں کمی مطلوبہ مالیاتی نتائج کے اہم عناصر تھے۔ تاہم، سودی

مجموعی حاصل (2+1)		1 سہہ		2 سہہ		پہلی ششماہی		مجموعی	
م 2023ء	م 2022ء	م 2023ء	م 2022ء	م 2023ء	م 2022ء	م 2023ء	م 2022ء	م 2023ء	م 2022ء
1,809	2,017	2,147	2,682	3,956	4,699	3,191	3,732	18	18.8
1,533	1,782	1,658	1,950	3,191	3,732	2,920	3,429	29.9	16.9
1,398	1,634	1,522	1,795	2,920	3,429	2,71	3,03	32.1	17.4
135	148	136	155	271	303	271	303	10.3	11.7
276	235	489	732	765	967	765	967	-14.6	26.4

ماخذ: وزارت خزانہ

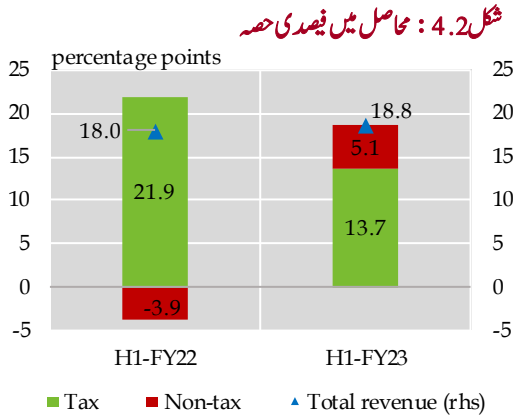
گرائنٹس تھیں۔ گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت م 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ترقیاتی اخراجات میں معتدل نمود دکھائی دی۔

محاصل کے اعتبار سے، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس محاصل اور نان ٹیکس محاصل دونوں میں اضافہ ہوا۔ علی الخصوص، نان ٹیکس محاصل نے پچھلے سال کے رجحانات تبدیل کر دیے، اور گزشتہ برس کی اسی مدت کی نسبت یہ محاصل کی نمو کو تھوڑا سا بڑھانے میں مددگار ثابت ہوئے۔ ٹیکس محاصل میں ساری کی ساری نمو گھریلو ٹیکسوں (بلا واسطہ ٹیکس، سیلز ٹیکس، ایف ای ڈی) سے پیدا ہوئی، اس کے برعکس گزشتہ سال درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں نے بنیادی طور پر نمو کو تقویت دی تھی۔ نتیجتاً، بلا واسطہ ٹیکسوں کے ذریعے ملکی ٹیکسوں میں نمو تقریباً مکمل طور پر وضاحت ہوتی ہے، جس میں مالی سال 23ء کے بجٹ میں متعارف کرائے گئے محاصل جمع کرنے کے اقدامات - بشمول بینکوں اور غیر بینک فرموں پر نئے سپر ٹیکس کا نفاذ، بلند مہنگائی اور شرح سود کے محاصل پر اثرات اور ایف بی آر کے عند الطلب وصولی کے نوٹسز کے ذریعے بلند وصولیاں - سے بڑی تحریک ملی۔ ایف بی آر کی ٹیکس ایڈمنسٹریشن کی کوششیں اور اصلاحات بھی ان پیش رفتوں کے لیے معاون ثابت ہوئیں۔

شرح قرض کے بڑھتے ہوئے حصے کی وجہ سے بحال ہوا۔ م 23ء کی پہلی ششماہی میں زراعت اور گرائنٹس میں خاطر خواہ کمی کی وجہ سے غیر سودی اخراجات جاریہ میں کمی واقع ہوئی، جبکہ دیگر اخراجات بشمول پنشن، سول حکومت چلانے اور دفاعی خدمات میں نمایاں اضافہ درج ہوا۔ سول حکومت چلانے پر بلند اخراجات عارضی ریٹیف الاؤنسز کے اعلان اور وفاقی سول، ڈیفنس اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس این) کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسی طرح پنشن کی شرحوں میں سالانہ اضافے کی وجہ سے پنشن کی ادائیگیاں بھی بڑھ گئیں۔

دوسری جانب، بجلی کے شعبے کی زراعت بشمول گردشی قرضہ مینجمنٹ پلان (CDMP) کے تحت بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز)، خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی بی) واپڈا/پیکو اور کے الیکٹرک کو نرخوں میں فرق کی ادائیگیاں بجٹ اہداف سے کم رہیں، حالانکہ م 23ء کی پہلی ششماہی میں گردشی قرضوں میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح کاسکراڈ گرائنٹس کے مجموعی حجم میں بھی نظر آتا ہے، جس کی بنیادی وجہ کووڈ سے متعلقہ ادائیگیوں کی عدم موجودگی ہے۔³ سیلاب متاثرین کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے ذریعے تقسیم کردہ رقوم سب سے بڑی وفاقی

³ م 22ء کی پہلی ششماہی میں کووڈ سے متعلقہ گرائنٹس، وفاقی گرائنٹس کے لیے ایک بڑا ذریعہ بنی رہیں، اور اس میں 102 ارب روپے تھا۔



Source: Ministry of Finance

سہ ماہی دار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی سہ ماہی کی نسبت دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی آمدنی میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ جس کا سبب دوسری سہ ماہی میں غیر ٹیکس حاصل کا مثبت حصہ تھا، جو مارک اپ ادائیگیوں (پی ایس ایز اور دیگر سے)، تیل اور گیس کی رائلٹی، اور اسٹیٹ بینک کے زائد منافع کی منتقلی (بشمول گزشتہ سال کے بقایا جات) کے نتیجے میں بڑھا۔ دونوں سہ ماہیوں میں ٹیکس حاصل میں تقریباً ایک ہی رفتار سے اضافہ ہوا۔

اگرچہ وفاقی ٹیکس حاصل کو ایف بی آر کے انتظامی اور حاصل مجتمع کرنے کے اقدامات، نیز مہنگائی اور بڑھتی ہوئی شرح سود کے حاصل پر اثرات سے جلا ملی، تاہم، درآمدات میں سست روی، سیلاب، اور معدوم معاشی سرگرمیوں کی وجہ سے اس سلسلے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ شرح مبادلہ میں کمی نے درآمدات میں کمی کے اثرات کو جزو آہم کر دیا۔

ایف بی آر ٹیکس

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی خالص ٹیکس وصولی میں 17.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال 32.5 فیصد تھا (جدول 4.3)۔ لگ بھگ یہ تمام تر اضافہ گھریلو بلا واسطہ ٹیکسوں کی بدولت حاصل ہوا، جن میں م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 56.3 فیصد اضافہ درج کیا گیا۔ گھریلو سبز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں بھی اضافہ ہوا؛ تاہم، درآمدات سے متعلقہ اجزا (بشمول کسٹم ڈیوٹی) میں کمی نے اسے زائل کر دیا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں

درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کی وجہ سے ٹیکس حاصل میں کمی واقع ہوئی، جو درآمدات میں سست روی کی عکاس ہے۔ عوام کو ریبلیف دینے کے لیے طلب میں کمی، تباہ کن سیلاب، اور درآمد شدہ خام تیل اور بیٹرولیم مصنوعات پر جی ایس ٹی کی شرح صفر ہونا بھی ٹیکس کی وصولی کے لیے چیلنج ثابت ہوا۔ یہ سب عوامل مل کر ٹیکس حاصل میں کمی کا باعث بنے، اور ایف بی آر ششماہی ہدف حاصل کرنے سے قاصر رہا۔ دوسری طرف بلند پٹرولیم لیوی، حکومت کو مارک اپ ادائیگیوں (پی ایس ایز اور دیگر سے) اور جب تیل کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان جاری تھا، تب سرکاری اداروں کی طرف سے تیل اور گیس پر ادا کردہ رائلٹیز کی بنا پر نان ٹیکس حاصل میں اضافہ ہوا۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران میں بڑے مالیاتی خسارے کے سبب حکومت کی مالیاتی ضروریات میں اضافہ ہوا۔ محدود بیرونی مالکاری کے باعث زیادہ تر خسارے کی مالکاری ملکی وسائل سے کی گئی۔ اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرضے کا جھکاؤ طویل مدتی متغیر شرحوں کے آلات بالخصوص پی آئی بیز اور حکومت پاکستان کے اجارہ سکو کی جانب رہا۔ حکومت نے اپنے ٹی بلز اور بیرونی تجارتی قرضوں کی جزوی ادائیگی کر دی۔ اگرچہ رواں شرح آلات کے ذریعے خاکہ قرض طویل ہونے سے اجزائے ثانی کا خطرہ کم ہوا، تاہم، شرح سود کے بلند ماحول کے پس منظر میں نوبت بندی کا خطرہ سامنے آیا۔ مزید برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سود کی ادائیگیوں میں اضافے، ایف بی آر کی حاصل کی ہدف سے وصولیوں اور ناکافی بیرونی مالکاری کی وجہ سے ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کمی آئی۔

4.2 حاصل

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی حاصل 18.8 فیصد بڑھے، جو گزشتہ سال کی 18.0 فیصد نمو کی نسبت تھوڑے سے زیادہ ہیں (جدول 4.2)۔ اگرچہ ٹیکس حاصل کی شرح نمو، جو کہ ایک بڑا حصہ دار ہے، گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گئی، تاہم غیر ٹیکس حاصل کی نمو منفی سے تبدیل ہو کر نمایاں طور پر مثبت ہو گئی (شکل 4.2)۔

جدول 4.3: پہلی ششماہی میں ایف بی آر کے ٹیکس حاصل

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

ہدف کا فیصد	م س 23ء کی پہلی ششماہی کا ہدف	م س 23ء کی نمونہ حصہ	فیصدی تبدیلی		وصولیاں		
			م س 23ء	م س 22ء	م س 23ء	م س 22ء	
99	1,547	17.3	49.4	23.6	1,526	1,021	(الف)۔ بلا واسطہ ٹیکس
-	-	0.3	6.1	* دستیاب نہیں	149	141	درآمدات
-	-	17.0	56.3	* دستیاب نہیں	1,376	881	ملکی
91	2,099	0.2	0.2	37.8	1,903	1,899	(ب)۔ بلا واسطہ ٹیکس (1+2+3)
92	1,376	-0.1	-0.2	39.1	1,272	1,275	(1) سیلز ٹیکس
-	-	-2.3	-7.6	75.4	825	892	درآمدات
-	-	2.2	16.8	-6.2	447	383	ملکی
92	179	0.6	12.3	15.3	164	146	(2) فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
-	-	-0.2	-53.3	27.6	6	12	درآمدات
-	-	0.8	18.3	14.3	159	134	ملکی
86	543	-0.4	-2.1	42.8	467	477	(3) کسٹم
86	543	-0.4	-2.1	42.8	467	477	درآمدات
-	-	-	-	-	-	-	ملکی
94	3,646	-	17.4	32.5	3,429	2,920	مجموعہ (الف+ب)

* بلا واسطہ ٹیکس کی تقصیلات دستیاب نہیں ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

س 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کردہ ریفرنڈز بھی گزشتہ سال کی اسی عرصے کی نسبت 18.1 فیصد زیادہ تھے۔

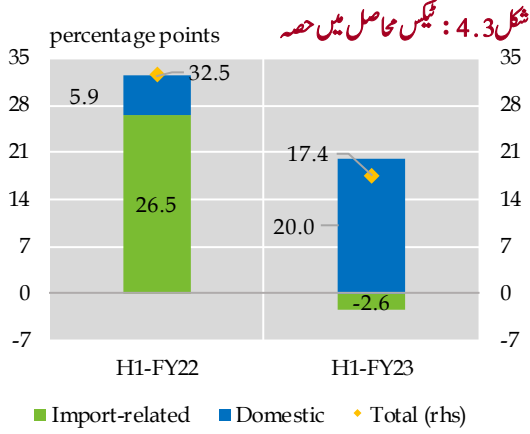
اس سے قطع نظر ٹیکس حاصل میں نموم س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ذیل میں درج اہم عوامل کی مرہون منت ہے:

(الف) مالیاتی (ضمنی) ایکٹ 2022ء اور فنانس ایکٹ 2022ء میں متعارف کرائے گئے حاصل مجتمع کرنے کے اقدامات، بشمول انکم ٹیکس کی شرحوں پر نظر ثانی؛ بلند آمدنی والے افراد پر سپر ٹیکس کا نفاذ؛ ٹیکس گذاروں کی تعداد میں اضافے کے اقدامات۔ مثال کے طور پر تصور کردہ آمدنی پر ٹیکس؛ اور گھریلو جی ایس ٹی کا استثنا ختم کرنا۔

تمام گھریلو ٹیکسوں (بلا واسطہ ٹیکس، سیلز ٹیکس، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) میں نمو آئی، اس کے برعکس درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں (سیلز ٹیکس، کسٹم ڈیوٹی، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) نے مرکزی کردار کیا تھا (شکل 4.3)۔

گذشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکس حاصل کی نمو میں کمی آئی، جس کی وجوہ درآمدات میں کمی، طلب میں تخفیف، تباہ کن سیلاب کے باعث معاشی سرگرمیوں میں کمی، اور ایف بی آر کے اہداف میں کمی کی وجہ سے حاصل بڑھانے کے اقدامات کا عداوتوں میں زیر التوا ہونا ہیں۔

مزید برآں، درآمد شدہ پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل پر جی ایس ٹی عائد نہ ہونے اور سیلاب متاثرین کو ریلیف دینے کے اقدامات کے تحت تمام ڈیوٹی اور ٹیکسوں میں عارضی استثنا کے سبب ٹیکس وصولی میں رکاوٹیں پیدا ہوئیں۔ مزید برآں، م



Source: Federal Board of Revenue

الف) فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت کاروبار کرنے میں آسانی فراہم کرنے کی غرض سے تنازعات عدالتوں سے باہر حل کرنے کے طریقہ کار کو بہتر بنایا گیا، تاکہ اس کی کارگزاری مزید موثر بنائی جاسکے۔

ب) فنانس ایکٹ 2022ء میں ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولی اور کٹوتی کا خود کار نظام (SWAPS) متعارف کرایا گیا تھا جس کا مقصد ود ہولڈنگ ایجنٹس کے ذریعے ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولی اور کٹوتی کو آسان اور رکاوٹیں دور کرنا ہے۔

ج) اُن سیلز ٹیکس ایجنٹس، بشمول سطح-1 خردہ فروشوں، کے گیس اور بجلی کے کنکشنوں کو منقطع کرنا، جو سیلز ٹیکس کے اندراج میں ناکام رہتے ہیں، یا سطح-1 کے نوٹیفائیڈ خردہ فروش جو رجسٹرڈ ہیں لیکن بورڈ کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم کے ساتھ منسلک نہیں ہیں۔ اس اقدام کا اعلان فنانس ایکٹ 2022ء میں کیا گیا تھا۔

د) 2021ء کے آخر میں شروع کی گئی پوائنٹ آف سیل (POS) انعامی اسکیم، صارفین کو سطح اول خردہ فروشوں، جو ایف بی آر کے آن لائن POS سسٹم کے ساتھ رجسٹرڈ اور مربوط ہیں، سے خریداری کی ترغیب دلاتی ہے۔⁵

ه) جنوری 2022ء میں نیشنل سیلز ٹیکس گوشواروں (این ایس ٹی آر) متعارف کرایا گیا تاکہ سیلز ٹیکس ریٹن فائل کرنے کو آسان اور مضبوط بنا کر کاروبار کرنے میں آسانی کو بڑھایا جاسکے۔⁶

ب) ایف بی آر کی انتظامی کوششیں برائے ٹیکس کی تعمیل اور کاروبار میں آسانی پیدا کرنے، بشمول سکر و نائز ڈوڈ ہولڈنگ ایڈمنسٹریشن اینڈ بینٹ سسٹم (SWAPS)؛ تنازعات کے حل کے متبادل طریقہ کار کی اصلاح؛ نیشنل سیلز ٹیکس گوشوارے؛ تمباکو اور چینی کے لیے نگرانی کا نظام (ٹی ٹی ایس)۔

ج) پہلی ششماہی میں ایشیا اور خدمات کی مہنگائی، اس کے ساتھ ساتھ سرکاری تنخواہوں میں اضافے نے بھی ٹیکس وصولیوں کو سہارا دیا۔

د) بڑھتی ہوئی شرح سود نے سرکاری تمسکات، بچت ڈپازٹس، بچت سرٹیفکیٹ پر نفع، بینکوں کی نفع آوری اور ان پر انکم ٹیکس کی ادائیگی بڑھادی۔

بجٹ اہداف کے لحاظ سے، مالی سال 23 کی پہلی ششماہی میں مجموعی ٹیکس وصولیاں ہدف 94.4 فیصد رہیں؛ پچھلے سال کی پہلی ششماہی میں، ان وصولیوں نے بڑی شرح کے فرق سے مجموعی ہدف عبور کیا تھا۔ ماہانہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑی کمی صرف دسمبر 2022ء کے مہینے میں ہوئی (شکل 4.4)۔ ایف بی آر کے مطابق اس کی وجہ فنانس ایکٹ 2022ء میں حاصل بڑھانے کی غرض سے اعلان کردہ 250 ارب روپے مالیت کے کچھ اقدامات ہیں، جن کا نفاذ عدالتوں میں زیر التوا ہونے کے باعث نہ ہو سکا۔⁴ اس کے ساتھ ساتھ دوسری سہ ماہی میں درآمدی ہواؤ کی وجہ سے درآمدات سے ٹیکس وصولی ہدف سے کم رہی (جدول 3.4)۔

ایف بی آر کے انتظامی اقدامات

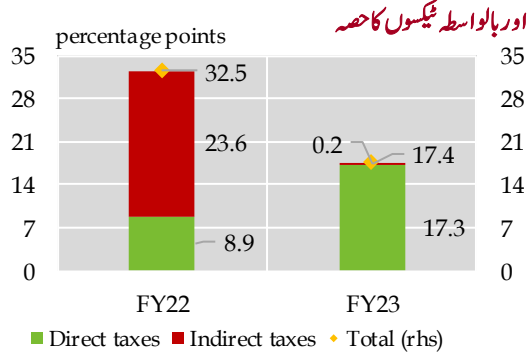
ایف بی آر کی جانب سے م س 22ء اور م س 23ء میں کیے گئے مختلف انتظامی اقدامات ٹیکس وصولی کو آگے بڑھانے، ٹیکس کی تعمیل کو بہتر بنانے اور کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے میں اہم ثابت ہوئے۔ ان میں سے کچھ اقدامات یہاں قابل ذکر ہیں:

⁴ ماخذ: ایف بی آر پریس ریلیز بتاریخ 31 دسمبر 2022ء، ماخذ: www.fbr.gov.pk/pr/fbr-achieves-unprecedented-growth-of-66-in-di/173748/2022

⁵ ایک صارف آسان ٹیکس اپیلی کیشن کے ذریعے انوائسز کی تصدیق کر کے الیکٹرونک قرعہ اندازی میں نقداعامات جیت سکتا ہے، جو قرعہ اندازیوں کا حصہ بن جاتا ہے۔ 15 جنوری 2022ء کو پہلی قرعہ اندازی ہوئی تھی، جس کے بعد ماہانہ قرعہ اندازیاں 15 اکتوبر 2022ء تک جاری رہیں۔ یہ اسکیم 15 نومبر 2022ء سے 15 جنوری 2023ء تک عارضی طور پر معطل رہی۔

⁶ این ایس ٹی آر کو ملک بھر میں بندرتج نافذ کیا جا رہا ہے۔

شکل 4.5: پہلی ششماہی کے دوران ٹیکس محاصل کی نمو میں بلاواسطہ



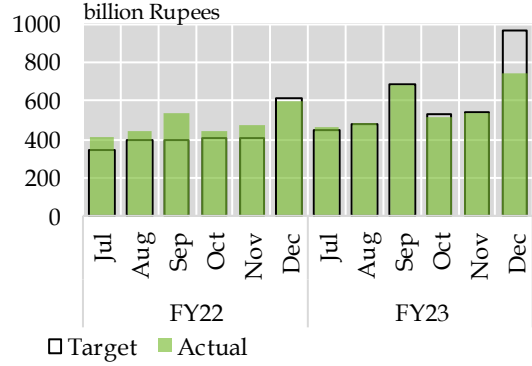
Source: Federal Board of Revenue

کے فوائد کا استثناء واپس لینا۔ اس سے قبل بینکاری کمپنیوں کے علاوہ تمام افراد کے لیے قرض پر منافع کے عوض 15 فیصد ٹیکس لگایا جاتا تھا، اب فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت، اس شرح کا اطلاق صرف 50 لاکھ روپے تک منافع حاصل کرنے والے افراد ہوتا ہے۔⁷ فعال ٹیکس دہندگان کی فہرست (ATL) میں شامل نہ ہونے والوں کے لیے یہ شرح دگنی ہو جاتی ہے۔ ب) بڑھتی ہوئی شرح سود کی وجہ سے سرکاری تسکات میں بینک ڈپازٹس کی سرمایہ کاری اور قومی بچت کے سرٹیفکیٹس پر زیادہ منافع ہوا، جس سے ودہولڈنگ ٹیکس جمع کرنے میں مدد ملی۔

معاهدوں کے حوالے سے رائٹ (REIT) مینجمنٹ سروسز اور نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ۔⁸ دوم، سیکشن 153 کے تحت ایشیا خدمات بشمول خوردنی تیل، چاول، ٹرانسپورٹ خدمات، بار برداری خدمات، فضائی کارگو خدمات اور کوریئر خدمات مسلسل مہنگائی کے سبب ودہولڈنگ ٹیکس کی بلند وصولی کا باعث بنیں۔⁹

بجلی کی فی یونٹ لاگت میں اضافے کی وجہ سے بجلی کے بلوں سے بھی ودہولڈنگ ٹیکس وصولی میں اضافہ دیکھا گیا۔¹⁰ مزید برآں، ٹیکس گزاروں کی تعداد میں

شکل 4.4: ہدف کی نسبت حقیقی ماہانہ وصولی



Source: Federal Board of Revenue Press Releases

و) تمباکو اور چینی کی صنعتوں کے لیے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں متعارف کردہ ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم (TTS) کے مثبت نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ م س 23ء پہلی ششماہی میں چینی اور سگریٹ کی فروخت سے وصول شدہ سیلز ٹیکس میں بالترتیب 9.2 فیصد اور 25.9 فیصد اضافہ ہوا۔

بلاواسطہ ٹیکس سے سال بسال ٹیکس محاصل میں اضافہ ہوا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں گزشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت بلاواسطہ ٹیکس نمو کی شرح اور ٹیکس محاصل کا حصہ دگنا ہو گیا، جبکہ بلاواسطہ ٹیکس چاند رہے (شکل 4.5 اور جدول 4.4)۔ بلاواسطہ ٹیکسوں کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بڑا حصہ ودہولڈنگ ٹیکسوں، رضاکارانہ ادائیگیوں اور اس کے بعد عندالطلب وصولیوں کا ہے۔

ودہولڈنگ ٹیکس

بینک کے سود اور تسکات سے ودہولڈنگ ٹیکس کی وصولی میں دو اہم عوامل کی وجہ سے نمایاں اضافہ ہوا: الف) وفاقی حکومت کی تسکات میں سرمایہ کاری پر کم شرح

⁷ اس کم شرح کے فائدے کی وسعت میں تخفیف کردی گئی ہے۔

⁸ یہاں "معادے" سے مراد انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے سیکشن 153 کا حوالہ ہے۔

⁹ مثال کے طور پر م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹرانسپورٹ خدمات میں 57.8 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

¹⁰ گزشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کے چارجز میں 31.4 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اضافے کی غرض سے خوردہ فروشوں کو بجلی کے بلوں کے ذریعے معین اکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے (جدول 4.5)۔¹¹

اسی طرح، بجٹ میں اکم ٹیکس کی سطحوں (سلیب) کے لیے بتدریج بڑھنے والی شرحوں میں اضافہ کیا گیا۔ جبکہ سلیبس کی تعداد 12 سے کم کر کے 7 کر دی گئی ہے۔ جن تنخواہ داروں کی ٹیکس کے قابل آمدنی درمیانے سلیب کی اوپری سطح (2.4 بلین روپے تا 3.5 بلین روپے) کے قریب یا 3.6 بلین روپے (اولین تین سلیبس) سے زیادہ ہے، مالی سال 22ء کی نسبت ان افراد کے ٹیکس واجبات میں

اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ م س 23ء میں سرکاری اہلکاروں یا ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہوا، جس سے ان کی ٹیکس کے قابل آمدنی میں اضافہ ہوا۔ ان اقدامات کی بدولت تنخواہوں کی ذیلی مد کے تحت ود ہولڈنگ ٹیکس کی وصولی بھی بلند ہو گئی (جدول 4.4)۔¹²

اس کے ساتھ ساتھ غیر منقولہ جائیداد کی خرید و فروخت یا منتقلی پر ود ہولڈنگ ٹیکس ایک فیصد سے بڑھا کر 2 کر دیا گیا۔ مزید برآں، اس ٹیکس کو قبضے کی مدت سے قطع نظر وصول کیا جاتا تھا۔¹³ وہ خریدار جو فعال ٹیکس گزاروں کی فہرست میں موجود نہیں ہیں، ان کے لیے اس کی شرح 250 فیصد تک بڑھ جائے گی۔ ان اقدامات کی وجہ سے جائیداد کی خرید و فروخت سے ود ہولڈنگ ٹیکس زیادہ وصولی ہوئی۔ آخراً، درآمدات سے ود ہولڈنگ کی وصولیوں کو بھی ٹیکس کی شرح 2 فیصد بڑھ کر 3.5 فیصد تک، میں اضافے سے جلائی، فعال ٹیکس گزاروں کی فہرست میں موجود نہ ہونے والے درآمد کنندگان کے لیے یہ شرح دو گنی ہے۔

جدول 4.4: پہلی ششماہی وصول شدہ بلا واسطہ ٹیکس

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

وصولیاں	سال ہمال نمو	
	م س 22ء	م س 23ء
عمرالطلب وصولی	20.3	49.2
رضاکارانہ ادائیگیاں	312.0	543.7
بینگی ادائیگیاں	245.3	449.0
ود ہولڈنگ ٹیکس	665.1	923.8
بینک کا سود اور تمسکات	64.5	138.4
ٹھیکے	133.8	183.3
تنخواہوں	84.5	117.7
بجلی کے بل	31.8	55.7
درآمدات	132.4	148.5
غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی	35.6	68.7
خالص بلا واسطہ ٹیکس	1,021	1,526
	23.6%	49.4%

نوٹ: خالص بلا واسطہ ٹیکس میں بلا واسطہ ٹیکس ریفرنڈز کے لیے مطابقت پیدا کی جاتی ہے۔ جدول میں دیگر رقوم خام بنیادوں پر درج ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریویو

رضاکارانہ ادائیگیاں

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس مد کی وصولی میں 74.2 فیصد بڑا اضافہ ہوا، جس نے گذشتہ برس کی 21.5 فیصد کی شرح نمو کو پیچھے چھوڑ دیا (جدول 4.4)۔ یہ نمو کو تین عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے:

الف) م س 23ء میں بینکوں کا کم از کم ٹیکس 35 سے بڑھ کر 39 فیصد تک پہنچ گیا۔

ب) سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہونے والی آمدنی پر ٹیکس، جو قرضہ تا ڈپازٹ تناسب سے منسلک ہے، م س 22ء اور بعد ازاں بڑھ گئی (جدول 4.6)۔

¹¹ ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

¹² بی بی ایس 2017ء کے تنخواہوں کے ڈھانچے کو بی بی ایس 2022ء سے تبدیل کر دیا گیا، اور تنخواہوں کی حدود پر نظر ثانی کی گئی۔ مزید برآں، بنیادی تنخواہ پر 15 فیصد عارضی ریلیف بھی دیا گیا؛ اس سے قبل یہ

10 فیصد تھا۔ ماخذ: وزارت خزانہ۔ ماخذ: www.finance.gov.pk/circulars/circular_01072022.pdf

¹³ قبل ازیں، ہولڈنگ مدت چار سال سے زائد ہونے پر یہ ٹیکس شرح صفر تھی۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

90 ایام کردی گئی ہے۔ م س 22ء کی دوسری ششماہی اور م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اس توسیع کا اثر کم ہو گیا۔¹⁵

ایک اور عنصر یہ ہو سکتا ہے کہ فنانس ایکٹ 2022ء میں طلبیدہ نوٹس میں جائزہ آرڈر کے اجراء کو پانچ سے بڑھا کر چھ سال کر دیا گیا تھا۔ مزید برآں، جن بینکوں نے پہلی سہ ماہی پیٹنگ ٹیکس کی ادائیگیاں (رضاکارانہ ادائیگیاں) نہیں کی تھیں، ایف بی آر ان بینکوں سے بھی واجب الادا انکم ٹیکس وصول کر سکتا تھا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے زیادہ منافع کے پیش نظر عند الطلب وصولیوں کو بڑا فروغ ملا۔

بالواسطہ ٹیکس جامد ہو گئے

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکس جمود کا شکار رہے، کیونکہ پہلی ششماہی میں ان کی شرح میں محض 0.2 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا گیا۔ پچھلے سال، یہ اضافہ 37.8 فیصد اضافہ تھا، جس میں بڑا کردار درآمدات سے متعلق ٹیکسوں نے ادا کیا تھا۔ اس کے برعکس، درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کا پچھلے سال کی سطح سے نیچے آنے کی وجہ سے اس سال ملکی وصولیاں نمایاں رہی (شکل 4.6 الف)۔

درآمدات میں کمی سے درآمدات سے متعلقہ ٹیکس وصولی میں کمی آتی ہے۔

گذشتہ سال کی بلند نمو کی نسبت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ درآمدات سے متعلقہ ٹیکسوں کی وصولیوں میں 6.1 فیصد کمی آئی۔ اس سال دوسری سہ ماہی میں درآمدات (روپوں میں) کم ہو گئیں، جس کی وجہ سے پہلی ششماہی میں کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس، اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی کے باعث وصولیاں پست ہو گئیں (شکل 4.6 الف اور ب)۔

جدول 4.5: خردہ فروشوں اور خدمات فراہم کنندگان پر دوہولڈنگ ٹیکس

خالص ماہانہ بل	دوہولڈنگ ٹیکس
جہاں رقم 30 ہزار سے زائد نہ ہو۔	3 ہزار روپے
جہاں رقم 30 ہزار روپے سے زیادہ مگر 50 ہزار روپے سے کم ہو۔	5 ہزار روپے
جہاں رقم 50 ہزار روپے سے زیادہ مگر ایک لاکھ روپے سے کم ہو۔	10 ہزار روپے
خردہ فروش اور خدمات فراہم کنندگان جیسا کہ بورڈ نے انکم ٹیکس کے عمومی درجے میں ظاہر کیا۔	2 لاکھ روپے تک

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

ج) نئے سیکشن 4 سی کے تحت زیادہ آمدنی والے افراد پر توسیعی سپر ٹیکس کا نفاذ (جدول 4.7)۔ مالی سال 23ء میں جن بینکاری کمپنیوں کی آمدنی 300 ملین روپے سے زیادہ تھی ان کے لیے سپر ٹیکس میں 4 سے 10 فیصد تک اضافہ ہوا ہے۔¹⁴ م س 22ء میں ماضی مد نظر رکھتے ہوئے، غیر بینک فرموں پر 10 فیصد سپر ٹیکس عائد کیا گیا تھا۔

مزید برآں، اعلیٰ شرح سود کے ماحول کے باعث بینکوں کا منافع بھی پچھلے سال کی نسبت خاصا بلند تھا۔ جنوری تا ستمبر 2022ء میں، بینکوں کا مجموعی قبل از ٹیکس منافع گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت 48.8 فیصد زائد تھا۔ نتیجتاً م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بینکوں سے انکم ٹیکس کی بلند وصولی ہوئی۔

عند الطلب وصولی:

گذشتہ سال کے معکوس رجحان کے برعکس، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پست اساس کے عوض عند الطلب وصولی میں 142.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ فنانس ایکٹ 2021 کے ذریعے گزشتہ سال ایف بی آر کی جانب سے طلبیدہ نوٹسز میں دعویٰ کردہ واجب الادا ٹیکس وصولی کی تاریخ 30 ایام سے بڑھا کر

¹⁴ ٹیکس سال 2022ء تک، سوپر ٹیکس سیکشن 4B کے تحت لاگو کیا جا رہا تھا۔ "سوپر ٹیکس برائے عارضی بے گھر افراد کی بحالی"۔ ٹیکس سال 2023ء میں، ایک نیا سیکشن، 4C، متعارف کرایا گیا۔ "زیادہ

کمانے والے افراد پر سپر ٹیکس"، جس کا ہدف ملک کے امیر طبقے ہیں۔

¹⁵ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں اور م س 23ء کی پہلی ششماہی میں عند الطلب وصولی میں ہالترتیب 94 فیصد اور 142.7 فیصد اضافہ ہوا۔

میں 10.6 فیصد) کی تخفیف ہوئی، کسٹم ڈیوٹی کی وصولی (پہلی ششماہی میں 2.1 فیصد اور دوسری سہ ماہی میں 8.3 فیصد) کی نسبت سیلز ٹیکس کی وصولی میں زیادہ تیزی سے کمی آئی (پہلی ششماہی میں 7.6 فیصد اور دوسری سہ ماہی میں 15.2 فیصد)۔²⁰

ملکی سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں نے بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافہ کیا

م س 23 کی پہلی ششماہی میں بالواسطہ ٹیکسوں (سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی) کی ملکی وصولی میں 17.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 1.1 فیصد کم ہوا تھا۔ یہ اضافہ مختلف عوامل بشمول فنانس (ضمنی) ایکٹ 2022ء اور فنانس ایکٹ 2022ء کے ذریعے جی ایس ٹی پر استثناء ختم کرنے کی وجہ سے ہوا۔²¹

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑھی ہوئی مہنگائی بھی جی ایس ٹی کی بلند وصولیوں پر متوجہ ہوئی، جس نے پست اقتصادی سرگرمیوں اور درآمد شدہ چارج پیٹرو لیوم مصنوعات کے ساتھ ساتھ خام تیل پر بھی جی ایس ٹی کی صفر شرح کے منفی اثرات کی تلافی کر دی۔²² گزشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی صارف اشاریہ قیمت میں نمایاں اضافہ ہوا (شکل 4.7)۔ ملکی بالواسطہ ٹیکسوں کے حوالے سے محصولات کے بڑے ذرائع کو جدول 4.9 میں دکھایا گیا ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں برقی چارجز میں ایک تہائی اضافے کے پیش نظر، برقی توانائی کا سیلز ٹیکس میں سب سے بڑا حصہ رہا۔ سگریٹ اور شکر کے معاملے میں نگرانی کے نظام نے بھی بلند وصولیوں مدد دی۔

دوسری سہ ماہی دوران یہ تمام ٹیکس روپوں میں درآمدی بل کم ہوجانے کے ساتھ ساتھ کم ہونے والی کیلے پہلی سہ ماہی میں تیزی سے ہونے والی کیلے ڈالر میں درآمدی بل کم ہوجانے کے محصولات پر اثرات زائل کر دیے تھے۔ تاہم، دوسری سہ ماہی میں، درآمدی نمو میں کمی نے شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے اثرات کی تلافی کر دی۔ دوسری سہ ماہی میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں کمی کے نتیجے میں پہلی ششماہی کی وصولیوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت کمی آئی۔¹⁷ اس سے قطع نظر، پہلی ششماہی میں روپے کی قدر میں کمی نے ڈالر میں مائل بہ متزل درآمدات کے مقابلے میں گنجائش فراہم کی۔

مصنوعات کے لحاظ سے، دوسری سہ ماہی میں درآمدات میں کمی (روپوں میں) زیادہ تر بڑے درآمدی زمروں بشمول گاڑیوں، برقی اور مکینیکل مشینری، پیٹرو لیوم مصنوعات، لوہے اور فولاد میں ہوئی۔ یہ کمی دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے درآمدات کو کم کرنے کے لیے مضبوط ضوابط اور انتظامی اقدامات کی وجہ سے ہوئی۔¹⁸

مخصوص ٹیکسوں کے لحاظ سے کسٹم ڈیوٹی کی نسبت سیلز ٹیکس کو زیادہ زک پہنچی (جدول 4.8)۔ ایک وجہ چارج درآمدی پیٹرو لیوم مصنوعات بشمول پیٹرول، مٹی کا تیل، ہائی اسپیڈ ڈیزل آئل اور لائٹ ڈیزل آئل پر صفر جی ایس ٹی تھی۔¹⁹ ایک دوسری وجہ یہ تھی کہ سیلز ٹیکس کا حساب کسٹم ڈیوٹی کی اوپر لگایا جاتا ہے۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ڈیوٹی لاگو ہونے والی درآمدات میں 0.5 فیصد (دوسری سہ ماہی

¹⁶ درآمدات سے متعلق ٹیکس اور ڈیوٹی کا تعین روپے میں کیا جاتا ہے۔ درآمدی بل اصل میں ڈالر میں درج کیے جاتے ہیں، جنہیں موجودہ شرح مبادلہ کو بروئے کار لاتے ہوئے روپے میں تبدیل کیا جاتا ہے۔

¹⁷ درآمدات سے متعلق ٹیکس روپوں میں درآمدی بل سے براہ راست منسلک ہوتے ہیں، دیگر معاملات مستقل رہتے ہیں۔

¹⁸ برائے تفصیلات، باب 5-5 بیرونی شعبہ ملاحظہ کیجیے۔

¹⁹ جنوری 2022ء میں فنانس (ضمنی) ایکٹ 2022ء کے تحت ان مصنوعات پر جی ایس ٹی ختم کر دیا گیا۔

²⁰ مثال کے طور پر، ایک درآمد شدہ شے کی قیمت 100 روپے، جس پر کسٹم ڈیوٹی 10 فیصد اور سیلز ٹیکس 17 فیصد ہے۔ سب سے پہلے، کسٹم ڈیوٹی لاگو ہوتی ہے (110 = 100 * 1.1) اور پھر نتیجے کی مالیت پر سیلز ٹیکس (128.7 = 110 * 1.17) روپے)۔ اگر اب اسی درآمد شدہ شے کی قیمت 90 روپے ہے، تو کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کے بعد اس کی مالیتیں بالترتیب 99 روپے اور 115.83 روپے ہو جائیں گی۔ سیلز ٹیکس کی وصولی میں کمی (12.87 روپے) کسٹم ڈیوٹی کی وصولی (11 روپے) سے زیادہ ہے۔

²¹ م س 22ء کے لیے نظر ثانی شدہ اخراجات میں اس مظہر کی عکاسی ہوتی ہے، جو سیلز ٹیکس مستثنیات برائے م س 22ء میں سال بسال کی ظاہر کرتا ہے۔ ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

²² جنوری 2022ء اور مارچ 2022ء میں بالترتیب ایف بی آر کے ایس آر او نمبر 321/1/2022ء کے ذریعے خام اور مصنوعات پر جی ایس ٹی ختم کر دیا گیا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

تعمیل نہ کرنے والے سطح اوّل کے خردہ فروشوں کے لیے زری جرمانے کا نظام بھی نافذ کیا گیا۔²³

جدول 4.9 سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سے جی ایس ٹی کی وصولی میں اضافہ ہوا ہے۔ درآمد شدہ چار پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل پر جی ایس ٹی کی صفر شرح کی موجودگی میں یہ وصولیاں دیگر پیٹرولیم مصنوعات، بشمول فرنس آئل، ایچ او بی سی۔ جے پی۔ 1 اور جے پی۔ 8 پر اب بھی لاگو ٹیکس کی عکاس ہیں۔

فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی ملکی وصولی، جس میں گذشتہ برس کی نسبت خاصی بڑی نمو آئی، میں سگریٹ اور فضائی سفر (بزنس اور فرسٹ کلاس) پر ٹیکس بڑھانے کی وجہ سے اضافہ ہوا (جدول 4.9)۔

نان ٹیکس حاصل

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں نان ٹیکس حاصل میں 26.4 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال 14.6 فیصد کم ہو گئے تھے (جدول 4.10)۔ اس کے بڑے محرکات میں پیٹرولیم لیوی، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس این) اور دیگر کو دیئے گئے حکومتی قرضوں پر مارک اپ، تیل اور گیس پر رائلٹی، اور پی ایس این سے موصولہ منافع منقسمہ شامل تھے۔²⁴ سہ ماہی کے اعداد و شمار سے مزید یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نان ٹیکس حاصل میں تمام تر اضافہ دوسری سہ ماہی میں ہوا۔ دیگر معاملات کی طرح، اس کی وجہ پہلی سہ ماہی میں پیٹرولیم لیوی کی ہدف سے کم وصولی، اور م س 22ء کی دوسری ششماہی میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی حکومت کو منتقلی کے طریقہ کار میں تبدیلی تھی۔²⁵

جدول 4.6: ٹیکوں پر اکم ٹیکس جو ٹیکس ٹاؤپازٹ تناسب سے منسلک ہے

سطح	م س 22ء اور بعد ازاں	سابقہ تناسب
اے ڈی آر تناسب 40 فیصد کے مساوی یا زیادہ	55 فیصد	40 فیصد
اے ڈی آر 40 فیصد سے زائد اور 50 فیصد کے مساوی یا زائد	49 فیصد	37.5 فیصد
	35 فیصد برائے ٹیکس	
اے ڈی آر 50 فیصد سے کم	* سال 22ء فیصد برائے ٹیکس 39	35 فیصد
	* سال 23ء	

* یہ ٹیکوں پر متعلقہ برسوں کے کم از کم ٹیکس کے مساوی ہے۔

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

مزید برآں، فنانس ایکٹ 2022ء میں حاصل جمع کرنے کے لیے کچھ اقدامات کیے گئے تھے۔ مثال کے طور پر، سطح اوّل کے خردہ فروشوں کی فہرست کو توسیع دے اس کے دائرہ کار میں سٹور (ماسوائے جن کی دکانوں کا رقبہ 300 مربع فٹ سے کم ہو) کو شامل کر دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ سطح اوّل اور دیگر خردہ فروشوں کے اندراج اور فروخت کے نظام کی ریٹیل ٹائم رپورٹنگ کے ساتھ منسلک کرنے کے حوالے سے ان کی ذمہ داری کی مزید تعمیل کے سلسلے میں یہ دشواری پیدا کی گئی کہ سیلز ٹیکس کے لیے اندراج نہ کرنے والے خردہ فروشوں کے گیس اور بجلی کے بلوں کو منقطع کر دیا جائے۔ یہ شق دیگر سیلز ٹیکس ایجنٹوں پر بھی لاگو تھی۔ مزید برآں، م س 23ء میں

²³ پہلی مرتبہ عدم ادائیگی پر 5 لاکھ روپے کا جرمانہ؛ عدم ادائیگی کے 15 دن بعد دوسری مرتبہ عدم ادائیگی پر 10 لاکھ روپے؛ دوسری مرتبہ عدم ادائیگی کے پندرہ دن بعد تیسری مرتبہ پر تیس لاکھ روپے۔ تیسری مرتبہ عدم ادائیگی کے پندرہ دن بعد چوتھی مرتبہ پر تیس لاکھ روپے۔ مذکورہ بالا صورتوں کے باوجود، احاطے کو بھی سیل کیا جاسکتا ہے۔

²⁴ پی ایس این ایز اور دیگر کے لیے مارک اپ سے مراد ان ذرائع سے جمع کردہ مارک اپ ہے؛ صوبائی حکومتوں کو نقد ترقیاتی قرضے؛ بلدیاتی اداروں، مالی اور غیر مالی اداروں اور دیگر کارپوریشنوں کو قرضے؛ تجارتی محکموں میں وفاقی حکومت کے سرمایہ جاتی اخراجات۔

²⁵ سہ ماہی کے بجائے ہفتہویاں سالانہ ہوتی ہیں۔ م س 23ء میں شروع ہونے والے۔ اس سے قطع نظر، دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک کے نفع کی منتقلی دیکھی گئی، جو گذشتہ برس کے واجبات تھے۔

جدول 4.7: بلند آمدنی والے افراد پر سوپر ٹیکس برائے مالی سال

2023ء

نمبر شمار	سیکشن 4 سی کے تحت آمدنی	شرح برائے م س 23ء
1	جہاں آمدنی 150 ملین روپے سے زائد نہیں	صفر فیصد
2	جہاں آمدنی 150 ملین روپے سے زائد مگر 200 ملین روپے سے زائد نہیں	ایک فیصد
3	جہاں آمدنی 200 ملین روپے سے زائد مگر 250 ملین روپے سے زائد نہیں	دو فیصد
4	جہاں آمدنی 250 ملین روپے سے زائد مگر 300 ملین روپے سے زائد نہیں	تین فیصد
5	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو	چار فیصد
6	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو اور کاروبار بینکاری ہو	دس فیصد
7	جہاں آمدنی 300 ملین روپے سے زائد ہو اور لوگ ایئر لائنز، گاڑیوں، مشروبات، سینٹ، کیمیکل، سگریٹ اور تمباکو، کھاد، لوہا اور فولاد، ایل این جی، ٹریٹمنٹ، آئل مارکیٹنگ، آئل ریفاکٹنگ، پیٹرولیم اور گیس کی تلاش و پیداوار، ادویہ سازی، شوگر اور ٹیکسٹائل کے کاروبار سے منسلک ہوں۔	دس فیصد برائے م س 22ء

نوٹ: نمبر شمار 1 تا 5 کسی بھی کاروبار، بینکنگ یا دیگر، کی آمدنی سے متعلق ہیں۔ نمبر شمار 6 اور 7 کا تعلق بالترتیب بینکاری اور مخصوص کاروبار کے ایک گروپ سے ہے، بشرطیکہ ہر اکائی کی آمدنی کی سطح 300 ملین روپے سے زائد ہو۔
* اس ٹیکس کا نفاذ ماضی میں م س 22ء سے ہوتا ہے۔

ماخذ: فنانس ایکٹ 2022ء

گزشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم لیوی سے وصولیاں زیادہ ہوئیں۔ اس کی وجہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بلند سطح کی لیوی عائد ہونا تھا (شکل 4.8)، جس نے پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کی بھی تلافی کر دی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال کے زبردست فیصدی اضافے کے باوجود پیٹرولیم لیوی سے وصولی ہدف کا محض 20.8 فیصد تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران لیوی کو بتدریج 50 روپے فی لیٹر—جٹ کے مطابق—تک بڑھایا گیا تاکہ عوام پر مہنگائی کے منسلک اثرات کم کیے جاسکیں۔

گزشتہ سال کی کمی کے مقابلے میں پی ایس ایز اور دیگر کی طرف سے مارک اپ ادائیگیوں میں بھی 138.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا۔ یہ امر پالیسی ریٹ کے رجحان سے مطابقت رکھتا تھا (شکل 4.9)۔ م س 22ء میں وزارت خزانہ نے مارک اپ کی شرح 10.3 سے بڑھا کر 11.2 فیصد کر دی تھی، جس سے م س 23ء میں حکومت کو زیادہ مارک اپ ادائیگیاں ہوئیں۔²⁶

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں رائلٹی کی ادائیگیوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ بین الاقوامی خام قیمتوں میں اضافے کے ہمراہ شرح مبادلہ کی قدر میں کمی کے باعث تیل اور گیس کی تلاش کے سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں جیسے اوجی ڈی سی اور پی پی ایل کے لیے فروخت میں اضافے اور بلند آمدنی کا سبب بنے، جس سے رائلٹی اور لیوی کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔²⁷⁻²⁸

4.3 وفاقی مصارف²⁹

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 20.4 فیصد تھا۔ اس اضافے کی بنیادی وجہ اخراجات

بجٹ کے سالانہ اہداف کے لحاظ سے، غیر ٹیکس محاصل کے تحت وصولیاں اس سال ہدف کا پچاس فیصد رہیں، جو گزشتہ سال 36.8 فیصد تھیں۔ اس کا سبب درج بالا ذیلی زمروں میں بجٹ تخمینوں کی نسبت بلند وصولیاں ہیں۔

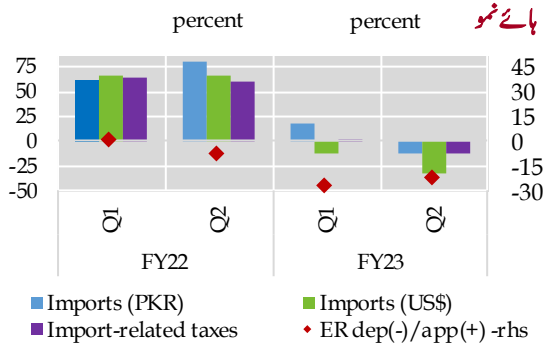
²⁶ م س 21ء کے لیے حکومت نے مارک اپ کی شرح 12.2 فیصد سے کم کر کے 10.3 فیصد کر دی تھی۔ ماخذ: www.finance.gov.pk/circulars/circular_17112022.pdf

²⁷ وزارت خزانہ کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات پر رائلٹی، لاگت کا 12.5 فیصد ہے۔ ماخذ: وفاقی وصولیوں پر وضاحتی یادداشت۔

²⁸ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اوجی ڈی سی اور پی پی ایل کی ادائیگیوں کی شرح بالترتیب 37.8 فیصد، 74.5 فیصد رہی۔

²⁹ اس سیکشن میں ہونے والی بحث اخراجات کی بنیاد پر ہے، جس میں شماریاتی فرق شامل نہیں ہے۔

شکل 4.6: پ: درآمدات سے متعلقہ بلاواسطہ ٹیکس اور درآمدات کی شرح



Source: Federal Board of Revenue & Pakistan Bureau of Statistics

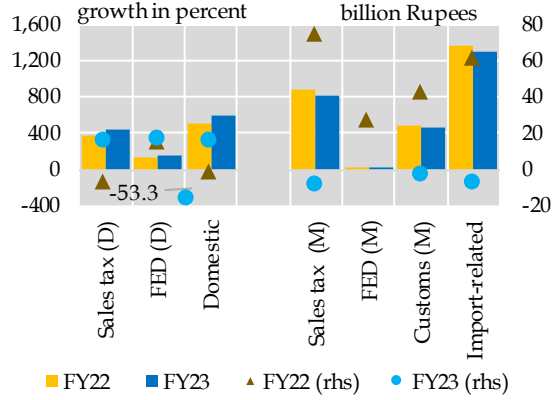
وفاقی اخراجات جاریہ

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات جاریہ میں 31.0 فیصد کی بڑی نمو دیکھی گئی، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 19.0 فیصد تھی۔ اخراجات جاریہ میں دکھائی دینے والی توسیع کا تقریباً 60 فیصد سود کی ادائیگیوں سے آیا، جس کا بیشتر حصہ ملکی مارک اپ ادائیگیوں پر مشتمل تھا۔ مصارف کا بقیہ حصہ دفاعی امور اور خدمات، سول حکومت چلانے کے مصارف اور پینشن اکاؤنٹس پر بلند اخراجات کا تھا (جدول 4.11)۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر سودی اخراجات جاریہ میں کمی گرانٹس اور اختصاص کی سہ ماہی حدود پر نظر ثانی سے مطابقت رکھتی تھی (شکل 4.10)۔³⁰

سودی اخراجات میں تیزی سے اضافہ ہوا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مارک اپ اخراجات 77 فیصد کے اضافے سے 2.6 ٹریلین روپے تک جانچے، جو بنیادی طور پر ملکی قرضے پر سودی اخراجات میں اچھے خاصے اضافے کے باعث ہوا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں میں بھی 113.4 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا۔

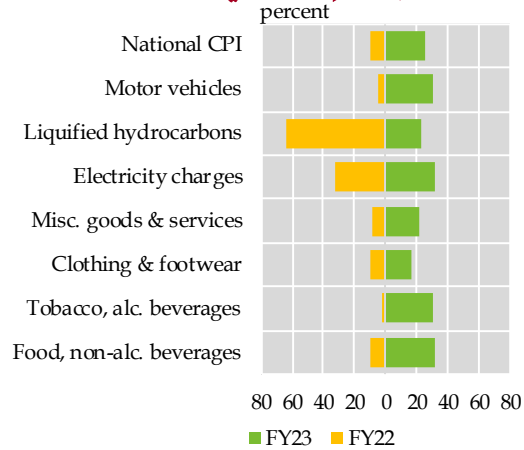
شکل 4.6 الف: پہلی ششماہی میں بلاواسطہ ٹیکسوں کی تفصیل



Source: Federal Board of Revenue

جاریہ میں وسیع البنیاد اضافہ ہے، جن میں مارک اپ ادائیگیاں، پینشن، دفاعی امور اور خدمات، اور سول حکومتوں کو چلانے کے اخراجات پیش پیش رہے (جدول 4.11)۔ دوسری طرف مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے کمی آئی۔

شکل 4.7: قومی مہنگائی بلحاظ مصارف اشاریہ قیمت کی نمو اور اجزائے ترکیبی



Note: alc. is short for 'alcoholic'

Source: Pakistan Bureau of Statistics

³⁰ 24 اگست 2022ء کو خزانہ ڈویژن نے بجٹ کے بار بار آنے والے ہدف پہلی سہ ماہی میں زیادہ سے زیادہ 17 فیصد، اور دوسری سہ ماہی میں 23 فیصد تک سیکڑ دیا، اس سے قبل م س 23ء کی پہلی اور دوسری دونوں سہ ماہیوں کے لیے تفویض کردہ حدود 20 فیصد تھیں۔ ماخذ: بجٹ اپ ڈیٹس، نمبر 3 (D)FO/2022-23، تاریخ 24 اگست 2022ء، بجٹ ونگ، خزانہ ڈویژن۔

جدول 4.8: پہلی ششماہی میں درآمدات سے متعلق بالواسطہ ٹیکس حاصل کے اہم اجزاء

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

م س 23ء میں حصہ	م س 23ء کی نمو	وصولیاں		
		م س 23ء	م س 22ء	
-0.7	-2.1	466.9	477.2	کشم ڈیوٹی (ایم)
-1.6	-19.9	90.1	112.5	پیٹرولیم مصنوعات
-3.7	-53.7	43.7	94.5	گاڑیاں
-2.0	-82	5.9	33	لوہا اور فولاد
-1.3	-63.4	10.6	29	فونو سینسیٹو نیم موصل آلات
-0.8	-47.8	12.2	23.4	مشینری
-0.5	-30.7	14.1	20.4	جانوروں / سبزیوں کی چربی اور تیل
-4.9	-7.6	824.9	892.3	سیلز ٹیکس (ایم)
-9.2	-45	155.4	282.3	پیٹرولیم مصنوعات
-1.8	-34.9	46	70.7	گاڑیاں
-0.5	-9.5	65	71.8	لوہا اور فولاد
-0.3	-17.5	18.8	22.7	روغنی بیج اور بھل
-0.2	-8.5	31.6	34.5	فونو سینسیٹو نیم موصل آلات
1.9	47.6	82.2	55.7	فونو سینسیٹو نیم موصل آلات
-0.5	-53.3	5.8	12.4	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ایم)
-4.4*	-6.1	1,297.5	1,381.8	درآمدات سے متعلق، مجموعہ
-	0.2	1,903.2	1,898.5	بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ

* بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ، میں حصہ۔ تمام دیگر حصے درآمدات، مجموعہ، سے تعلق رکھتے ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

روپے کے ہدف کے صرف 47.5 فیصد تک ہی پہنچ سکی تھیں۔ نتیجتاً، مجموعی طور پر پورے سال کی ادائیگیاں بھی مختص شدہ حدود کے اندر رہیں۔ قرضوں کے اسٹاک میں نمایاں اضافے، شرح سود کے ماحول میں اضافے اور رواں شرح قرض کے بڑھتے ہوئے حصے سے، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی سود کی ادائیگیوں کی رفتار بڑھنے کی وضاحت ہوتی ہے۔

بجٹ م س 22-23ء میں حکومت نے بیرونی اور ملکی دونوں قرضوں پر مارک اپ کے لیے 3.9 ٹریلین روپے مختص کیے تھے۔³¹ تاہم، دسمبر 2022ء میں سود کی ادائیگیاں پورے سال کے ہدف کے 65 فیصد سے تجاوز کر گئیں۔ یہ امر م س 22ء کی پہلی ششماہی کے برعکس ہے، جب سودی ادائیگیاں مالی سال کے 3.0 ٹریلین

³¹ م س 22ء میں مقرر کردہ 3.1 ٹریلین روپے کی نسبت ہدف 30 فیصد زائد تھا۔

م س 23ء میں حصہ	م س 23ء میں نمو	وصولیاں		
		م س 23ء	م س 22ء	
12.4	16.8	447.1	382.7	سیلز ٹیکس (ملکی)
10.3	67.6	131.9	78.7	برقی توانائی
1.7	12.4	77.5	68.9	پیٹرولیم لیوی
0.7	25.9	17.6	14	سگریٹ
0.6	9.2	33.9	31	شکر
0.6	16	20.7	17.8	قدرتی گیس
0.3	9	18.6	17.1	سینٹ
0.1	6.7	10.5	9.8	ہوادار پانی / مشروبات
-2.8	-35.9	26.1	40.7	سوتی دھاگہ
4.7	18.3	158.5	134	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی (ملکی)
2.0	20	63.1	52.6	سگریٹ
1.0	59.9	13.3	8.3	مشروبات میں استعمال ہونے والے مرکبات اور غذائیں
1.0	154	8	3.2	فضائی سفر
0.9	67	11.5	6.9	گاڑیاں
4.7*	17.2	605.6	516.7	ملکی مجموعہ
	0.2	1,903.2	1,898.5	بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ

بالواسطہ ٹیکس، مجموعہ، میں حصہ۔ تمام دیگر حصے درآمدات، مجموعہ، سے تعلق رکھتے ہیں۔

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

گرانٹس اور زر اعانت میں وسیع البنیاد تخفیف

م س 22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی گرانٹس اور زر اعانت میں واضح کمی درج کی گئی۔ ان مصارف میں سست روی م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بجٹ کے ہدف کی نسبت حقیقی اخراجات میں کمی سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ (شکل 4.12)

ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تیزی سے کمی اور قرض معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کی تینخ کے بعد دو طرفہ قرض گاروں کو مارک اپ ادائیگیوں کی بحالی کی وجہ سے بیرونی سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں۔³²

سودی اخراجات کا بڑھتا ہوا حصہ نہ صرف موجودہ وسائل پر دباؤ ڈالتا ہے، بلکہ اس کی وجہ سے دیگر اخراجات بالخصوص ترقیاتی اخراجات کے لیے دستیاب مالیاتی گنجائش بھی کم ہو جاتی ہے (شکل 4.11 الف اور 4.11 ب)۔

³² برائے تفصیلات، سیکشن 4.5 ملاحظہ کیجیے۔

جدول 4.10: پاکستان میں نان گیس حاصل کی وصولی

ارب روپے، نمونہ میں

معمو						وصولیاں						
شش 1		سہ ماہی 2		سہ ماہی 1		شش 1		سہ ماہی 2		سہ ماہی 1		
م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
154	-74.6	130	-59.2	255.7	-90.2	177.8	70	130.3	56.7	47.5	13.3	پیٹرولیم مصنوعات
138.2	-25.9	272.1	-28.4	48	-24.1	77.6	32.6	48.8	13.1	28.8	19.5	مارک اپ (پی ایس ای / دیگر)
45	11.2	107.7	-15.5	-4.9	48.5	56.7	39.1	36	17.3	20.7	21.7	تیل و گیس پرائیمریز
57.2	118.8	-32.8	132	1,195.4	27.3	40.8	26	16.2	24.1	24.7	1.9	منافع منقسمہ
-2.3	2	37	1.3	-100	3.8	371.2	380	371.2	271	0	109	ایٹھٹ بینک کا فاضل نفع
-16.2	108.9	122.1	-16.1	-56.6	269.2	32.6	38.9	19.5	8.8	13.1	30.1	پی ٹی اے کا نفع
57.9	49.2	126.2	6.8	9.9	106.7	16.4	10.4	9.7	4.3	6.7	6.1	پاسپورٹ فیس
19.5	18.6	11.4	34.3	33.5	-1.3	9.3	7.7	5.5	4.9	3.8	2.8	دفاقی وصولیاں
-46.1	17.1	-35.1	2.1	-54	30.8	6	11.2	3	4.6	3	6.5	ٹیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سٹس
26.4	-14.6	49.7	-9.2	-14.8	-22.6	967.1	764.9	732.2	489.2	234.9	275.7	نان گیس حاصل کا مجموعہ

ماخذ: وزارت خزانہ

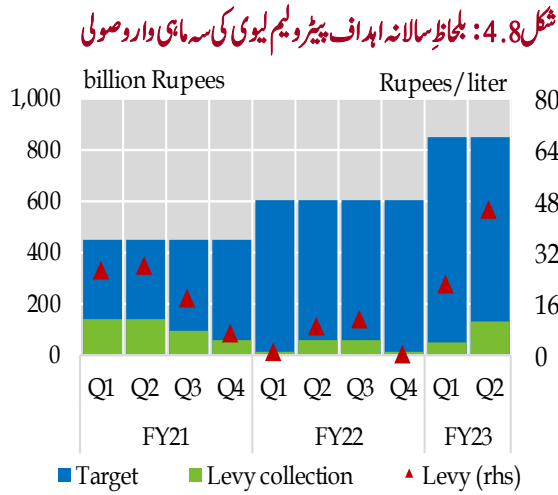
ہنگامی امداد فراہم کی۔ دسمبر 2022ء تک، بی آئی ایس پی کے تحت تمام صوبوں بشمول گلگت بلتستان کے سیلاب زدہ علاقوں کے تقریباً 2.76 ملین خاندانوں میں امداد فراہم کی گئی (شکل 4.13)۔³³

بی آئی ایس پی کی 122 ارب روپے کی بقیہ ادا کی گئیوں کو دیگر جاری پروگراموں بشمول غیر مشروط نقد منتقلی (UCT) اور مشروط نقد منتقلی (CCT) پروگراموں کے لیے کی گئیں۔ غیر مشروط نقد منتقلی اسکیم یعنی بینظیر کفالت کے تحت، تقریباً 7.7 ملین خاندانوں کو فی خاندان 7 ہزار روپے کی نقد امداد کی تقسیم کے لیے بی آئی ایس پی کی مدد میں 55 ارب روپے جاری کیے گئے۔ مشروط نقد منتقلی پروگرام یعنی بینظیر تعلیمی وظائف اسکیم کے تحت بی آئی ایس پی کے استفادہ کنندگان کے بچوں

گرائنڈ: م س 23ء کی پہلی ششماہی میں گرائنڈ کی تقسیم 28.1 فیصد کم ہو کر 433.7 ارب روپے رہ گئی، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 603 ارب روپے تھی۔ یہ سست روی وسیع البنیاد تھی، جس میں ہنگامی واجبات اکاؤنٹ، کووڈ سے متعلقہ پروگراموں، ریلوے اور ایچ ای سی کو گرائنڈ کی ادائیگی میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔

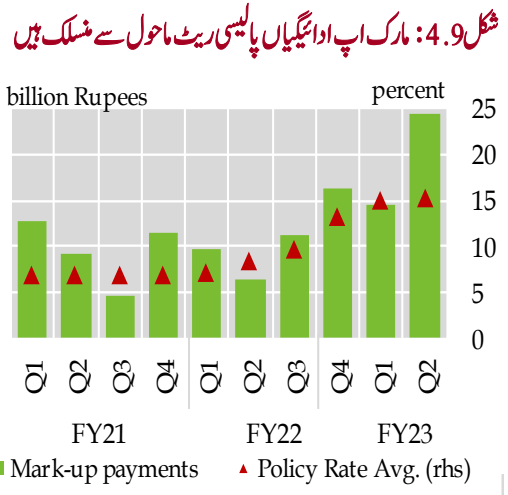
م س 23ء کی پہلی ششماہی میں بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) 192 ارب روپے کی وفاقی گرائنڈ لینے والا ایک بڑا استفادہ کنندہ تھا، گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ حجم 65.4 ارب روپے تھا۔ بی آئی ایس پی کا ایک حصہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو ہنگامی نقد امداد کی فراہمی کے لیے مختص کیا گیا تھا۔ ابتدائی طور پر حکومت نے 28 ارب روپے کے نقد امدادی پیکیج کا اعلان کیا تھا تاہم انسانی بحران کی شدت کے پیش نظر اس کا ہدف بڑھا کر 70 ارب روپے کر دیا گیا۔ بی آئی ایس پی کے ذریعے حکومت نے آفت زدہ اضلاع میں فی خاندان 25 ہزار روپے کی نقد

³³ ماخذ: بینظیر انکم سپورٹ پروگرام / www.bisp.gov.pk



Source: FBR, MoF, and OGRA

سی، ایشیا پیسیفک ویکسین پروگرام، اور پاکستان میں وبائی رد عمل کی کارکردگی کے تحت متعدد گرانٹس جاری کیں۔³⁷ ان گرانٹس میں عالمی بینک، اسلامی ترقیاتی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک جیسے کثیر ملکی اداروں کی معاونت شامل تھی۔ اس کے علاوہ، م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے انتظام قومی سانحہ فنڈ (کووڈ 19) کے لیے این ڈی ایم اے کو بھی 102 ارب روپے جاری کیے۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں این ڈی ایم اے کو سیلاب متاثرین کو بچانے، ریلیف اور بحالی کی سرگرمیوں سے متعلق ایشیا اور نقل و حمل کے آلات کی خریداری کے لیے 18.0 ارب روپے وصول ہوئے (شکل 4.14)۔



Source: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

کو وظائف کی فراہمی کی خاطر 13 ارب روپے جاری ہوئے۔³⁴ بی آئی ایس پی کی مدد سے صحت اطفال کے لیے مشروط نقد منتقلی پروگرام جیسے مینڈیٹر نشوونما کو چلایا جاتا ہے، جسے 118 اضلاع تک توسیع دیدی گئی ہے اور 169 سہولتی مراکز کو فعال کی جا رہا ہے۔³⁵⁻³⁶

گرانٹس میں بڑی کمی نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کی گرانٹس میں ہوئی، جس کی بنیادی وجہ م س 23ء میں کووڈ سے متعلقہ پروگراموں کی معطلی ہے۔ م س 22ء کے دوران، حکومت نے وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن (C&NHSR) کو مختلف ویکسین پروگراموں جیسے آئی وی اے

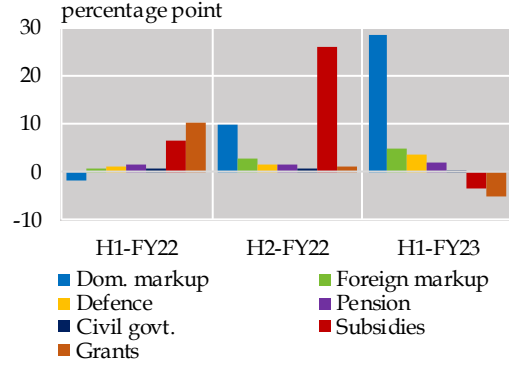
³⁴ بی آئی ایس پی کے مطابق، ملک بھر کے پانچ اضلاع میں ابتدائی طور پر نومبر 2012 میں مینڈیٹر تعلیمی وظیفہ اسکیم متعارف کرائی گئی تھی۔ جس کے دائرہ کار میں ہندرج تو سبج ہوئی گئی، اور 2020ء میں اسے ملک کے تمام اضلاع تک پھیلا دیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت، بی آئی ایس پی کے استفادہ کنندہ گھرانوں کے بچوں کو سہ ماہی وظیفہ (جنس، عمر اور تعلیمی سطح کے لحاظ سے) اسکول میں داخلے اور اندراج شدہ ادارے میں 70 فیصد حاضری کی شرط کے ساتھ فراہم کیا جاتا ہے۔ جون 2022ء تک، اسکیم میں 9.4 ملین بچوں کا اندراج ہو چکا ہے، 40 ارب روپے تقسیم کیے جا چکے ہیں، جن میں سے 20 ارب روپے صرف مالی سال 22ء میں 5.2 ملین طلباء میں تقسیم کیے گئے۔

³⁵ مینڈیٹر نشوونما پروگرام کا مقصد پہلے دو سالوں کے دوران بچوں میں پستہ قائمی کی روک تھام کرنا ہے۔ اس سی سی ٹی اسکیم کے تحت، بی آئی ایس پی سے مستفید ہونے والے خاندانوں کو اضافی سہ ماہی ادائیگیاں (2 ہزار سے ڈھائی ہزار روپے) اس شرط کے ساتھ ہوتی ہیں کہ ماں حمل کے دوران باقاعدگی سے قبل از پیدائش صحت کی جانچ اور آگاہی سیشنز میں شرکت کرے، خصوصی غذا بیت سے بھرپور خوراک (ایس این ایف) کھائے، اور بچے کے حقائق ٹیکوں کو مکمل کرے، اور باقاعدگی سے صحت کی جانچ کروائے۔

³⁶ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 290، خزانہ ڈویژن، حکومت پاکستان

³⁷ ماخذ: خزانہ ڈویژن، حکومت پاکستان

شکل 4.10: وفاقی اخراجات جاریہ کی نمو میں حصہ



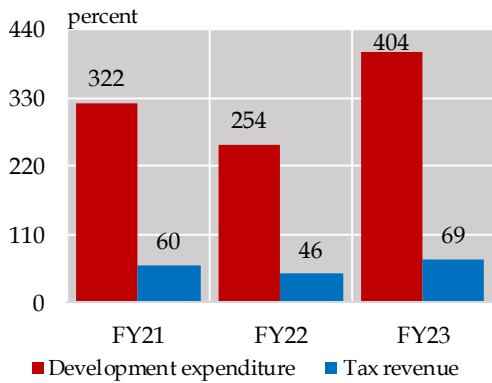
Source: Ministry of Finance

توانائی اور غیر توانائی زراعت دونوں کا اجرا کم رہا (شکل 4.15)، بیشتر کمی توانائی کے شعبے میں عیاں تھی۔ توانائی کے بڑے اداروں جیسے خود مختار بجلی ساز اداروں (آئی پی پی، واپڈا/پنیکو، کے الیکٹرک اور ایس این جی پی ایل جیسے بڑے بجلی سازوں کو ادائیگیاں 2022-23ء کے بجٹ میں مختصر رقم سے اچھی خاصی کم رہی (شکل 4.16)۔ یہ ادائیگیاں مختلف مددات بشمول: (1) صنعتی اعانتی پیکیج؛³⁸ (2) عمومی صنعتوں کو آر ایل این جی کی فراہمی، زیرو ریٹڈ برآمدی شعبے اور صارفین؛ (3) فانا کے صارفین؛ بلوچستان میں زرعی شعبے کے لیے ٹیوب ویل پر زراعت اور (5) آزاد جموں کشمیر کے لیے نرخوں کی تقریق پر زراعت۔

زراعت: م س 23ء کی پہلی ششماہی میں زراعت کے مجموعی حجم میں 196.6 ارب روپے کی کمی آئی، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 313.4 ارب روپے تھی۔ م س 22ء کی پہلی ششماہی کی 1.3 فیصد نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے لحاظ سے مجموعی زراعت میں 0.8 فیصد کمی درج کی گئی۔

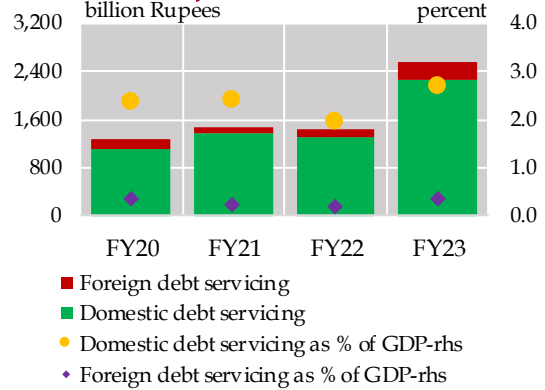
حکومت نے واجب الادا زراعت کے بڑھتے ہوئے حجم کے پیش نظر موجودہ ساختی مسائل، خصوصاً بجلی اور گیس کے شعبوں میں، حل کرنے کے لیے مختلف اقدامات کا آغاز کیا۔ مثلاً، گیس کے شعبے میں بڑھتے ہوئے گردش قرضے کا مسئلہ حل کرنے کے لیے اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گیس کے مختلف صارفین زمروں، بشمول عمومی صنعت، گھریلو صارفین، کیپٹو پاور اور سی این جی شعبہ وغیرہ، کے لیے گیس کے نرخوں میں اضافے کی منظوری دیدی۔³⁹ فروری 2023ء میں اوگر انسٹالیشن

شکل 4.11 ب: ترقیاتی اخراجات اور ٹیکس سے متعلق مارک اپ ادائیگیاں



Source: Ministry of Finance

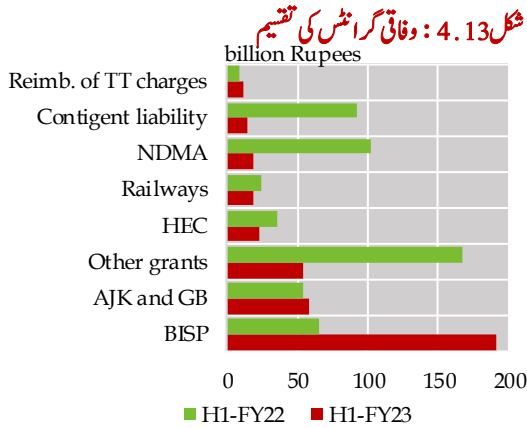
شکل 4.11 الف: پہلی ششماہی میں سودی شرحوں کا رجحان



Source: Ministry of Finance

³⁸ نومبر 2020ء میں صنعتی سپورٹ پیکیج کا اعلان کیا گیا تھا، جس میں صنعتی صارفین کے لیے مصروف اور غیر مصروف اوقات نرخوں کے ڈھانچے کو ابتدائی طور پر اپریل 2020ء سے نومبر 2020ء تک کے لیے ختم کر دیا گیا تھا، تاہم اس پیکیج کو جون 2022ء اور پھر اکتوبر 2023ء تک توسیع دیدی گئی تھی۔ ماخذ: نیپرا (2021ء، اسٹیٹ آف انڈسٹری رپورٹ)۔

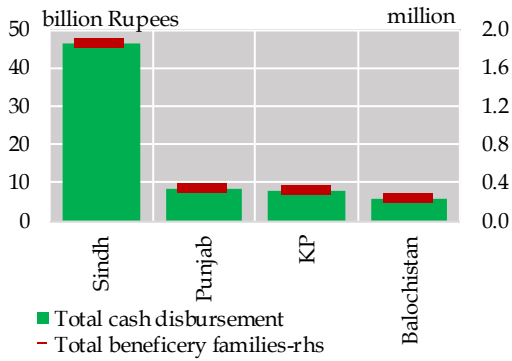
³⁹ حاصل کی ضروریات کے مطابق گیس کی قیمتوں پر نظر ثانی نہ کرنے کی وجہ سے گیس کے شعبے میں گردش قرضہ بڑھ گیا، گیس کے شعبے کا گردش قرضہ آخر جون 2022ء میں 1.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو آخر جون 2018ء میں 3 ارب روپے تھا۔



Source: Ministry of Finance

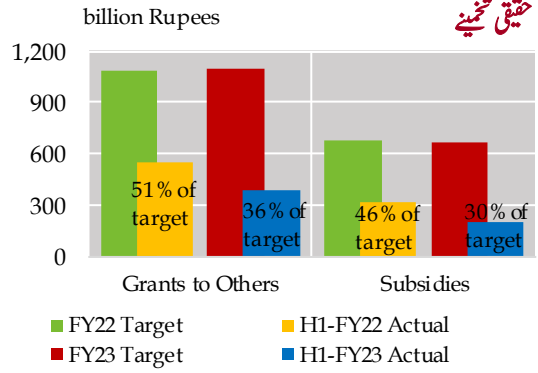
حکومت نے بی پی ایس-1 تا بی پی ایس-21 کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافے کا اعلان کیا۔⁴⁴

شکل 4.14: ہنگامی نقد کوریج بذریعہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام



Source: National Disaster Management Authority, Floods (2022) SITREP - 2022

شکل 4.12: وفاقی زرائعات اور گرانٹس کے اہداف کے مقابلے میں حقیقی تخمینے



Source: Ministry of Finance

کی منظوری دے کر اعلان کر دیا، جو جنوری 2023ء سے نافذ العمل ہوئے۔⁴⁰ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پانچ برآمدی شعبوں کے لیے رعایتی توانائی چارجز کی بھی تازہ کاری کر دی؛⁴¹ جس سے جولائی 2022ء میں آر ایل این جی کے فی ایم ایم بی ٹی پو 6.5 ڈالر سے بڑھ کر 9 ڈالر ہو گئے۔⁴² جولائی تا دسمبر 2023ء میں حکومت نے بجلی کے نرخوں میں بھی اضافہ کر دیا۔

م س 23ء کی پہلی نشستماہی میں پنشن اور تنخواہوں کے اخراجات میں نمایاں اضافہ ہوا

م س 22ء کی پہلی نشستماہی کی طرح م س 23ء کی پہلی نشستماہی میں پنشن اور سول حکومت کے اخراجات دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ م س 22ء میں حکومت نے موجودہ اور ریٹائرڈ ملازمین کے لیے عارضی ریلیف اقدامات کے علاوہ، جولائی 2022ء میں تمام وفاقی ملازمین اور خود مختار / نیم خود مختار اداروں اور کارپوریشنوں کے ملازمین کو 15 فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس فراہم کیا⁴³۔ اس کے ساتھ ساتھ

⁴⁰ ماخذ: آئل اینڈ گیس ریگولیٹری اتھارٹی، گیس کے نرخوں کا اعلامیہ، یکم جنوری 2023ء سے نافذ العمل۔

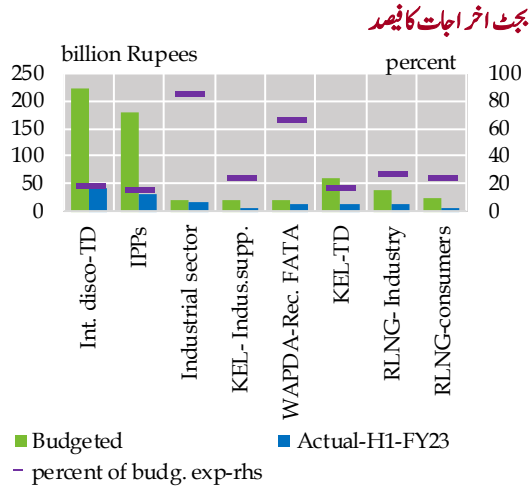
⁴¹ اگست 2021ء میں، حکومت نے پانچ برآمدی شعبوں یعنی ٹیکسٹائل، پیٹ سن، چمڑے، قالین، سرنجیل اور کھلیوں کے سامان کو علاقائی مسابقتی نرخوں پر توانائی فراہم کرنے کا اعلان کیا، جس کا مقصد ایشیا سازی کی لاگت کم کرنا اور برآمدات بڑھانا تھا۔ ماخذ: پریس ریلیز نمبر 79، وزارت خزانہ

⁴² ماخذ: اقتصادی سروے 2021-22، اور پریس ریلیز نمبر 79، وزارت خزانہ

⁴³ م س 22ء کے اقدامات میں وفاقی اور خود مختار / نیم سرکاری اداروں اور کارپوریشنوں کے لیے 10 فیصد عارضی ریلیف الاؤنس، انجی گریڈ آرڈر لی الاؤنس اور کم از کم اجرت میں اضافہ، اور پنشن میں اضافہ شامل ہے۔

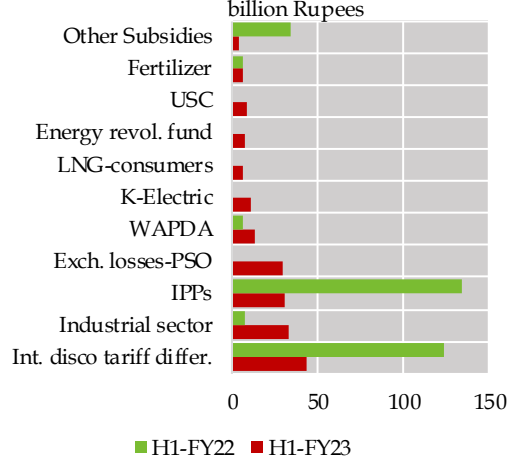
⁴⁴ دفتری یادداشت ایف نمبر 1 (2)، آئی ایم پی / 283-2022، بتاریخ یکم جولائی 2022ء، ریگولیشنز ونگ، خزانہ ڈویژن

شکل 4.16: توانائی کے زراعت -- مطلق اور حاصل شدہ رقم بطور



Source: Ministry of Finance

شکل 4.15: وفاقی زراعت کی تقسیم



Source: Ministry of Finance

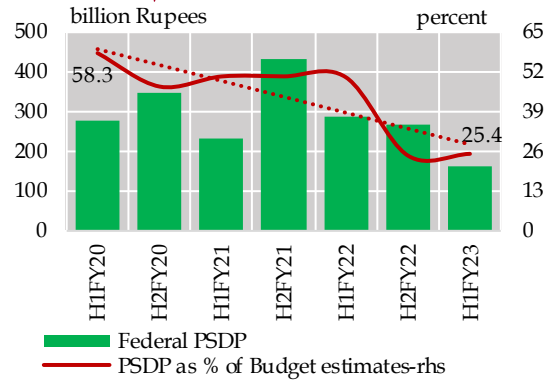
وفاقی ترقیاتی اخراجات

حکومت نے تباہ کن سیلابوں سے نمٹنے کے لیے خاطر خواہ مالی گنجائش اور بیرونی مدد کی عدم موجودگی میں، ترقیاتی منصوبوں سے فنڈز منہا کر کے سیلاب سے متعلق امدادی سرگرمیوں کے لیے بڑی رقم مختص کی۔ نتیجتاً، وفاق کے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے اخراجات مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں 270 ارب روپے سے 44 فیصد کم ہو کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 162 ارب روپے رہ گئے (شکل 4.17)۔

سیلاب کے علاوہ، م س 22ء کی دوسری ششماہی میں شروع ہونے والے مالیاتی عدم توازن سے ترقیاتی اخراجات کو بھی دھچکا پہنچا۔ مالی سال 22ء کی آخری دوسرے ماہیوں میں، حکومت نے اخراجات کی ترجیحات کو درست کیا اور منصوبوں کی تعداد 371 سے کم کر کے 170 کر دی، جس سے پورے سال کا پی ایس ڈی پی 900 ارب روپے کے ہدف کی نسبت 550 ارب روپے درج کیا گیا۔ حکومت طویل المیعاد مالی

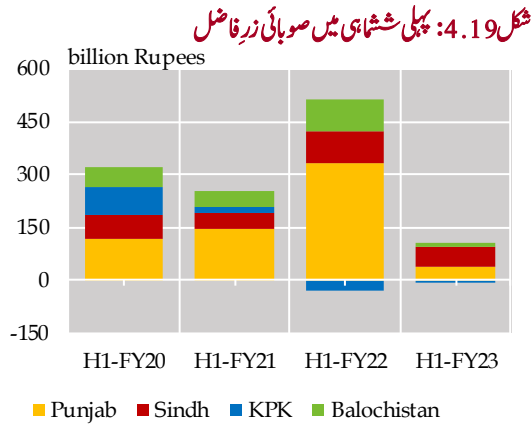
حکومت نے پینشنرز کے لیے کم اپریل-2022ء کو پنشن میں اضافے کی موجودہ شرح 10 فیصد سے بڑھا کر 15 فیصد کر دی، جو یکم جولائی 2022ء سے نافذ العمل اور، سول اور مسلح افواج کے ریٹائر ملازمین ہونے والوں پر لاگو تھی۔⁴⁵ ان تمام اقدامات نے سول حکومت (بنیادی طور پر تنخواہوں) کو چلائے جانے کے مجموعی اخراجات کو بڑھا دیا۔

شکل 4.17: سرکاری شعبے کے وفاقی ترقیاتی پروگرام میں ششماہی رجحان

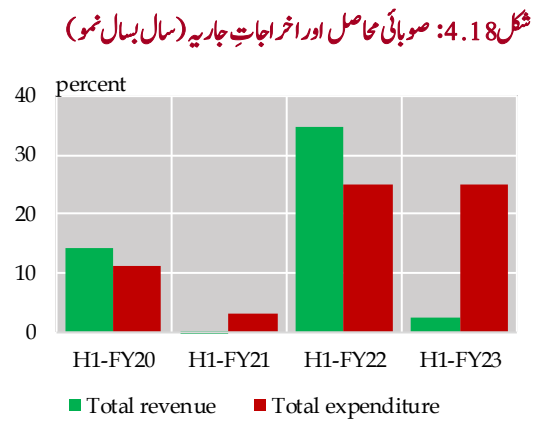


Source: Ministry of Finance and Planning Commission

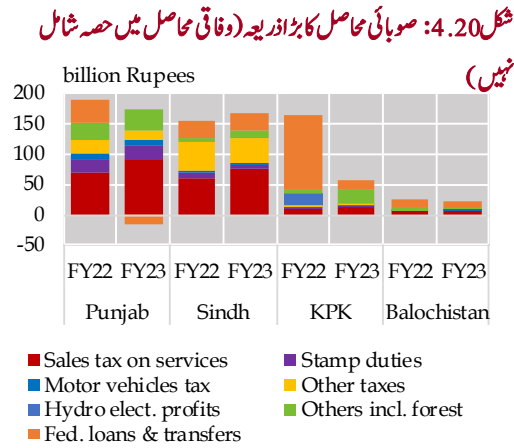
⁴⁵ دفتری یادداشت ایف-4 (1)، رجسٹر 486/6-2022ء، تاریخ یکم جولائی 2022ء، ریگولیشنز ونگ، خزانہ ڈویژن۔



Source: Ministry of Finance



Source: Ministry of Finance



Source: Ministry of Finance

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی صوبائی زرِ فاضل کم ہو کر 101.2 ارب روپے رہ گیا، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 480.8 ارب روپے تھا۔ مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی میں پست حاصل زرِ فاضل میں کمی بنیادی وجہ بنے، مالی

مسائل سے بخوبی آگاہ تھی اور اس نے مالی سال 23ء کے لیے پی ایس ڈی پی کا پست ہدف 800 ارب روپے مقرر کیا۔ تاہم، غیر معمولی سیلابوں نے پی ایس ڈی پی اخراجات کو مزید کم کر دیا، جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پورے سال کے ہدف کے صرف 25.4 فیصد تک پہنچ سکا (شکل 4.17)۔ یہ فراہم کردہ رقوم اگست 22ء میں وفاقی پی ایس ڈی پی اجرائی حکمت عملی میں اعلان کردہ نظر ثانی شدہ اہداف کو بھی پورا نہ کر سکیں۔⁴⁶ جولائی تا دسمبر 23ء کے دوران پی ایس ڈی پی اختصاص کی موجودہ وزارت / ڈویژن وار سمری سے بھی ترقیاتی فنڈز کی محدود فراہمی نظر آتی ہے (جدول 4.12)۔

بجٹ 2022-23ء میں بڑے ترقیاتی منصوبے جن کا تصور پیش کیا گیا، بشمول (i)؛ خیر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں جاری ترقیاتی منصوبے؛ (ii) سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی تعمیر خاص طور پر موٹروے سیکٹرز؛ (iii) بڑے ڈیم بشمول دیامر بھاشا اور مہمند ڈیم؛ اور (iv) بجلی کے منصوبے جیسے جامشورو میں کولے سے چلنے والے بجلی گھروں کی تنصیب اور این ٹی ڈی سی سسٹم کی تریل کی صلاحیت میں اضافہ وغیرہ۔

⁴⁶ سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے فنڈز کے اجرائی ابتدائی حکمت عملی کے مطابق، سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے اہداف اس طرح تھے، پہلی سہ ماہی کے لیے 20 فیصد، دوسری سہ ماہی کے لیے 5 فیصد، تیسری سہ ماہی کے لیے 30 فیصد اور چوتھی سہ ماہی کے لیے 25 فیصد۔ اگست 2022ء میں، حکومت نے فنڈز کے اجرائی کے حوالے سے نظر ثانی شدہ حکمت عملی جاری کی جس کے مطابق منظور شدہ بجٹ کے تحت پہلی سہ ماہی کے لیے 10 فیصد، دوسری سہ ماہی کے لیے 20 فیصد، تیسری سہ ماہی کے لیے 30 فیصد اور چوتھی سہ ماہی کے لیے زیادہ سے زیادہ 40 فیصد کی سطح پر فنڈز جاری کیے جائیں گے۔ ماخذ: ترقیاتی بجٹ مالی سال 2022-23ء کے لیے فنڈز کے اجرائی حکمت عملی، جاری کردہ مورخہ 7 جولائی 2022ء اور 4 اگست 2022ء۔

جدول 4.11: وفاقی مصارف کی کیفیت

ارب روپے، نمونہ فیصد میں

مجموعی بھاء		سال بسال نمو		اخراجات کی نمو میں فیصدی حصہ		جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر	
شش 1م	شش 22س	شش 1م	شش 22س	شش 1م	شش 22س	شش 1م	شش 22س
س 23ء	س 22ء	س 23ء	س 22ء	س 23ء	س 22ء	س 23ء	س 22ء
4668.3	3720.7	23.2	20.4	23.2	20.4	5.6	5.6
4390.2	3351.3	31.0	19.4	28.0	17.7	5.2	5.0
2573.1	1452.9	-1.5	77.1	30.2	-0.7	3.1	2.2
2273.5	1312.5	-3.3	73.2	25.9	-1.4	2.7	2.0
299.6	140.4	18.7	113.4	4.3	0.7	0.4	0.2
1817.1	1898.5	42.5	-4.3	-2.2	18.4	2.2	2.8
638.9	520.5	7.0	22.7	3.2	1.1	0.8	0.8
321.2	251.7	19.6	27.6	1.9	1.3	0.4	0.4
226.7	209.9	7.4	8.0	0.5	0.5	0.3	0.3
196.6	313.4	143.0	-37.3	-3.2	6.0	0.2	0.5
433.7	603.0	94.1	-28.1	-4.6	9.5	0.5	0.9
44.6	54.1	19.4	-17.6	-0.3	0.3	0.1	0.1
389.2	548.9	106.9	-29.1	-4.3	9.2	0.5	0.8
177.0	354.3	31.2	-50.1	-4.8	2.7	0.2	0.5
162	288	19	-44	-3.4	1.5	0	0
162	288	24	-44	-3.4	1.8	0	0
25.3	88.7	56.5	-71.4	-1.7	1.0	0.0	0.1
15.2	66.0	145.3	-77.0	-1.4	1.3	0.0	0.1
-30.5	59.9	-456.4	-150.9	-2.4	2.5	0.0	0.1
45.7	6.1	-86.1	650.6	1.1	-1.2	0.1	0.0

= علاوہ از شماریاتی فرق

ماخذ: وزارت خزانہ

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی صوبائی محاصل میں 2.6 فیصد کی قدرے معتدل نمو دیکھی گئی؛ جس کی بنیادی وجہ وفاق کی جانب سے صوبوں کو رقوم کی منتقلیوں اور صوبوں کے اپنے محاصل میں سٹ نمو تھی۔

اس میں مزید کمی وفاقی قرضوں اور منتقلیوں میں کمی کے سبب آئی۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں اپنے وسائل سے محاصل کی وصولی میں 373.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 338.8 ارب روپے تھا۔ بیشتر اضافہ ٹیکس محاصل کی بنا پر ہوا، جو بڑھ کر 303 ارب روپے ہو گیا۔ ٹیکس محاصل میں تمام صوبوں میں خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی نمایاں رہی، جس کے بعد دیگر ٹیکسوں اور اسٹامپ ڈیوٹی کا نمبر آتا ہے۔

سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں بلند ترقیاتی اخراجات اور اخراجات جاریہ کی وجہ سے اس صورت حال میں مزید شدت آگئی (جدول 4.13 اور شکل 4.18)۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک، زرفاضل مالی سال کے ہدف کے محض 13.5 فیصد تک پہنچ سکا، جو جی ڈی پی کے لحاظ سے صرف 0.1 فیصد بنتا ہے۔

صوبائی اکاؤنٹس کے حوالے سے نمایاں ترین تخفیف پنجاب میں ہوئی، جس کے بعد بلوچستان اور سندھ کا نمبر آتا ہے۔ دوسری جانب خیبر پختونخوا میں 5.4 ارب روپے کا خسارہ درج کیا گیا (شکل 4.19)۔

صوبائی محاصل

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

چھوٹ (4) شہری علاقوں کے لیے اسٹیپ ڈیوٹی میں 1 سے 2 فیصد تک اضافہ۔ (5) لکڑی ہاؤس ٹیکس کی شرح میں اضافہ۔⁴⁷

گزشتہ مالی سال کی طرح سندھ کے صوبائی حکام نے بجٹ 2022-23ء میں کسی نئے ٹیکس کا اعلان نہیں کیا۔ مزید برآں، حکومت سندھ کے متعدد اقدامات یہ ہیں؛ (1) کاٹن فیس، پروفیشنل ٹیکس اور انٹرنیٹ ڈیوٹی کی وصولی کی خصوصی معطلی؛ (2) برآمدات سے متعلق شعبے کے لیے سندھ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سسٹم پر لیوی سے استثناء؛ (3) ٹول مینوفیکچرنگ خدمات پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ اور بھرتی کرنے والے ایجنٹوں پر شرح میں کمی؛ (4) کیبل ٹی وی آپریٹرز کی خدمات پر 10 فیصد لیوی کی پست شرح، جبکہ دیہی علاقوں میں پیپر الائنمنٹ 'آر' کے ساتھ کام کرنے والوں کو ایس ایس ٹی سے مستثنیٰ قرار دینا؛ (5) گھریلو باورچیوں سے کھانے کی ترسیل کے چینلز کے ذریعے وصول ہونے والے کمیشن چارجز پر ایس ایس ٹی کی شرح کو 1 سے کم کر کے 8 فیصد کرنا۔⁴⁸

بجٹ 2022-23ء میں خیبر پختونخوا حکومت نے گزشتہ مالی سال کے لیے اعلان کردہ ٹیکسوں کی پست شرح برقرار رکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ گاڑیوں کی پہلی بار رجسٹریشن پر صارفین کو ایکسائز ڈیوٹی میں 20 فیصد چھوٹ ملے گی۔ حکومت نے کیپٹل ویلیو ٹیکس (سی وی ٹی) اور رجسٹریشن فیس سے مکمل استثناء کے ساتھ اراضی پر صفر ٹیکس کا بھی اعلان کیا۔⁴⁹

غیر ٹیکس صوبائی محاصل م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 43.1 فیصد تھے جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئے۔ اس ماپوس کن نمو کو صوبائی خزانے بالخصوص خیبر پختونخوا کے اکاؤنٹس میں پین بجلی کے منافع کی عدم منتقلی سے منسوب کیا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں جاری ترقیاتی اخراجات کی مالکاری کے لیے جاری ہونے والے وفاقی قرضے اور گرانٹس کے سلسلے میں رواں سال

جدول 4.12: ایس ڈی پی کے اہداف بمقابلہ رقوم کی تقسیم

ارب روپے

وزارت / ڈویژن	اخراجات	
	پی ایس ڈی پی اختصاص	پی ایس ڈی پی اختصاص جولائی تا دسمبر
صوبے اور خصوصی علاقے (جو پہلے ایف ڈی / کے اے اینڈ جی بی کے دائرہ کار میں آتے تھے)	139.6	20.6
نیشنل ہائی وے اتھارٹی	117.3	25.9
آبی ذخائر ڈویژن	97.6	22.1
کابینہ ڈویژن	87.1	13.2
ہائر ایجوکیشن کمیشن	44.7	5.2
این ٹی ڈی سی / ایچ پی کو	43.0	36.5
منصوبہ بندی ترقیاتی اور خصوصی اقدامات ڈویژن	37.2	1.4
ریلویز کی تین ڈویژنز	32.6	4.5
ہاؤسنگ اینڈ ورکس ڈویژن	18.7	2.6

ماخذ: سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام 2022-23ء اور * پی ایس ڈی پی - 2022

23ء، وزارت / ڈویژن کی سرری (جولائی تا دسمبر 2022ء)، منصوبہ بندی کمیشن، وزارت

منصوبہ بندی، ترقیات اور خصوصی اقدامات

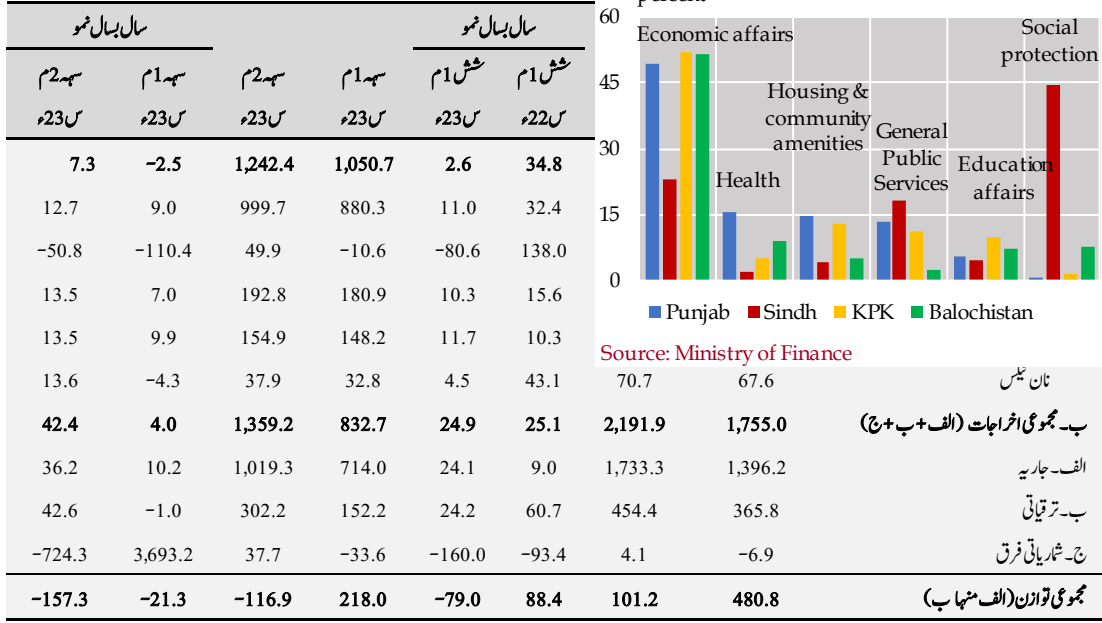
صوبوں کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب نے سب سے زیادہ ٹیکس وصول کیا، اس کے بعد سندھ اور خیبر پختونخوا (شکل 4.20)۔ 2022-23ء صوبوں کی جانب سے پیش کردہ متعلقہ میزانیوں میں مختلف ٹیکس اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ مثلاً، پنجاب کے ریونیو حکام کی جانب سے ٹیکس اصلاحات کے اقدامات یہ ہیں؛ (1) 30 سے زائد شعبوں کے لیے خدمات پر سیلز ٹیکس کی پست شرح میں توسیع؛ (2) صوبائی ٹیکس کے طریقہ کار کو دیگر ریونیو اتھارٹیز بشمول ایف بی آر کے ساتھ مربوط کرنا؛ (3) گاڑیوں کی 90 فیصد رجسٹریشن اور الیکٹریک گاڑیوں پر ٹوکن ٹیکس کی

⁴⁷ ماخذ: بجٹ کی جھلکیاں، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب

⁴⁸ ماخذ: بجٹ تقریر، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومت سندھ

⁴⁹ ماخذ: بجٹ تقریر، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومت خیبر پختونخوا

شکل 4.22: ترقیاتی اخراجات کی ترجیحات (ترقیاتی اخراجات میں حصہ)



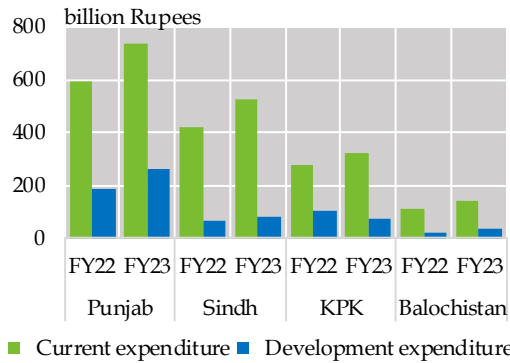
ماخذ: وزارت خزانہ

ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کے ہمراہ معینہ حدود سے کم الاؤنس حاصل کرنے والے ملازمین کے لیے 15 فیصد خصوصی الاؤنس کا اعلان کیا گیا۔⁵⁰

صرف 39.0 ارب روپے موصول ہوئے جبکہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 202.7 ارب روپے تھا۔

صوبائی مصارف

شکل 4.21: پہلی ششماہی میں صوبائی اخراجات جاریہ اور ترقیاتی اخراجات



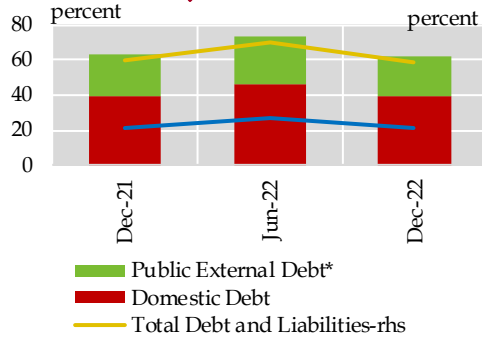
Source: Ministry of Finance

گذشتہ سال کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی مصارف کی مجموعی نمو لگ بھگ بغیر کسی تبدیلی کے 24.9 فیصد رہی۔ یہ اضافہ اخراجات جاریہ کے باعث ہوا، جبکہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات کی معتدل نمو دیکھی گئی (شکل 4.21)۔

اخراجات جاریہ میں اضافے کو ابتداً انتظامی اور قانون ساز اداروں، مالی اور مالیاتی امور کے اخراجات سے منسوب کیا جاتا ہے، جو بنیادی طور پر متعلقہ صوبوں کی تنخواہوں اور پنشن کے اخراجات کا احاطہ کرتا ہے۔ علی الخصوص، پنجاب نے تمام

⁵⁰ ماخذ: بجٹ تقریر، 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب

شکل 4.23: قرضوں کے اظہارے بطور جی ڈی پی کا فیصد



*Government External Debt + Debt from IMF
Estimated GDP for FY23
Source: State Bank of Pakistan

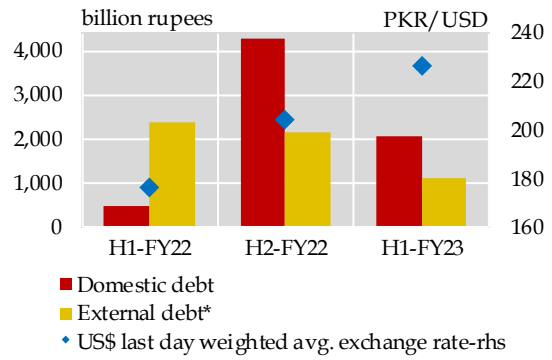
کا مقصد یہ ہے کہ مقامی حکومتوں کو عوامی ضروریات پوری کرنے کے لیے بااختیار بنایا جاسکے۔⁵¹

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں صوبائی ترقیاتی اخراجات میں 24.2 فیصد اضافہ ہوا جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 60.7 فیصد بڑھے تھے۔ پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں تعمیرات اور ٹرانسپورٹ شعبوں میں ترقیاتی اخراجات ترجیح بنے رہی۔ سندھ کے ترقیاتی اخراجات کا محور زراعت اور اس سے منسلک شعبے اور سماجی تحفظ کی خدمات کی فراہمی بنا رہا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران خیبر پختونخوا کے بیشتر ترقیاتی اخراجات ٹرانسپورٹ اور تعمیرات، زراعت اور اس سے منسلک شعبوں، کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام اور تیسرے درجے کے تعلیمی امور اور خدمات پر ہوئے۔

4.5 سرکاری قرضہ

واجب الادا قرضوں کا اسٹاک آخر دسمبر 2022ء میں 52.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا۔ جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں 3.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہے، اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 2.8 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کے دوران قرض جمع ہونے کی رفتار تقریباً 7.2 فیصد تھی، جو

شکل 4.24: اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے سرکاری قرضے میں تبدیلی



*including debt from the IMF
Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب سندھ نے بی پی ایس ایک سے 16 گریڈ کے ملازمین کے لیے 33 فیصد اور اعلیٰ افسران کے لیے 30 فیصد (بنیادی تنخواہ پر) کے تفاوت الاؤنس کے علاوہ 15 فیصد کی شرح سے ایڈہاک ریلیف الاؤنس فراہم کیا۔ خیبر پختونخوا نے 15 فیصد کی شرح سے ایڈہاک ریلیف الاؤنس جاری کیا، جس میں تفاوت کم کرنے والے الاؤنس (ڈی آر اے) شامل نہیں؛ صوبے نے م س 23ء کے لیے پیشن میں 15 فیصد اضافے کا بھی اعلان کیا۔

مزید برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً تمام صوبوں کے اخراجات جاریہ تعلیم، صحت، امن عامہ اور سلامتی تحفظ پر مرکوز رہے۔ بالخصوص، تعلیم کے شعبے میں سندھ نے م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 115.5 ارب روپے خرچ کیے، یہ رقم صوبے کے اخراجات جاریہ کا تقریباً 22 فیصد اور پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے 88.6 ارب روپے کے مجموعی تعلیمی اخراجات سے زیادہ ہے۔ تقریباً تمام صوبوں میں صحت کے اخراجات پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی اور زیادہ تر اخراجات اسپتال کی خدمات اور صحت کی انتظامیہ پر ہوئے۔

خاص طور پر پنجاب میں مستقلیوں کے تحت ہونے والے اخراجات مضبوط رہے، یہ اخراجات صحت اور تعلیم کے ضلعی حکام کو فنڈز کی منتقلی کی عکاسی کرتے ہیں، جس

⁵¹ ماخذ: واٹ پیپر، بجٹ م س 2022-23ء، محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب

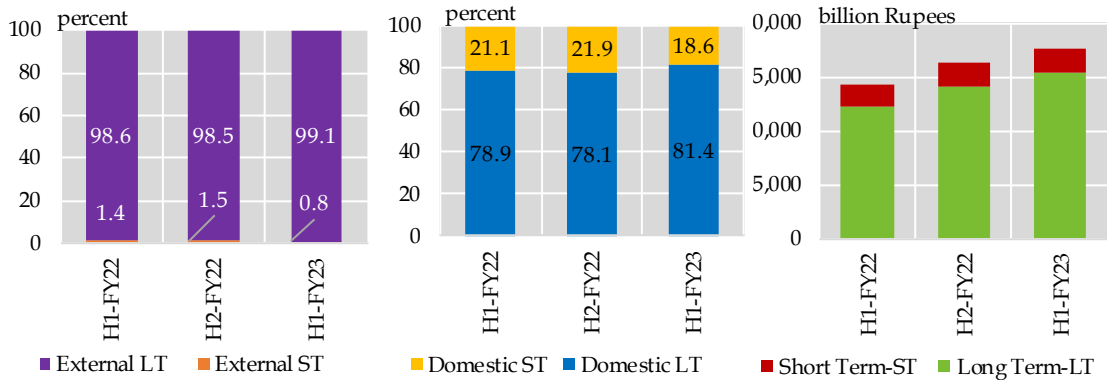
اگرچہ خاکہ قرض کی طوالت نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کر دیا ہے، تاہم مالکاری کا بڑا حصہ رواں شرح پر ہونے کے سبب نو قیمت بندی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ چونکہ ان آلات کی کوپن ادائیگیاں (یا کرایہ کی شرحیں) سہ ماہی اور ششماہی ٹی بلوں سے منسلک ہیں، اس لیے سودی شرحوں میں اضافہ نو قیمت بندی کے خطرے کے ہمراہ ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں اضافے پر منتج ہوئی۔

پچھلے سال کی اسی مدت سے کافی مماثلت رکھتی ہے۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے، آخر دسمبر 2022ء میں سرکاری قرضہ کم ہو کر 62.7 فیصد رہ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء میں 63.8 فیصد تھا (شکل 4.23)۔⁵²

م 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرضوں میں بڑا اضافہ ملکی ذرائع سے ہوا۔ جس کا حصہ تقریباً 58.9 فیصد رہا (شکل 4.24)۔ ملکی قرضوں میں اس اضافے کی بنیادی وجہ بڑا مالیاتی خسارہ اور بیرونی ذرائع سے ناکافی رقوم کی آمد تھی۔ نتیجتاً، حکومت پاکستان کو اپنی مالیاتی ضروریات پوری کرنے کے لیے ملکی قرضوں پر انحصار کرنا پڑا۔

مزید برآں، بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں (ڈالر میں) کمی آئی، جو قرضوں کی اصل رقوم کی طے شدہ واپسی اور محدود غیر ملکی مالکاری کے باعث ہوئی۔ عرصیت کی تکمیل کے لحاظ سے، پی آئی بیز اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی شمولیت کے ساتھ، اور قلیل مدتی آلات کی عرصیت کی تکمیل جیسے ٹی بلز (عرصیت سے منہا) اور بیرونی تجارتی قرضوں کے سبب سرکاری قرضہ طویل مدتی آلات کی طرف مائل ہوا (شکل 4.25 الف، ب اور ج)۔

شکل 4.25 الف: سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی شکل 4.25 ب: ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی شکل 4.25 ج: بیرونی قرضے کے اجزائے ترکیبی



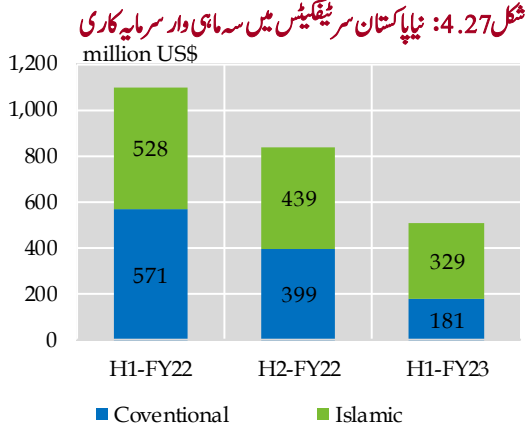
Source: State Bank of Pakistan

Source: State Bank of Pakistan

Source: State Bank of Pakistan

⁵² آخر دسمبر 2022ء کے لیے سرکاری قرضے کا تقیین م 23ء کے لیے جی ڈی پی کے تخمینے سے کیا گیا۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ



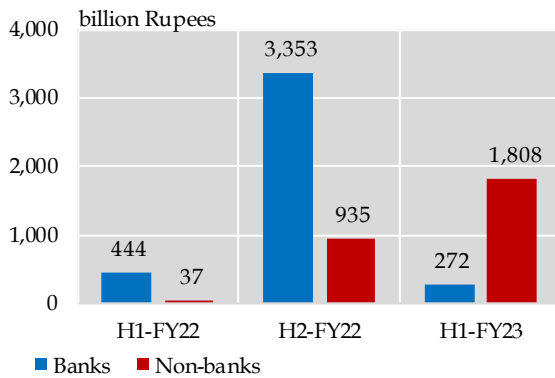
State Bank of Pakistan

اور ملکی خطرے میں اضافے کے باعث آئی ہے۔ مزید برآں، فیڈرل ریزرو کی شرح سود میں اضافے اور لائبر بڑھنے کے سبب رواں شرح پر بیرونی قرضوں کی سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔

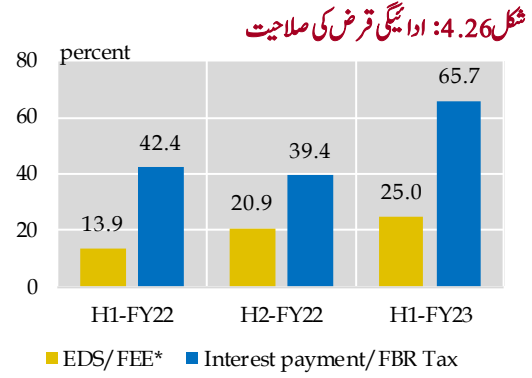
ملکی قرضہ

آخر دسمبر 2022ء میں ملکی قرضوں کا اسٹاک بڑھ کر 33.1 ٹریلین روپے تک جا پہنچا۔ جو م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.7 فیصد کی نمو بنتی ہے، اس کی نسبت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں حجم 1.8 فیصد تھا (جدول 4.14)۔ اس

شکل 4.28: ملکی قرضے میں نان بینک سرمایہ کاری



Source: State Bank of Pakistan



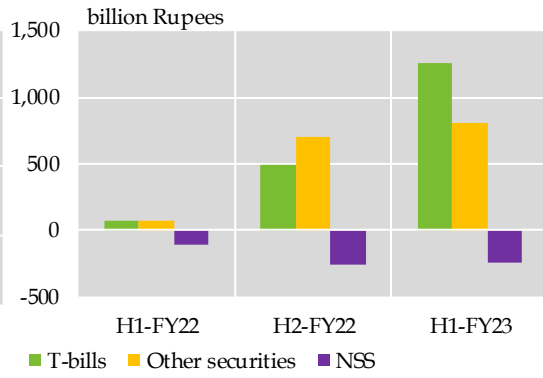
*EDS: External debt Servicing

*FEE: Foreign Exchange Earnings

Source: Ministry of Finance & State Bank of Pakistan

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں کی بڑھتی ہوئی ادائیگیوں کے پس منظر میں، ایف بی آر کے ہدف سے کم حاصل اور پست بیرونی رقوم کے سبب ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں کمی آئی (شکل 4.26)۔⁵³ درآمدات میں بہ سرعت کمی کے باعث ایف بی آر کے حاصل کی وصولی ہدف سے کم رہی۔⁵⁴ دوسری جانب برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں سست روی زرمبادلہ کی کمائی میں کمی کی وجہ بنی۔ مزید برآں، نیپاکستان سرٹیفکیٹس کی سرمایہ کاری میں بھی کمی آئی (شکل 4.27)۔ نیپاکستان سرٹیفکیٹس میں سست روی مرکزی بینکوں، خاص طور پر فیڈرل ریزرو کی طرف سے زری سختی

شکل 4.28 الف: اداروں کے اعتبار سے ملکی قرضے میں اضافہ



Source: State Bank of Pakistan

⁵³ قرض واپسی کی صلاحیت کا تعین دو تناسب سے کیا جاتا ہے: (1) ملکی سودی ادائیگیاں تا ایف بی آر کے ٹیکس اور (2) سرکاری بیرونی قرض کی واپسی تازر مبادلہ کے کموبات۔

⁵⁴ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات سے متعلق ٹیکسوں کا حصہ مجموعی ٹیکس حاصل میں تقریباً 42 فیصد (خالص بنیادوں پر) رہا، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 52 فیصد تھا۔

ارب روپے		اسٹاک		ملکی قرضے میں حصہ		بہاؤ		عمو	
دسمبر 2022ء	دسمبر 2023ء	دسمبر 2022ء	دسمبر 2023ء	دسمبر 2022ء	دسمبر 2023ء	م س 2022ء	م س 2023ء	م س 2022ء	م س 2023ء
17,456.7	23,829.6	65.3	72.0	1,552.6	2,985.9	9.8	14.3	(I) مستقل قرضہ	
جس میں									
1,229.7	2,644.6	4.6	8.0	564.5	364.8	84.9	16.0	حکومت پاکستان کا اجارہ صکوک	
201.0	23.2	0.8	0.1	-	-	-	-	بیج موکل صکوک	
15,174.9	20,301.2	56.7	61.3	584.9	2,614.2	4.0	14.8	پی آئی بیز	
372.0	381.6	1.4	1.2	(71.7)	7.0	(16.2)	1.9	انعامی بانڈز	
5,643.5	6,156.3	21.1	18.6	(1,036.9)	(647.8)	(15.5)	(9.5)	(II) متغیر قرضے	
جس میں									
5,592.2	6,091.1	20.9	18.4	(1,084.8)	(661.3)	(16.3)	(9.8)	مارکیٹ ٹریڈیبلز	
3,604.0	3,073.2	13.5	9.3	(42.0)	(262.8)	(1.2)	(7.9)	(III) غیر فنانس قرضہ	
جس میں									
3,465.3	2,961.1	13.0	8.9	(32.7)	(247.2)	(0.9)	(7.7)	قومی بچت اسکیم (انعامی بانڈز سے منہا)	
7.5	9.5	0.0	0.0	0.8	0.8	11.3	9.3	IV- غیر ملکی کرنسی تمسکات	
39.2	47.5	0.1	0.1	10.9	2.5	38.6	5.5	V- نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	
حکومت کے ملکی قرضے									
26,750.9	33,116.3	100.0	100.0	485.5	2,078.8	1.9	6.7	(I+II+III+IV+V)	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ملکی قرضوں میں تمام تر اضافہ پی آئی بیز اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک میں مرتکز تھا

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قرضوں میں زیادہ تر اضافہ پی آئی بیز اور شریعت سے ہم آہنگ بانڈز کے باعث ہوا۔ جبکہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیموں (پرائز بانڈز سے منہا) اور ٹی بلز رقوم کا خالص انخلا درج کیا گیا (شکل 4.29)۔

حکومت پاکستان کا طویل مدتی آلات پر انحصار میں اضافہ طویل مدتی اور شریعت سے ہم آہنگ تمسکات پر منتقلی کے ذریعے سرکاری خا کہ قرض میں توسیع کی حکمت عملی کا نتیجہ ہے۔ تاہم، ملکی قرضے کے بڑے حصے کا ارتکاز رواں شرح آلات میں ہونے کی وجہ سے رواں شرح پی آئی بیز اور اجارہ صکوک (وی آر آر) کا حصہ آخر جون 2022ء میں 41.6 فیصد سے بڑھ کر آخر دسمبر 2022ء میں 49.5 فیصد تک جا پہنچا۔ نتیجتاً، بڑھتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں نوبت بندی کا خطرہ بڑھ گیا

اضافے کے بنیادی عوامل مالکاری کی ضرورت میں اضافہ اور بیرونی ذرائع سے رقوم کی ناکافی آمد تھی، جس نے حکومت کو بلند شرح سود کے باوجود ملکی منڈی پر انحصار کرنے پر مجبور کر دیا۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومتی قرضے کی بیشتر مالکاری نان بینکس کے ذریعے ہوئی

ادارہ وار اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تر ملکی قرضہ نان بینکوں سے لیا گیا، کیونکہ یہ ادارے پُرکشش شرحوں اور کم خطرے کی وجہ سے ٹی بلز اور دیگر سرکاری تمسکات میں گہری دلچسپی رکھتے تھے (شکل 4.28 الف) اور 4.28 ب)۔

مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

جدول 4.15: سرکاری بیرونی قرضہ (جولائی تا دسمبر)

ملین ڈالر

شش 1 کی نمبر (فیصد)	شش 1 کے اسٹاک میں تبدیلی		سرکاری بیرونی قرضے میں حصہ (فیصد)		اسٹاک			
	م 23ء	م 22ء	دسمبر 22ء	دسمبر 21ء	دسمبر 22ء	دسمبر 21ء		
(3)	5	(2,273)	4,099		86,565	90,556	سرکاری بیرونی قرضہ (1+2)	
(4)	6	(2,992)	4,751	91	93	78,949	83,824	1. حکومت کا بیرونی قرضہ جس میں
(3)	6	(2,331)	4,332	90	91	78,261	82,547	(i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد)
(8)	(5)	(773)	(580)	10	11	8,459	10,146	چیرس کلب
7	2	2,353	798	42	38	36,376	34,634	کثیر فریقی
(0)	21	(28)	3,107	21	20	18,025	17,929	دیگر دو طرفہ
(11)	-	(1,000)	-	9	9	7,800	7,800	یورہ صکوک بانڈز
(27)	5	(2,587)	522	8	11	6,894	10,218	کمرشل قرضے اور قرضے
(31)	65	(295)	529	1	1	658	1,338	نیپال پاکستان سرٹیفکیٹ
(49)	49	(661)	419	1	1	688	1,277	(ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم) جس میں
(48)	111	(640)	561	1	1	687	1,067	کثیر فریقی
(99)	(40)	(22)	(142)	-	0	-	210	مقامی کرنسی میں تمسکات
10	(9)	719	(651)	9	7	7,616	6,732	2. آئی ایم ایف سے
(1)	33	(155)	2,879	-	-	10,979	11,642	زر مبادلہ میں واجبات
-	-	-	-	-	-	2,700	2,700	مرکزی بینک کے ڈپازٹس
-	194	9	2,739	-	-	3,906	4,149	ایس ڈی آر کا اختصاص

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ایف ایلز نے بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث حکومت کے لیے قرض گیری کی لاگت میں اضافہ کر دیا ہے (شکل 4.30 الف)۔ مزید برآں، معین پی آئی بی کے خاکہ نیلای میں پیشکش کردہ رقم سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلند شرح سود کی وجہ سے سرمایہ کاروں میں زیادہ دلچسپی رکھتے تھے (شکل 4.30 ب)۔

ہے۔ اگرچہ یہ سود کی ادائیگیوں پر دباؤ ڈال رہا ہے، تاہم خاکہ ملکی قرض طویل ہونے کی وجہ سے اس نے نوبت بندی کا خطرہ کم کر دیا ہے۔

پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بی)

حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک
م 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے اجارہ صکوک (خالص بنیادوں پر) کے ذریعے 364.8 ارب روپے اکٹھے کئے، جو بنیادی طور پر متغیر ریٹیل شرحوں (دی آر آر) پر مشتمل تھے اس کی نسبت م 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 632.5 ارب روپے تھا (شکل 4.31 الف اور جدول 4.14)۔ روایتی قرض کے آلات کی

م 23ء کی پہلی ششماہی میں PIBs کا اسٹاک 14.8 فیصد بڑھ کر 20.3 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جس میں م 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران 4.0 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.14)۔ پی آئی بی میں یہ تیز تر اضافہ تقریباً 78.3 فیصد بڑی حد تک رواں شرح پی آئی بی (پی ایف ایلز) کے باعث ہوا، کیونکہ سرمایہ کار پُرکشش منافع کی وجہ سے پی ایف ایلز میں سرمایہ کاری کر رہے تھے۔ تاہم، پی

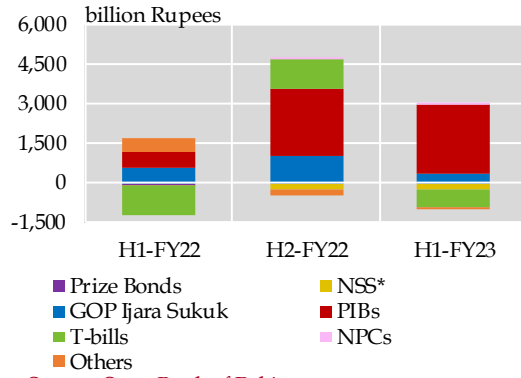
ٹی بلز

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے 661.3 ارب روپے کے ٹی بلز (عرصیت سے منہا) کی رقوم واپس کیں۔ نتیجتاً، ٹی بلز کا ذخیرہ کم ہو کر 6.1 ٹریلیون روپے رہ گیا ہے۔ اس کمی کے پس منظر میں بنیادی وجہ بولی کی بلند شرحوں کے باعث ہدف سے کم رقم کی قبول کرنا ہے (شکل 4.32)۔ مزید برآں، شرح سود میں اضافے کی وجہ سے سرمایہ کاروں کی سہ ماہی ٹی بلز میں دلچسپی نے حکومتی مالکاری پر دباؤ ڈالا، جس نے حکومت کو ہدف سے کم رقم قبول کرنے پر مجبور کیا۔

قومی بچت اسکیمیں - انعامی بانڈز سے منہا

م س 22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران قومی بچت کی بیشتر اسکیموں میں مجموعی وصولیاں کم ہوئی تھیں (شکل 4.33)۔ مزید یہ کہ رقوم کے ادارہ جاتی انخلا اور نسبتاً کم نفع کے پس منظر میں مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس (ڈی ایس سی) اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس (ایس ایس سی) میں خالص رقوم کا انخلا مسلسل جاری ہے۔⁵⁷ دریں اثناء، اسی مدت کے دوران منافع کی فروغ پاتی شرحوں کے نتیجے میں پیشترز بینیفٹ اکاؤنٹ (پی بی اے) میں رقوم کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ تاہم، م س 22ء کی پہلی ششماہی کے بعد سے ریگولر انکم سرٹیفکیٹس (آر آئی سی) اور اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے) میں سرکاری تمکات کی نسبت منافع کی غیر مسابقتی شرح کی وجہ سے رقوم کا خالص انخلا نظر آیا۔ اسی طرح م س 23ء کی پہلی ششماہی میں منافع کی شرح میں کمی کی وجہ سے بہود سیونگ سرٹیفکیٹس (بی ایس سی) میں کی رقوم کا انخلا ہوا۔⁵⁸

شکل 4.29: بلحاظ تمسک ملکی قرضوں کا خالص بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan

طرح، سرمایہ کار پر کشش نفع سے فائدہ اٹھانے کے لیے شریعت سے ہم آہنگ رواں شرح آلات میں سرمایہ کاری کرنے کی طرف مائل رہے۔ تاہم، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں حکومت نے بلند شرحوں اور طویل عرصیت کے حامل صکوک کی وجہ سے ہدف سے کم رقم قبول کی (شکل 4.31)۔⁵⁵

پرائز بانڈز

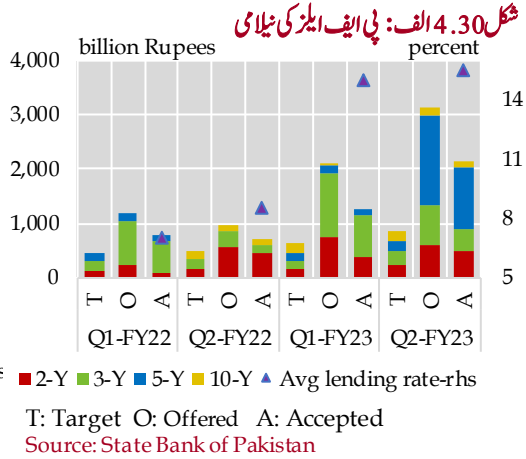
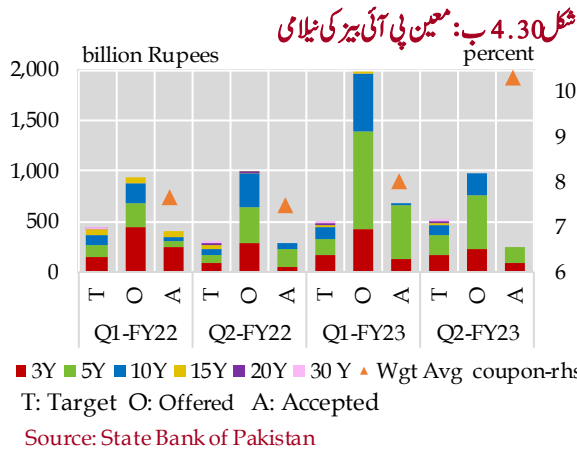
م س 19ء کی پہلی ششماہی کے بعد م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پہلی مرتبہ انعامی بانڈز میں رقوم کی خالص آمد دکھائی دی (جدول 4.14)۔ خالص رقوم کی پیشتر آمد 1500 روپے مالیت والے بانڈز میں ہوئی، جس کے بعد 750 روپے اور 25 ہزار روپے (پرییم) مالیت کے بانڈز کا نمبر آتا ہے۔ حکومت نے معیشت کی دستاویزیت بہتر بنانے اور انسداد منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی اعانت سے نمٹنے کے نظام (اے ایم ایل / سی ایف ٹی) کو مزید تقویت دینے کے لیے بلند مالیت کے حامل ہڈا بانڈز⁵⁶ بند کر دیے اور ان کی جگہ 25 ہزار روپے اور 40 ہزار روپے مالیت کے پرییم بانڈز متعارف کرائے۔ نتیجتاً، سرمایہ کاروں نے دیگر حامل ہڈا بانڈز کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔

⁵⁵ زیادہ تر صکوک پانچ سالہ مدت کے ہیں؛ صرف 10 ارب روپے کے صکوک تین سالہ مدت کے ہیں جو متغیر شرحوں پر جاری کیے گئے۔

⁵⁶ م س 21ء میں حکومت نے 7500 روپے، 15 ہزار روپے، 25 ہزار روپے اور 40 ہزار روپے والے انعامی بانڈز کا اجرا بند کر دیا۔

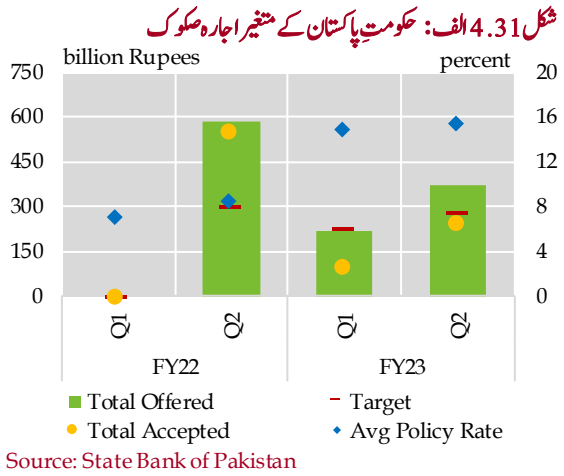
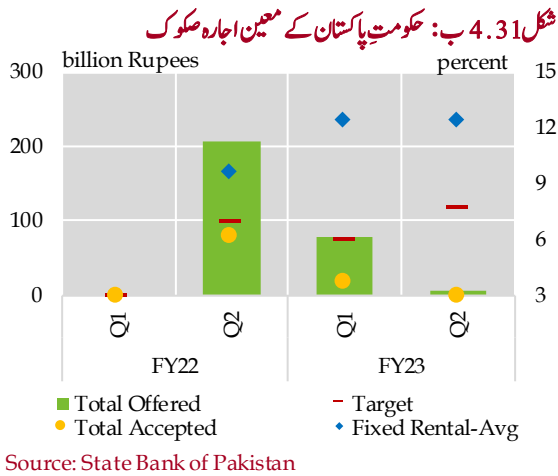
⁵⁷ اوسطاً، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ایس ایس سی اور سرکاری تمکات (پی کے آروی - ماہانہ اوسط) میں تقاوت تقریباً 200 بی بی ایس تھا، جبکہ ڈی ایس سی اور سرکاری تمکات میں اوسط تقاوت تقریباً 64 بی بی ایس تھا۔

⁵⁸ اکتوبر 2022ء میں بی بی ایس سی پر نفع کی شرح 14.16 فیصد سے کم کر کے 13.92 فیصد کر دی گئی۔



مزید برآں، واجب الادا قرض کے اسٹاک میں رواں شرح پی آئی بیز کے بڑھتے ہوئے حصے کے باعث خصوصاً ان آلات پر سودی ادا نیگیوں میں اضافہ ہوا ہے⁵⁹ اس کے ساتھ ساتھ ٹی بلز کی سہ ماہی مدت کے باعث بھی سودی ادا نیگیوں میں شدت آگئی۔ حکومت نے ٹی بلز میں ان تسکات کے ذریعے پیشتر رقم جمع، وہ بھی م س 22ء کی چوتھی سہ ماہی اور م س 23ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بلند شرح سود پر، کی، جو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں سہ ماہی ٹی بلز کی سودی ادا نیگیوں میں اضافے پر نتیجہ ہوا (شکل 4.34 ب)۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادا نیگیاں 2.2 ٹریلین روپے تک پہنچ گئیں، جو م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 1.3 ٹریلین روپے تھیں۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران شرح سود میں بڑی حد تک اضافہ پی آئی بیز، ٹی بلز اور قومی بچت اسکیموں کے باعث ہوا، جو پالیسی ریٹ میں اضافے کا نتیجہ ہے (شکل 4.34 الف)۔ اس طرح، م س 22ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م س 23ء کی پہلی ششماہی میں ٹی بلز کی قطع شرح اور پی آئی بیز کے کوپن ریٹس میں تقریباً 700 تا 800 پی پی ایس کا اضافہ ہوا۔



⁵⁹ رواں شرح پی آئی بیز کی سہ ماہی اور ششماہی سودی ادا نیگیاں سہ ماہی اور ششماہی قطع شرح ٹی بلز سے منسلک ہیں۔

ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.15)۔ اس کمی کے پس منظر میں بنیادی محرکات یہ تھے: اول، قرضوں کی اصل رقم کی بلند واپسی؛ دوم، آئی ایم ایف کے نوں جائزے کی تکمیل میں تاخیر کے باعث محدود بیرونی مالکاری اور مالی منڈی کے سخت حالات؛ اور سوم، دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کا مضبوط ہونا۔

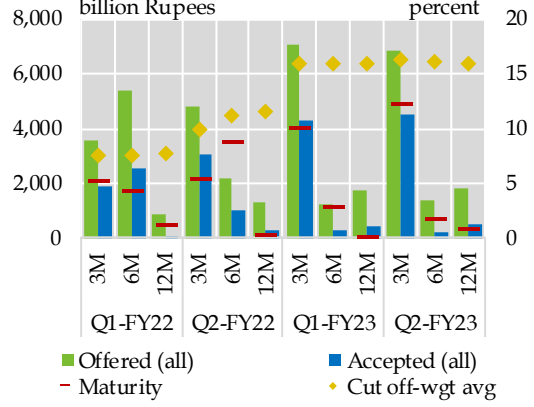
نیا پاکستان سرٹیفیکیٹس (بیرون ملک مقیم افراد کی ملکیت) کی رقم میں خالص انخلا درج کیا گیا

شرح سود میں عالمی اضافے اور ملکی خطرے بڑھنے کے پس منظر میں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں نیا پاکستان سرٹیفیکیٹس (بیرون ملک مقیم افراد کی ملکیت) سے تقریباً 295 ملین ڈالر کا خالص انخلا ہوا، باوجود اس کے کہ نومبر 2022ء میں شرح منافع میں اضافے ہوا۔ مزید برآں، ہو سکتا ہے کہ موڈی اونچے کی درجہ بندی میں کمی نے پاکستانی بانڈز پر سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کیا ہو۔

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں خالص بیرونی رقوم کی آمد وعدوں کی نسبت محدود رہیں

م س 23ء کے لیے 22.8 ارب ڈالر کے وعدوں کے برعکس پاکستان کو م س 23ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 5.5 ارب ڈالر مجموعی بیرونی رقوم (بشمول سرکاری گرانٹس اور قرضے) کے طور پر موصول ہوئے۔ دوسری طرف، م س 22ء میں 14.0 ارب ڈالر کے بجٹ تخمینے کے عوض م س 22ء کی پہلی ششماہی میں 6.1 ارب ڈالر (ماسوائے وقتی ذخائر) موصول ہوئے۔⁶⁰ تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء دونوں کی پہلی ششماہیوں میں کثیر جہتی ذرائع مالکاری کا بنیادی ذریعہ تھے۔ م س 23ء کی پہلی ششماہی میں کثیر جہتی ذرائع کے بعد آئی ایم ایف اور دوست ملکوں کا نمبر آتا ہے (شکل 4.35 الف)۔ تاہم، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں یورو بانڈز کے ذریعے رقم حاصل نہیں کی گئی باوجود اس کے کہ م س 23ء کے لیے بجٹ تخمینہ 2.0 ارب ڈالر ہے اور غیر یقینی معاشی صورت حال کے باعث 7.4 ارب ڈالر کے وعدوں کے عوض محض 200 ملین ڈالر کمرشل بینکوں سے موصول ہوئے۔

شکل 4.32: ٹی بلز کی نیلامی: بلحاظ قسم



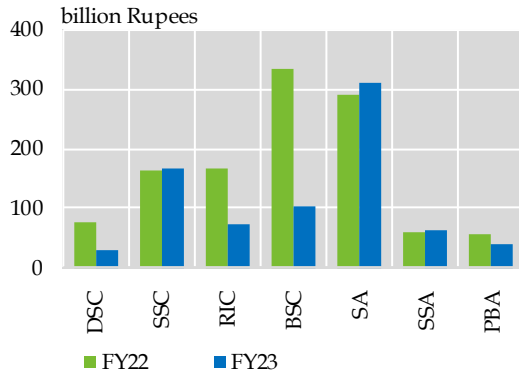
Source: State Bank of Pakistan

قومی چھت اسکیموں میں بھی بلند سودی شرحیں دیکھی گئیں، بالخصوص اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس اور اسپیشل سیونگ سرٹیفیکیٹس میں، جو نفع کی شرحوں اور سابقہ اسٹاک پر نفع کی ادائیگیوں کا نتیجہ ہے (شکل 4.34 ج)۔

سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات

م س 23ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری بیرونی قرضوں کے واجبات کے اسٹاک میں لگ بھگ 2.2 ارب ڈالر کی کمی آئی جبکہ م س 22ء کی پہلی ششماہی میں تقریباً 4.1

شکل 4.33: پہلی ششماہی میں قومی چھت اسکیموں کا مجموعی بہاؤ



Source: State Bank of Pakistan

⁶⁰ اخذ: وزارت اقتصادی امور، اقتصادی امور ڈویژن

عطیہ کنندہ	منصوبہ		پروگرام / اعانت میزانیہ		دگر		کل	
	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	م 23ء
ایشیائی ترقیاتی بینک	753	282	-	1,624	-	-	1,063	1,906
ایشیائی انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری بینک	38	21	-	500	-	-	38	521
اسلامی ترقیاتی بینک	4	16	800**	-	161**	-	805	177
آئی ایم ایف	-	-	-	1,166	-	-	-	1,166
عالمی بینک	513	380	24 اوسط	293	16 اوسط	-	962	690
چین	366	55	-	-	-	-	366	55
سعودی عرب	1	-	3000*	-	-	-	3,001	-
امریکہ	33	14	-	-	-	-	33	14

* میعاد ڈپازٹ سرکاری بیرونی قرضے میں شامل نہیں کیونکہ یہ بیرونی واجبات کا حصہ ہیں۔

قلیل مدتی قرضہ

اوسط ڈی ڈی بی

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن

بیرونی رقم کا بڑا حصہ پروگرام / اعانت میزانیہ کے لیے استعمال کیا گیا

تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م 23ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر بیرونی مالکاری کو پروگرام / اعانت میزانیہ کے لیے استعمال کیا گیا، اس کے بعد اسے منصوبوں میں معاونت اور تیل اور ایل این جی درآمدات کے لیے بروئے کار لایا گیا (جدول 4.16)۔

مزید برآں، م 23ء کی پہلی ششماہی میں کثیر جہتی زمرے میں تقریباً 57 فیصد مالکاری ایشیائی ترقیاتی بینک سے موصول ہوئی، جس کے بعد ایشیائی انفراسٹرکچر سرمایہ کاری بینک اور عالمی بینک گروپ کا نمبر آتا ہے۔ جبکہ م 22ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر سرمایہ کاری ایشیائی ترقیاتی بینک اور اسلامی ترقیاتی بینک (آئی ایس ڈی پی / آئی ڈی بی) سے موصول ہوئی (شکل 4.35)۔

م 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں بڑا اضافہ درج کیا گیا

م 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان نے 8.9 ارب ڈالر کے سرکاری بیرونی قرضے واپس کیے، گذشتہ برس کے اسی عرصے میں یہ حجم 15.0 ارب ڈالر تھا (جدول 4.17)۔⁶¹ مزید برآں، م 23ء کی پہلی ششماہی میں زرمبادلہ کے واجبات کے عوض 111 ملین ڈالر واپس کیے گئے، اس کی نسبت م 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ حجم 173 ملین ڈالر تھا۔

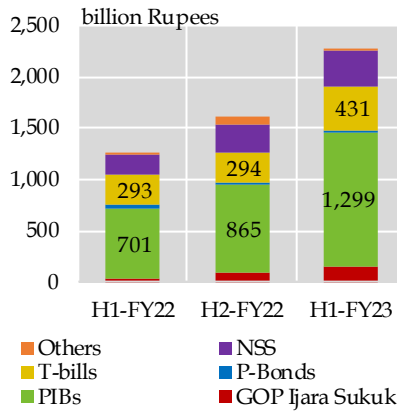
دریں اثنا، دوطرفہ زمرے میں م 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سعودی عرب بڑا قرض گارنٹھا، جس کے بعد چین اور امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ م 22ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر مالکاری دو موثر الذکر ممالک (چین اور امریکہ) سے موصول ہوئی تھی۔ (شکل 4.35)۔

⁶¹ ریاستی قرضے میں اصل رقم اور سودی ادائیگیاں دونوں شامل ہیں۔

سود	اصل رقم		مجموعہ		
	م 23ء	م 22ء	م 23ء	م 22ء	
	1,415	853	7,512	4,202	1- سرکاری بیرونی قرضہ (الف+ب+ج)
	1,253	769	6,232	3,420	الف- سرکاری قرضہ جس میں
	101	1	521	5	بیرس کلب
	276	216	820	843	کثیر فریقی
	260	47	558	23	دیگر دو طرفہ
	319	307	1,000	1,000	یوروسکوک بانڈز
	238	183	2,722	1,549	کمرشل قرضے / قرض
	35	-	610	-	غیر فعال قرضے
	137	69	480	516	ب- آئی ایم ایف کا
	24	15	801	266	ج- حکومت کا قلیل مدتی قرضہ
	111	173	-	-	2- زرمبادلہ واجبات

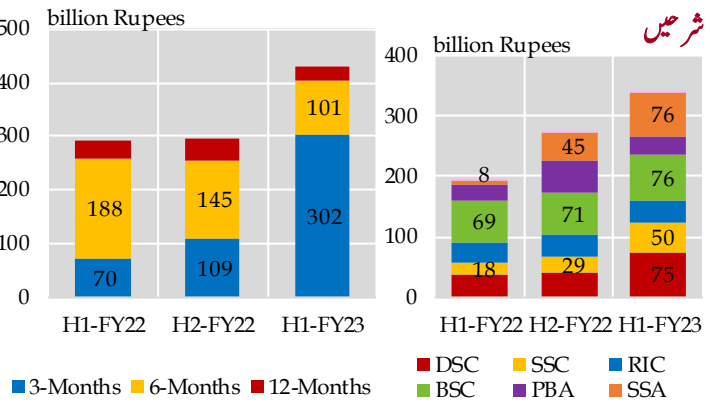
ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 4.34 الف: ملکی قرضے کی سودی ادائیگیاں



Source: State Bank of Pakistan

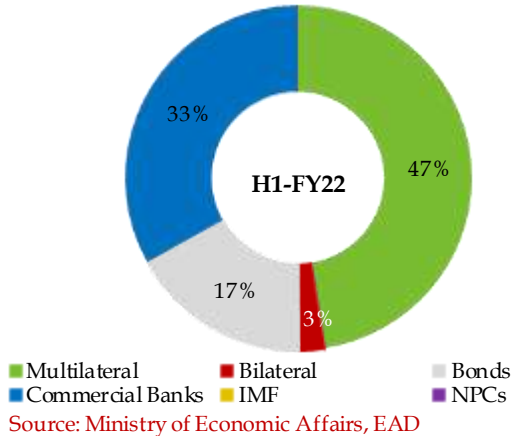
شکل 4.34 ج: قومی پچت اسکیموں کی سودی ادائیگیاں



Source: State Bank of Pakistan

Source: State Bank of Pakistan

تفصیلی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م 23ء کی پہلی ششماہی میں اصل رقم کی واپسی اور سودی ادائیگیوں نے قرضوں کی بھاری واپسی میں اپنا کردار ادا کیا۔ تاہم، گزشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت م 23ء کی پہلی ششماہی میں بڑا اضافہ قرضوں کی اصل رقم کی ادائیگیوں میں ہوا، جس میں 78.8 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ سودی ادائیگیاں 65.8 فیصد بڑھ گئیں۔

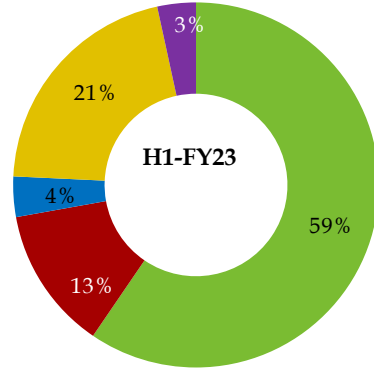


23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس ریلیف کی عدم موجودگی میں بیرونی قرضوں کی فراہمی میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بیرونی قرضوں کی پائیداری میں ابتری آئی⁶⁴

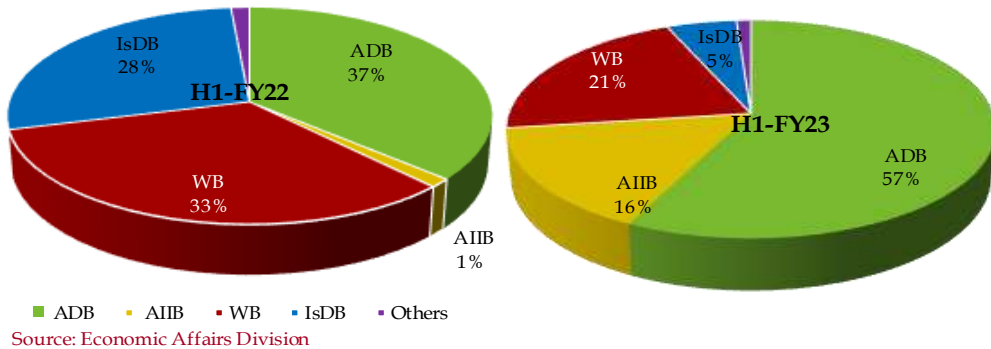
م س 23ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی بلند فراہمی اور بیرونی رقوم کی پست آمد بالخصوص برآمدی مکتوبات اور ترسیلات زر کی وجہ سے قرض کی پائیداری کے زیادہ تر اظہاریوں میں ابتری آئی۔ ملک میں مہنگائی اور سیلاب کے باعث عالمی طلب میں سست روی برآمدات کی وصولیوں میں کمی کا باعث بنی ہے۔ مزید برآں،

شکل 4.35 الف: بیرونی قرضوں کی مجموعی فراہمی



ششماہی میں قرضوں کی زیادہ فراہمی کی وجہ سے قرضوں کی اصل رقم کی طے شدہ ادائیگی؛⁶² دوسرا، عالمی زری سختی کے باعث لائبر کی شرحوں میں اضافہ۔ مثلاً، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں پوائنٹ ڈی لائبر کی سالانہ شرح 3.5 فیصد سے بڑھ کر 5.4 فیصد ہو گئی۔ چونکہ بیشتر بیرونی قرضوں کا معاہدہ لائبر کی شرح پر ہوتا ہے،⁶³ لائبر میں اضافے نے سود کی ادائیگیاں بڑھادیں۔ تیسرا، دسمبر 2021ء میں قرض معطلی کے اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کی مبعاد ختم ہو گئی، جس کی بدولت م س 22ء کی پہلی ششماہی میں قرضوں کی فراہمی کم کرنے میں مدد ملی تھی۔ م س

شکل 4.35 ب: بیرونی قرضوں کی مجموعی فراہمی، کثیر قومی ادارے

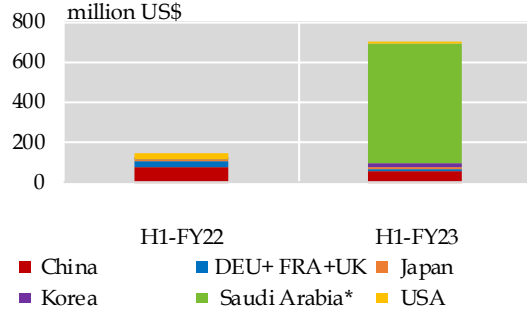


⁶² وزارت خزانہ کے سالانہ جائزہ قرض برائے م س 21-2021ء کے مطابق م س 23ء میں 14.0 ارب ڈالر کے سرکاری بیرونی قرضے کی عرصیت مکمل ہو رہی ہے۔

⁶³ ماخذ: وزارت اقتصادی امور، اقتصادی امور ڈویژن۔

⁶⁴ بیرونی قرض کی پائیداری کی وضاحت کے لیے معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے 21-2021ء ملاحظہ کیجیے۔

شکل 4.35: بیرونی قرضوں کا مجموعہ - دو طرفہ

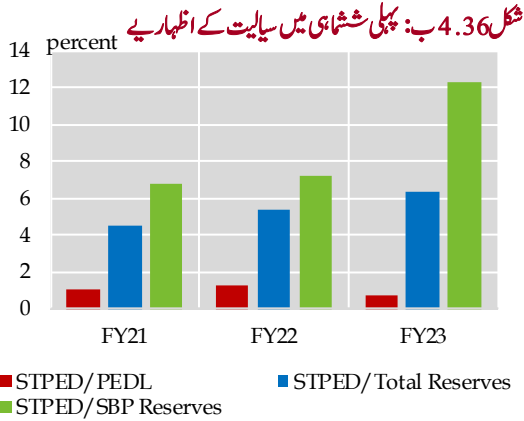


* does not include time deposit of US\$ 3.0 billion in H1-FY22

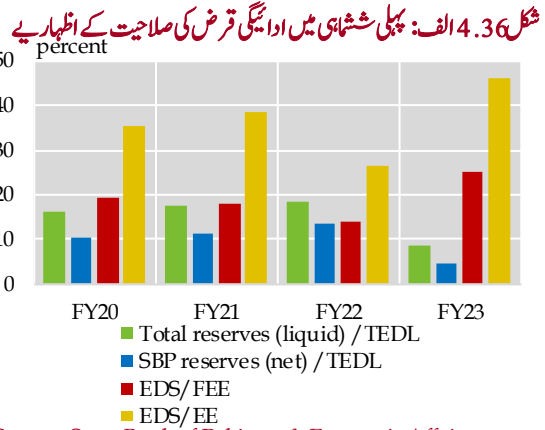
Source: Economic Affairs Division

نتیجتاً، کل ذخائر تاگل بیرونی قرضے اور واجبات (ٹی ای ڈی ایل) اور اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر تاگل بیرونی قرضے اور واجبات کے تناسب میں ابتری آگئی (شکل 4.36 الف)۔ مزید برآں، م س 23ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی وصولیوں اور ترسیلات زر میں کمی کے باعث بیرونی قرضوں کی واپسی تا برآمدی کمائی اور بیرونی قرضوں کی واپسی تا زرمبادلہ کی کمائی کے تناسب میں شدت آگئی۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ: (1) قرض معطلی کے اقدام کے تحت قرضوں کی تشکیل نو کی وجہ سے بیرونی قرضوں اور واجبات میں کمی، اور (2) برآمدات اور ترسیلات زر دونوں میں اضافے کے نتیجے میں م س 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار یوں میں بہتری دکھائی دی۔

جن عوامل نے سیالیت کے اظہار یوں کو کمزور کیا، ان میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی اور قرضوں کی واپسی میں اضافہ شامل تھے (شکل 4.36 ب)۔ دریں اثناء، قلیل مدتی کمرشل قرضوں کی واپسی اور کثیر فریقی تنظیموں اور آئی ایم ایف (طویل مدتی) سے رقوم کی آمد کے نتیجے میں قلیل مدتی سرکاری بیرونی قرض تا سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں معمولی بہتری آئی۔



Source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division



Source: State Bank of Pakistan & Economic Affairs Division

5 بیرونی شعبہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے کے توازن میں نمایاں بہتری کے باوجود دوران مدت پاکستان کا بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا، جس کی بنیادی وجہ قرضوں کی طے شدہ ادائیگیاں اور مالی رقوم کی پست آمد ہے۔ جاری کھاتے کے خسارے (سی اے ڈی) میں کمی کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک اور حکومت کی جانب سے اپنائی گئیں انتظام طلب کی پالیسیوں کے نتیجے میں درآمدات (علاوہ غذا اور توانائی) میں ہونے والی وسیع البنیاد کمی تھی۔ روس یوکرین تنازعے کی وجہ سے عالمی اقتصادی سست روی، مسلسل بلند مہنگائی کے دباؤ کے سبب سخت زری پالیسی، اور چین کی سست ہوتی معیشت کے باعث برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی آنے سے پاکستان کے بیرونی شعبے پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ ملکی سیاسی غیر یقینی صورت حال اور آئی ایم ایف کے جائزے کی تکمیل میں تاخیر نے بھی صورت حال کو مزید گمبہر بنا دیا، جس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی آئی اور ملکی شرح مبادلہ مسلسل دباؤ میں رہی۔

23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں کے سرمائے کے بہاؤ کے اشاریوں میں کمی سے ہوئی (شکل 5.2)۔

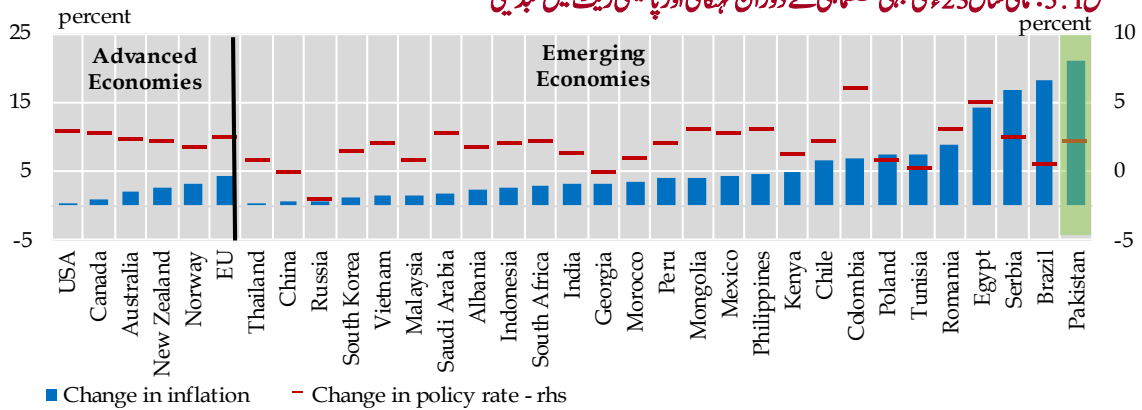
ملک کے اندر، زیر جائزہ مدت کے دوران آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی میں تاخیر کے سبب آنے والی ناکافی سرکاری رقوم بیرونی کھاتے میں دشواری کی اہم وجہ تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے پیدا ہونے والی غیر یقینی صورت حال نے مالی رقوم کی مجموعی آمد کو متاثر کیا، خاص طور پر نئی سرمائے کی آمد میں کمی ہوئی۔ سال کے ابتدائی مہینوں کے دوران سیلاب نے چاول کی برآمدات کو نقصان پہنچایا نیز کپاس کی پیداوار کو پینچنے والے نقصان کی وجہ سے اجناس کی درآمد کا منظر نامہ ابتر ہو گیا۔

5.1 پاکستان کا ادائیگیوں کا توازن

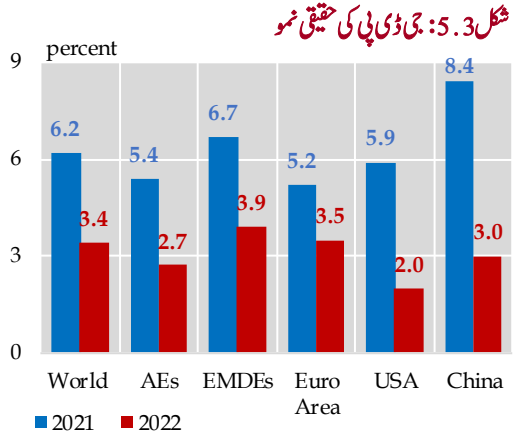
مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں بہتری کے باوجود، پاکستان کا مجموعی بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا۔ عالمی اور ملکی دونوں عوامل کے باعث مناسب مالی رقوم کی آمد میں کمی اس دشواری کی بنیادی وجہ تھی۔

طلب کے دباؤ، روس یوکرین تنازعے سے رسدی زنجیر میں پیدا ہونے والی رکاوٹیں اور چین کی صفر کوڈ پالیسی کے نتیجے میں 2022ء کے دوران ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کو مہنگائی کے ضخیم دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی کے منظر نامے نے مرکزی بینکوں کو زری پالیسیوں کو سخت بنانے پر مجبور کیا (شکل 5.1)۔ زری پالیسی کی عالمی سختی سے مالی دشواری میں اضافہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں سرمائے کی منتقلی شروع ہو گئی، جس کی عکاسی گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال

شکل 5.1: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی اور پالیسی ریٹ میں تبدیلی



Source: International Monetary Fund



Source: International Monetary Fund

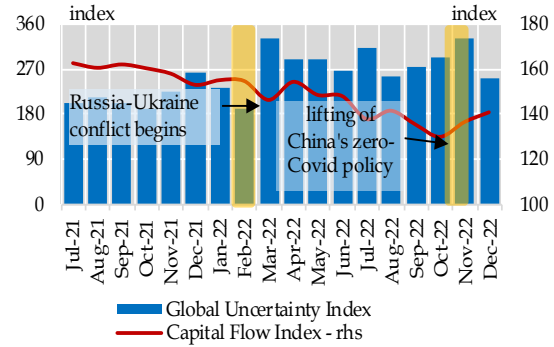
عالمی اور ملکی منفی ماحول نے مالی رقوم کی آمد پر اثر ڈالا، کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران خالص اخراج دکھائی دیا۔ زرمبادلہ کے قرضوں کی گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ وصولی کے باوجود، قرضے کی قسطوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اخراج سرمایہ کی وجہ سے مالی کھاتے میں خالص اخراج درج کیا گیا۔ لہذا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی اخراج کے نتیجے میں ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر ابتر ہو گئے اور روپے کی قدر میں کمی آئی (جدول 5.1)۔

5.2 جاری کھاتہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری کھاتے میں 13.6 ارب ڈالر کا نمایاں طور پر پست خسارہ درج کیا گیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 9.1 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا (شکل 5.4)۔ اس بہتری کے پیچھے اہم عنصر ایشیا کے تجارتی (merchandise trade) خسارے میں 26.6 فیصد کمی تھی جس کے نتیجے میں درآمدی ادائیگیوں میں خاصی کمی واقع ہوئی جس کی بنیادی وجہ طلب کے دباؤ کو روکنے کے لیے پالیسی اور انتظامی اقدامات تھے۔ درآمدات میں 18.2 فیصد کمی کی اتنی بڑی تھی کہ برآمدی وصولیوں اور کارکنوں کی ترسیلات زر دونوں میں کمی کے باوجود جاری کھاتے کا خسارہ محدود رکھنے کے لیے کافی تھی۔ برآمدی وصولیوں میں 6.7 فیصد کمی کی بنیادی وجہ عالمی طلب کی سست روی اور مقامی خام مال کی بڑھی ہوئی قیمتیں تھیں؛ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلاب

تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے جاری کھاتے میں 3.6 ارب ڈالر کا نمایاں طور پر کم خسارہ درج کیا گیا، جس کی بنیادی وجہ درآمدات میں بڑی کمی تھی۔ اگرچہ برآمدات کی نمو بھی گھٹ گئی، تاہم درآمدات میں کمی کا مجموعی اثر غالب رہا۔ بنیادی طور پر مالی سال 22ء اور مالی سال 23ء کے دوران طلب کو روکنے کے لیے کیے گئے پالیسی اور انتظامی اقدامات کی وجہ سے درآمدات میں کمی آئی۔ دریں اثنا، برآمدات میں کمی بنیادی طور پر ٹیکسٹائل اور کھانے پینے کی مصنوعات میں آئی جس کی وجہ سیلاب سے ہونے والے نقصانات اور روایتی منڈیوں میں طلب میں سست روی تھی، جیسا کہ عالمی جی ڈی پی کی شرح نمو میں کمی سے ظاہر ہوتا ہے (شکل 5.3)۔

شکل 5.2: عالمی عدم یقینی اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کے سرمائے کے بہاؤ کے اشاریے



Sources: Economic Policy Uncertainty Index & Bloomberg

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایشیا کی پست درآمدات کے باعث مال برداری کی ادائیگیوں میں کمی کی وجہ سے خدمات کے کھاتے کا خسارہ بھی کم ہو گیا۔ بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگیاں بڑھ گئیں، یوں بنیادی آمدنی کے کھاتے کے خسارے میں اضافہ ہو گیا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تمام اہم راہداروں سے موصول ہونے والی کارکنوں کی ترسیلات زر میں بھی کمی درج کی گئی، جس میں امریکہ کے معمولی استثنا کے ساتھ ترقی یافتہ معیشتیں اور جی سی سی ممالک دونوں جبکہ معمولی استثنا کے ساتھ امریکہ شامل ہیں۔ ترسیلات کی آمد میں ہونے والی کمی میں بہت سے عوامل نے کردار ادا کیا، جس میں ترسیلات بھیجنے والے بڑے ممالک (برطانیہ اور یورپی یونین) میں پست طلب، (برطانیہ، یورپی یونین اور سعودی عرب کی صورت میں) مہنگائی کا دباؤ اور سفری پابندیوں میں نرمی شامل ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں سال بسال تبدیلی		مالی سال 23ء				
فیصد	مطلق	شش 1	سہ 2	سہ 1	م 22ء سہ 1	
-60.9	5,534	-3,557	-1,111	-2,446	-9,091	جاری حسابات کا توازن
-26.6	5,547	-15,306	-6,317	-8,989	-20,853	ایشیا کا تجارتی توازن
-6.7	-1,020	14,222	6,831	7,391	15,242	ایشیا کی برآمدات
-18.2	-6,567	29,528	13,148	16,380	36,095	ایشیا کی درآمدات
17.4	1,495	10,066	3,987	6,079	8,571	توانائی کی درآمدات
-29.3	-8,062	19,462	9,161	10,301	27,524	غیر توانائی درآمدات
-85.1	1,820	-319	-38	-281	-2,139	خدمات کا توازن
2.0	-50	-2,604	-1,576	-1,028	-2,554	بنیادی آمدنی کا توازن
126.8	1,774	3,173	949	2,224	1,399	سودی ادائیگیاں
-10.8	-1,783	14,672	6,820	7,852	16,455	جانوی آمدنی کا توازن
-10.7	-1,696	14,112	6,426	7,686	15,808	کارکنوں کی ترسیلات زر
-111.9	11,306	1,201	1,418	-217	-10,105	مالی کھاتہ (خالص)*
-162.4	1,738	668	873	-205	-1,070	براہ راست سرمایہ کاری (خالص)*
175.7	657	1,031	1,001	30	374	جزدانی سرمایہ کاری (خالص)*
-426.5	-1,770	-1,355	-1,391	36	415	بیرونی ملک زرمبادلہ کے اثاثوں میں اضافہ
-108.8	-10,683	-860	-937	77	9,823	زرمبادلہ کے قرضے اور واجبات (خالص)
-123	-705	-132	-107	-25	573	بینک
-104.7	-6,142	-274	-519	245	5,868	عمومی سرکاری
7.8	386	5,357	3,151	2,206	4,971	تقسیم
102.6	2,745	5,421	3,560	1,861	2,676	قطر دار واپسی
	-2,773	0	0	0	2,773	ایس ڈی آر اختصاص
-175.4	-1,063	-457	-311	-146	606	دیگر شعبہ
-72.9	-682	254	173	81	936	تقسیم
53.2	283	815	500	315	532	قطر دار واپسی
-68.4	-12,100	5,586	5,586	7,860	17,686	اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر
-	-	-24.1	-21.8	-26.6	-3.5	روپے کی قدر میں کمی (-) / اضافہ (+) فیصد سال بسال

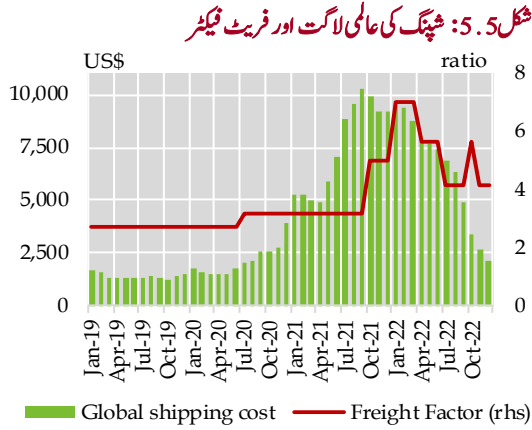
* بی ایم بی 6 کے مطابق منفی علامت کا مطلب پاکستان میں زرمبادلہ کی آمد ہے جبکہ مثبت علامت کا مطلب زرمبادلہ کا اخراج ہے۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

نے بھی غذائی برآمدات کی پست کارکردگی میں اہم کردار ادا کیا۔ خدمات کے خسارے میں بھی گزشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں 85.1 فیصد تک کمی آئی جس کی بنیادی وجہ مال برداری اور بیرونی رقوم کا پست اخراج تھا، کیونکہ دونوں ایشیا کی درآمدات سے منسلک ہیں۔ گزشتہ کچھ برسوں کے دوران ہونے والے اضافے کے

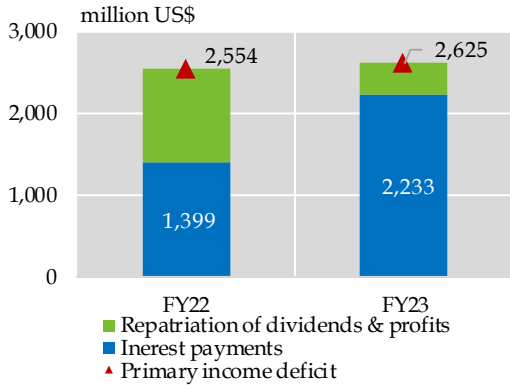
بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی اور کووڈ کے بعد لاجسٹکس کی طلب کے معمول پر آنے سے مال برداری کے اخراجات کو کم کرنے میں مدد ملی (شکل 5.5)۔¹



Source: Bloomberg and State Bank of Pakistan

شکل 5.6: پہلی ششماہی میں بنیادی آمدنی کا خسارہ اور سودی ادائیگیاں

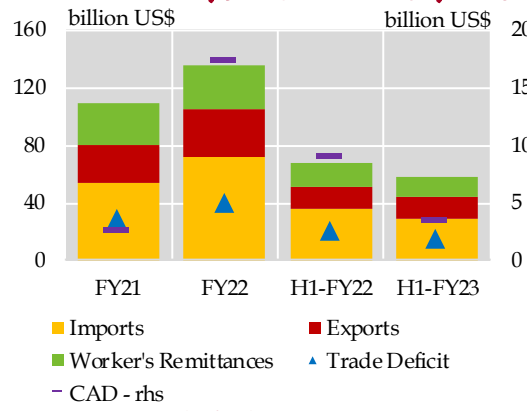


Source: State Bank of Pakistan

ذاتی سفر بشمول مذہبی اور تفریحی سفر میں بھی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران واضح کمی واقع ہوئی، اس کی وجہ گذشتہ برس بین الاقوامی سفر کے لیے اس

برعکس، کارکنوں کی ترسیلات زر میں 10.7 فیصد کمی نمایاں کی گئی کیونکہ تقریباً تمام اہم راہداریوں سے آنے والی رقوم میں کمی آئی ہے جس کی بنیادی وجہ بلند مہنگائی اور پست طلب کے باعث مصارف زندگی میں ہونے والا اضافہ تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بنیادی آمدنی کے خسارے میں 2.0 فیصد اضافہ ہوا، جس کی بنیادی وجہ حکومت کے بیرونی قرضے پر سود کی بلند ادائیگیاں تھیں۔

شکل 5.4: جاری کھاتے کے توازن کا عمومی جائزہ



Source: State Bank of Pakistan

خدمات کا کھاتہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کا تجارتی خسارہ 85.1 فیصد کی شرح سے 319 ملین ڈالر ہو گیا جو گذشتہ برس 2,139 ملین ڈالر تھا۔ خسارے میں کمی کی وجہ خدمات کی درآمدات کا تیزی سے گھٹنا تھا (جدول 5.2)۔

متفرق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ تخفیف کی بنیادی وجہ ٹرانسپورٹ کے شعبے میں آنے والی کمی اور اس کے بعد سفری خدمات میں کمی تھی۔ نقل و حمل کے ضمن میں، زیر جائزہ مدت کے دوران سمندری مال برداری اس کمی کی اہم وجہ تھی کیونکہ ایشیا کی درآمدات گھٹ گئی تھیں۔ مزید برآں، گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی شپنگ لاگت میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔

¹ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سی آئی ایف (لاگت، بیسہ، بار برداری) مارچ بھی 4.14 فیصد رہ گیا جو گذشتہ برس 5.03 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک لاجسٹکس اور فریٹ کمپنیوں کے سروے کی بنیاد پر درآمدی ادائیگیوں کے لیے یکساں عنصر کو لاگو کر کے مال برداری کی ادائیگیوں کا تخمینہ لگاتا ہے۔

جدول 5.2: پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے توازن کی تفصیلات

ملین ڈالر

توازن (ب-س)		برآمدات (ب)		درآمدات (د)		
مالی سال 23ء	سال ہلال تبدیلی	مالی سال 23ء	سال ہلال تبدیلی	مالی سال 23ء	سال ہلال تبدیلی	
756.0	-1,751.2	54.1	429.9	-702.0	2,181.1	الف) ٹرانسپورٹ
671.0	-1,484.8	47.5	79.0	-623.4	1,563.9	سمندری بار برداری
-88.4	-218.3	14.7	216.0	103.1	434.3	فضائی مسافر
94.9	-14.4	1.9	16.6	-93.1	30.9	فضائی بار برداری
-7.0	-300.9	-26.8	255.2	-19.9	556.1	ب) سفر
-39.2	-156.9	-1.1	5.2	38.0	162.1	تعلیمی اخراجات
29.4	-140.6	-25.7	247.3	-55.2	387.8	دیگر (ذاتی)
194.2	1,166.1	31.3	1,333.2	-162.9	167.1	ج) اطلاعی و ابلاغی ٹیکنالوجی خدمات
51.9	309.2	23.4	391.7	-28.6	82.5	سافٹ ویئر مشاوری خدمات
-4.6	345.3	-24.6	366.8	-20.0	21.6	دیگر کمپیوٹر خدمات
131.1	263.3	30.7	302.4	-100.5	39.0	کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات
5.4	107.0	5.3	107.0	-0.1	0.0	کال سینٹرز
943.3	-886.0	58.6	2,018.3	-884.7	2,904.3	ذیلی مجموعہ (الف+ب+ج)
1,782.1	-357.5	95.2	3,527.0	-1,686.9	3,884.4	مجموعی خدمات

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بنیادی آمدنی کا کہانہ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ 2.0 فیصد اضافے سے 2.6 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ بنیادی طور پر سرکاری بیرونی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں نے خسارے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، تاہم، اس مدت میں غیر ملکی کمپنیوں کے منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں کمی آئی (شکل 5.6)۔ گذشتہ کچھ برسوں کے دوران بیرونی قرض گریوں کے بڑھنے سے، زیر جائزہ مدت کے دوران سودی ادائیگیاں بڑھ کر 3.2 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 1.4 ارب ڈالر تھیں۔ دریں اثنا، بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود کے ماحول نے بھی پاکستان کے قرضے کی واپسی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

وقت سے رکی ہوئی طلب ہو سکتی ہے، جب کووڈ کے دوران سفری پابندیوں میں نرمی کی گئی تھی۔

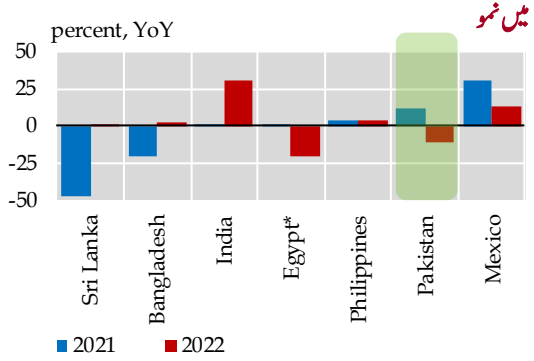
دوسری طرف، اطلاعی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی برآمدات میں گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.4 فیصد سال ہلال کا معمولی اضافہ درج کیا گیا۔ آئی سی ٹی برآمدات میں اس نمو کی وجہ دنیا بھر میں لاک ڈاؤن سے متعلق پابندیوں کے سبب ٹیکنالوجی سے چلنے والی خدمات کا بلند استعمال تھا۔² آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں، دوران مدت کمپیوٹر اور کال سینٹرز کی خدمات میں معمولی بہتری دیکھی گئی۔

² پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی سی ٹی برآمدات اور ٹیک اسٹارٹ اپس کے بارے میں دیکھیے اس رپورٹ کا خصوصی سیکشن: پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی سی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپس: مواقع اور چیلنجز؟

سعودی عرب، عرب امارات اور برطانیہ سمیت اہم ذرائع سے آنے والی کمی سے مترخ ہے۔

مالی سال 23ء کی پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران ترقی یافتہ معیشتوں اور جی سی سی سمیت تمام اہم راہداریوں سے آنے والی رقوم میں سال بسال بنیادوں پر کمی واقع ہوئی، ماسوا، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکہ سے موصول ہونے والی ترسیلات زر میں معمولی اضافے کے (جدول 5.3)۔

شکل 5.7: جولائی تا دسمبر کے دوران اہم وصول کنندگان کو ترسیلات زر



*2022 growth for Jul-Sep latest available data
Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

ترسیلات زر کے بہاؤ کو متاثر کرنے والی مختلف عالمی اور ملکی پیش رفتوں کے ساتھ ساتھ، پاکستان مزدوری کی بدلتی ہوئی حرکیات اور شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ کی زد میں رہا۔ (تفصیلات باکس 5.1 میں دی گئی ہیں)۔

اس کے برعکس، غیر ملکی کمپنیوں کے منافع کی واپسی میں گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 673.9 ملین ڈالر کی کمی آئی۔ علی الخصوص، اس رجحان کی وضاحت ان عوامل سے کی جاسکتی ہے: (i) اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی جس کے نتیجے میں کارپوریٹس کا منافع کم ہوتا ہے؛ اور (ii) روپے کی قدر میں نمایاں کمی۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

اہم وصول کنندہ معیشتوں میں ترسیلات زر کا ملاحظہ رجحان ظاہر ہوا۔ مثال کے طور پر، مصر اور پاکستان میں ترسیلات زر میں کمی آئی؛ میکسیکو میں سست روی اور بنگلہ دیش، سری لنکا اور فلپائن میں تھوڑا سا اضافہ ہوا (شکل 5.7)۔ بھارت میں، ترسیلات زر میں قلیل مدتی اور طویل مدتی رجحانات کے لحاظ سے مضبوط نمو دکھائی دی جیسے کووڈ کے بعد کام کی بحالی شروع ہونا؛ اور بھارتی تارکین وطن کی اہم منزلوں (key destinations) میں بتدریج ساختی تبدیلی۔ بھارتی تارکین جو جی سی سی ممالک کے زیادہ تر کم ہنرمند کارکنوں پر مشتمل تھے اب ترقی یافتہ معیشتوں جیسے امریکہ، برطانیہ، سنگا پور، جاپان، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے بڑی حد تک اعلیٰ ہنرمند، پیشہ ورانہ روزگار سے منسلک ہو گئے۔³

اس کے برعکس، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کو موصول ہونے والی ترسیلات زر گھٹ کر 14.1 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 15.8 ارب ڈالر تھیں۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران 16 فیصد کمی سہ ماہی بہ سہ ماہی کی گزشتہ 22 برسوں میں سب سے بلند ہے۔ ترسیلات زر میں کمی وسیع البنیاد ہے جیسا کہ

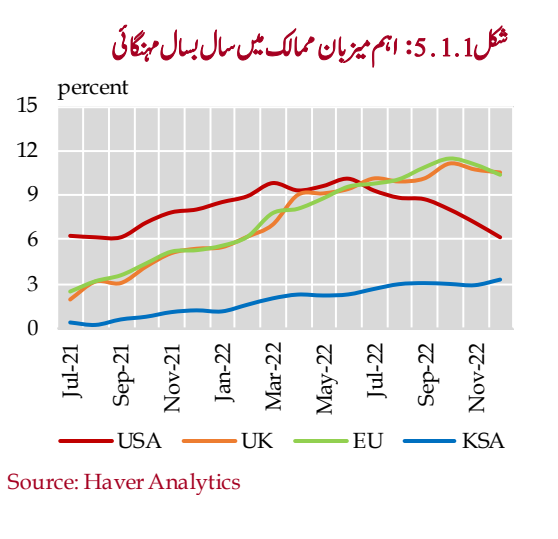
باکس 5.1: زوال پذیر ترسیلات زر

مالی سال 23ء کی پوری پہلی ششماہی کے دوران ترسیلات زر کا بہاؤ رو بہ زوال رہا جس میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی کمی مزید نمایاں تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان کے لیے، ترسیلات زر حال ہی میں زرمبادلہ کی رقوم پیدا کرنے اور جاری کھاتے کے خسارے میں کمی کے لحاظ سے برآمدات کے تقریباً مساوی رہی ہیں۔ ترسیلات زر کے بہاؤ میں حالیہ کمی جہاں سنگین تشویش کا باعث ہے، وہیں اس کی وجوہات کے بارے میں قیاس آرائیاں بھی ہوتی ہیں۔ ممکنہ طور پر حالیہ ملکی اور عالمی پیش رفتوں نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان میں ترسیلات زر کے بہاؤ کو متاثر کیا ہے۔

³ ماخذ: ناٹیکریشن اینڈ ڈیولپمنٹ بریف 37، اکتوبر 2022ء، عالمی بینک

بیرونی شعبہ

گذشتہ تین برسوں (یعنی مالی سال 20ء تا مالی سال 22ء) کے دوران کارکنوں کی اوسط سالانہ ترسیلات زر کی بنیاد پر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، برطانیہ اور امریکہ بالترتیب چار اہم میزبان ممالک ہیں، جنہوں نے مجموعی ترسیلات زر میں 69.5 فیصد حصہ ڈالا ہے۔



بلند آمدنی والے میزبان ممالک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی، زری سختی اور سست روی:

اگرچہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، تاہم توانائی اور غذائی قیمتیں روس یوکرین جنگ کے نتیجے میں رسد میں تعطل جیسے جھٹکوں کا شکار رہیں۔ نتیجتاً، 2022ء کے دوران برطانیہ اور یورپ میں مہنگائی کئی سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں، کارکنوں کی حقیقی اجرتیں کم ہوئیں اور ان کی رقوم گھر بھیجے کی صلاحیت میں کمی آئی (شکل 5.1.1)۔

بلند مہنگائی کے ردعمل میں زری تخفیف ان معیشتوں میں سست روی کا باعث بنی۔ مزید برآں، اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دینے کے لیے کووڈ 19 کے دوران میزبان ممالک میں فراہم کیے گئے مالی محرک کے اثرات بھی ماند ہونے لگے۔⁴ لہذا، ان میزبان ممالک میں سست روی ایک اور عنصر ہو سکتا ہے جس نے پاکستانی تارکین وطن کے روزگار کے مواقع اور آمدنی کی سطح کو متاثر کیا جس سے ان کی رقوم بھیجنے کی صلاحیت محدود ہو گئی۔

جی سی سی ممالک میں مزدور منڈی کی بدلتی ہوئی حرکیات

تاریخی طور پر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے آنے والی ترسیلات پاکستان کی مجموعی ترسیلات زر میں غالب رہی ہیں۔ ان ممالک کے اقتصادی اشاریوں میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کا براہ راست اثر پاکستان کی ترسیلات زر پر پڑ سکتا ہے۔ سعودی عرب میں سالانہ مہنگائی دسمبر 2022ء کے دوران 1.8 ماہ کی بلند ترین سطح 3.3 فیصد تک پہنچ گئی، جس کی بنیاد یہ وجہ رہا، خوراک اور ٹرانسپورٹ کی بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔⁵ بلند مہنگائی کے علاوہ، عالمی سست روی کے اثرات تیل کی پست طلب اور خام تیل کی گھٹتی ہوئی قیمتوں کے ذریعے جی سی سی کی معیشتوں پر بھی پڑے ہیں۔ نتیجتاً، بلند مصارف زندگی اور روزگار کے پست مواقع جی سی سی میں پاکستانی کارکنوں کی گھر پر رقوم بھیجنے کی صلاحیت میں مانع ہیں۔

دیگر پیش رفتوں میں، سعودی عرب نے اپنی سعودی نیشنلائزیشن اسکیم (جسے 'سعودی نیشنلائزیشن' یا 'نطاقات' بھی کہا جاتا ہے) پر عمل درآمد جاری رکھا۔ نطاقات ایک ایسی پالیسی ہے جس کا اعلان نجی شعبے میں ملازمت کرنے والے سعودی شہریوں کی فیصد تعداد کو بڑھانے اور غیر ملکی مزدوروں پر انحصار کو کم کرنے کے ارادے سے کیا گیا تھا۔ اس پالیسی کے تحت 2022ء کے دوران سعودی شہریوں کو راغب کرنے کے لیے نئے پیشوں اور شعبوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے مختلف فیصلے جاری کیے گئے ہیں۔⁶ چونکہ یہ اسکیم وائٹ کارڈ ہولڈرز کی طرف زیادہ مرکوز ہے، لہذا غیر ملکی کارکنوں پر سعودی کارکنوں کو ترجیح دینے کے رجحان سے غیر سعودی وائٹ کارڈ کارکنوں کے لیے روزگار کے مواقع کم ہوئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، دوسری قومیتوں کے کچھ وائٹ کارڈ کارکن عارضی طور پر نسبتاً کم ہنرمند کارکنوں کے مقابلے پر آ سکتے ہیں جن میں پاکستانی نژاد بلویو کارڈ ہولڈرز بھی شامل ہیں۔

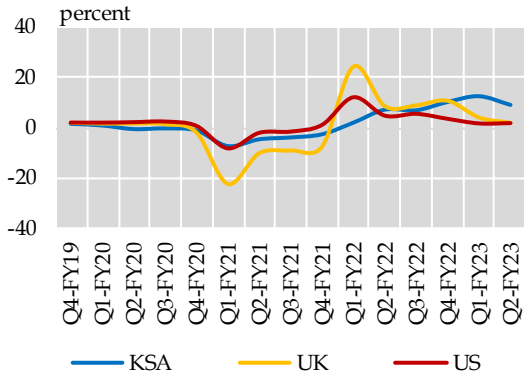
⁴ ماخذ: مائیکرو اینڈ پوائنٹ بریف 37، اکتوبر 2022ء، عالمی بینک

⁵ ماخذ: تجارتی معاشیات

⁶ ماخذ: "www.zawya.com/en/economy/gcc/20-000-new-jobs-for-citizens-as-mhrsd-starts-implementing-saudization-of-four-key-professions-rhev7bns, retrieved on 25-February-2023"

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

شکل 5.1.2: اہم میزبان ممالک کی جی ڈی پی نمو



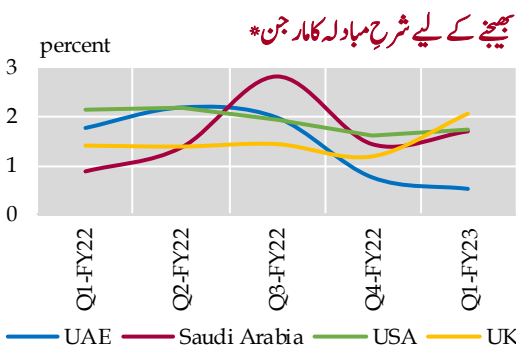
Source: Haver Analytics

مزید برآں، متحدہ عرب امارات (خاص طور پر دبئی میں) میں جائیداد کی منڈی میں موجودہ تیزی بھی پاکستانی تارکین وطن کے لیے ایک ترغیب ہو سکتی ہے کہ وہ غیر یقینی معاشی حالات کے باعث رقوم پاکستان بھیجنے کے بجائے ریئل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری کی صورت میں اپنی بچت کو متحدہ عرب امارات میں برقرار رکھیں۔⁷

غیر رسمی ذرائع:

سرحد پار فضائی سفر کے دوبارہ آغاز سے ترسیلات زر کی کچھ آمدنی غیر رسمی ذرائع کی طرف منتقل ہو سکتی ہے، کیونکہ بیو کالرور کرز (خاص طور پر سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات سے) زیادہ تر سیلات وطن واپس بھیجنے کے لیے ڈائی نیٹ ورکنگ پر انحصار کرتے ہیں۔ مزید برآں، حکومت پاکستان کی جانب سے بینکوں کو دی جانے والی ترغیب کی واپسی (یعنی سعودی عرب سے آنے والی ترسیلات زر پر 20 ریال کی چھوٹ) نے بھی کچھ آمدنی کو غیر رسمی ذرائع کی طرف موڑ دیا ہے۔⁸

شکل 5.1.3: خلیج تعاون تنظیم کے اہم خطوں سے پاکستان ترسیلات زر



*percent of transaction amount of US\$ 200

Source: World Bank Remittance Prices

بیرونی کھاتے پر بڑھتے ہوئے دباؤ پر قابو پانے کے لیے، انتظامی اور ضوابطی اقدامات کیے گئے تاکہ درآمدات محدود ہو جائیں۔ نتیجتاً، اس سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کو بھی کچھ سہارا ملا اور ماہانہ اوسط شرح مبادلہ، جو ستمبر 2022ء کے دوران 231 کی بلند سطح پر پہنچ گئی تھی، دسمبر 2022ء کے دوران گھٹ کر 225 کی سطح تک ہو گئی۔

تاہم، اوپن مارکیٹ میں قیاس آرائیوں کی وجہ سے کرب مارکیٹ پر بیمہ مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کافی حد تک بڑھ گیا، جس سے غیر رسمی رقم کی منتقلی کے ذرائع کو دوبارہ سراٹھانے اور بلند شرح مبادلہ کے ساتھ غیر مقیم کارکنوں کو راغب کرنے کی ترغیب ملی۔ اس لیے پاکستان کی سرکاری ترسیلات زر میں مزید کمی آئی ہے۔

ورلڈ بینک کی جانب سے ترسیلات زر کی قیمتوں کے اعداد و شمار سعودی عرب اور برطانیہ میں منی ٹرانسفر آپریٹرز (ایم ٹی او) اور مبادلہ کمپنیوں کی جانب سے وصول کیے جانے والے شرح

مبادلہ کے مارجن میں معمولی اضافے کو بھی ظاہر کرتے ہیں جن سے کارکنوں کو پاکستان رقوم بھیجنے کے لیے رسمی چینلز کا استعمال نہ کرنے کی ترغیب ملتی ہے (شکل 5.1.3)۔⁹

⁷ 2022ء میں ابوظہبی اور دبئی کی اوسط رہائشی قیمتوں میں بالترتیب 9.5 فیصد اور 1.5 فیصد اضافہ ہوا۔ 90,881 ٹرانزیکشنز کے مجموعی حجم کے ساتھ 2022ء میں دبئی کی رہائشی مارکیٹ میں سرگرمی کی سطح ریکارڈ بلند یوں تک پہنچ گئی، جس نے 2009ء کی 81,182 ٹرانزیکشنز کی سطح کا ریکارڈ توڑ دیا۔ یو ایس ای ریئل اسٹیٹ مارکیٹ کا جائزہ چوتھی سہ ماہی 2022ء - سی بی آئی۔ ماخذ: www.cbre.ae

⁸ ترسیلات کے لیے دیکھیے، پاکستان کی معیشت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 22ء۔

⁹ ماخذ: دنیا بھر میں ترسیلات زر کی قیمتیں، عالمی بینک

جدول 5.3: کارکنوں کی ترسیلات زر

ملین ڈالر

نمبر (بصدا)	م س 23ء مشش 1	م س 22ء مشش 1	م س 23ء سہد 2	م س 23ء سہد 1	م س 22ء سہد 2	م س 22ء سہد 1	
3.1	1,539.3	1,493.7	726.2	813.1	731.2	762.5	امریکہ
-7.6	1,983.8	2,146.9	898.7	1,085.1	1,009.6	1,137.3	برطانیہ
-6.9	242.2	260.2	119	123.2	127.5	132.7	جرمنی
-15.9	216.5	257.6	103.6	112.9	126.5	131.1	فرانس
-6.5	418.4	447.3	191.6	226.8	216.8	230.4	اٹلی
-19.9	312.8	390.3	142	170.8	200.6	189.7	آسٹریلیا
-14.8	289.1	339.4	128.4	160.7	169	170.4	کینیڈا
-12.7	7,723.2	8,849.0	3,491.2	4,232	4,238.3	4,610.7	خلیج تعاون تنظیم کے ممالک
-13.6	3,484.4	4,034.0	1,598.9	1,885.6	1,938.7	2,095.4	سعودی عرب
-13.4	2,604.5	3,008.4	1,136.1	1,468.4	1,407.3	1,601.1	متحدہ عرب امارات
-9.5	1,634.3	1,806.6	756.3	878	892.3	914.3	خلیج تعاون تنظیم کے دیگر ممالک
-14.5	1,387.4	1,622.80	625.3	762.1	789.2	833.6	دیگر ممالک
-10.7	14,112.6	15,807.2	6,426.0	7,686.6	7,608.6	8,198.6	مجموعی ترسیلات زر

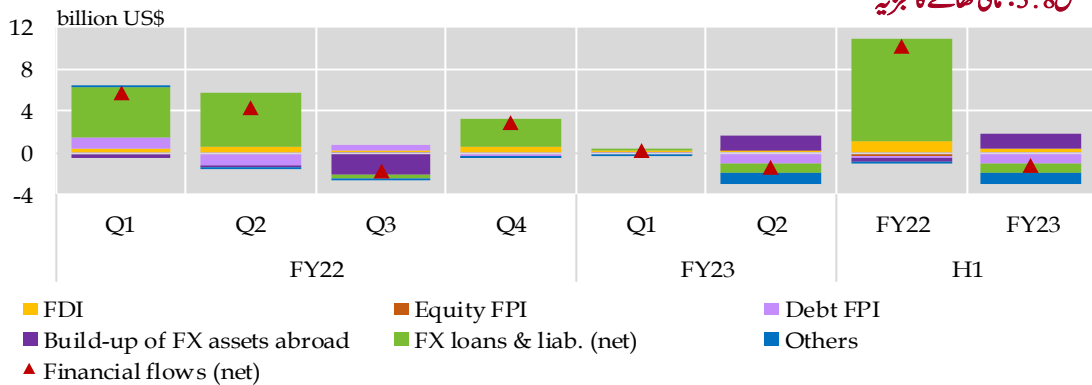
ماخذ: بینک دولت پاکستان

دسمبر مالی سال 22ء میں 9.8 ارب ڈالر کی آمد ہوئی تھی۔ اگست کے مہینے میں، حکومت کو آئی ایم ایف کی جانب سے کامیاب ساتویں اور آٹھویں مشترکہ جائزوں کے بعد 1.2 ارب ڈالر کی قسط موصول ہوئی۔ اسے ڈی بی نے سیلاب کے امدادی منصوبوں کے لیے 1.6 ارب ڈالر کے قرضے فراہم کیے۔ فچ اینڈ موڈیز (اکتوبر 22ء) اور ایس اینڈ پی (دسمبر 22ء) کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران خالص سرکاری بیرونی مالی اخراج 1.2 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس 10.1 ارب ڈالر کی آمد ہوئی تھی (شکل 5.8)۔ مالی بہاؤ میں، جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کا خالص اخراج 860 ملین ڈالر تھا، اس کے برعکس جولائی تا

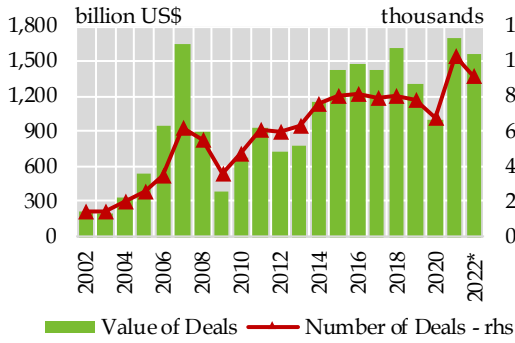
شکل 5.8: مالی کھاتے کا تجزیہ



Source: State Bank of Pakistan

مثالی فراہم کنندگان کو استعمال کرتے ہوئے بھارت میں آرابنڈ ڈی پر اپنے ڈویژن تیار کر رہی ہیں۔¹²

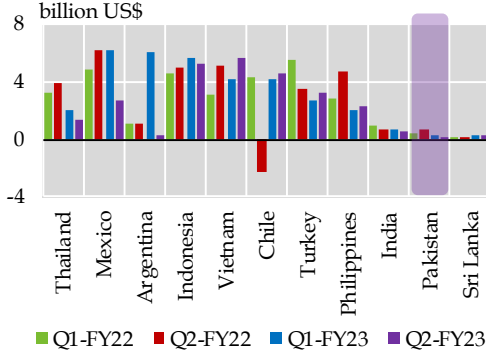
شکل 5.9: سرحد پار انضمام اور تحویل



*estimated by PitchBook

Source: PitchBook

شکل 5.10: اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری



Source: Haver Analytics

کمی، صکوک بانڈ کی واپسی، ملک کی بڑھتی ہوئی سی ڈی ایس کی شراحتوں، اور ایم ایس سی آئی کی جانب سے درجہ گرا کر فرنیٹر مارکیٹ اکانومی قرار دیے جانے کی وجہ سے، پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کا خالص اخراج جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء میں 1.0 ارب ڈالر ہو گیا۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 44.1 فیصد کمی واقع ہوئی، جس کی بڑی وجہ کان کنی کے کیس کے تصفیے کے ساتھ چین اور امریکہ سمیت ممالک سے رقوم کی آمد میں کمی تھی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری عالمی رجحانات

2022ء سرمایہ کاری، خاص طور پر سرحد پار بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لیے ایک مشکل سال تھا۔ روس یوکرین تنازعے، مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ، چین میں صفر کوڈ پالیسی اور قرضوں کے بڑھتے ہوئے دباؤ سمیت متعدد واقعات نے عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ کو متاثر کیا۔

2021ء کے دوران ریکارڈ بلندیوں کے بعد سرحد پار انضمام اور تحویل کو کمی کا سامنا کرنا پڑا، جو موجودہ غیر یقینی صورت حال اور سخت مالی حالات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ (شکل 5.9) مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرحد پار بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی خاص طور پر تیز تھی (شکل 5.10)۔ امریکہ، برطانیہ اور یورپ کی جانب سے زری سختی کے بعد، عالمی سطح پر سرحد پار سودوں کی تعداد میں کمی واقع ہوئی۔¹⁰ مخاطرہ سرمایہ صنعت (جس میں 2021ء میں اور 2022ء کے آغاز میں تیزی آنا شروع ہو گئی تھی) کمزور کئی معاشی ماحول کے آغاز کے ساتھ ہی پلٹ گئی۔¹¹ تاہم، بھارت نے اس اعتبار سے امریکہ، برطانیہ اور چین کو پیچھے چھوڑ دیا، کہ اس نے تحقیق اور ترقی میں 225 بیرونی براہ راست سرمایہ کاری منصوبے حاصل کیے، جس سے اس امر کی عکاسی ہوتی ہے کہ کثیر القومی کمپنیاں

¹⁰ شمالی امریکہ میں سودوں کی تعداد میں 21.3 فیصد، ایشیا میں 14.4 فیصد، ایشیا میں 12.1 فیصد اور یورپ میں 8.6 فیصد سال ہرسال کی کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: ایف ڈی آئی اٹیلی جنس

¹¹ جولائی تا ستمبر 2022ء تک، عالمی مخاطرہ سرمایہ فنڈنگ 82.2 ارب ڈالر تھی۔ گذشتہ سہ ماہی میں اس کی مالیت کا ایک تہائی، کراچی جنس

¹² ڈیٹا اکتوبر 2022ء تک ہے۔ ماخذ: ایف ڈی آئی اٹیلی جنس

جدول 5.4: جولائی تا دسمبر کے دوران شعبہ وار خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مطلق تبدیلی	م 23ء	م 22ء	ملین ڈالر
-108.2	237.1	345.3	بجلی ↓
-172.6	61.7	234.3	کوئلہ ↓
31.8	70.7	38.9	برقانی ↑
-222.8	-226.1	-3.3	کان کنی اور کھدائی ↓
-54.2	176.0	230.2	مالی فرمیں ↓
-30.0	100.5	130.5	تیل گیس ↓ **
-184.5	-24.9	159.6	ابلاغیات ↓
-121.7	-51.4	70.3	ٹیلی کام ↓
-62.8	26.5	89.3	آئی ٹی ↓
-18.1	20.9	39.0	تجارت ↓
-30.5	0.9	31.4	برقی مشینری ↓
-15.0	8.5	23.5	ٹرانسپورٹ ↓
-4.1	-25.3	-21.2	بجلی ↓
0.9	16.2	15.3	کمپیوٹرز ↑
4.2	3.3	-0.9	غذا ↑
13.0	173.8	162.0	دیگر ↓
-653.9	460.9	1,114.7	مجموعی ↓

** بشمول غذائی بیکنگ * تلاش و صفائی

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری

عالمی رجحانات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران عالمی مالی حالات خاصی حد تک سخت ہو گئے؛ مہنگائی کے مسلسل دباؤ اور زری پالیسیوں کو سخت بنانے کے باعث عالمی نمو میں ہونے والی مزید کمی سے خطرے کی طلب ماند پڑ گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کم ہو کر 461 ملین ڈالر رہ گئی، جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں یہ 1.1 ارب ڈالر تھی۔ (جدول 5.4) سیکٹر کے لحاظ سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے اعداد و شمار پیشتر شعبوں (بجلی خصوصاً کوئلہ، مالی فرموں، مواصلات بالخصوص ٹیلی کام، اور برقی مشینری) میں کمی کو ظاہر کرتا ہے؛ تاہم برقی، کیمیکل اور غذا کے شعبوں میں اضافہ ہوا ہے۔

بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی کی بڑی وجہ سی پیک کے تحت چند منصوبوں کی تکمیل تھی، جیسے کہ حبکو تھر کول پاور پروجیکٹ۔¹³ یہ چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد میں کمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 163.7 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ کان کنی کے ایک منصوبے پر سرمایہ کاری کے تنازعے کے تصفیے کی وجہ سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج بھی ہوا، جس کی وجہ سے کان کنی اور کھدائی کے شعبے سے سرمایہ کاری کا اخراج ہوا۔ مزید برآں، ایک آن لائن گروسری سروس کے بند ہونے (ٹرانسپورٹ کے شعبے میں کمی)¹⁴ اور بینکاری خدمات میں رقوم کی آمد میں کمی کی وجہ سے امریکہ سے آنے والی رقوم میں کمی آئی۔¹⁵

پاکستان میں ٹیلی کام صنعت کو، سیلاب کی وجہ سے دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ہے، جن کی وجہ سے خدمات میں کمی آئی اور منصوبوں کے مناسب نفاذ میں رکاوٹ پیش آئی ہے؛ مزید برآں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایک مشہور خرد مالکاری کمپنی میں بلند خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا اخراج دکھائی دیا ہے۔ مزید یہ کہ، تیل اور گیس کے شعبے کو بھی تنزلی کا سامنا کرنا پڑا جس کی بڑی وجہ فرنس آئل کی پست طلب اور مزید تلاش کے لیے کافی ٹیکنالوجی کی کمی تھی۔

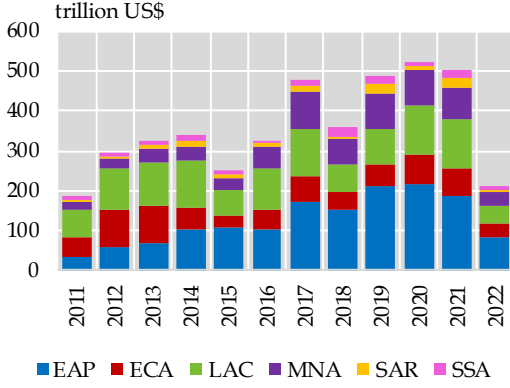
¹³ سی پیک حکام کے مطابق، یہ منصوبہ ستمبر 2022ء میں مکمل ہوا تھا۔

¹⁴ ایئر لفٹ نے، جو پہلے ایک ہس سروس تھی، اور بعد میں کرایے کے سامان کی ترسیل کرنے لگی، جولائی 2022ء میں پاکستان میں کام بند کر دیا۔

¹⁵ مذکورہ بینک کے حوالے سے بتائی گئی بڑی وجوہات میں عالمی زری سختی، مہنگائی کی وجہ سے غیر یقینی صورت حال اور اقتصادی نمو میں سستی شامل ہیں۔

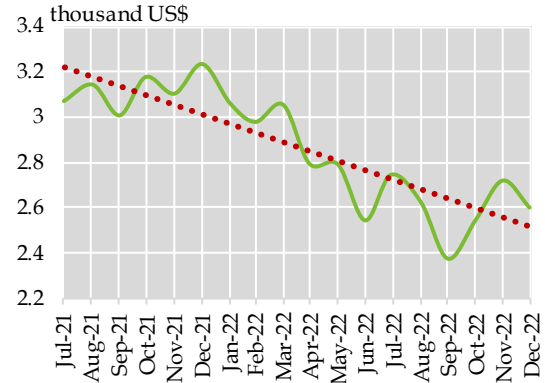
ششماہی کے دوران ڈالر کے لحاظ سے ایم ایس سی آئی کا عالمی ایکویٹی کا اشاریہ گھٹ گیا (شکل 5.11)۔

شکل 5.12: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں بانڈ کا اجرا



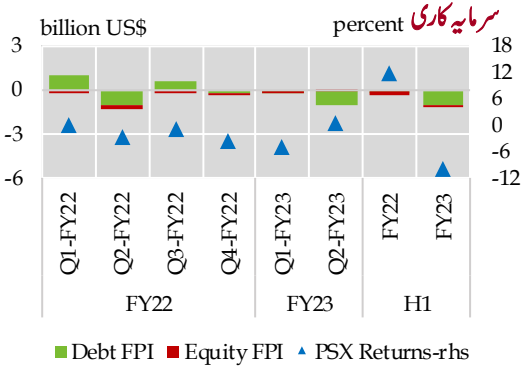
Sources: Bloomberg and World Bank

شکل 5.11: ایم ایس سی آئی کا عالمی ایکویٹی کا اشاریہ



Source: Bloomberg

شکل 5.13: پاکستان اسٹاک ایکسچینج کا نفع اور پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری



Source: State Bank of Pakistan & Haver Analytics

پاکستان میں پیش رفتیں

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کو 1.0 ارب ڈالر کے بلند خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کے اخراج کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت

سخت زری پالیسیوں نے ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کے سرمائے کے بہاؤ کو متاثر کیا؛ 2022ء میں چین کو قرضہ منڈی کے ضخیم اخراج کا سامنا رہا، دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں کو کمزور قرض اور ایکویٹی کے بہاؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ ڈالر کی بڑھتی ہوئی قدر نے ان قرض گیر ممالک کی قرض لینے کی صلاحیت کو کم کر دیا ہے جن کے پاس ڈالر کا بلند خالص اکتشاف ہے، اس طرح خالص ڈالر کی ان مقروض معیشتوں کی مہنگائی میں اضافہ ہوا ہے۔ نتیجتاً، ڈالر ماییت کے قرضوں کی حامل ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں نے اپنی ملکی کرنسیوں پر دباؤ کا مقابلہ کرنے کے لیے زر مبادلہ کے ذخائر اور / یا زری سختی کو بفر کے طور پر استعمال کیا۔ ان منڈیوں میں بانڈ کا اجرا 2022ء کے دوران 2011ء سے اب تک کی پست ترین سطح پر آگیا (شکل 5.12)؛¹⁶ کمزور کریڈٹ ریٹنگ کی حامل خالص توانائی درآمد کرنے والی معیشتوں نے اپنے ریاستی تفاوت (sovereign spreads) میں اضافہ درج کیا۔¹⁸

¹⁶ عالمی اقتصادی امکانات، عالمی بینک

¹⁷ ای سی پی = مشرقی ایشیا پیٹنک؛ ای سی اے = یورپ اور وسطی ایشیا؛ ایل اے سی = لاطینی امریکہ اور کیریبین؛ ایم این اے = مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ؛ ایس اے آر = جنوبی ایشیا؛ ایس ایس اے = سب صحارا افریقہ

¹⁸ اقوام متحدہ (2023ء)۔ عالمی اقتصادی صورت حال اور امکانات 2023ء، اوس سی ایچ اے، اقوام متحدہ

بیرونی شعبہ

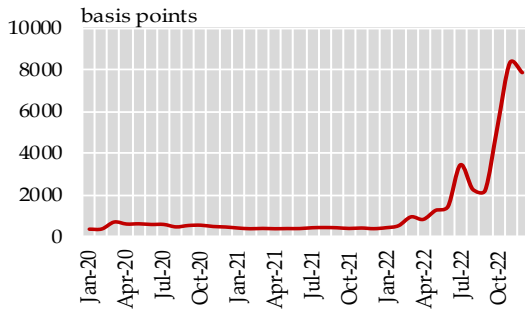
کی پیداوار اور تقسیم کاری کے اداروں اور نیکی سٹاک کمپنیوں سے خالص رقوم کی آمد ہوئی (شکل 5.14)۔

مزید برآں، پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے منافع میں کمی اور بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ میں گھٹائے جانے کے نتیجے میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری اخراج ہوئے۔¹⁹ اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل (سی ڈی ایس) کی شرحیں بلند رہیں؛ پاکستان کی شرحوں میں تیزی سے اضافہ ہوا، جس سے بین الاقوامی منڈیوں سے فنڈز حاصل کرنے میں دشواری پیش آئی (شکل 5.15 الف اور 5.15 ب)۔²⁰

زیرمبادلہ کے قرضے اور واجبات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 860 ملین ڈالر کے زیرمبادلہ کے قرضوں اور واجبات کا خالص اخراج دیکھا گیا۔ آئی ایم ایف نے ای ایف ایف کے 7 ویں اور 8 ویں مشنز کے جائزوں کے سلسلے میں 1.2 ارب ڈالر ادا کیے۔ ایشیائی ترقیاتی بینک سے 1.6 ارب ڈالر موصول ہوئے تاکہ پاکستانی حکومت کو سماجی تحفظ کی فراہمی، غذائی تحفظ کے فروغ، نیز سیلاب اور عالمی رسدی زنجیر کی رکاوٹوں سے دوچار لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں مدد کی جاسکے۔ موصول ہونے

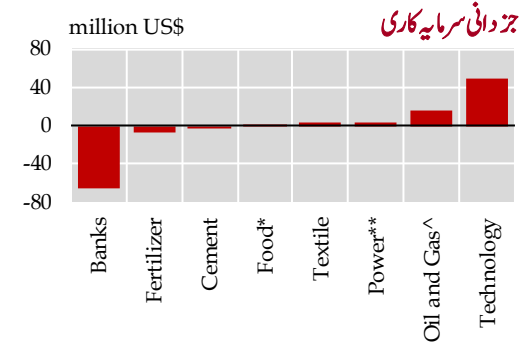
شکل 5.15 ب: پاکستان کی کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل کی شرحیں



Source: Bloomberg

کے دوران 374 ملین ڈالر کا اخراج ہوا تھا۔ 1.0 ارب ڈالر کے بیشتر اخراج قرضہ جاتی تسکات میں تھے (شکل 5.13)۔

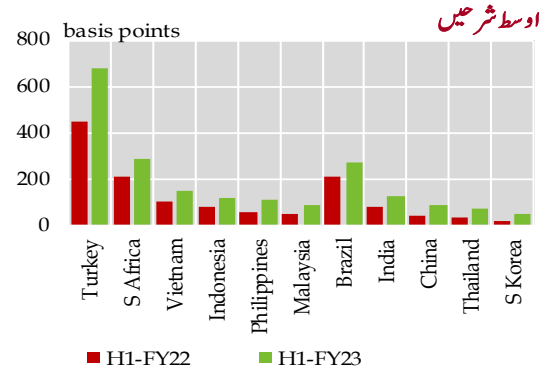
شکل 5.14: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بلحاظ شعبہ بیرونی



*Food and personal care products **Power generation and distribution ^Oil and gas exploration and marketing
Source: National Clearing Company of Pakistan Limited

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ وار بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں کھاد اور سیمنٹ کمپنیوں کے ساتھ ساتھ کمرشل بینکوں سے خالص اخراج دکھائی دیا۔ تاہم، ٹیکنالوجی اور مواصلاتی کمپنیوں، تیل اور گیس کی تلاش / مارکیٹنگ کارپوریشنز، بجلی

شکل 5.15 الف: اہم ابھرتی ہوئی منڈیوں میں کریڈٹ ڈیفالٹ تبدل کی



Source: Bloomberg

¹⁹ ان میں ایس اینڈ پی، موڈیز اور فچ شامل تھے۔

²⁰ سی ڈی ایس، بیمہ معاہدے کی طرح ہوتا ہے اور معین آمدنی کی پراڈکٹ کے خریدار کو مختلف خطرات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ یہ عمل بانڈ کی ملکیت کو منتقل کیے بغیر خطرے کو دوسری پارٹی کو منتقل کر کے کیا جاتا ہے۔ سی ڈی ایس کی بلند شرحیں زیادہ خطرے کی نشاندہی کرتی ہیں۔

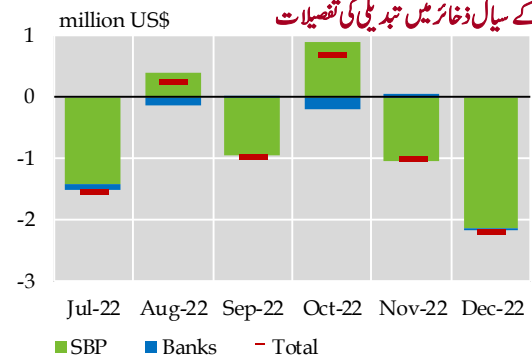
قلیل مدتی قرضوں کے ساتھ ساتھ دیگر کثیر فریقی (ایشیائی ترقیاتی بینک، آئی ڈی اے - عالمی بینک) اور دو فریقی (چین، سعودی) قرضوں کی ادائیگی تھی۔

والے دیگر قرضوں میں سعودی عرب سے تیل کی درآمدات کے لیے 600 ملین ڈالر اور بحران سے بچاؤ کے سماجی تحفظ، سندھ ریزی لینس پروجیکٹ، اور پاکستان کے محکمہ موسمیات (علاوہ دیگر منصوبے - مجموعی رقم 548.1 ملین ڈالر) کے لیے عالمی بینک کی آئی ڈی اے برانچ سے قرضے شامل ہیں۔

5.4 شرح مبادلہ اور ذخائر

باوجود یکہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے 9.1 ارب ڈالر سے گھٹ کر مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 3.6 ارب ڈالر رہ گیا اور اس میں 60.9 فیصد کی نمایاں کمی آئی تاہم مالی کھاتے کے تحت رقوم کے اخراج سے پیدا ہونے والے دباؤ کے باعث اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر دسمبر 2022ء کے اختتام تک کم ہو کر 5.6 ارب ڈالر رہ گئے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران بیرونی مالی آمدنی طے شدہ معاہدوں سے کم رہی جو ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی جس کی وجہ سے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی واقع ہو گئی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں خالص سرکاری بیرونی رقوم کا اخراج بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 10.1 ارب ڈالر کی خالص آمد ہوئی تھی۔

شکل 5.16: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان میں زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں تبدیلی کی تفصیلات

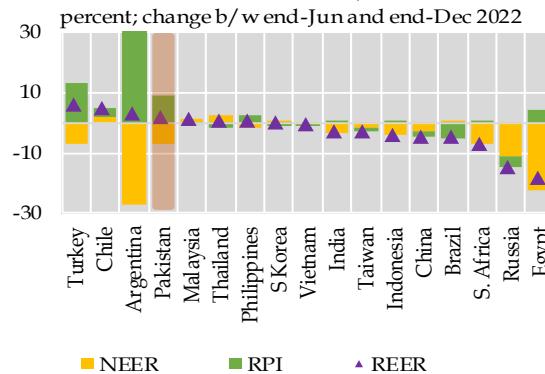


Source: State Bank of Pakistan

آئی ایم ایف کی جانب سے 7 ویں اور 8 ویں کامیاب جائزوں کے بعد اگست 2022ء کے دوران 1.2 ارب ڈالر کی قسط، کثیر فریقی قرضوں (اے ڈی بی، اے آئی آئی بی اور آئی ڈی اے) کی مجموعی 3 ارب ڈالر سے زائد رقم اور 600 ملین ڈالر کی سعودی تیل کی سہولت کی شکل میں زرمبادلہ جمع ہوا۔ تاہم، مجموعی سرکاری قرضوں اور واجبات کی قسط وار ادائیگی گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 23ء

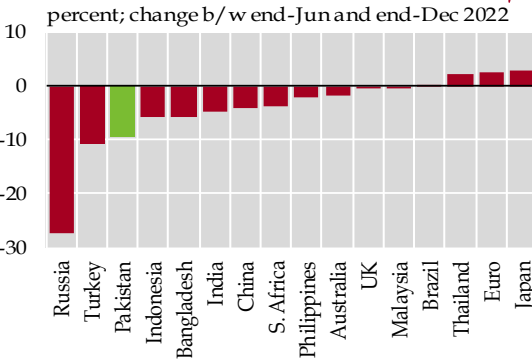
جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے دوران قرضوں کی قسط کی رقم 5.4 ارب ڈالر تھی جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 2.7 ارب ڈالر تھی۔ اس کی بنیادی وجہ 2.7 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے، 800.7 ملین ڈالر کے ایشیائی ترقیاتی بینک کے

شکل 5.17: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم اجمہرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی*



*JP Morgan Effective Exchange Rates (deflated by CPI)

شکل 5.17: الف: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں میں تبدیلی



Source: Haver Analytics and State Bank of Pakistan

بیرونی شعبہ

دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی وسیع البنیاد مضبوطی کے ساتھ بیرونی کھاتے کی بگڑتی ہوئی کیفیت مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں مارک ٹو مارکیٹ شرح مبادلہ کے مطابق روپے کی قدر میں 9.5 فیصد کمی کا باعث بنی (شکل 5.17 الف)۔

دوسری طرف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ نسبتاً مستحکم رہی (شکل 5.17 ب)۔ جیسا کہ نسبتی اشاریہ قیمت (آر پی آئی) سے پتا چلتا ہے، قیمت کے دباؤ نے نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کی عمومی کمزوری کے اثر کو زائل کرتے ہوئے کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں جیسے کہ پاکستان، ارجنٹینا اور ترکی کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی تبدیلی میں مثبت کردار ادا کیا۔ اس مدت میں پاکستان کی حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔

5.5 تجارتی کھانہ²¹

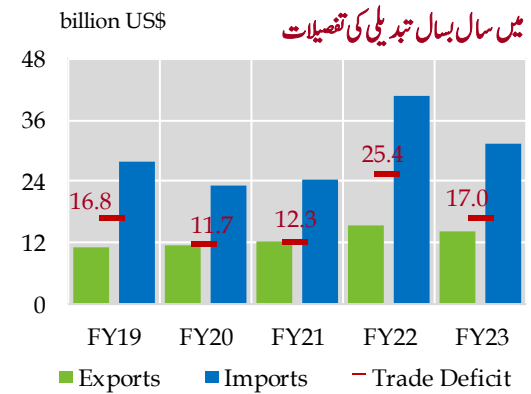
معاشی سست روی، طلب میں تخفیف کے اقدامات، اور تیل کی قیمتوں میں معمولی کمی کے باعث گذشتہ برس کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء میں تجارتی خسارے میں 8.5 ارب ڈالر (سال بسال) کی کمی آئی (شکل 5.18)۔ اس کمی کی بنیادی وجہ درآمدات میں ہونے والی 23 فیصد کمی تھی۔ دوران مدت برآمدات میں بھی 5.7 فیصد کمی درج کی گئی جس کی وجہ زری سختی کے باعث پست عالمی طلب، روس پوکریں تنازعے کے سبب رسدی زنجیر میں خلل، اور سیلاب سے، بالخصوص چاول کی پیداوار میں ہونے والے نقصانات تھے (جدول 5.5)۔

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 23.0 فیصد کمی بڑی کمی دکھائی دی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 66.2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ کمی متعدد عوامل کا نتیجہ تھی: (i) حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے مسلسل طلب میں کمی کے اقدامات، بشمول بینکوں کے لیٹر آف کریڈٹ کھولنے پر اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری؛ (ii) زری سختی؛ (iii) اضافی 177 ایشیا پر 100 فیصد سی ایم آر کا نفاذ، اپریل 2022ء میں غیر ضروری درآمدات پر پابندی؛ (iv) زر مبادلہ

کی دوسری سہ ماہی میں تقریباً دوگنی ہو گئی اور مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 5.4 ارب ڈالر ہو گئی۔ علاوہ ازیں، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری (ایف پی آئی) میں کمی مجموعی طور پر خالص مالی اخراج پر متوجہ ہوئی جس نے زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ پر مسلسل دباؤ ڈالا۔

اگرچہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کافی حد تک کم ہو گئے، تاہم کمرشل بینکوں کے پاس موجود زر مبادلہ کے ذخائر کو اسی سطح کے دباؤ کا سامنا نہیں تھا اور ان میں محض 376 ملین ڈالر کی کمی ہوئی۔ اسے زیر جائزہ مدت کے دوران کیے گئے انتظام طلب کے اقدامات کے نتیجے میں ہونے والی پست تجارتی ماکلاری سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں نمایاں کمی درج کی گئی جس کی بنیادی وجہ بالترتیب نومبر اور دسمبر 2023ء کے مہینوں میں 1.6 ارب ڈالر کی طویل مدتی واجبات کی ادائیگی اور ایک ارب ڈالر کے صکوک بانڈ کی بالا قسط ادائیگی تھی (شکل 5.16)۔

شکل 5.18: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارے



Source: Pakistan Bureau of Statistics

²¹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شہادت کی جانب سے کسٹمز کے جاری کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ اس سیکشن میں موجود معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا سے میل نہیں کھاتی، جو سیکشن 5.1 میں درج ہیں۔ ان دو ڈیٹا سیریز کے مابین فرق کو سمجھنے کے لیے، اعداد و شمار کی توضیحات کا ضمیمہ ملاحظہ کیجیے۔

جدول 5.5: جولائی تا دسمبر کے دوران تجارتی توازن

ملین ڈالر

تجارتی توازن	تبدیلی (سال بسال)		مالی سال 22، پہلی ششماہی	مالی سال 23، پہلی ششماہی
	فیصد	مطلق		
تجارتی توازن	-33.2	8,451.0	-25,438.0	-16,987.0
برآمدات	-5.7	-867.0	15,125.0	14,258.0
نیکسٹائل	-7.1	-663.7	9,381.2	8,717.5
نٹ ویئر	-1.3	-33.5	2,500.3	2,466.8
بسز کے کپڑے	-14.0	-231.9	1,659.7	1,427.7
سونی دھاگہ	-37.5	-228.9	610.4	381.5
نان نیکسٹائل	-3.3	-190.7	5,744.1	5,553.3
چاول	-13.1	-140.2	1,066.8	926.6
کھیلوں کا سامان	27.3	44.8	163.8	208.6
درآمدات	-23.0	-9,345.7	40,562.7	31,217.0
توانائی	-8.8	-896.2	10,181.8	9,285.5
غیر توانائی	-27.7	-8,421.8	30,381.2	21,959.5
پام آئل	12.9	238.3	1,843.9	2,082.3
مشینری	-45.3	-2,679.2	5,915.4	3,236.2
ٹرانسپورٹ	-49.8	-1,155.5	2,318.5	1,163.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سے آنے والے خلل اور معاشی سرگرمیوں میں سست روی نے برآمدات کو مزید متاثر کیا۔²²

کے خدشات اور؛ (v) اگست 2022ء کے دوران مختلف ایشیا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ۔

برآمدات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی ایشیا کی برآمدات گھٹ کر 14.3 ارب ڈالر رہ گئیں جو گذشتہ برس 15.1 ارب ڈالر تھیں۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 23ء کے پاکستان دفتر شماریات (پی بی ایس) کے متفرق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدات میں کمی برآمدی حجم اور اکائی مائیتوں میں کمی کے رجحان کی وجہ سے ہوئی۔ مزید، بالخصوص، بلند اضافہ قدر (ایچ ڈی اے) کے حامل نیکسٹائل اور فوڈ

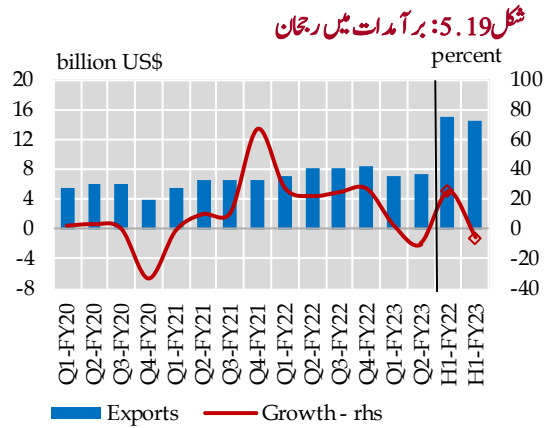
برآمدات میں کمی یورپ، برطانیہ اور امریکہ کی طلب میں عالمی سست روی کی عکاسی کرتی ہے، کیونکہ توانائی کے بڑھتے ہوئے اخراجات، زری سختی، اور کووڈ کے دوران فراہم کردہ مالی محرک کی واپسی کی وجہ سے مہنگائی بڑھ گئی تھی۔ اس کے علاوہ چینی معیشت میں سست روی سے برآمدات گھٹ گئیں۔ برآمدات میں ہونے والی کمی بنیادی طور پر نیکسٹائل مصنوعات میں زیادہ نمایاں تھی، جس میں پست برآمدی حجم کے ساتھ ساتھ قیمتوں میں کمی آئی۔ مزید برآں، ملکی محاذ پر، حالیہ سیلاب کی وجہ

²² مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کلی معاشی حالات کی وجہ سے کاروباری اعتماد کے اشاریے (بی سی آئی) میں 6.0 پوائنٹس کی کمی واقع ہوئی۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا اعتماد کاروبار سروے۔

بیرونی شعبہ

کھانے کی مصنوعات اور ٹیکسٹائل کے خام مال کی کم برآمدات سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

سہ ماہی بنیادوں پر، مالی سال 23ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران برآمدات کی سال بسال نمو میں تیزی سے کمی آئی۔ اسے اساسی اثر سے منسوب کیا جا سکتا ہے، کیونکہ مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں برآمدات میں 22.5 فیصد نمو درج کی گئی تھی، جو مالی سال 12ء کے بعد اس مدت کے لیے بلند ترین تھی (شکل 5.19)۔ گذشتہ برس، اقتصادی سرگرمی کی بحالی اور اس کے نتیجے میں اہم برآمدی منڈیوں میں بڑھتی ہوئی طلب نے مالی سال 22ء کی دوسری سہ ماہی میں مجموعی برآمدات کو بڑھا دیا تھا۔



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے میں تنزلی نے برآمدات کو نقصان پہنچایا

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات 7.1 فیصد کمی سے 8.7 ارب ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ برس 9.4 ارب ڈالر تھیں، جس کی بنیادی وجہ اہم زمروں (گھریلو ٹیکسٹائل، سوتی کپڑے اور سوتی دھاگے) میں منفی حجم کا اثر تھا۔

گروپ، بنیادی طور پر برآمدات میں کمی کا باعث بنے۔²³ اس کمی کی وجہ کمزور عالمی طلب اور ملکی طلب میں کمی کے اقدامات اور بڑھتی ہوئی ان پٹ لاگت کے باعث ملکی معیشت کی پست کارکردگی تھی۔²⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکسٹائل برآمدات میں بھی 3.3 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ برس 23.2 فیصد کمی نمو ہوئی تھی، اس سے پست بیرونی طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔

جدول 5.6: جولائی تا نومبر کے دوران منازل کے لحاظ سے پاکستان کی برآمدات

ملین ڈالر

م س 23ء میں سال بسال تبدیلی	م س 23ء	م س 22ء	یورپی یونین
-10.2	3,667.5	4,082.0	27
12.1	706.1	629.9	نیدرلینڈز
25.2	593.1	473.7	اسپین
14.2	453.4	397.1	اٹلی
2.6	730.9	712.6	جرمنی
-14.5	2,307.7	2,697.6	امریکہ
-35.0	859.3	1,322.4	چین
-11.4	815.4	920.6	برطانیہ
-4.6	604.2	633.7	افریقہ
18.6	593.5	500.5	متحدہ عرب امارات
-14.3	330.6	385.5	بنگلہ دیش
52.4	418.6	274.8	افغانستان
-30.2	128.2	183.6	ملائیشیا
-51.5	74.7	154.1	سعودی عرب

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

برآمدات کی سمت کے لحاظ سے، بنیادی طور پر امریکہ، چین اور برطانیہ سمیت بڑی روايتی منڈیوں میں کمی دیکھی گئی (جدول 5.6)۔ جولائی تا نومبر مالی سال 23ء کے دوران ملائیشیا، بنگلہ دیش اور افریقہ کو بھی برآمدات گھٹ گئیں۔ اس کمی کو حالیہ سیلاب کی وجہ سے پیداواری رکاوٹوں کے سبب ملائیشیا اور بنگلہ دیش کو بالترتیب

²³ بلند قدر اضافی کی مصنوعات میں ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل شامل ہیں۔

²⁴ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں 3.7 فیصد کمی آئی، جبکہ گذشتہ برس 7.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی۔ یہ سست روی اکائی قیمتوں میں کمی کا نتیجہ تھی جس نے قدر کو کم رکھا اور حجم میں اضافے کا اثر زائل کر دیا (شکل 5.21)۔²⁵ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملبوسات کی اکائی مالیت میں 23 فیصد کی زبردست کمی برآمدی وصولیوں میں تنزیل کی وجہ بنی۔ اس سے ملبوسات کی بلند مقدار کی برآمدات کا اثر زائل ہو گیا۔ ملبوسات کی روایتی منڈیوں جیسے یورپی یونین کے 27 ممالک (EU-27) میں بلند طلب درج کی گئی (شکل 5.22)۔ نیز، چین میں کووڈ لاک ڈاؤن کے باعث برآمدی آرڈرز متبادل منڈیوں کو بھیجے گئے، جس کے نتیجے میں پاکستان کی برآمدات کا حجم بڑھ گیا۔²⁶

رسد کے لحاظ سے، زیر جائزہ مدت کے دوران مختلف عوامل نے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو دباؤ کا شکار رکھا: بجلی اور گیس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے سبب پیداواری لاگت میں اضافہ، زری پالیسی کی سختی، اسٹیٹ بینک کے رعایتی نوامکاری

تاہم، ملبوسات کے ضمن میں اکائی مالیتوں میں کمی نے بلند حجم کے اثرات کو زائل کر دیا، جس کے نتیجے میں اس کی برآمدات میں ابتری آئی۔ (جدول 5.7)۔

یہ کارکردگی طلب اور رسد دونوں عوامل کا نتیجہ تھی۔ طلب کے لحاظ سے، جس اہم عنصر نے ٹیکسٹائل کی برآمدات کو نقصان پہنچایا وہ بلند مہنگائی نیز روس یوکرین کے تنازعے کے سبب سخت زری پالیسیوں کی وجہ سے بڑی درآمدی معیشتوں کی سست روی ٹیکسٹائل کی برآمدات کو کمزور کرنے والا اہم عنصر تھی۔ خاص طور پر، ملکی ٹیکسٹائل کی برآمدات برطانیہ، امریکہ اور یورپ میں پست طلب کی وجہ سے گھٹ گئیں (شکل 5.20 الف اور 5.20 ب)۔ دریں اثنا، چین میں کووڈ کے پھیلاؤ کی وجہ سے سست معاشی سرگرمی نے سوئی دھاگے اور کپڑے کی برآمد کو متاثر کیا۔

ملبوسات (نٹ ویئر اور ریڈی میڈ گارمنٹس) کی برآمدات بھی دباؤ کا شکار رہیں، جس میں گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 33

جدول 5.7: شعبہ ٹیکسٹائل کی اہم برآمدات

ملین ڈالر

پنی ای	وی ای	تبدیلی	م 23ء مشش 1	م 22ء مشش 1	
-953	921	-33	4,300	4,332	ملبوسات
248	-513	-265	1,919	2,184	گھریلو ٹیکسٹائل ایشیا
202	-271	-68	1,066	1,135	سوئی کپڑا
30	-259	-229	382	610	سوئی دھاگہ
		-45	378	422	دیگر تیار کردہ ٹیکسٹائل (علاوہ تولیے اور بستر کے کپڑے)
		-18	367	385	دیگر ٹیکسٹائل مواد
26	-42	-16	209	225	آرٹ سلک مصنوعی ٹیکسٹائل مصنوعات
-	-	-664	8,717	9,381	مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات

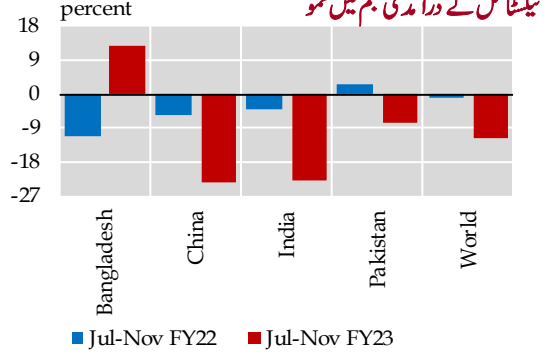
نوٹ: وی ای: حجم کے اثرات؛ پی ای: نرخوں کے اثرات

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

²⁵ یہ بات قابل غور ہے کہ مالی سال 22ء میں ملبوسات کی اکائی قیمتوں میں ہونے والا نمایاں اضافہ صنعتی سرگرمیوں کی جزوی بحالی اور دیگر مسابقتی منڈیوں میں برآمدی آرڈرز میں تاخیر کے باعث ملبوسات کی برآمدات کی بلند مانگ کی وجہ سے ہوا تھا۔

²⁶ گذشتہ برس کے مقابلے میں 2022ء کے دوران چین سے امریکی ملبوسات کی درآمدات میں 2.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ اس مدت کے دوران دیگر تمام ممالک سے ترسیلات میں 14.8 فیصد اضافہ ہوا۔ ماخذ: ماہنامہ تجارتی ہوئی ٹیکسٹائلز

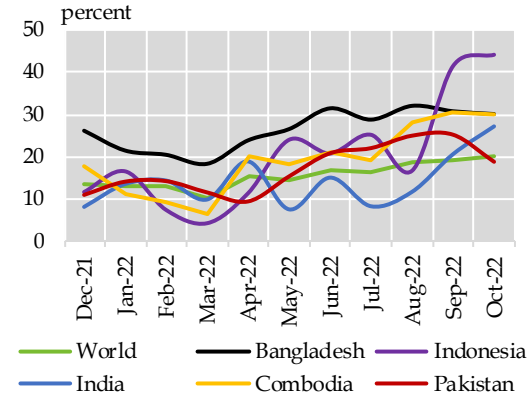
شکل 5.20: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران برطانیہ کی گھریلو ٹیکسٹائل کے درآمدی حجم میں نمو



Source: Emerging Textiles

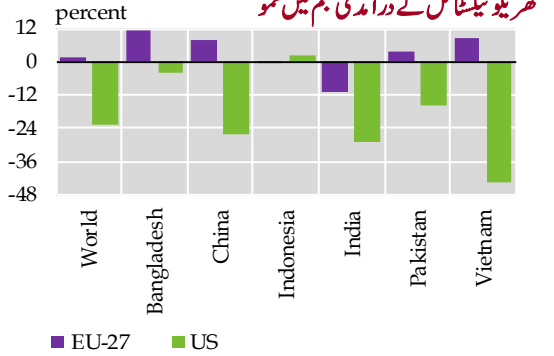
پہلی ششماہی کے دوران غیر باسستی چاول کی برآمدات میں 114.8 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی جبکہ عالمی سطح پر چاول کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے قیمتوں کا اثر مثبت رہا۔ چاول کی قیمتوں میں یہ اضافہ بنیادی طور پر برسرِ رکاؤٹوں کی وجہ سے ہوا، کیونکہ ستمبر 2022ء کے دوران بھارت نے چاول کی برآمد پر پابندی عائد کی تھی، جس کا مقصد مہنگائی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے باعث قومی غذائی تحفظ کا انتظام کرنا تھا (شکل 5.23)۔

شکل 5.21: ملبوسات کی اکائی قیمتوں میں کمی



Source: Eurostats

شکل 5.20: الف: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں یورپ اور امریکہ کی گھریلو ٹیکسٹائل کے درآمدی حجم میں نمو



Source: Emerging Textiles

اسکیٹوں (ایل ٹی ایف ایف اور ٹرف) کی تقسیم میں سست روی، اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے خام مال کی قلت۔

مالی سال 23ء میں نان ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو ماند رہی

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکسٹائل برآمدات 3.3 فیصد کمی سے 191 ملین ڈالر رہ گئیں۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں کم پیداوار کے سبب بنیادی طور پر زرعی غذائی مصنوعات کی وجہ سے کمی ہوئی۔ نان ٹیکسٹائل برآمدات کے سہ ماہی اعداد و شمار میں ٹیکسٹائل کی برآمدات جیسا ہی رجحان دکھائی دیا۔ گذشتہ برس کی اسی مدت کے بڑے اساسی اثرات کی وجہ سے مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران یہ متزلی دیکھنے میں آئی، جس نے ان مصنوعات کی بلند بیرونی طلب کی عکاسی کی (جدول 5.8)۔

زرعی غذائی برآمدات میں، منفی حجم نے بالخصوص چاول، اور روغنی بیجوں کی برآمدات میں بلند اکائی قیمت کے اثرات کو ماند کر دیا۔ چاول، جو غذائی برآمدات میں سب سے زیادہ حصے کا حامل ہے، ملک میں حالیہ سیلاب، جس نے خاص طور پر غیر باسستی چاول کے زیر کاشت علاقوں کو متاثر کیا، کے سبب چاول کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے اس کی برآمدات تیزی سے گھٹ گئیں۔²⁷ نتیجتاً، مالی سال 23ء کی

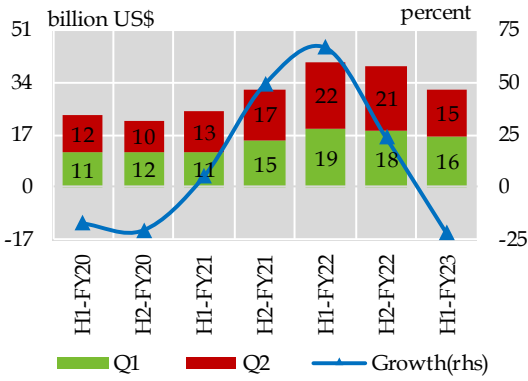
²⁷ گذشتہ برس کے مقابلے میں چاول کی پیداوار میں 40 فیصد کمی آئی۔ زیر کاشت رقبہ بھی گھٹ گیا۔ سیلاب سے سب سے زیادہ نقصان صوبہ سندھ میں ہوا جہاں زیادہ تر بلند یافتگی کی حامل غیر باسستی فصل کاشت کی جاتی ہے (باب 2)۔

ورلڈ کپ کی بنا پر بلند طلب کے سبب تقریباً تمام تر اضافہ فٹ بالوں سے ہوا۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران مچھلی اور مچھلی سے تیار ہونے والی مصنوعات کی برآمدات میں بھی 24 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا۔ چین کو بلند برآمدی حجم کو اس اضافے کی وجہ قرار دیا گیا۔

درآمدات

تاریخی طور پر بڑھتے ہوئے رجحان کے برخلاف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران، پاکستان کی درآمدات 23.0 فیصد سال بسال گھٹ کر 31.2 ارب ڈالر رہ گئیں (شکل 5.24) اور یہ کمی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی تک برقرار رہی۔ جہاں شرح مبادلہ میں کمی نے مجموعی درآمدات کو متاثر کرنے میں کردار ادا کیا، وہیں زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کے سبب حکومت اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے کیے گئے انتظامی اور ضوابطی اقدامات بھی درآمدات کو کم کرنے اور بیرونی کھاتوں پر ملکی طلب کے دباؤ کو محدود کرنے میں اہم رہے (شکل 5.25)۔

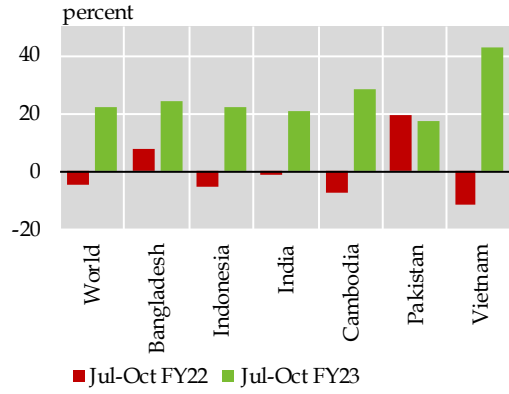
شکل 5.24: درآمدات میں سہ ماہی اور ششماہی رجحان



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مثال کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے ستمبر 2021ء کے دوران 114 بیسٹر غیر ضروری ایشیا اور پھر اپریل 2022ء کے دوران مزید 177 ایشیا کی درآمد پر 100 فیصد کیش مارجن کی شرائط (سی ایم آر) عائد کیں۔²⁸

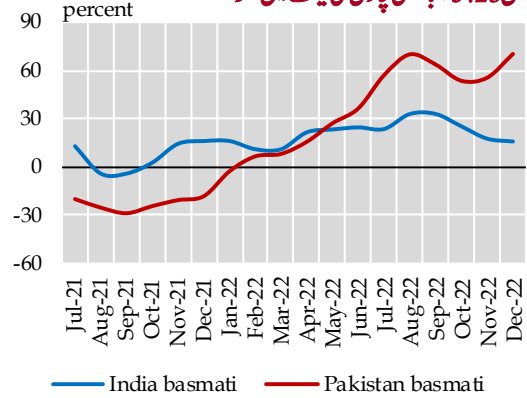
شکل 5.22: یورپی یونین 27 کے ملبوسات کی درآمدات - سال بسال نمو



Source: Eurostats

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران روغنی بیج، سینٹ اور کلنکر سمیت مختلف مصنوعات کی برآمدات میں کمی دکھائی دی۔ کمی کی بنیادی وجہ منفی حجم کا اثر تھا، جو بالخصوص چین کو برآمدات میں دکھائی دیا۔ چین، جو کہ اہم برآمدی مقام ہے، کے لیے زیر جائزہ مدت کے دوران چینی معیشت میں سست روی کے سبب ان برآمدات کے حجم میں بالترتیب 9.7 فیصد اور 96.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔

شکل 5.23: باسمتی چاول کی قیمت میں نمو

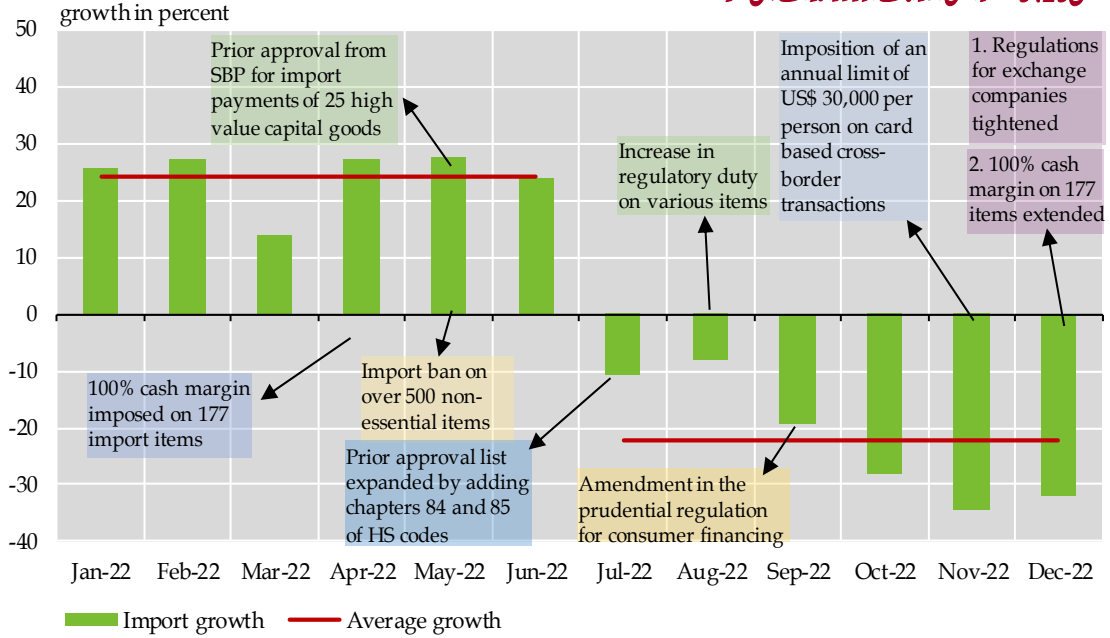


Source: Food and Agriculture Organization

تاہم، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران کھیلوں کے سامان اور کیمیکلز میں بہتری دکھائی دی۔ کھیلوں کے سامان میں، نومبر اور دسمبر 2022ء کے دوران فیفا

²⁸ ابتدائی طور پر فروری 2017ء میں سی ایم آر عائد کیا گیا تھا۔ دسمبر 2022ء تک، ایسی مصنوعات کی کل تعداد 702 ہو گئی جن پر سی ایم آر لاگو ہوتی ہے۔

شکل 5.25: ضوابطی اقدامات اور درآمدات میں نمو



Source: State Bank of Pakistan, Ministry of Commerce and Federal Board of Revenue

کے نتیجے میں محدود نقل و حرکت اور انفراسٹرکچر کو پہنچنے والے نقصانات نے ٹرانسپورٹ سیکٹر کی طلب کو کم کر دیا؛ (iii) کمرشل استعمال میں کمی کے سبب بجلی کی پیداوار میں ہونے والی کمی نے بھی پٹرولیم مصنوعات کی فروخت کو کم کرنے میں کردار ادا کیا (شکل 5.27)۔

اگرچہ زیر جائزہ مدت کے دوران اجناس کی عالمی قیمتیں بھی کم ہونا شروع ہو گئیں، تاہم درآمدات میں ہونے والی کمی بنیادی طور پر حجم پر مبنی تھی۔ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات کی مجموعی نمو میں غذا کے علاوہ دیگر تمام شعبوں کا حصہ منفی رہا (شکل 5.26)۔

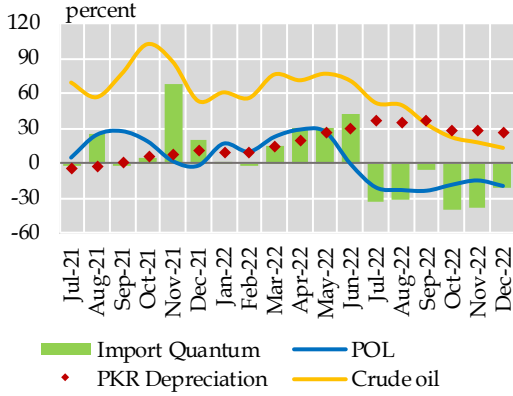
کمی کی بنیادی وجہ توانائی کی درآمدات کے منفی حجم کے اثرات تھے جنہوں نے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے اثر کو زائل کر دیا، ماسواخام پٹرولیم کے، جن میں قیمت کا مثبت اثر زیادہ نمایاں تھا (شکل 5.28)۔

توانائی کی درآمدات
بنیادی طور پر خام تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے اور توانائی کی بڑھتی ہوئی طلب کے باعث، توانائی کی درآمدات، جو مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران دوگنی سے بھی زیادہ ہو گئی تھیں، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 8.8 فیصد کمی سے 19.3 ارب ڈالر رہ گئیں، جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران یہ 10.2 ارب ڈالر تھیں۔

توانائی کی درآمدات میں کمی کی بنیادی وجہ پٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کے حجم میں 36.9 فیصد کمی تھی۔ معاشی سست روی کے سبب پست طلب کی وجہ سے پیٹرولیم مصنوعات میں، ایچ ایس ڈی اور فرنس آئل کا درآمدی حجم تقریباً نصف رہ گیا۔ تمام شعبوں میں پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں وسیع البنیاد کمی درج کی گئی جس سے ان مصنوعات کی ملکی طلب میں عمومی سست روی کی عکاسی ہوتی ہے۔ خاص طور پر، پٹرولیم مصنوعات کی بلند قیمتوں اور سڑکوں کے انفراسٹرکچر کو

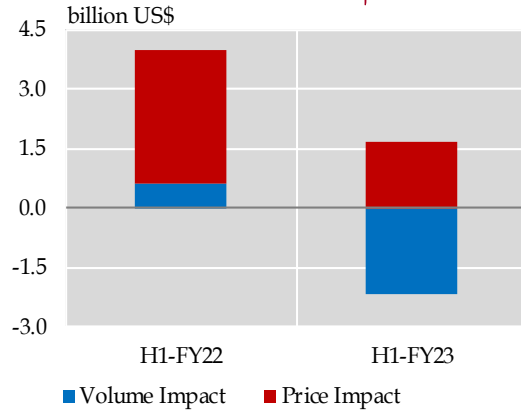
پٹرولیم کی درآمدات میں کمی کے رجحان کی وضاحت متعدد عوامل سے کی جاسکتی ہے: (i) زری پالیسی میں سختی کے سبب معاشی سرگرمیوں میں ہونے والی مجموعی سست روی سے پٹرولیم مصنوعات کی طلب میں کمی آئی؛ (ii) مون سون کے سیلاب

شکل 5.27: توانائی کی درآمدات میں مندی کو تقویت دینے والے عوامل



Source: SBP, IMF, OCAC and PBS

شکل 5.28: پٹرولیم درآمدات

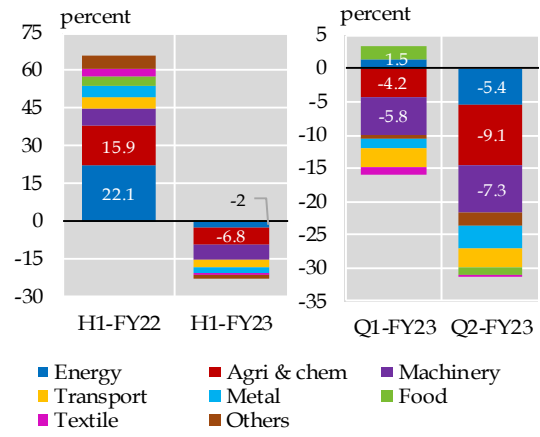


Source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات میں 2.4 فیصد اضافے کے علاوہ، غیر توانائی کی درآمدات میں زیر جائزہ مدت کے دوران وسیع البنیاد کمی دیکھی گئی۔ معاشی سست روی کے علاوہ، درآمدات میں کمی کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات بھی درآمدات، بالخصوص غیر توانائی درآمدات میں کمی کے باعث بنے۔ زری پالیسی میں 225 پی پی ایس کی سختی، محدود مدت کے لیے 566 ایشیا پر وزارت تجارت کی

سیلاب سے متعلق نقصانات کی وجہ سے ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لیے؛ اور سست اقتصادی سرگرمیوں کے نتیجے میں صنعتی شعبے کے لیے ہائی اسپید ڈیزل (ایچ ایس ڈی) کی فروخت کم ہو گئی۔²⁹ مزید برآں، بجلی کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے بالخصوص پاور سیکٹر میں فرنس آئل کی فروخت میں کمی واقع ہوئی (شکل 5.29 ب)۔

شکل 5.26: ششماہی اور سہ ماہی درآمدات کو بڑھانے والے اہم شعبے



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم، خام پٹرولیم کے ضمن میں، خام تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے باعث حجم کے منفی اثر کے مقابلے میں مثبت قیمت کا اثر زیادہ واضح تھا۔ دریں اثناء، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں کوسلے اور ایل این جی کی درآمدات میں بھی کمی آئی۔ کوسلے کی درآمدات میں کمی کی بنیادی وجہ کوسلے پر مبنی بجلی کے پیداواری پلانٹس کی کمزور طلب تھی۔ تاہم، روس یوکرین بحران کے باعث رسدی زنجیر میں رکاوٹیں ایل این جی کی درآمدات میں کمی کی وجہ تھیں۔

غیر توانائی درآمدات

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں غیر توانائی کی درآمدات 19.3 فیصد کمی سے 22 ارب ڈالر رہ گئیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 27.2 ارب ڈالر تھیں۔ غذائی

²⁹ ڈیٹا کا ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل سیل کے شعبہ دار اعداد و شمار

بیرونی شعبہ

جدول 5.8: نان ٹیکسٹائل برآمدات
ملین ڈالر

تہہ	م 23ء	م 22ء	
چمڑے کی مصنوعات	315	320	-4
کیمیکلز	337	300	38
ایتھائل الکحل	201	129	72
چاول	927	1,067	-140
باسمتی چاول	279	304	-25
غیر باسمتی چاول	648	763	-115
مچھلی اور اس سے تیار شدہ ایشیا	225	200	24
کھیلوں کا سامان	209	164	45
کل	3,140	3,246	-106
نان ٹیکسٹائل، مجموعی	5,553	5,744	-191

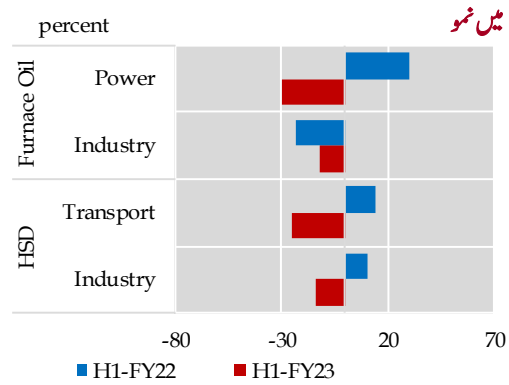
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

زراعت اور کیمیکلز

زرعی اور کیمیائی درآمدات 34.8 فیصد کمی سے 5.2 ارب ڈالر رہیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے دوران 7.9 ارب ڈالر تھیں۔ اس گروپ میں، ادویاتی مصنوعات کی درآمدات میں 76.3 فیصد کمی آئی (شکل 5.30)۔ کووڈ ویکسینز کی پست درآمدات سے اس تیز کمی کی وضاحت کی جاسکتی ہے، کیونکہ گذشتہ برس ان کو نمایاں مقدار میں درآمد کیا گیا تھا، نیز درآمدات میں ہونے والی مجموعی 23 فیصد کمی میں ان کا حصہ 5.8 فیصد تھا۔ کیڑے مار ادویات کی درآمدات میں معمولی نمو کے علاوہ، پلاسٹک میٹریل، دیگر کیمیکلز اور کھاد کی درآمدات گذشتہ برس کی سطح سے کم رہیں۔

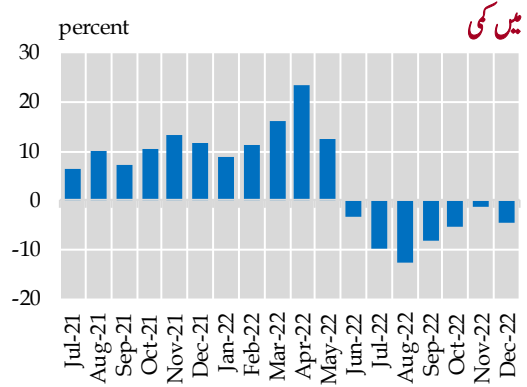
پابندی، اضافی 177 ایشیا³⁰ پر سی ایم آر کا نفاذ، اور سی کے ڈی کاروں اور ایچ ایس کوڈ کے باب 84 اور 85 کے تحت آنے والی ایشیا کی ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری کی شرط وغیرہ ان اقدامات میں شامل ہیں۔³¹

شکل 5.29: فرنس آئل اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی بلحاظ شعبہ فروخت



Source: Oil Companies Advisory Council

شکل 5.29: ب: مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بجلی کی پیداوار



Source: National Electric Power Regulatory Authority

³⁰ اپریل 2022ء میں مزید 177 آئٹمز پر نفاذ جانے والے سی ایم آر کے تحت (www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL9.htm)، متعلقہ درآمدات پر جمع کردہ سی ایم آر کی اطلاع دہندگی کے لیے بینکوں

کے لیے اطلاع دہندگی کی شرائط کے ساتھ، جس کی عارضی شق (sunset clause) کو بعد میں 31 مارچ 2023 تک بڑھا دیا گیا (www.sbp.org.pk/bprd/2022/CL37.htm)

³¹ مئی 2022ء میں بینکوں کے لیے سی کے ڈی کاروں سے 25 بلین سرمایہ مالیت کی ایشیا کی ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کی شرط؛

(www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL9.htm)، جس میں جولائی 2022ء میں ایچ ایس کوڈ کے مکمل ابواب 84 اور 85 شامل کیے گئے تھے

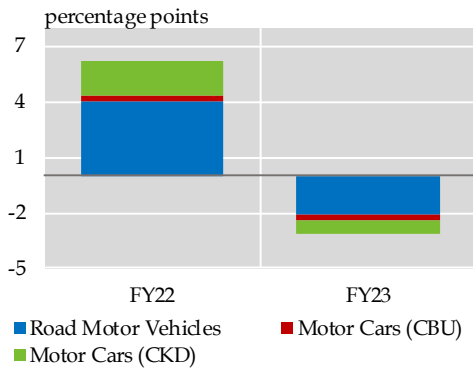
(www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm)

کہ ایل سیز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک کی پیشگی منظوری) علی الخصوص مشینری گروپ کے تحت غیر ضروری ایشیا پر توجہ مرکوز کر رہے تھے اور اس کی وجہ سے مشینری کی درآمدات میں نمایاں کمی آئی۔

مشینری گروپ میں، موبائل فونز کی درآمد میں نمایاں کمی درج کی گئی، اس کے بعد بجلی پیدا کرنے والی مشینری، دیگر مشینری اور ٹیکسٹائل مشینری میں کمی آئی۔

قبل ازیں، نیم موصل چپس کی کمی کی وجہ سے موبائل کی بلند قیمتوں میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے، کیونکہ موبائل فونز کی فروخت کے سبب نیم موصل چپس کی غیر فروخت شدہ کھیپ جمع ہونا شروع ہو گئی ہے۔³² مزید برآں، ایچ ایس کوڈز کے باب 85 پر مرکوز انتظامی اقدامات بھی اس زمرے کے تحت درآمدات کو کم کرنے کا باعث بنے۔

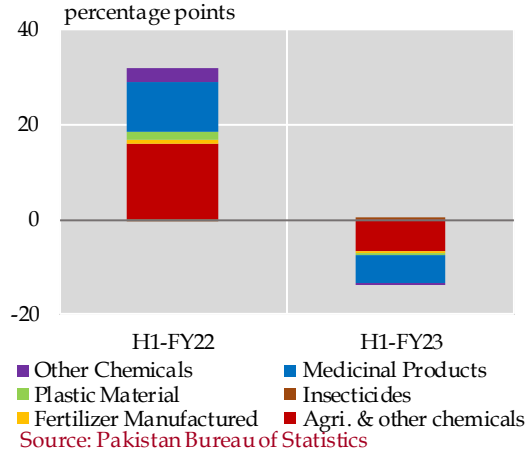
شکل 5.31: بجلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ درآمدات - نمونوں حصہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی پست درآمدات میں بھی ان اقدامات کے اثرات کی عکاسی ہوئی، جو مالی سال 23ء کی بجلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 288 ملین ڈالر رہ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی بجلی ششماہی کے دوران یہ 990 ملین ڈالر تھیں۔ مزید برآں، سی پیک کے تحت متعدد منصوبوں کی تکمیل کی وجہ سے بھی ان درآمدات میں کمی واقع ہوئی۔

شکل 5.30: زرعی اور کیمیائی درآمدات - نمونوں حصہ



کھاد کی درآمدات میں 10.7 فیصد کمی کی بنیادی وجہ ڈی اے پی کی درآمدات میں نمایاں کمی ہے۔ خاص طور پر روس پوکریں تنازعے کی وجہ سے رسد میں کمی، امونیا، بنیادی خام مال کی عدم دستیابی، جس کے نتیجے میں ڈی اے پی کی پیداوار میں کمی آئی، اور چین کی جانب سے اپنی ملکی ڈی اے پی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے عائد کردہ برآمدی پابندیاں اس رجحان کی وجہ ہیں۔ دریں اثناء، مالی سال 23ء کی بجلی سہ ماہی میں کھاد کی عالمی قیمتوں (بشمول ڈی اے پی اور یوریا) میں سال بسال نمو کے آثار دکھائی دیے، تاہم مالی سال 23ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قیمتوں میں کمی سے کھاد کی قیمتوں کی ششماہی نمو معتدل ہو گئی۔

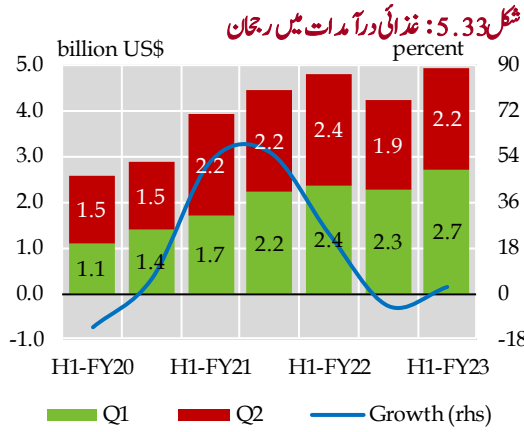
مشینری

مالی سال 23ء کی بجلی ششماہی کے دوران مشینری گروپ کی درآمدات 3.2 ارب ڈالر (9 برسوں میں سب سے کم) رہیں، جو مالی سال 22ء کی بجلی ششماہی کے 5.9 ارب ڈالر سے 45 فیصد کم تھیں۔ اگرچہ زیر جائزہ مدت کے دوران زرعی سختی نے مشینری کی مالکاری کو بالعموم مزید مہنگا بنا دیا، تاہم ایل ٹی ایف ایف کی شرحوں کی پالیسی ریٹ کے ساتھ ہم آہنگی اور ٹرف کا خاتمہ بھی مشینری کی درآمدات کی مالکاری میں مانع تھا، جس کی عکاسی ان اسکیموں کے تحت نمایاں طور پر پست ادائیگیوں سے بھی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، دیگر ضوابطی اور انتظامی اقدامات (جیسے

³² ماخذ: <https://asia.nikkei.com/Business/Tech/Semiconductors/Chip-glut-to-last-most-of-2023-while-automotive-crunch-persists>

بیرونی شعبہ

ملین ڈالر تھیں۔ مالی سال 22ء کی دوسری ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے طرف سے کیے گئے ضوابطی اقدامات نے مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالعموم روڈ موٹر گاڑیوں کی درآمد اور بالخصوص سی کے ڈی / ایس کے ڈی موٹر کاروں کی درآمد کو متاثر کرنا شروع کیا۔³³ اس کے بعد، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور کشتیوں کی درآمدات 353 ملین ڈالر سے کم ہو کر 88 ملین ڈالر رہ گئیں۔

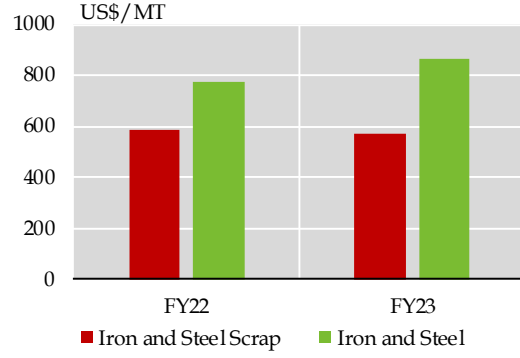


Source: Pakistan Bureau of Statistics

دھاتیں

مجموعی طور پر پست اقتصادی سرگرمی اور گاڑیوں اور مکانات کاری کے شعبوں میں پست طلب کے ساتھ ساتھ طلب کو کم کرنے والے اقدامات کے باعث دھات کی درآمدات میں ایک ارب ڈالر کی کمی آئی، جو زیادہ تر لوہے اور فولاد اور اس کے اسکرپ کے زمرے میں تھی۔ لوہے اور فولاد کی پست اوسط اکائی مالیت کے مقابلے میں ان کے اسکرپ کی اوسط اکائی مالیت میں معمولی اضافہ دکھائی دیا۔

شکل 5.32: لوہے اور فولاد اور اسکرپ کی درآمدات کی اوسط اکائی قدر



Source: Pakistan Bureau of Statistics

اسی طرح، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں نیکسٹل مشینری کی درآمدات 44 فیصد گھٹ کر 242 ملین ڈالر رہ گئیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 435 ملین ڈالر تھیں۔ درآمدات کے تخفیفی اقدامات کے علاوہ، ٹرے کے تحت پست ادائیگی بھی نیکسٹل مشینری کی درآمدات میں کمی کا سبب بنی۔

ٹرانسپورٹ

مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 50 فیصد کمی کے ساتھ 1.2 ارب ڈالر کی سطح پر آگئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 2.3 ارب ڈالر تھیں۔ سی کے ڈی / ایس کے ڈی گاڑیوں کی درآمدات میں 489 ملین ڈالر کی کمی آئی جس نے ٹرانسپورٹ کی درآمدات کی مجموعی کمی میں حصہ ڈالا (شکل 5.31)۔ سی کے ڈی / ایس کے ڈی گاڑیوں میں، موٹر کاروں کی درآمدات میں نمایاں کمی آئی اور یہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران 498 ملین ڈالر کی سطح پر پہنچ گئیں جبکہ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 808

³³ مالی سال 22ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک نے صارفین کی کاروباری کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کر کے گاڑیوں کی طلب کو محدود کرنے کی کوشش کی۔ ان کلیدی اقدامات میں قسط و ادائیگی کا حجم قرض گیری کی مجموعی تنخواہ کے 40 فیصد تک محدود کرنا، کاروباری کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سال سے کم کر کے پانچ سال کرنا، کم از کم پیشگی ایک مشنت ادائیگی (ڈاؤن پیمنٹ) کو 15 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کرنا، اور تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کی طرف سے کسی بھی شخص کے لیے گاڑی کے حوالے سے قرضے کا (مجموعی) حجم 30 لاکھ روپے تک محدود کرنا شامل ہیں۔ ماخذ: www.sbp.org.pk/bprd/2021/CL29.htm

³⁴ مئی 2022ء میں، بینکوں کے لیے سی کے ڈی کاروں سمیت 25 بلند سرمایہ مالیت کی اشیا کی اہل سبز کھولنے سے پہلے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری حاصل کرنے کی شرط، ماخذ: www.sbp.org.pk/epd/2022/FECL11.htm

پام آئل، دالوں اور گندم کی درآمدات بڑھنے سے غذائی درآمدات میں اضافہ ہوا (شکل 5.33)۔

اگرچہ دوران مدت پام آئل کے درآمدی حجم میں کمی آئی، تاہم اس کی قیمت میں ضخیم اضافے نے درآمدی مالیت کو بڑھا دیا۔ دوسری جانب دالوں اور گندم کے درآمدی حجم اور قیمت دونوں میں اضافہ ہوا۔ اپریل 2023ء میں اگلی کٹائی تک کافی ذخیرے کو یقینی بنانے کی حکومتی کوششوں کو گندم کے درآمدی حجم میں اضافے کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ، روس یوکرین جنگ کے سبب رسدی رکاوٹوں کے نتیجے میں گندم کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا۔ دوسری جانب، اساسی اثر کے باعث مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی درآمدات کم ہو کر 3.3 ملین ڈالر رہ گئیں۔

دوسری جانب، زیرِ جائزہ مدت کے دوران لوہے کی بین الاقوامی قیمتوں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ پست تعمیراتی سرگرمی کی وجہ سے فولاد کی مجموعی درآمد میں کمی آئی۔ جیسا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی (ایل ایس ایم) صنعتوں کے کوآنٹم انڈیکس کی تعداد سے بھی واضح ہے، لوہے اور فولاد کی مصنوعات اور گاڑیوں کی پیداوار میں کمی بھی درآمدی لوہے اور فولاد اور ان کے اسکرپ کی پست طلب کا باعث بنی (شکل 5.32)۔

غذا

دیگر تمام شعبوں کی درآمدات میں وسیع البنیاد کمی کے برخلاف، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذائی درآمدات میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔ بنیادی طور پر

خصوصی سیکشن: پاکستان کی بڑھتی ہوئی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ: مواقع اور چیلنج¹

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا شعبہ ترقی پذیر ملکوں کو ترقی کی جست لگانے کا موقع دیتا ہے کیونکہ یہ شعبہ صورت حال کو یکسر تبدیل کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور اس میں داخل ہونے میں رکاوٹیں بھی نسبتاً کم ہیں۔ آئی ٹی کا شعبہ سرکاری اور نجی شعبوں کی کارکردگی اور پیداواریت کو بہتر بنا کر اس تبدیلی میں معاونت کرتا ہے، چنانچہ یہ سماجی و معاشی دائرے کے تقریباً تمام پہلوؤں کو ممکنہ طور پر فائدہ پہنچا رہا ہے۔ تاہم آئی ٹی کی بنیاد پر ترقی کی جست لگانا بھی چند عوامل پر منحصر ہے مثلاً افراد، کاروباری اداروں، اور حکومتوں میں نئی چیزیں قبول کرنے اور سیکھنے (absorptive) کی اہلیت، اسٹیک ہولڈرز کے مابین مؤثر رابطہ، آئی ٹی سہولتوں کی دستیابی اور ان تک رسائی۔ پاکستان کی آئی ٹی خدمات کی برآمدات اور ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ میں حالیہ نمو ڈیجیٹلائزیشن کی ابھرتی ہوئی علامات معلوم ہوتی ہیں کیونکہ پاکستان کی آبادی میں نوجوانوں کی بڑی تعداد ہے، اس کے ساتھ ساتھ ضوابط میں ایسی تبدیلیاں بھی واقع ہو رہی ہیں جن کا مقصد ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال اور آن لائن ادائیگیوں میں اضافہ کرنا ہے۔ مزید برآں کووڈ 19 کی وبا سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈیجیٹل خدمات کی طلب بڑھ گئی اور مالی سال 20ء تا مالی سال 22ء پاکستان کی آئی ٹی خدمات کی برآمدات میں اوسطاً 24 فیصد نمو ہوئی، جبکہ 2021ء سے 2022ء تک اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ بڑھ کر تقریباً 709 ملین ڈالر تک جا پہنچی جو 2019ء تا 2020ء 100.8 ملین ڈالر تھی۔ تاہم اس سفر کا تسلسل جاری رکھنے اور صورت حال کو منقلب (transformative) کرنے کے آئی ٹی کے اثرات سے فائدہ اٹھانے کے لیے سرکاری اور نجی شعبوں کو اس بات کو ترجیح دینا ہوگی کہ معیشت کو ڈیجیٹلائز کیا جائے جبکہ اس شعبے میں انسانی وسائل میں بڑھتے ہوئے فرق کو پورا کرنے، مقامی اسٹارٹ اپ اداروں میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول کی فراہمی، آئی ٹی کی دستیابی اور اس کے کم خرچ ہونے کے مسئلے کو حل کرنے، اور کراس کنٹنگ ٹیکنالوجی اور ذیلی فریم ورکس کی فراہمی پر بھی توجہ دینا ہوگی۔

1.1.1 تعارف

اور کاروبار کے نئے مواقع، مالی شمولیت کا فروغ اور مالی شعبے کی ترقی، اور معلومات کا

سازگار پھیلاؤ جو اختراع کے لیے محرک بنتا ہے۔²

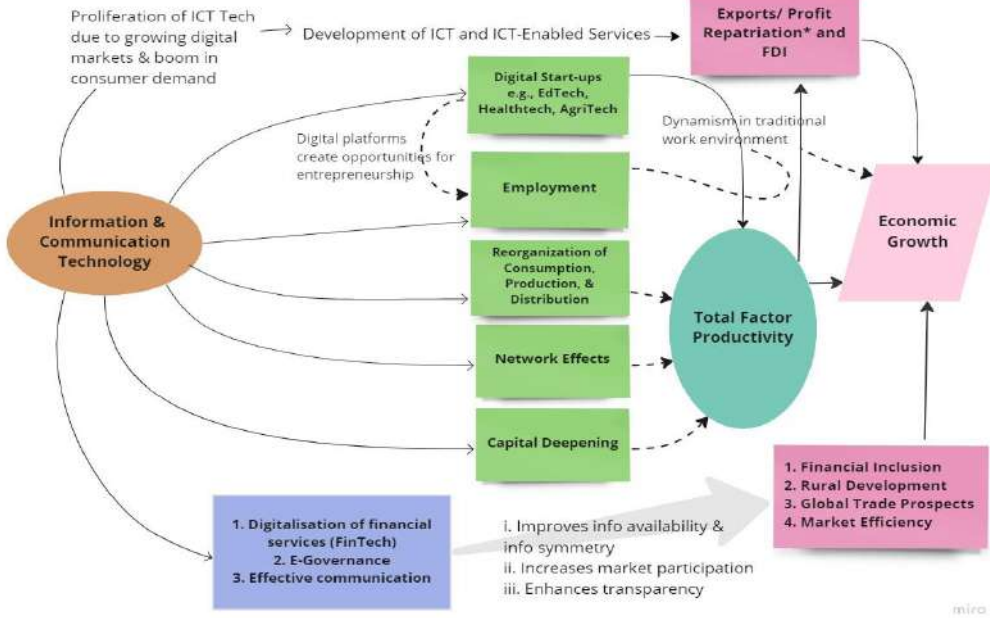
آئی ٹی کی صنعت کو ٹیلی کام کے پھیلاؤ، انٹرنیٹ اور کمپیوٹنگ ٹیکنالوجیز سے سہارا ملا تاہم اس صنعت کی ترقی کو دو چیزوں سے مہمیز ملی جو ایک دوسرے سے متعلق لیکن مختلف بھی ہیں اور جو ایک وسیع اور ارتقا پذیر شعبے کو وسیع انداز میں یکجا کیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے آئی ٹی کی بنا پر ڈیجیٹلائزیشن کی اساس بننے والی پھیلی چیز سافٹ ویئر

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا شعبہ ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ملکوں کو منقلب کرنے کا اثر رکھتا ہے۔ یہ اقتصادی نمو کا بتدریج ایک محرک بنتا جا رہا ہے اور معیشتوں کا ڈھانچہ کئی طرح سے تبدیل کر رہا ہے (شکل 1.1)۔ ان تبدیلیوں میں کئی چیزیں شامل ہیں: سرمائے اور لیبر کی پیداواریت میں نسبتاً تیز رفتار نمو، روایتی کاروباری امور میں اہلیت میں اضافہ، خصوصاً خواتین اور نظر انداز کیے گئے طبقات کے لیے ملازمتوں

¹ خصوصی سیکشن کی تیاری کے لیے سرکاری اور نجی شعبے کے بہت سے متعلقہ فریقوں کے ساتھ گفتگو کی گئی۔ ان میں سافٹ ویئر برآمد کرنے والی فرمیں، متعلقہ سرکاری ادارے، اکیڈمیٹرز اور مختلف شعبوں کے اسٹارٹ اپ ادارے شامل ہیں۔

² Asian Development Bank (2010). *Information and Communication Technology for Development ADB Experiences*. Manila, Philippines: Asian Development Bank; T. Niebel (2018). ICT and economic growth: S. Asongu and B. Moulin (2016). The role of ICT in reducing information asymmetry for financial access, *Research in International Business and Finance*, Elsevier, vol. 38(C), pp. 202-213: W. Sutherland and M. H. Jarrahi (2018). The Sharing Economy and Digital Platforms: A Review and Research Agenda, *International Journal of Information Management*, vol. 43, pp. 328-341; C. Corrado, J. Haskel, C. J. Lasinio (2017). *Knowledge Spillovers, ICT and Productivity Growth*, Oxford Bulletin of Economics and Statistics, Vol. 79(4):

شکل 1.1: اقتصادی نمو اور ترقی پر آئی سی ٹی کے اثرات



*Some Startups may scale up and invest abroad.

Source: SBP based on various papers cited in this special section chapter particularly: (a) J. Grace, C. Kenny, C. Zhen and W. Qiang (2004). *Information and Communication Technologies and Broad-Based Development*, World Bank Working Paper No. 12. Washington D.C: World Bank (b) M. Andrianaivo and K. Kpodar (2011). *ICT, Financial Inclusion, and Growth: Evidence from African Countries*, IMF Working Paper, Vol. 73. No.11, Washington D.C: International Monetary Fund (c) S. Asongu and B. Moulin (2016). *The role of ICT in reducing information asymmetry for financial access*, *Research in International Business and Finance*, Elsevier, vol. 38(C), pp. 202-213.

اگرچہ ان دونوں زمروں میں کچھ باتیں مشترک ہیں، جیسے پروگرامرز اور کوڈرز (coders) کی ضرورت، کلاؤڈ اسٹوریج اور کمپیوٹنگ اور ریکارڈز کی ڈیجیٹلائزیشن، یہ دونوں خاصے مختلف بھی ہیں۔ سافٹ ویئر سے متعلق اور دیگر آئی ٹی کمپنیوں کی معاونت کے لیے ان کے پاس مستحکم ادارے اور ایس ایم ای ہو سکتے ہیں جبکہ ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ ادارے عموماً نئی کمپنیاں ہوتی ہیں جنہیں دس سال سے بھی کم حتیٰ کہ پانچ سال کا عملی تجربہ ہوتا ہے۔ یہ ادارے اپنے استعمال، اطلاق اور مطلوبہ اثرات کے لحاظ سے بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

کی پروڈکشن اور اس کا استعمال ہے جو افراد، کاروباری ادارے اور حکومتیں کرتی ہیں۔ دوسری چیز کا تعلق اسٹارٹ اپس کی طرف سے پیش کردہ ٹیکنالوجی پر مبنی سلوشنز سے ہے جن کے ذریعے معیشت کی وسیع تر ڈیجیٹلائزیشن ہوئی ہے کیونکہ یہ اسٹارٹ اپس معیشت اور معاشرے کے مختلف شعبوں کے بزنس ماڈلز کے اچھوتے جدت پسند طریقے تلاش کرتے ہیں۔⁴⁻³

³ World Bank report (2022). *South Asia's Digital Opportunity Accelerating Growth, Transforming Lives*, Washington D.C: World Bank

⁴ اسٹارٹ اپ کی تشریح پر علمی اور غیر علمی پس منظر میں اتفاق رائے درکار ہے۔ اس خصوصی سیکشن میں اس اصطلاح کو ایسی فرموں کے لیے استعمال کیا گیا ہے جو اقتصادی تنظیم، پیداواری عمل یا خدمات کی فراہمی کے پرانے طریقوں سے ہٹ کر نئی اور غیر آزمودہ ٹیکنالوجی پر مبنی بزنس ماڈلز کی جستجو کرتی ہیں۔

خصوصی سیکشن

عالمی سطح کے اشارات اپ اداروں نے فرنیئر ٹیکنالوجیز بھی استعمال کرنا شروع کر دی ہیں، یعنی نئی جزیبیشن کی ٹیکنالوجیز جو صنعت اور مواصلات کو نیا روپ دے رہی ہیں اس طرح وہ چوتھے صنعتی انقلاب کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔ ان ٹیکنالوجیز میں مصنوعی ذہانت (artificial intelligence)، ورچوئل ریالٹی، 3D پرنٹنگ، انٹرنیٹ آف ٹھنگس اور دیگر شامل ہیں جنہیں آئی ٹی اور الیکٹرانکس کو مرکزیت دینے والے تیسرے صنعتی انقلاب کی اساس پر تعمیر کیا جا رہا ہے۔ سابقہ انقلابوں کے برعکس چوتھے صنعتی انقلاب کی رفتار اور پیش قدمی انتہائی تیز یعنی ضرب بالضرب (exponential) ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کو اپنی بے عملی یا سست روی کی بہت بھاری موقع لاگت (opportunity cost) ادا کرنا پڑ سکتی ہے۔

چنانچہ آئی ٹی کے شعبے کے کثیر جہتی اثرات نے ترقی پذیر ملکوں کو خاص طور پر آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنی ترقیاتی حکمت عملی میں آئی ٹی پر توجہ دیں کیونکہ یہ شعبہ ترقی کی جست لگانے کا ایک موقع فراہم کرتا ہے، یعنی ان شعبوں میں جہاں ٹیکنالوجی کے ابتدائی ذرائع اور طریقے نہیں اپنائے گئے تھے وہاں جدید ترین ٹیکنالوجی اپنا کر ترقی اور پیش قدمی کرنا۔ چونکہ آئی ٹی صارفین، پیداواری اداروں، حکومتوں اور شہریوں کے افعال اور ایک دوسرے سے رابطے کے انداز بدل دیتا ہے، اس لیے اس کی پیداوار اور استعمال پر اضافی توجہ، جس میں آئی ٹی اور سافٹ ویئر خدمات کا مقامی استعمال اور اشارات اپ اداروں کے پھیلنے ہوئے اثرات دونوں شامل ہیں، ترقی کے روایتی راستوں سے گریز کرنے میں مدد دیتے ہیں، اور اس طرح ترقی کی جست لگائی جاسکتی ہے۔ علاوہ ازیں، ترقی پذیر ملکوں میں کاروباری ادارے اور حکومتیں نئی ٹیکنالوجیز کی طرف منتقل ہونے میں نسبتاً مستعدی دکھاتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ روایتی (یعنی پرانی یا جلد ہی پرانی ہو جانے والی) ٹیکنالوجیز میں ان کی سرمایہ کاری یا تو ہے ہی نہیں، یا پھر نسبتاً کم ہے، جبکہ آئی ٹی کے شعبے میں داخل

ان میں سے اول الذکر میں سافٹ ویئر پروڈکشن اور ڈیزائن، سافٹ ویئر ٹریبل شوٹنگ، سافٹ ویئر کنسلٹنسی کے علاوہ ایسی خدمات بھی شامل ہیں جو بننے بنائے بزنس ماڈل میں پیداواریت بڑھانے والے آئی ٹی اور سافٹ ویئر استعمالات سے متعلق ہیں۔ مثال کے طور پر کسی مالی یا غیر مالی کمپنی کے لیے اکاؤنٹنگ یا کسٹمر مینجمنٹ کا کوئی جزک فرمائشی سافٹ ویئر۔

موخر الذکر میں انٹرنیٹ یا ٹیلی کام پر مبنی سہولتیں شامل ہیں، جیسے رائڈ شیئرنگ سلوشن، ای کامرس و ہنچرز، فن ٹیک، اور تعلیم، زراعت اور صحت کے ٹیکنالوجی سلوشن (ایڈ ٹیک، ایگری ٹیک اور ہیلتھ ٹیک) جہاں سب سے اہم خصوصیت ٹیکنالوجی پر مبنی پراڈکٹ یا بزنس ماڈل ہوتا ہے جسے پہلے آزمایا نہ گیا ہو، یا کم آزمایا گیا ہو۔ مثال کے طور پر اکاؤنٹنگ کی موبائل ایپ جس کی مدد سے گھرانے اور افراد گھریلو اکاؤنٹنگ لیجرز باسانی استعمال کر سکیں جو کریڈٹ اسکورنگ کے لیے ان کے بینک اکاؤنٹ، کریڈٹ کارڈ اور کریڈٹ بیورو سے منسلک ہو۔

یہ دونوں زمرے عام طور پر مختلف وجوہات سے جانے جاتے ہیں۔ سافٹ ویئر اور دیگر آئی ٹی خدمات کو بین الاقوامی خدمات کی تجارت میں اپنے بڑھتے ہوئے حصے کی بنا پر توجہ ملی ہے، تاہم ملکی معیشت کے مختلف شعبوں اور آپریشنز میں ان کے استعمال نے معیشت پر انقلابی اثرات ڈالے ہیں۔ اشارات اپ ادارے اگر نمایاں ہوئے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ٹیکنالوجی کے نمائندہ طریقوں پر کام کر کے اقتصادی اور سماجی اداروں اور سرگرمیوں کے پرانے طور طریقے سے بدل رہے ہیں۔ اگرچہ اشارات اپ خدمات بھی ملکوں کے مابین قابل فروخت ہیں، تاہم انہیں بنیادی طور پر اس طرح بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنے آغاز کے وقت اپنے متعلقہ مقامی ماحول سے مناسبت رکھتی ہوں۔

⁵ ورلڈ انٹیکٹیو سٹریٹجی کونسل پر اپنی آرگنائزیشن کی ویب سائٹ، www.wipo.int/export/sites/www/about-ip/en/frontier_technologies/pdf/frontier-tech-6th-factsheet.pdf

⁶ K. Schwab (2016). *The Fourth Industrial Revolution: What It Means, How to Respond*. Fourth Industrial Revolution. Geneva: World Economic Forum

سہولتوں، اور دیگر نئی ٹیکنالوجیز کی گرتی ہوئی لاگت ہے جس کی وجہ سے ڈیجیٹلائزیشن کی دونوں صورتوں کو ترقی میسر آئی ہے، بنیادی صورت یعنی سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق خدمات، اور اسٹارٹ اپ اداروں کے ذریعے ڈیجیٹلائزیشن کی وسیع تر صورت۔⁸

تاہم آئی ٹی کی بنیاد پر نمو کے ذریعے ترقی کی جست لگانے کا انحصار بہت سے سازگار عوامل پر ہو گا۔ ان عوامل میں یہ بھی شامل ہے کہ افراد، کاروباری اداروں اور حکومتوں میں نئی ٹیکنالوجیز سیکھنے، اپنانے اور ان کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے کی یعنی انجذاب کی صلاحیت ہو۔ اس کے لیے دیگر چیزوں کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ آئی ٹی سے متعلق انسانی سرمائے کو بہتر بنایا جائے، ڈیجیٹل خواندگی کو وسیع تر کیا جائے، اور ٹیکنالوجی کو کم قیمت یعنی قابل استطاعت بنایا جائے۔ مزید برآں، آئی ٹی کی مخصوص ہمہ گیر (cross cutting) نوعیت کے پیش نظر تکنیکی یا معاون ٹیکنالوجیز کی ترقی اور ساتھ ساتھ ان سے مربوط صنعتوں اور شعبوں میں ضوابط اور پروسیجرز کو اپ گریڈ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آئی ٹی کے پھیلاؤ اور ترقی کی جست کو ممکن بنایا جائے۔⁹

اس سلسلے میں معیشت کے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کی ڈیجیٹلائزیشن لازمی اور بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈیجیٹلائزیشن مقامی استعمال اور سافٹ ویئر کی برآمدات دونوں کے لیے امکانی (addressable) مارکیٹ پر براہ راست اثر ڈالتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اسٹارٹ اپ اداروں کے سبب ہونے والی ڈیجیٹلائزیشن بھی۔ ایک بڑی اور امکانی مقامی مارکیٹ سافٹ ویئر فرموں کے

ہونے میں رکاوٹیں بھی کم ہیں جس کے سبب یہ شعبہ افراد اور حکومتوں کے مابین مساوی مواقع دینے والا شعبہ بن گیا ہے۔⁷

مثال کے طور پر ڈیجیٹل ڈیٹا کے محفوظ ذخائر (repositories)، ٹیلی کام اور انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے رواج سے حکومتوں کے لیے ایسے نئے، موثر اور آسانی قابل عمل راستے کھل گئے ہیں کہ ڈیٹا کی مدد سے وہ اپنی پالیسیاں بنائیں اور مالی معاونت کریں۔ یہ شعبہ نجی شعبے کو بھی ترقی کی جست لگانے میں مدد دے گا۔ مثلاً انٹرنیٹ نے کاشتکار برادریوں اور معیشت کے دوسرے محروم طبقات، جیسے کاروبار کی مالک خواتین کو اس قابل کر دیا ہے کہ وہ روایتی دکانوں پر خریدہ فروشی کرنے کے بجائے براہ راست بذریعہ ویب یا موبائل ایپ سے خریدہ فروشی (ای کامرس اور ایم کامرس) انجام دیں۔ یہ کام اکثر ملکی حدود کے پار ہوتا ہے کیونکہ آئی ٹی خدمات کی برآمدات اور آئی ٹی کی مدد سے والی برآمدات رقوم کی بھاری سرمایہ کاری کے بغیر پھل پھول سکتی ہیں۔ اسی طرح ڈیجیٹل انداز کی فنانشل ٹیکنالوجیز (فین ٹیک) ان ملکوں میں مالی شمولیت اور ڈیجیٹل مالی ادائیگیوں میں تیز رفتاری لارہی ہیں جہاں عمارتی ٹیکوں کے روایتی نیٹ ورک اور کریڈٹ کارڈ کے استعمال کے حوالے سے کارکردگی انتہائی ناقص ہے۔

اگرچہ آئی ٹی کے ہارڈ ویئر پہلو نمایاں رہتے ہیں تاہم ایک انقلابی تبدیلی کے تحت حال میں یہ اہمیت آئی ٹی کے ایشیا سازی شعبے سے آئی ٹی کی خدمات کو منتقل ہو گئی ہے۔ یہ تبدیلی جو ہارڈ ویئر کے بجائے سافٹ ویئر پر مرکوز نمو میں رونما ہوئی ہے ترقی پذیر ملکوں میں زیادہ نمایاں ہے، اس کی وجہ براڈ بینڈ انٹرنیٹ، ٹیلی کام

⁷ C. Pare and L. Soete (1988). *Catching up in Technology: Entry Barriers and Windows of Opportunity in Technical Change and Economic Theory*, Open Access publication from Maastricht University, Maastricht, Netherlands; K. Lee (2019). *Economics of Technological Leapfrogging*, working paper 17, United Nations Industrial Development Organization, Vienna: Austria; J. Manyika, M. Chui, P. Bisson, J. Woetzel, R. Dobbs, J. Bughin, D. Aharon (2015). *The Internet of Things: Mapping the Value Beyond the Hype*, New York: McKinsey & Company

⁸ *Measuring the Information Society Report 2018*, Vol. 1, pp. 1-189, Geneva, Switzerland: International Telecommunication Union

⁹ W.E SteinMueller (2001). *ICTs and the possibilities for leapfrogging by developing countries*, International Labour Review, Vol. 140, Issue No.2 ; M. W. L. Fong (2009). *Technology leapfrogging for developing countries*. Encyclopaedia of Information Science and

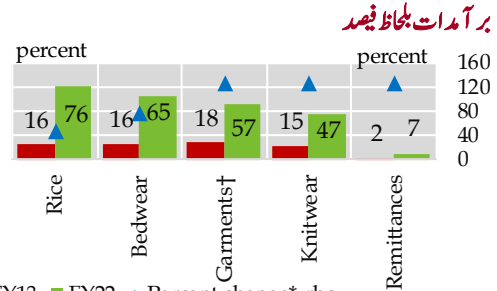
Technology. Khosrow-Pour, Mehdi, ed. Information Science Reference, Hershey, Pa, USA, pp. 3707-3713.

خصوصی سیکشن

حالیہ برسوں میں آئی ٹی کی برآمدات اور اسٹارٹ اپ اداروں دونوں میں تیز رفتار نمو دیکھی گئی ہے۔ آئی ٹی کی برآمدات جن میں پیشتر سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق برآمدات شامل ہیں، مالی سال 22ء میں 2.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جبکہ مالی سال 19ء میں یہ 0.89 ارب ڈالر اور مالی سال 13ء میں 0.29 ارب ڈالر تھیں۔ چنانچہ آئی ٹی برآمدات معیشت میں زرمبادلہ کمانے والا صنف اول کا ایک زمرہ بنتا جا رہا ہے (شکل 1.2)۔ اسی طرح ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ کا حجم اور سودوں کی تعداد جو 2019ء میں بالترتیب 37.5 ملین ڈالر اور 29 تھی وہ 2022ء میں بڑھ کر 347.4 ملین ڈالر اور 70 تک جا پہنچی جس میں بڑا حصہ بین الاقوامی سرمایہ کاروں کا تھا۔¹¹

تاہم جیسا کہ اگلے سیکشن میں بحث کی گئی ہے، اس نمو کی اساس نہایت واجبی ہے۔ اگرچہ ملکی معیشت میں سافٹ ویئر کاروبار عام نہیں ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ڈیجیٹلائزیشن کی بنیادی صورت کی پست سطح رائج ہے چنانچہ پاکستان کی آئی ٹی برآمدات میں پیشتر حصہ چھوٹے حجم کے سافٹ ویئر برآمد کنندگان کا ہے جن میں سے اکثر کی سالانہ برآمدات 0.1 ملین ڈالر سے بھی کم رہتی ہے۔ واضح رہے کہ آئی ٹی کی پاکستانی برآمدات میں تنوع نہیں ہے، اس میں صرف امریکہ کا حصہ نصف سے زائد ہے۔ دوسری طرف ملکی اسٹارٹ اپ ادارے زیادہ تر فن ٹیک (Fintech) اور ای کامرس میں مرکوز ہو گئے ہیں، اور 2015ء تا 2022ء ہونے والے تمام علاقائی سودوں کی مجموعی فنڈنگ میں ان کا مجموعی تناسب تقریباً 71 فیصد ہے۔¹² فنڈنگ اور سودوں کی تعداد سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسٹارٹ اپ اداروں کی سرگرمی معیشت کے دوسرے شعبوں تک نہیں پھیلی ہے جیسے تعلیم، صحت اور دیگر شعبے جہاں ڈیجیٹل انقلاب کے بڑے اور مثبت نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

شکل 1.2: پاکستان کے زرمبادلہ کے دیگر ذرائع کی نسبت آئی ٹی



FY13 ■ FY22 ▲ Percent change* -rhs
fers to growth in proceeds from above-mentioned
ort products and remittances between FY13-FY22
adymade
rce: State Bank of Pakistan

لیے مستحکم بنیاد ثابت ہوتی ہے کہ وہ یہاں ترقی کر کے بالاتر علاقائی اور بیرونی مارکیٹوں کی ضروریات کو پورا کریں۔ آئی ٹی ٹیکنالوجی کی تیزی سے ارتقا پذیر نوعیت کو، اور اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ ٹیکنالوجی میں ردوبدل ایک مسلسل اور بڑھتا ہوا عمل ہے، سرکاری شعبے کو ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اس میں کئی چیزیں شامل ہیں: اسٹیک ہولڈرز کے مابین رابطہ کاری بہتر بنانا، مخصوص شعبے سے متعلق مخصوص ٹیکنالوجی سے آگاہی اور استعمال میں اضافہ، یہ یقینی بنانا کہ ہارڈ ویئر اور آئی ٹی سروسز کی لاگت کم رہے اور اس تک رسائی بہتر ہو، ڈیجیٹلائزیشن کی مستحکم مقامی طلب، انفراسٹرکچر کی دستیابی، اور سازگار ضوابطی ماحول کی فراہمی۔¹⁰

پاکستان میں آئی ٹی برآمدات اور اسٹارٹ اپ اداروں کی حالیہ ترقی ڈیجیٹلائزیشن کی ابھرتی ہوئی علامات معلوم ہوتی ہیں۔ حکومت اور مرکزی بینک دونوں کی سازگار پالیسیوں، سستے انسانی وسائل کی موجودگی، اور عالمی وبا پھوٹ پڑنے کے نتیجے میں

¹⁰ C. Xavier, D. Comin and M. Cruz (2022). *Bridging the Technological Divide: Technology Adoption by Firms in Developing Countries*. Washington, DC: World Bank; D. Suarez and E. Abdallah (2019) *Public Sector Readiness in the Age of Disruption in partnership with Seven Imperatives to Navigate your Journey to Readiness*, World Government Summit in partnership with PwC; J. Tanburn and A. D. Singh (2001).

ICTs and Enterprises in Developing Countries: Hype or Opportunity? ILO Working Paper. Geneva: ILO

¹¹ فنڈنگ سے مراد کسی اسٹارٹ اپ ادارے میں کسی بھی قسم کے غیر ملکی یا مقامی سرمایہ کاری کی طرف سے کی گئی سرمایہ کاری ہے، جو فرم میں عام طور پر ایکویٹی اسٹیک کے بدلے کی جاتی ہے، جبکہ deal یا سود سے مراد تو کم کے لین دین کی تعداد سے ہے خواہ رقم کا حجم کچھ بھی ہو۔ ایک ہی سرمایہ کاری کی طرف سے مختلف مرحلوں میں کی گئی سرمایہ کاریاں (distinct) سودوں کے طور پر درج کیے جاتے ہیں۔

¹² ماخذ: ڈیٹا ربار

کے لیے مقامی مارکیٹ کا حجم بڑھ سکتا ہے، تاہم شعبہ جاتی پالیسیوں اور ضوابط کی تنظیم نو کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل انقلاب کو بھی ایجنڈے میں اولین ترجیح بنانا ہوگا۔

اس خصوصی سیکشن کو وسیع تر آئی ٹی شعبے میں سافٹ ویئر برآمدات اور ٹیکنالوجی کے ملکی اسٹارٹ اپ اداروں پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے اس طرح ترتیب دیا گیا ہے۔ اگلے سیکشن میں پاکستان کی آئی ٹی برآمدات میں رجحانات اور اسٹارٹ اپ اداروں میں رجحانات پر نظر ڈالی گئی ہے، جس کے بعد پاکستان کا موازنہ علاقائی اور عالمی سطح پر کیا گیا ہے۔ سیکشن 1.3 میں مذکورہ بالا ان سازگار عوامل پر بحث کی گئی ہے جنہوں نے اب تک تو آئی ٹی برآمدات اور اسٹارٹ اپ اداروں کو سہارا دیا ہے لیکن ڈیجیٹل انقلاب کے لیے وہ ناکافی ہیں۔ آخری سیکشن کلیدی تصورات کا خلاصہ کرتے ہوئے ترقی کی جست لگانے کے لیے درکار سازگار ماحول کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے جس کے لیے آئی ٹی کی مخصوص نوعیت کے پیش نظر حکومت کے مجموعی طرز فکر کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔

مزید برآں، آئی ٹی برآمدات اور اسٹارٹ اپ ادارے دونوں کے پاس ترقی کی خاصی وسیع گنجائش ہے۔ حالیہ برسوں میں اتنی تیز رفتار نمو کے بعد بھی کمپیوٹر سروسز کی عالمی برآمد میں پاکستان کا حصہ صرف 0.3 فیصد ہو سکا ہے۔ اسی طرح اسٹارٹ اپ ادارے اپنی وسعت میں یونی کورنس (unicorns) [یعنی ایک ارب ڈالر یا اس سے زائد قدرتیائی والے اسٹارٹ اپ ادارے]، مخاطرہ سرمائے کی رقوم اور بحیثیت مجموعی اسٹارٹ اپ ایکوسٹم کے لحاظ سے علاقائی اور عالمی اداروں سے اب بھی بہت پیچھے ہیں۔

آخری بات یہ کہ ڈیجیٹلائزیشن کے لیے درکار سازگار عوامل ناکافی ہیں۔ ایک طرف انسانی سرمائے کی قلت کئی صورتوں میں ظاہر ہونے لگی ہے جیسے طلب ورسد میں فرق، مہارت میں عدم مطابقت اور تکنیکی اور عام مہارتوں کا ناقص معیار۔ دوسری طرف لوگوں میں بنیادی خواندگی کی پست سطح اور ڈیجیٹل خواندگی کی کمزور سطح کی بنا پر ٹیکنالوجی کے انجذاب کی صلاحیت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

خ. 1.2 پاکستانی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ اداروں میں رجحانات

پاکستان کی آئی ٹی برآمدات اور ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ ادارے حالیہ برسوں میں نمایاں ہوئے ہیں۔ ان میں سے اول الذکر جس میں سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق خدمات نمایاں ہیں، مالی سال 17ء تا مالی سال 22ء تک 24.4 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو کی رفتار سے بڑھی ہیں، جبکہ موخر الذکر نے بھی اسی عرصے میں خاصی ترقی کی جس کا پیمانہ سوڈوں کی تعداد اور فنڈنگ دونوں سے ہے۔

آئی ٹی برآمدات — سافٹ ویئر اور متعلقہ خدمات نمایاں ہیں

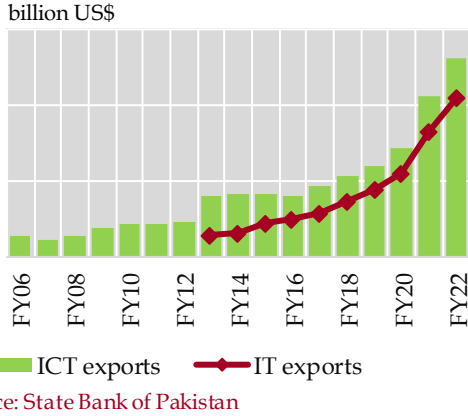
پاکستان کی برآمدی درجہ بندی میں آئی ٹی برآمدات آئی سی ٹی کے نسبتاً بڑے شعبے کا ایک حصہ ہے جو مالی سال 06ء میں صرف 269 ملین ڈالر تھا، یعنی جس سال بی پی ایم 6 معیار کے مطابق آئی سی ٹی برآمدات کی باقاعدہ اندراج شروع ہوا۔¹³

اسی طرح، حالیہ پیش رفت کے باوجود ڈیجیٹل رابطہ (connectivity) رسائی اور استعمال دونوں کے لحاظ سے ایک چیلنج بنا ہوا ہے کیونکہ پاکستان میں موبائل فون آلات اور انٹرنیٹ کے اخراجات ترقی یافتہ ملکوں اور ہمسر ملکوں دونوں کی نسبت زیادہ ہیں، اسی لیے یہ امر ممکنہ ڈیجیٹل انقلاب کے لیے ایک رکاوٹ ہے۔ بنیادی سازگار ٹیکنالوجی اور فریم ورکس مثلاً کلاؤڈ کمپیوٹنگ، طاقتور سائبر سیورٹی اور انٹر آپریشنلٹی کے تناظر سے دیکھا جائے تو پالیسی کا ڈھانچہ درست سمت میں بڑھنے لگا ہے، تاہم اس ضمن میں پاکستان اپنے ہم سر ملکوں کی نسبت بہت پیچھے ہے۔

ایک اور معاملہ جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے مالیات کا ہے۔ مالیات تک رسائی محدود ہے، اور کم تعداد میں موبائل منی اکاؤنٹ رکھنے کے سبب فن ٹیک اداروں کے رسوخ کی موجودہ سطح اور مالی خواندگی کی پست سطح کا چیلنج۔ اگرچہ معیشت کی تیز رفتار ڈیجیٹلائزیشن کے لیے ملک کو ای گورنمنٹ اظہاریوں میں نمایاں بہتری لانے کی ضرورت ہے جس سے سافٹ ویئر فرموں اور اسٹارٹ اپ اداروں

¹³ توازن ادائیگی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری پوزیشن کے مینوئل (بی پی ایم 6) کے مطابق آئی سی ٹی برآمدات، کو تین وسیع ذیلی زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: ٹیلی مواصلات خدمات، کمپیوٹر خدمات، اور اطلاعی خدمات۔ یہ تینوں مختلف اقسام کے مزید ذیلی زمروں میں تقسیم ہیں جن کا تعلق اسٹیٹ بینک کی طرف سے فی الوقت اپنائے گئے Purpose Codes کے مطابق لین دین کی مختلف نوعیتوں سے ہے۔

شکل خ.1.3: آئی سی ٹی اور آئی ٹی خدمات کی برآمدات میں نمو



Source: State Bank of Pakistan

32 فیصد تھا جو مالی سال 22ء میں 52 فیصد ہو چکا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ اس عرصے میں 255 ملین ڈالر سے 1.4 ارب ڈالر ہو چکا ہے۔

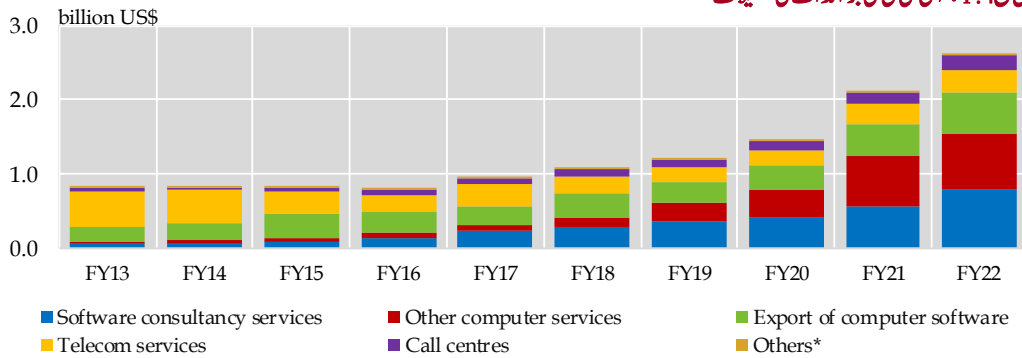
تاہم یہ سرکاری اعداد و شمار سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق برآمدات کے تناسب کا ٹھیک ٹھیک احاطہ نہیں کرتے۔ تشریح کے لحاظ سے ”دیگر کمپیوٹر سروسز“ کے زمرے میں ایسے متعدد ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق خدمات بھی شامل ہیں جو غیر معین ہیں اور جن کے بارے میں اس صنعت کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ پاکستان زیادہ تر سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق خدمات برآمد کرتا ہے کیونکہ اس کی ہارڈ ویئر صنعت سافٹ ویئر صنعت جتنی ترقی یافتہ نہیں

پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات کو ایک ارب ڈالر تک پہنچنے میں دس سال سے زائد مدت لگی یعنی مالی سال 18ء میں یہ سنگ میل عبور ہوا۔ تاہم تب سے نمو کی رفتار تیز ہو گئی اور آئی سی ٹی برآمدات نے مالی سال 21ء میں 2 ارب ڈالر اور مالی سال 22ء میں 2.5 ارب ڈالر کا سنگ میل عبور کیا (شکل خ.1.3)۔ خدمات کی مجموعی برآمدات میں آئی سی ٹی برآمدات کا تناسب جو مالی سال 06ء میں 7.2 فیصد تھا مالی سال 22ء میں بڑھ کر 37.7 فیصد ہو گیا جس سے یہ خدمات کی برآمدات میں سب سے بڑا حصہ دار بن گیا۔

پاکستان کے آئی سی ٹی شعبے کی برآمدات میں نمو میں بنیادی عامل کمپیوٹر سروسز آئی ٹی برآمدات ہیں جنہوں نے مالی سال 22ء میں پاکستان کی آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات میں 80.5 فیصد (یا 2.1 ارب ڈالر) حصہ ڈالا جبکہ بقیہ رقوم کی آمد ٹیلی مواصلات خدمات کے زمرے (بشمول کال سنٹرز) سے ہوئی اور ناقابل ذکر حصہ انفارمیشن سروسز کا ہے (شکل خ.1.4)۔

آئی ٹی برآمدات جو کمپیوٹر سروسز کے زمرے میں درج ہیں، پانچ ذیلی شعبوں پر مشتمل ہیں: (الف) کمپیوٹر سافٹ ویئر کی برآمدات، (ب) سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات، (ج) دیگر کمپیوٹر سروسز، (د) ہارڈ ویئر کنسلٹنسی خدمات اور (ه) کمپیوٹر کی دیکھ بھال اور مرمت۔ ان میں سے سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق برآمدات، جو کہ سافٹ ویئر کی برآمدات اور سافٹ ویئر کنسلٹنسی کی خدمات ہیں، کا حصہ پاکستان کی آئی سی ٹی برآمدات میں سب سے بڑا ہے، اور یہ مالی سال 13ء میں

شکل خ.1.4: آئی سی ٹی کی برآمدات کی تفصیلات



*Others include Hardware Consultancy Services, Maintenance & Repair of Computers, Information Services

Source: State Bank of Pakistan

بینک دولت پاکستان کی ششماہی رپورٹ 2022-23

ہے۔¹⁴ نیز، ”دیگر کمپیوٹر سروسز“ کے سرکاری اعداد و شمار میں فی الحال کمپیوٹر اور انفارمیشن کی فری لانس خدمات سے ملنے والی برآمدی رقوم (مالی سال 22ء میں 265 ملین ڈالر) بھی شامل ہیں جن میں سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق فری لانسرز کی کنسلٹنسی کی برآمدات بھی شامل ہیں۔¹⁵

آخر میں، بے ضابطہ مارکیٹ (grey market) سے آئی ٹی (بشمول سافٹ ویئر اور سافٹ ویئر کنسلٹنسی) اور آئی ٹی سے چلنے والی خدمات کی برآمدات کا تخمینہ 2019ء میں اضافی 1.5 ارب ڈالر لگایا گیا تھا¹⁶ جو اس صنعت کے حالیہ تخمینوں کے مطابق مالی سال 22ء تک بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر ہو چکا ہو گا۔ ان عوامل کا باہمی اشتراک کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سافٹ ویئر اور متعلقہ ایشیا کی برآمدات کا پاکستان کی برآمدات میں تناسب درحقیقت ان تخمینوں سے زیادہ ہو گا جو سرکاری درجہ بندی میں بتائے جاتے ہیں۔

جھوٹی فرمیں ، غیر متنوع مارکیٹ

عالمی تجارت کے نقطہ نظر سے کمپیوٹر سروسز میں دنیا کی مجموعی برآمدات میں پاکستان کا حصہ اگرچہ چھوٹا رہا ہے تاہم یہ 2017ء کے 0.17 فیصد سے بڑھ کر 2021ء میں 0.3 فیصد تک پہنچا ہے۔ (شکل خ 1.5) بہر حال پاکستان کی برآمدی مارکیٹوں اور فرموں کے لحاظ سے برآمدات کا تجزیہ بتاتا ہے کہ بہتری کی خاصی گنجائش موجود ہے۔

برآمدی تنوع کے لحاظ سے آئی ٹی کی مجموعی برآمدات چند ایک مارکیٹوں میں مرکوز ہیں اور ان میں امریکہ کا حصہ مالی سال 13ء تا مالی سال 22ء اوسطاً 55 فیصد سے زائد رہا ہے (شکل خ 1.6)۔ مزید برآں، سر فہرست پانچ منزلوں کی طرف پاکستان کی برآمدات اگرچہ حالیہ برسوں میں معمولی سی بڑھی ہیں (جدول خ 1.1) تاہم کمپیوٹر سروسز کے سر فہرست پانچ درآمد کنندہ ملکوں میں پاکستانی برآمدات کا حصہ

جدول خ 1.1: پاکستان کی سر فہرست برآمدی منزلوں میں اسکی کمپیوٹر خدمات کا تناسب

درجہ	سر فہرست برآمد کنندہ	2014ء	2021ء
1	امریکہ	0.7 فیصد	3.9 فیصد
2	سنگاپور	0.1 فیصد	0.4 فیصد
3	برطانیہ	0.4 فیصد	1.4 فیصد
4	آئرلینڈ	0.0 فیصد	0.4 فیصد
5	متحدہ عرب امارات	9.6 فیصد	7.1 فیصد

ماخذ: اسٹیٹ بینک اور انٹرنیشنل ٹریڈ سنٹر

جدول خ 1.2: کمپیوٹر خدمات درآمد کرنے والے سر فہرست ملکوں میں پاکستانی برآمدات

درجہ	سر فہرست برآمد کنندہ	2014ء	2021ء
1	جرمنی	0.0 فیصد	0.1 فیصد
2	امریکہ	0.7 فیصد	3.9 فیصد
3	چین	0.1 فیصد	0.1 فیصد*
4	سنگاپور	0.1 فیصد	0.4 فیصد
5	جاپان	0.0 فیصد	0.0 فیصد
6	فرانس	0.0 فیصد	0.0 فیصد
7	نیدرلینڈز	0.0 فیصد	0.1 فیصد
8	بھارت	0.0 فیصد	0.0 فیصد
9	بلجیئم	0.0 فیصد	0.0 فیصد
10	سوڈن	0.0 فیصد	0.1 فیصد

2019ء کے ڈیٹا کے مطابق*

ماخذ: اسٹیٹ بینک اور انٹرنیشنل ٹریڈ سنٹر

ناقابل ذکر رہا ہے، صرف امریکی درآمدات میں پاکستان کا حصہ بڑھا ہے (جدول خ 1.2)۔ یوں نئی اور دوسری بڑی مارکیٹوں کی تلاش کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے۔

¹⁴ خدمات کی برآمدی درجہ بندی کے لیے اسٹیٹ بینک کے Purpose Codes فی الحال ان ذیلی شعبوں پر مشتمل ہیں جن میں بڑی رقوم آتی ہیں، جبکہ ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر سے متعلق کئی خدمات (آئی ایم ایف کے پی بی ایم) 6 ایڈیشن میں شناخت کردہ) جن میں زیادہ برآمدی رقوم نہیں آتیں، فی الحال ’دیگر کمپیوٹر خدمات‘ کے طور پر شامل ہیں۔ ’دیگر کمپیوٹر خدمات‘ میں شامل خدمات کی مکمل فہرست یہاں ملاحظہ کی جا سکتی ہے جسے 22 فروری 2023ء کو دیکھا گیا: www.imf.org/external/pubs/ft/bop/2007/pdf/bpm6.pdf page. 176-177

¹⁵ آئی ٹی سے چلنے والی فری لانس خدمات کی برآمدات جیسے آن لائن ٹیوشن، رپورٹ رائٹنگ اور دیگر خدمات کو ماسوائے وہ جو کمپیوٹر اور انفارمیشن سسٹم سے متعلق ہوں، الگ زمرے میں درج کیا گیا ہے (باب 10)

¹⁶ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (2019ء)۔ خصوصی سیکشن: پاکستان کی آئی ٹی برآمدات کی کارکردگی، پاکستانی معیشت کی کیفیت، بجلی سہ ماہی رپورٹ 2018-2019ء، کراچی: اسٹیٹ بینک

جدول خ 1.3: برآمدی وصولیوں کے حجم کے لحاظ سے فرموں کی تقسیم - م س 22ء

برآمدی رقوم (ملین ڈالر)	کمپیوٹرسافٹ ویئر کی برآمدات		سافٹ ویئر کی کسٹمر سروسز		دیگر کمپیوٹر خدمات** مجموعی رقوم (ملین ڈالر)
	فرموں کی تعداد	مجموعی رقوم (ملین ڈالر)	فرموں کی تعداد	مجموعی رقوم (ملین ڈالر)	
0.1 سے کم	769 (65)	19 (4)	3351 (80)	69 (12)	2185 (86)
0.1 سے 0.5	237 (20)	56 (11)	643 (15)	143 (25)	281 (11)
0.5 سے 1.0	84 (7)	59 (12)	124 (3)	85 (15)	32 (1)
1.0 سے 5.0	69 (6)	146 (29)	84 (2)	156 (27)	32 (1)
5.0 سے 10.0	8 (1)	50 (10)	5 (0)	32 (5)	2 (0)
10.0 سے 50.0	7 (1)	120 (24)	5 (0)	97 (17)	1 (0)
50 سے زائد	1 (0)	59 (12)	0 (0)	0 (0)	0 (0)
مجموعہ*	1,175	506	4,212	582	2,533
231					

توہین میں اعداد و شمار سے مجموعے کا فیصد ظاہر ہوتا ہے۔ یہ مجموعہ مجموعی سرکاری اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتا ہے کیونکہ ان اعداد و شمار میں صرف این ٹی این کو رپورٹ کرنے والی فرموں کی برآمدی رقوم شامل ہیں۔ کوئی فرم ایک سے زائد زمرے میں اپنی برآمدات کو رپورٹ کر سکتی ہے۔** اس میں فری لانس کی رقوم کے 265 ملین ڈالر شامل نہیں ہیں۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک

رہا ہے، اور ملکی طلب ناکافی ہے۔ ان اسباب پر سیکشن 3 میں پچھت کی گئی ہے تاہم یہ بات نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ آئی ٹی نے برآمدات کے حوالے سے پاکستان اور دوسرے ترقی پذیر ملکوں میں توجہ حاصل کی ہے تاہم آئی ٹی صنعت کے پھیلاؤ میں سافٹ ویئر کی ملکی طلب کا اہم کردار ہوتا ہے۔

بھارت اور آئرلینڈ جیسے ممالک نے، جو آئی ٹی کی عالمی برآمدات میں سرفہرست ملکوں میں سے ہیں، بنیادی طور پر عالمی طلب سے فائدہ اٹھایا، سافٹ ویئر برآمد کرنے والے سرفہرست بہت سے ملکوں کو بنیادی مہمیز مضبوط ملکی طلب سے ملی، ان ملکوں میں آئی ٹی کے شعبے میں شروع شروع میں آنے والے (مغربی یورپ کے ممالک، اور امریکہ)، اور ذرا تاخیر سے آنے والے (چین، برازیل، کوریا، اور روس) سب کو بنیادی طور پر مضبوط ملکی طلب سے فائدہ ہوا۔ ملکی طلب میں اس نمو

برآمدی مارکیٹ کے اس ارتکاز کی وجوہات میں سے ایک وجہ آئی ٹی کی چھوٹی چھوٹی فرمیں ہیں جو مناسب ذرائع سے محروم ہیں کہ بین الاقوامی مارکیٹیں تلاش کر سکیں خصوصاً غیر روایتی مارکیٹیں یعنی امریکہ، برطانیہ عرب امارات کے علاوہ ایسی مارکیٹیں جن کے ساتھ ہمارے مضبوط تجارتی یا تاریخی تعلقات نہ ہوں۔¹⁷ فرموں کے لحاظ سے ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان میں 80 فیصد سے زائد فرمیں ایسی ہیں جو سالانہ 0.1 ملین ڈالر سے بھی کم کی برآمدات کرتی ہیں، اور 90 فیصد سے زائد فرموں کی برآمدات 0.5 ملین ڈالر سے کم ہوتی ہیں۔¹⁸ مجموعی وصولیوں کا بطور فیصد جائزہ لیں تو نسبتاً چھوٹی فرمیں کمپیوٹر سروسز کے ہر بڑے ذیلی زمرے میں سالانہ مجموعی وصولیوں میں سب سے زیادہ حصہ ڈالتی ہیں (جدول خ 1.3)۔ سرسری معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں چھوٹی فرموں کی موجودگی کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں جن میں چند یہ ہیں: آئی ٹی کی ملکی صنعت بالکل ابتدائی مرحلے میں ہے، مالیات کا حصول ایک چیلنج ہے، محدود انسانی سرمایہ محدود تر ہو تا جا

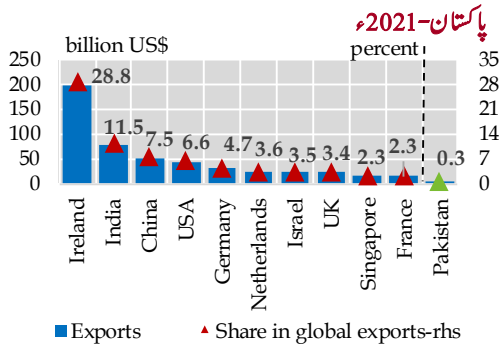
¹⁷ پاکستان کی برآمدی منڈی کارکنان ایک ساختی مسئلہ ہے جو معیشت کے تمام شعبوں کو متاثر کرتا ہے۔ اس ارتکاز کی وجوہات میں برآمدی مسابقت اور مصنوعات کے تنوع کا کم ہونا، اور تحقیق و ترقی پر ناقابل ذکر سرمایہ کاری وغیرہ شامل ہیں۔ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ:

www.sbp.org.pk/publications/staff-notes/SN-2-17-Export-Prefor-Pak.pdf www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY16/Chapter-06.pdf

¹⁸ این ٹی این رپورٹنگ سسٹم

کو جزوی مدد اس طرح ملی کہ حکومت اور حکومت کے پالیسی اقدامات کی بنا پر ملکی کاروباری اداروں اور افراد نے آئی ٹی کا استعمال بڑھادیا۔

شکل 1.5: کمپیوٹر خدمات کے 10 سرفہرست برآمد کنندگان بمقابلہ

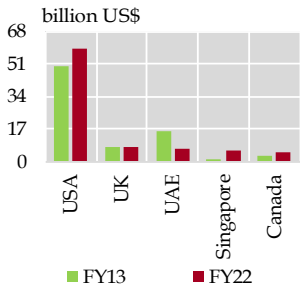


Source: State Bank of Pakistan & International Trade Centre

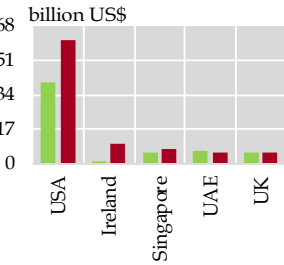
اس کی وجہ یہ ہے کہ مقامی طلب بڑی ہو تو وہ سافٹ ویئر کی چھوٹی فرموں کو اپنی پراڈکٹس آزمانے کے قابل کر دیتی ہے، اس طرح انہیں مسابقت، وسعت اور انتظامی صلاحیتیں حاصل ہوتی ہیں جو انہیں بین الاقوامی مسابقت کے لیے تیار کرتی ہیں۔ بھارت اور آئرلینڈ جیسے ملکوں میں بھی معیار کو ترجیح دینے والے ملکی صارفین مثلاً کثیر القومی اداروں کے مقامی ذیلی ادارے جو مالی اور غیر مالی شعبوں میں کام کرتے ہوں جب سافٹ ویئر طلب کرتے ہیں تو وہ بہت سی فرموں کے لیے برآمداتی منڈیوں کا ایک واسطہ بن جاتے ہیں۔ نیز، بھارت اور آئرلینڈ نے حال ہی میں ملکی مارکیٹ کی ڈیجیٹلائزیشن شروع کی ہے جس میں دونوں طرح کے منصوبے شامل ہیں: اول پیداواریت بڑھانے والے سافٹ ویئرز کا ملکی کاروباری اداروں میں رواج بڑھانا، دوم، پوری معیشت میں فرٹیر ٹیکنالوجیز کا رواج بڑھانا۔¹⁹

شکل 1.6: پاکستان کی برآمدات کی سرفہرست 5 مندرجیں

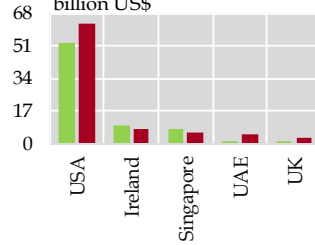
a. Export of Computer Software



b. Other Computer Services



c. Software Consultancy Services



Source: State Bank of Pakistan

UNCTAD (2012). *Information Economy Report: The Software Industry and Developing Countries*, Geneva: UNCTAD; R. Heeks and B.¹⁹

Nicholson (2011). *Software export success factors and strategies in "follower" nations*, Competition & Change Journal, Vol. 8 No. 3, pp.

267-303; McKinsey Report (2019). *Digital India: Technology to transform a connected nation*, New York: McKinsey & Company;

Government of Ireland website: www.gov.ie/pdf/?file=https://assets.gov.ie/214584/fa3161da-aa9d-4b11-b160-9cac3a6f6148.pdf#page=null;

European Investment Bank Report (2019). *The digitalisation of small and medium enterprises in Ireland*

Models for financing digital projects, Luxembourg: EIB

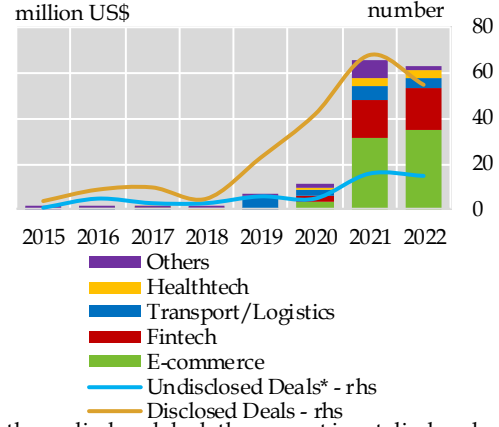
خصوصی سیکشن

میں ہوا۔ جن اسٹارٹ اپ اداروں نے اس عرصے کے دوران سودے کیے ان میں سے تقریباً 11.4 فیصد اب غیر فعال ہیں، بقیہ کو خرید لیا گیا یا وہ فعال ہیں۔ 2021ء میں مقامی اسٹارٹ اپ اداروں نے تقریباً 330 ملین ڈالر سے 362 ملین ڈالر تک اکٹھا کیے جبکہ 2020ء میں یہی رقم 60 سے 36 ملین ڈالر تھی۔ اسی طرح 2021ء میں سودوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 82 تا 84 ہو گئی جو 2020ء میں 47 تھی۔

ان رقوم کی شعبہ جاتی تقسیم سے پتہ چلتا ہے کہ 2015ء اور 2022ء کے درمیان مجموعی فنڈنگ کا 71 فیصد ای کامرس اور فرن ٹیک کو موصول ہوا۔ اسی طرح مذکورہ عرصے کے دوران سودوں کی تعداد کے لحاظ سے ای کامرس اور فرن ٹیک شعبوں کا حصہ تقریباً 43 فیصد تھا۔ اس کے برعکس اس عرصے میں ایڈ ٹیک، ہیلتھ ٹیک، ایگری ٹیک اور فوڈ ٹیک کو فنڈنگ کا مجموعی طور پر صرف 9.4 فیصد اور سودوں کا 22.2 فیصد ملا۔²⁰،²¹ ان اظہار یوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹارٹ اپ اداروں کی سرگرمیاں مختلف شعبوں میں پھیلی ہوئی نہیں ہیں، بالخصوص ان شعبوں میں جہاں ڈیجیٹل انقلاب بڑے پیمانے پر مثبت اثرات ڈال سکتا ہے (شکل 1.7)۔²²

بہر حال، حالیہ برسوں میں بین الاقوامی اداروں نے پاکستان کے اسٹارٹ اپ اداروں میں سرمایہ کاری شروع کی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کی ایک وینچر کیپیٹل فرم Kleiner Perkins نے، جو گوگل، ایبیزون، اور ٹویٹر جیسی معروف کمپنیوں کے سرمایہ کاروں میں سے ایک ہے، پاکستان میں 2021ء میں پہلی بار سرمایہ کاری کی۔²³ اسی طرح انسٹاگرام، ایئر بی، اور زوم جیسے کمپنیوں کے شریک کار Sequoia Capital بھی پاکستان کے اسٹارٹ اپ ایکوسیستم میں

شکل 1.7: پاکستان کے اسٹارٹ اپ ادارے۔ سودے اور رقوم کا حصول



* the undisclosed deals the amount is not disclosed.
: The total number of deals and funding may not ch from different sources because of differences in sifications and cateogrisaiton of the startups and ls. Hence, the data is indicative and not exhaustive.
rce: Data Darbar

ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ ادارے

ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے پاکستان میں ماحول ابھی ارتقا پارہا ہے، تین بنیادی اعداد و شمار گذشتہ سات سال میں ماحول میں کئی گنا بہتری دکھاتے ہیں: اسٹارٹ اپ اداروں کی طرف سے اکٹھا کی گئی مجموعی رقوم، سودوں کی مجموعی تعداد، اور بین الاقوامی وینچر سرمایہ دار اور دیگر سرمایہ کاروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی۔

مقامی اسٹارٹ اپ اداروں نے 2015ء اور 2022ء کے درمیان مجموعی طور پر تقریباً 837 سے 872 ملین ڈالر اکٹھا کیے جس میں قابل ذکر اضافہ گذشتہ دو سال

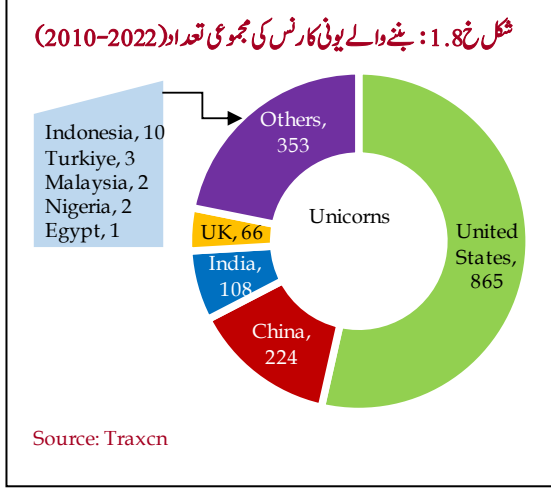
²⁰ سودوں کی تعداد میں ظاہر کردہ اور ظاہر ناکرہ سودے دونوں شامل ہیں۔

²¹ تخمینے Invest2Innovate اور ڈیٹا ربار کے ذیل فلور ٹیکر پر مبنی ہیں۔ ڈیٹا تقویمی سال کی بنیاد پر رپورٹ کیا جاتا ہے۔ 2015ء سے پہلے کا ڈیٹا نامکمل اور متضاد ہے۔ اس سیکشن میں اسٹارٹ اپ سے متعلق اعداد و شمار عام طور پر اور فنڈنگ اور ڈیل کی گنتی کے اعداد و شمار، خاص طور پر علاقہ جاتی ہیں، اور مختلف ذرائع کے اعداد و شمار مختلف ہو سکتے ہیں۔ اس فرق کی اصل وجہ سودوں کی درجہ بندی اور زمرہ بندی کا فرق ہے۔

²² Ignite (2023), Study for Assessment of Pakistan's Startup Ecosystem

²³ Kleiner Perkins (www.kleinerperkins.com/partnerships/alumni) (کم دسمبر 2022ء کو دی گئی) اور

(www.kleinerperkins.com/perspectives/Tajir-new-funding/ (27 نومبر 2022ء کو دی گئی))



داخل ہوئے۔²⁴ ایک اور امریکی ادارہ Y-combinator بھی جو اسٹارٹ اپ اداروں کو فروغ میں مدد دیتا ہے اور جس کے کارناموں میں Dropbox اور Stripe جیسے ادارے شامل ہیں، پاکستان کے مختلف اسٹارٹ اپ اداروں کے ساتھ شامل ہوا ہے۔

علاوہ ازیں دوسری ملکی اور بین الاقوامی فرموں نے بھی مقامی اسٹارٹ اپ اداروں کو قوم دی ہیں، جیسے پاکستان کا حبیب بینک لمیٹڈ اور برازیل کا Nubank جو دنیا کے سب سے بڑے ڈیجیٹل بینکوں میں سے ہے۔²⁵ غیر ملکی اسٹارٹ اپ ادارے بھی پاکستان کی مارکیٹ کی طرف راغب ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر 2021ء میں مال برداری اور لاجسٹکس میں مصر کا ایک اسٹارٹ اپ ادارہ Trella پاکستان میں اپنی سرگرمیاں جاری کر چکا ہے۔²⁶

پاکستان کے اسٹارٹ اپ ادارے عالمی منظر نامے میں

پاکستان کے اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ میں نمو 2021ء میں فنڈنگ کی عالمی نمو کے مطابق رہی۔ اُس سال دنیا بھر کی مجموعی وینچر فنڈنگ 114.5 فیصد اضافے سے 638.4 ارب ڈالر تک جا پہنچی جبکہ 2020ء میں صرف 14.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔²⁷ نمایاں پیش رفت کے باوجود پاکستان کا اسٹارٹ اپ اداروں کا ایکوسٹم عالمی سطح کے سرفہرست اداروں کی نسبت اب بھی چھوٹا ہے اور متعدد اظہاریوں میں علاقائی اداروں سے بھی پیچھے ہے۔

مثال کے طور پر بھارت، جہاں 100 سے زائد یوٹی کارنس ہیں، دنیا میں یوٹی کارنس کی تعداد کے لحاظ سے فی الحال تیسرے نمبر پر ہے (شکل خ 1.8)۔²⁸ اسی طرح پاکستان کے مماثل آبادی والے دوسرے ملکوں نے بھی اپنے اولین یوٹی کارنس بنا لیے ہیں۔ مثال کے طور پر انڈونیشیا نے اپنی اولین یوٹی کارن 2016ء میں بنالی تھی اور وہ 2022ء تک ایسی دس کمپنیاں بنا چکا ہے۔ تاخیر یا نہ، جو گنجان ترین آبادی والے دس سرفہرست ملکوں میں بھی شامل ہے، اپنی اولین یوٹی کارن 2019ء میں بنالی تھی۔ اس کے مقابلے میں پاکستان اور بنگلہ دیش گنجان ترین آبادی والے

²⁴ Sequoia Capital (www.sequoiacap.com/our-companies/#spotlight-panel) کم دسمبر 2022ء کو دیکھی گئی، اور

Bloomberg (www.bloomberg.com/news/articles/2022-07-28/sequoia-enters-pakistan-s-start-up-economy-by-backing-fintech?leadSource=verify%20wall) کم دسمبر 2022ء کو دیکھی گئی۔

²⁵ HBL (www.hbl.com/news-and-media/hbl-inks-landmark-investment-in-finja-pakistans-leading-digital-sme-lending-fintech) اور

TechCrunch (www.techcrunch.com/2022/07/27/sequoia-kleiner-perkins-nubank-invest-in-pakistan-fintech-dbank/) دونوں 10 جنوری 2023ء کو دیکھی گئیں۔

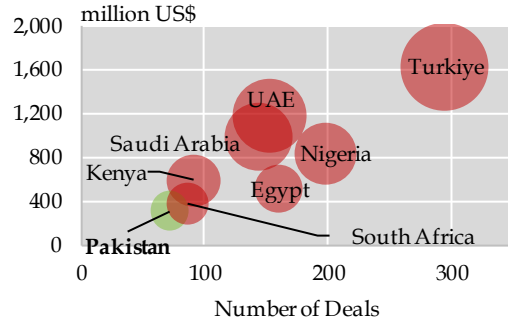
²⁶ Trella (www.blog.trella.app/expansion/trella-in-pakistan-the-land-of-trucking-opportunity/) 26 نومبر 2022ء کو دیکھی گئی، اور

Innovate2i (i2i) (2021). *Pakistan Start-up Ecosystem Report (PSER) 2021*. Islamabad: i2i

CB Insights (2022). *State of Venture*. New York: CB Insights²⁷

²⁸ Tracxn (www.tracxn.com/d/unicorn-corner/unicornlist) 25 جنوری 2023ء کو دیکھی گئی۔ نوٹ: یوٹی کارنس کی تعداد مختلف ذرائع مختلف بتاتے ہیں۔

شکل خ 1.9: رقوم کا حصول اور سودوں کی تعداد (2022ء)



Note: Size of bubbles represents share in total funding raised in Middle East, Africa, Turkiye and Pakistan
Source: Emerging Venture Markets Report, Magnitt

سر فہرست ملکوں میں واحد ممالک ہیں جو 2022ء تک ایک بھی مقامی یونٹی کارن نہیں بنا سکتے تھے۔²⁹

جدول خ 1.4: گلوبل اسٹارٹ اپ ایکوسیٹم انڈیکس 2022ء

ملک	ملک کا درجہ	بلند ترین درجے کا شہر اور درجہ	شامل شہروں کی مجموعی تعداد
امریکہ	1	سان فرانسسکو (1)	257
بھارت	19	بنگلور (8)	38
انڈونیشیا	38	جکارتا (32)	5
ترکیہ	46	استنبول (66)	4
نائیجیریا	61	لاگوس (81)	3
کینیا	62	نیروبی (163)	2
مصر	65	قاہرہ (160)	1
پاکستان	76	کراچی (291)	3
بنگلہ دیش	93	ڈھاکا (326)	1

مجموعی ممالک = 100، مجموعی شہر = 1000

ماخذ: اسٹارٹ اپ بینک

کیے جن میں پاکستان کا حصہ صرف 4.4 فیصد رہا (شکل خ 1.9)۔³² افریقہ میں ہونے والی سرمایہ کاری میں جن ملکوں کا پلہ بھاری رہا وہ نائیجیریا، مصر، کینیا اور جنوبی افریقہ ہیں۔ اس کی وجہ وہاں کے بڑے شہروں میں سازگار ماحول ہے جبکہ فن ٹیک اداروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔³³

ان افریقی ملکوں کا ”گلوبل اسٹارٹ اپ ایکوسیٹم انڈیکس 2022ء“ میں درجہ پاکستان سے بہتر رہا (جدول خ 1.4)۔ اس انڈیکس میں 100 ملکوں کے 1000 شہروں کی درجہ بندی کرتے ہوئے کئی معیارات کو پیش نظر رکھا گیا ہے جن میں اسٹارٹ اپ اداروں، انکیوبیٹرز، نمو یافتہ اداروں (exits)، اور کاروباری اور اقتصادی اظہاریوں کا ایک مجموعہ شامل ہے۔ پاکستان کا کوئی شہر سر فہرست 100

مزید برآں اسٹارٹ اپ کے میدان میں دنیا کے صف اول کے ملکوں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو پاکستان کے ایکوسیٹم میں رقوم کا انتظام اب بھی بہت کم ہے۔ مثال کے طور پر 2015ء سے 2022ء کے دوران سامنے آنے والے سودوں میں مقامی اسٹارٹ اپ اداروں نے اندازاً 831 ملین ڈالر سے 872 ملین ڈالر تک رقم اکٹھا کی۔³⁰ اس کے برعکس، 2014ء سے 2022ء کے دوران بھارت، چین، اور امریکہ میں اسٹارٹ اپ اداروں نے بالترتیب 136 ارب ڈالر، 837 ارب ڈالر، اور 2.7 ٹریلین ڈالر اکٹھے کیے۔³¹ پاکستان کی فنڈنگ کی سطح علاقے کے ابھرتے ہوئے دوسرے ملکوں کے برابر بھی نہیں ہے۔ مشرق وسطیٰ افریقہ، پاکستان اور ترکیہ کے اسٹارٹ اپ اداروں نے 2022ء میں مجموعی طور پر 7.2 ارب ڈالر اکٹھا

²⁹ ایضاً

³⁰ یہ تخمینہ سودوں کی رقم کے Invest2Innovate اور ڈیٹا دربار کے مرتب کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر ہیں۔

³¹ Inc42 (2022). *Indian Tech Start-up Funding Report 2022*. New Delhi: Inc42

میں آنے والے فرق کی وجہ یہ ہے کہ ڈیٹا مختلف ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، اسٹارٹ اپ اداروں کے تجزیے کے لیے استعمال ہونے والا ڈیٹا سیٹ بالعموم علامتی ہے۔

³² Magnitt (2023). *Venture Investment Report. Emerging Venture Markets Report*. Dubai: Magnitt

³³ A. Dushime (2022). “These four countries are leading Africa’s start-up scene — here’s why” Geneva: World Economic Forum.

www.weforum.org/agenda/2022/08/africa-start-up-nigeria-egypt-kenya-south-africa/ 3 مارچ 2023ء کو دیکھی گئی۔

تھیں تاہم عالمی وبائے اس پھیلاؤ کی رفتار بڑھادی۔ چنانچہ مالی سال 20ء تا مالی سال 22ء مرکب سالانہ شرح نمو 24 فیصد ہو گئی جو گزشتہ پانچ سال میں 14 فیصد رہی تھی۔

کووڈ کے بعد اسٹارٹ اپ اداروں کی نمو کی رفتار میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ جیسا کہ پچھلے سیکشن میں بتایا گیا، بعد از وبا عرصے میں پاکستان میں اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ دنیا ورچوئل اجلاسوں کی طرف منتقل ہوئی تو اس فنڈنگ کو مدد ملی جس سے پاکستانی اسٹارٹ اپ اداروں کے بانیوں کو عالمی سرمایہ کاروں کو اپنی طرف متوجہ کرنا آسان ہو گیا۔ ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پاکستان اُن بڑی بڑی مارکیٹوں میں سے ایک تھا جنہیں اب تک آزما یا نہیں گیا تھا (untapped) چنانچہ یہاں عالمی فنڈنگ کی سرگرمی بڑھ گئی۔³⁸

اگرچہ کورونا نے اس نمو کو غیر متوقع مہمیز دی تاہم دیگر عوامل بھی سافٹ ویئر کی برآمدات اور اسٹارٹ اپ اداروں کے حالیہ رجحانات کا سبب بنے جن میں پاکستان کی گنجان آبادی، ڈیجیٹل طور طریقے اپنانے میں اضافہ، اور سازگار ضوابطی پیش رفت چند ایک ہیں۔ تاہم جیسا کہ آگے کی بحث سے ظاہر ہوگا، پاکستان کا مجموعی معاشی اور شعبہ جاتی پالیسی ماحول بہتر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ڈیجیٹل انقلاب کے ذریعے ترقی کی جست لگائی جاسکے۔

مارکیٹ کا حجم

پاکستان دنیا کا پانچواں گنجان ترین ملک ہے جس کی 72 فیصد آبادی 34 سال یا اس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔³⁹ یہ حقیقت ٹیکنالوجی سے وابستہ اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے اس لحاظ سے مفید ہے کہ عام طور پر نوجوان طبقہ ہی شروع شروع

ایکو سسٹمز میں جگہ نہیں پاسکا۔ اس کے برعکس بھارت کا شہر بنگلور 8 ویں درجے پر ہے جبکہ بھارت کے چار دوسرے ایکو سسٹمز بھی سرفہرست 100 میں شامل ہیں۔ اسی طرح چکارتہ، استنبول اور لاگوس بھی سرفہرست 100 میں شامل ہیں۔ بلند ترین درجہ پانے والا پاکستان کا ایکو سسٹم کراچی ہے جس کا درجہ 291 ہے، جبکہ لاہور 305 اور اسلام آباد 438 پر ہے۔³⁴

اسی طرح ایشیائی ترقیاتی بینک کے ڈیجیٹل اینٹرپرائزور شپ سسٹمز کے اشاریے (AIDES) میں پاکستان کا درجہ 113 ملکوں میں 97 واں ہے۔ یہ اشاریہ معیشت اور معاشرے کی ڈیجیٹلائزیشن کے متعدد پہلوؤں سے متعلق ہے، جیسے مارکیٹ کے حالات، طبعی (physical) ڈھانچا اور پالیسی اور ادارہ جاتی تعاون۔ اگرچہ AIDES پر پاکستان کا درجہ ناخیر یا (101) سے بہتر ہے تاہم بھارت (75)، مصر (73) اور انڈونیشیا (71) سے پیچھے ہے۔³⁵

1.3 محرمات اور سازگار عوامل کا تجزیہ

کورونا کی وبا پھیلنے سے ڈیجیٹل سہولتیں دینے والے کاروباری اداروں کو ایک منفرد موقع ملا کیونکہ صارفین کی عادات آن لائن سے بدل کر آن لائن ہو گئیں۔³⁶ سماجی فاصلہ رکھنے، لاک ڈاؤن، اور گھر پر سے دفتر کا کام کرنے جیسے اقدامات کے سبب لوگوں کو کئی چیزیں اپنانی پڑیں جیسے ای کامرس، ڈیجیٹل ادائیگیاں، اور ابلاغ کے آن لائن طریقے، جبکہ دنیا بھر کے ملکوں کی ڈیجیٹلائزیشن مجموعی طور پر بہت تیز ہو گئی۔ اس کے نتیجے میں اگرچہ 2020ء کے دوران خدمات کی مجموعی عالمی برآمدات سال بسال 17 فیصد کم ہو گئیں تاہم آئی ٹی خدمات کی برآمدات بڑھتی رہیں۔³⁷ پاکستان میں بھی اگرچہ کورونا سے پہلے بھی آئی ٹی برآمدات بڑھ رہی

³⁴ ماخذ: اسٹارٹ اپ بینک، www.startupblink.com/

³⁵ E. Autio, E. Komlosi, L. Szerb, and M. Tiszberger (2021). Asian Index of Digital Entrepreneurship Systems 2021. *Background Paper*.

Manila: ADB

³⁶ Invest2innovate (2021). *Pakistan Start-up Ecosystem Report 2021*. Islamabad: i2i

³⁷ ماخذ: عالمی بینک اور انٹرنیشنل ٹریڈ سنٹر

³⁸ Invest2innovate (2021). *Pakistan Start-up Ecosystem Report 2021*. Islamabad: i2i

³⁹ ماخذ: اقوام متحدہ کا پاپولیشن ڈویژن، عالمی آبادی کے امکانات، 2022ء۔

خصوصی سیکشن

یہاں شرح خواندگی خاصی بہت ہے اور stunting کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے جو نئی چیزیں سیکھنے کی صلاحیت کو اس طرح متاثر کرتی ہے کہ اس کا مکمل ٹوڑ نہیں کیا جاسکتا۔⁴⁴ رکاؤٹ بننے والے دوسرے عوامل میں توازن ادا نیگی کا بار بار رونما ہونے والا بحران، معاشی نمو بڑھنے اور پھر گر جانے کے دورانیے، بحیثیت مجموعی اقتصادی عدم استحکام اور افرادی قوت میں خواتین کی پست شرکت شامل ہیں جو ملکی استعداد بڑھانے کا عمل متاثر کر سکتی ہے۔

انسانی سرمایہ

بعض تخمینوں کے مطابق پاکستان میں ہر سال 20 ہزار سے 25 ہزار نئے انجینئروں اور آئی ٹی کے نئے گریجویٹس کا اضافہ ہو جاتا ہے۔⁴⁵ اس تعداد نے اب تک ایک مستحکم بنیاد فراہم کی ہے اور سافٹ ویئر برآمدات اور اسٹارٹ اپ صنعت کی نمو کو سہارا دیا ہے۔⁴⁶ مزید برآں، پاکستان میں آئی ٹی شعبے کے معاوضے ہمسر ملکوں کے مساوی ہیں، جیسا کہ Kearney's گلوبل سروس لوکیشن انڈیکس کے اس جز سے ظاہر ہوتا ہے جس کا تعلق مالی دلکشی سے ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سنکاپور اور چین جیسے زیادہ مستحکم ملکوں کے مقابلے میں پاکستان میں معاوضے نسبتاً بہتر ہیں (شکل خ 1.10)۔ تاہم پاکستان میں آئی ٹی شعبے میں انسانی سرمائے کی قلت کی علامات سامنے آنے لگی ہیں۔ اس مسئلے کو اگر حل نہ کیا گیا تو اس صنعت کی مستقبل کی نمو متاثر ہوگی۔

میں ٹیکنالوجی کو اپناتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ابھرتے ہوئے اور ترقی یافتہ ملکوں میں ذاتی اسٹارٹ فون رکھنے والے بالغوں میں 18 سے 34 سال کے افراد کا تناسب عموماً بلند ہے بہ نسبت ان افراد کے جن کی عمر 50 سال سے زائد ہے۔⁴⁰

آبادی کے علاوہ، بڑھتا ہوا متوسط طبقہ اور آمدنی میں اضافہ بھی ایسی وجوہات ہیں جنہوں نے پاکستان میں اسٹارٹ اپ اداروں کے منظر نامے پر مثبت اثرات ڈالے ہیں۔⁴¹ اگرچہ ہمسر ملکوں کے مقابلے میں پاکستان کی جی ڈی پی فی کس آمدنی کم ہے تاہم 2000ء کی فی کس 531 ڈالر آمدنی کی نسبت 2015ء میں یہ بڑھ کر 1282 ڈالر اور 2021ء میں 1505 ڈالر ہو چکی ہے۔⁴² صارفین کی منڈی کے لحاظ سے پاکستان 2020ء تک 15 واں سب سے بڑا ملک تھا اور تب توقع تھی کہ 2030ء تک یہ ساتویں سب سے بڑی منڈی بن جائے گی۔⁴³ مجموعی طور پر یہ امر اسٹارٹ اپ اداروں کے فروغ کے لیے ایک موقع ہے کیونکہ ملک میں مقامی صارف کی نمو بڑھے گی، اور اس طرح وینچر کیپیٹل ادارے اس طرف راغب ہوں گے۔

تاہم کئی عوامل ایسے ہیں جو عموماً ڈیجیٹلائزیشن اور خصوصاً اسٹارٹ اپ اداروں کی نمو کے امکانات کے لیے ایک چیلنج ہیں، کیونکہ قوت خرید اور موزوں مارکیٹ کے حجم پر یہ عوامل منفی اثرات ڈال سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستان میں کارگر عمر والی آبادی بڑھ رہی ہے تو اس کے ثمرات کو محدود کرنے والی حقیقت یہ ہے کہ

⁴⁰ پی ای ڈیٹیلور ریسرچ سنٹر۔ www.pewresearch.org/global/2019/02/05/smartphone-ownership-is-growing-rapidly-around-the-world-but-not-always-equally/

⁴¹ A. Syed and A. Bokhari (2019). *Starting up: Unlocking Entrepreneurship in Pakistan*. New York: McKinsey & Company

⁴² ڈیٹا موجودہ امریکی ڈالر میں ہے۔ ماخذ: عالمی بینک، 28 فروری 2023ء کو دیکھا گیا۔

⁴³ H. Kharas and W. Fengler (2021). *Which will be the top 30 consumer markets of this decade? 5 Asian markets below the radar*. Brookings

Institution Blog. Available at www.brookings.edu/blog/future-development/2021/08/31/which-will-be-the-top-30-consumer-markets-of-this-decade-5-asian-markets-below-the-radar/

⁴⁴ ایک اندازے کے مطابق 2031ء میں کارآمد عمر والی 54 فیصد آبادی ناخواندہ ہوگی یا اس نے صرف پرائمری سطح کی تعلیم پائی ہوئی ہوگی، جب کہ 2033ء میں کارآمد عمر والی 27 فیصد آبادی ایسے لوگوں پر مشتمل ہوگی جو بچپن میں اسٹینٹنگ کا شکار تھے۔ تفصیلات کے لیے باب 7، پاکستان کی آبادی کے متوقع ثمرات؟ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ 2021-2022ء۔

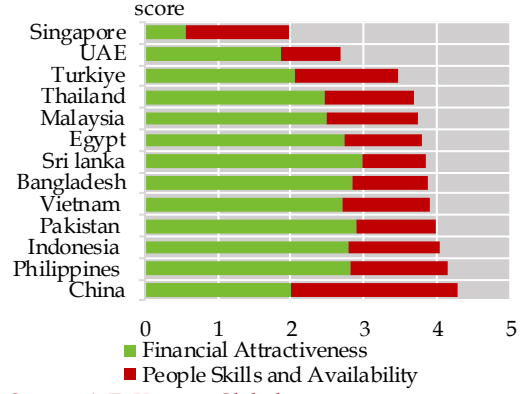
⁴⁵ یہ اعداد و شمار سالانہ رپورٹ نہیں کیے جاتے ہیں بلکہ سرکاری اور نجی شعبے کی تنظیمیں (بشمول وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی مواصلات اور پاکستان سافٹ ویئر ہاؤس ایسوسی ایشن) اکثر و بیشتر ان سادہ تخمینوں کا حوالہ دیتی ہیں۔ اس سے یہ ضرورت ظاہر ہوتی ہے کہ بڑھتی ہوئی اہمیت کی تیزی سے ارتقا پذیر صنعت میں حزدوروں کی رسد کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیا جائے۔

⁴⁶ World Bank Report (2020). *Pakistan Economic Policy for Export Competitiveness; Digital Pakistan: A Business and Trade Assessment*;

Pakistan Software Export Board. Washington DC: World Bank

نتیجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آئی ٹی کی اکثر فرموں کو ہنرمند ملازمین کی تلاش میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے (شکل خ 1.11 الف)۔ اس کی ایک جزوی وجہ یہ ہے کہ آئی ٹی فرمیں عام طور پر چھوٹی اور ابتدائی مرحلے میں ہونے کی وجہ سے ہماری تنخواہیں اور مراعات دینا اپنے لیے مشکل سمجھتی ہیں۔ اسی طرح انہیں ملازمین کی تلاش کے معاملے میں اُن بڑی اور مستحکم کمپنیوں سے مسابقت کرنا بھی مشکل ہوتا ہے جو اکثر روایتی اور غیر آئی ٹی شعبے میں قائم ہوئی ہوتی ہیں (شکل خ 1.11 ب)۔

شکل خ 1.10: اے ٹی کیئر نی جی ایس ایل آئی 2021ء

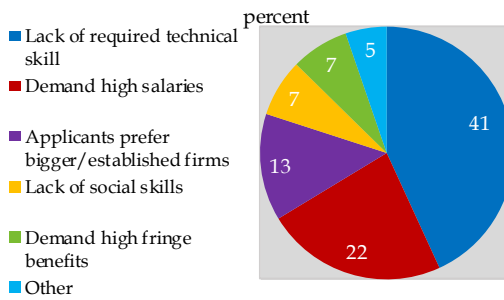


Source: A.T. Kearney Global

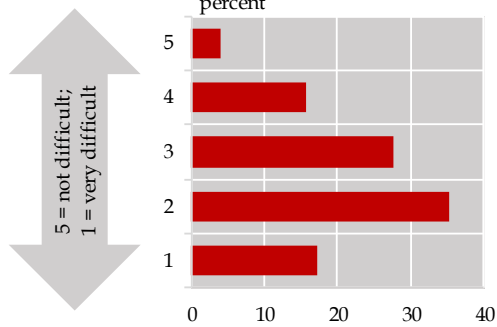
اگر اس بات پر غور کیا جائے کہ پاکستان میں 2021ء میں صرف 140 کمپنیوں کو 40 ہزار نئے ملازموں کی ضرورت پڑی تو ہنرمند افراد کی قلت وہ سب سے بڑی رکاوٹ سمجھی جاتی ہے جو سافٹ ویئر کی برآمدات اور ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ اداروں میں مطلوبہ نمو کے حصول میں حائل ہے۔ اس کے علاوہ تربیت یافتہ افرادی قوت میں مہارت کی موزونیت اور معیار بھی ایک رکاوٹ ہے۔ آئی ٹی گریجویٹس میں سے صرف 10 فیصد افراد ملازمت کے قابل ہیں۔ اس کی وجہ تکنیکی اور عمومی دونوں مہارتوں میں مختلف سطحوں کی کمزوریاں ہیں۔ عمومی مہارتوں میں مارکیٹنگ، سماجی مہارتیں، مسئلے کو حل کرنے یا تنقیدی غور و فکر کی

پاکستان میں معیشت کے تمام ہی شعبوں میں ہنرمند انسانی وسائل کی فراہمی ایک چیلنج ہے، تاہم جب یہاں کے کاروباری اداروں سے ان کو درپیش تمام اہم مسائل دریافت کیے گئے تو آئی ٹی سے چلنے والی فرموں نے بتایا کہ سیاسی عدم استحکام کے بعد ان کا دوسرا سب سے بڑا مسئلہ افرادی قوت کی ناقص تعلیم ہے۔ ان میں سے 22 فیصد فرموں کے نزدیک افرادی قوت ایک بڑا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ کسی اور شعبے کی نسبت یہاں سب سے بڑا ہے۔⁴⁷ یہی بات اسٹارٹ اپ اداروں کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے آئندہ سروے میں سامنے آئے گی۔ اس سروے کے ابتدائی

شکل خ 1.11 (ب): ہنرمند ملازمین کا حصول کیوں مشکل ہے؟

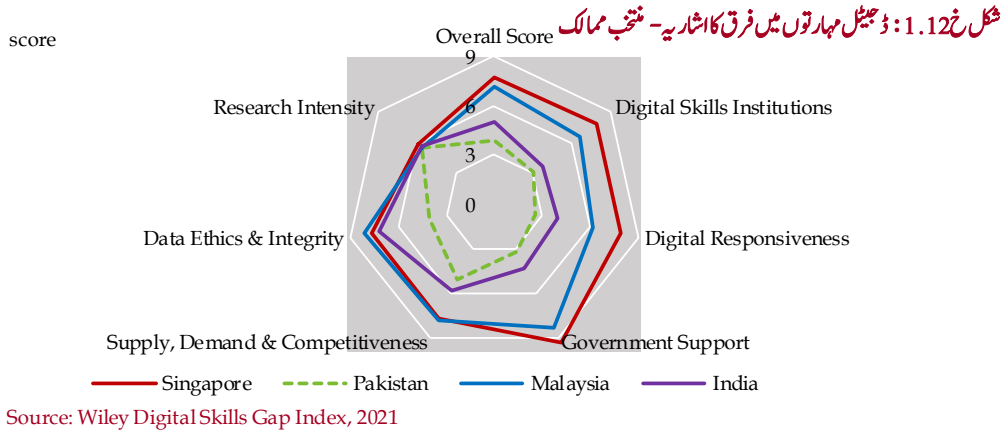


شکل خ 1.11 (الف): ہنرمند ملازمین کا حصول کتنا آسان یا مشکل ہے؟



Source: SBP Startups Survey 2022-2023 (unpublished)

World Bank Report (2019). *Pakistan: Skills Assessment for Economic Growth*, Washington DC: World Bank⁴⁷



انڈونیشیا کا اسکور 0.28، بھارت کا 0.31، تائیوان کا 0.33، مصر کا 0.45 اور ملائیشیا کا 0.46 تھا۔⁴⁹

صلاحیت، اپنا کاروبار بنانے کی سوچ، اور انگریزی میں گفتگو شامل ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر بین الاقوامی خریداروں یا سرمایہ کاروں سے بات چیت کی جاسکے۔⁴⁸

اگر پاکستان کو اپنی آئی ٹی برآمدات کو بڑھانا اور تیز رفتار ڈیجیٹلائزیشن کو پورا کرنا ہے تو اس موجودہ فرق کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ آئی ٹی کے سرفہرست برآمد کنندگان بھارت اور آسٹریلیا نے ان برآمدات میں نمو حاصل کی تو اس کا اہم ترین عامل لیبر کی صورت میں خام مال کی دستیابی تھا۔⁵⁰ پاکستان کے لیے ایک حل یہ معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کے گریجویٹس کی تعداد، اور ان کی روزگار کی اہلیت میں نمایاں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ اس قابل ہوں کہ برآمدات کی نمو اور ملکی معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کو آگے بڑھاسکیں، اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی مہارتوں کے معیار میں متواتر وسیع پیمانے کی بہتری بھی لاسکیں۔ تاہم چونکہ یونیورسٹی کی تعلیم میں طویل عرصہ لگتا ہے اس لیے سرکاری اور نجی شعبے کی طرف سے پہلے سے جاری عبوری طریقوں کا دائرہ کار بڑھانے کی ضرورت ہے۔⁵¹ ان میں برآمدات اور فاصلاتی نوعیت کے آئی ٹی مہارت کے بوٹ کیمپ (bootcamp) اور مہارتوں

ان چیلنجوں کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ صنعتوں اور تعلیمی اداروں کے مابین بڑی تقسیم موجود ہے اور دیگر ادارہ جاتی فاصلے بھی ہیں جن کی عکاسی ڈیجیٹل مہارتوں کے مختلف پیمانوں پر پاکستان کی کارکردگی سے ہوتی ہے (شکل 1.12) جن میں یہ پیمانے شامل ہیں: ڈیجیٹل مہارتوں والے تعلیمی اداروں کی کارکردگی، اور ان کے طلب و رسد اور مسابقت کے پہلو۔ موجودہ ٹیکنالوجی کی مہارتوں میں بہتری کے علاوہ مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، اور انٹرنیٹ آف تھنگز جیسی فرنیچر ٹیکنالوجی کی ابھرتی ہوئی لہر سے مطابقت پیدا کرنے اور ان میں مہارتیں بڑھانے کے لیے سرمایہ کاریوں کی بھی ضرورت ہے۔ یو این سی ٹی اے ڈی کے فرنیچر ٹیکنالوجی ریڈی نیس انڈیکس 2019ء میں پاکستان 158 ملکوں میں 146 ویں درجے پر تھا۔ مہارتوں کے پیمانے پر اس کا اسکور 'ایک' میں سے 0.09 تھا جبکہ اس پیمانے پر

PASHA (2022). *The Great Divide: The Industry – Academia Skill Gap Report*, Karachi: P@sha⁴⁸

UNCTAD (2019). *Frontier Technology Readiness index*, Geneva: Switzerland⁴⁹

R. Heeks and B. Nicholson (2011). *Software export success factors and strategies in "follower" nations*, *Competition & Change Journal*,⁵⁰

Vol. 8 No. 3, pp. 267-303

⁵¹ ان میں Ignite's DigiSkills Program شامل ہے، نیز پاکستان سائنس و ٹیکنالوجی بورڈ اور صوبوں کے آئی ٹی بورڈز کی طرف سے اسکل ڈیولپمنٹ کے متعدد تربیتی پروگرام بھی شامل ہیں۔

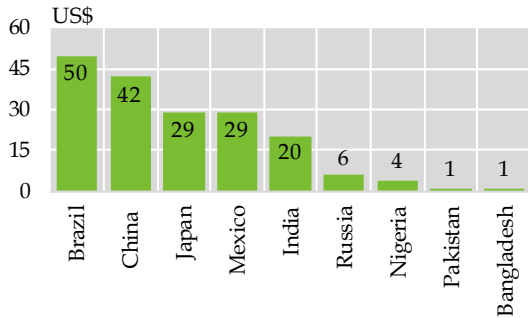
برآمدی ماکاری اسکیم کے تحت قرضہ لینے کے لیے ان کے پاس رہن ہوتا ہے۔ ایک اسٹینی ایس ایم ای ”آسان فنانس“ ہے جو فی الحال معطل ہے، یہ بھی ہر شعبے کے ایس ایم ای اداروں کو دستیاب رعایتی قرضہ ہے جن میں ذاتی ضمانت کے عوض قرضوں کو محفوظ بنایا جاتا ہے۔⁵⁶

میں اضافے کے دیگر پروگرام شامل ہیں، مثال کے طور پر ٹریڈرز کی تربیت کے ماڈیولز اور سوشل میڈیا پائپٹ فارمز کے ذریعے تربیت جن کا مقصد آئی ٹی سے متعلق ڈیٹا اینالیٹکس، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، کوڈنگ، سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ اور ایپ کی ڈیزائننگ کی خصوصی مہارتوں میں پائی جانے والی کمی کو تیزی سے پورا کرنا ہو۔⁵²

اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے بینک سے ہٹ کر قرضہ لینے کا طریقہ جیسے مخاطرہ سرمایہ (ویٹنچر کیپٹل) بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کاروبار کی جدت طراز نوعیت کے باعث اسٹارٹ اپ اداروں کی کامیابی کے امکانات کو جانچا نہیں گیا ہوتا۔ کاروبار کو ان کے بانی تیاری کے بعد شروع کرتے ہیں اور وسعت دیتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے سیکشن میں بحث کی جا چکی، اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ حالیہ برسوں میں بڑھ گئی ہے۔ تاہم اس حالیہ بھاری اضافے کے باوجود

اس مقصد کے لیے سرفہرست عالمی بوٹ کمپ کمپنیوں کو دعوت دی جاسکتی ہے کہ وہ آئیں اور سرکاری و نجی شراکت کے مختلف اقسام کے ماڈلوں کے تحت ملک بھر میں اپنے کمپ لگائیں۔ چونکہ آئی ٹی شعبے کے انسانی وسائل کا 90 فیصد سے زائد عملہ مردوں پر مشتمل ہے اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کوششوں میں خواتین پر توجہ مرکوز کی جائے تاکہ صنفی فرق بھی کم ہو۔⁵³ آخری بات یہ کہ ملازمین کی تربیت میں اضافے کے لیے اور ملازمین کی پسند کے لحاظ سے آئی ٹی شعبے کی کشش بڑھانے کے لیے employee stock options پر مالیاتی ترغیبات دی جاسکتی ہیں، جیسا کہ بہترین عالمی روایات ہیں۔⁵⁴

شکل 1.13: منتخب ملکوں میں ویٹنچر فنڈنگ کی کس



*Investment totals are for the 12 months ending October, 2021

Source: Crunchbase

مالیات اور سرمایہ کار کی فنڈنگ تک رسائی

پاکستان میں قرضے تک رسائی، جو ابھرتی ہوئی منڈیوں میں پست ترین سطح پر ہے، خاصی محدود ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ ان میں طلب اور رسد کے چیلنجوں کے علاوہ رہن کی کمی بھی ایک سبب ہے۔ ٹیکنالوجی کمپنیوں کے لیے (سافٹ ویئر والی ہوں یا دیگر) قرضے کا حصول اور بھی دشوار ہے کیونکہ یہ فرمیں عموماً نئی ہوتی ہیں جن کے پاس بڑی اراضی یا کارخانے بھی نہیں ہوتے جنہیں رہن کے طور پر استعمال کیا جائے۔⁵⁵ چنانچہ رہن کی عدم موجودگی سافٹ ویئر برآمدات کی نمو کے امکانات کو متاثر کرتی ہے کیونکہ یہ لازم نہیں ہوتا کہ برآمدی آرڈر کی تعمیل کرنے کے لیے آئی ٹی فرموں کے پاس مطلوبہ جاری سرمایہ ہو، نہ ہی

⁵² بوٹ کمپ سے قلیل مدت کی، اکثر 3 سے 6 ماہ کی، سخت محنت کا تقاضا کرنے والی تربیت مراد ہے۔

⁵³ PASHA (2021). *Pakistan IT Skills Survey Report*. Islamabad: PASHA

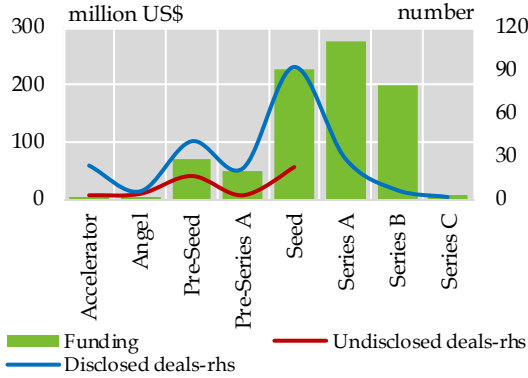
⁵⁴ Ignite-National Technology Fund (2021). *Study for Assessment of Pakistan's Start-up Ecosystem & Freelancing Ecosystems*

⁵⁵ پاکستان میں نجی شعبے میں قرضے کے کمزور نفعوں کے بارے میں دیکھیے باب 7 ”پاکستان میں نجی شعبے کے قرضے کے پست نفعوں کی تقسیم: حالیہ پالیسی اصلاحات کے آئینے میں“، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ

بینک کی سالانہ رپورٹ مالی سال 20۔

⁵⁶ ماخذ: اسٹیٹ بینک، www.sbp.org.pk/smfcd/circulars/2021/C9.htm

شکل 1.14: ادوار کی اقسام کے لحاظ سے فنڈنگ



Note: Deals classified as convertible notes, corporate investments, and with the "undisclosed" round type are not included in the figure. However, the mentioned rounds may contain the deals whose amount was not disclosed.

Accelerator: funding from accelerator programs (generally, accelerators focus on early-stage and growth-driven startups and provide mentorship as well)

Angel: typically, an early-stage funding round conducted by angels (high-net-worth individuals)

Pre-Seed: funding at the early or ideation stage

Seed: generally referred to as the first formal round; at this stage, companies have a minimal viable product with a better understanding of the market and low to no revenue.

Pre-series A: a mid-round between seed and series A

Series A: first formal round of venture funding; startups at this stage generally grow revenue, expanding teams and customers.

Series B: Typically succeeds Series A, with startups focusing on scaling and exploring new markets.

Series C and Beyond: Late-stage rounds with companies showing success.

Note: The definition of terminologies about startups is evolving. For instance, pre-seed was earlier considered a pre-institutional round, but now with VCs investing at this stage, it is also becoming a formal round.

Source: Data is from Data Darbar and definitions are from various sources including Pitchbook and Crunchbase.

پاکستان میں مختصر سرمایے کی فی کس رقم بہت کم ہے اور اندازاً ایک ڈالر ہے (شکل 1.13)۔

اس کے علاوہ رقوم کا تسلسل ٹونڈیہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ سہولت پاکستان میں شاذ و نادر ملتی ہے اور نئے اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے یہ رکاوٹ ہے۔⁵⁷ اسٹارٹ اپ اداروں کے ارتقا پذیر ایکوسسٹم میں ابتدائی سرمایہ کاری کی ضرورت مندرجہ فرموں کی تعداد عموماً زیادہ ہوتی ہے جبکہ سیریز اے فنڈنگ یا اس سے آگے کی رقوم جمع کرنے کی متلاشی بڑی فرمیں تعداد میں کم ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سی فرمیں ابتدائی تشکیل اور تھوڑا مستحکم ہونے کے عرصے کے دوران ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس کی روشنی میں یہ حقیقت کہ 2015ء تا 2022ء عرصے کے دوران پاکستان میں مجموعی طور پر 270 سو دوں (deals) میں سے صرف 65 سو دوں کے طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب اسٹارٹ اپ اداروں کو بڑھتی ہوئی دلچسپی ملی تب بھی ان اسٹارٹ اپ اداروں پر سرمایہ کاروں کی توجہ بہت کم تھی جو ideation یا ابتدائی مراحل میں تھے، بہ نسبت ان کے جو angel مرحلے سے seed مرحلے یا اس سے آگے بڑھ گئے تھے (شکل 1.14)۔

دوسری طرف seed stage فنڈنگ پاکستان میں سب سے زیادہ ہے جبکہ late-stage فنڈنگ کے اب تک سو دوں کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔ صرف دو راؤنڈ کو، جو 2015ء میں 6.5 ملین ڈالر اور 2016ء میں 20 ملین ڈالر کے تھے، سیریز بی میں دکھایا گیا ہے۔⁵⁸ اسی طرح صرف سات راؤنڈ سیریز بی میں آئے

⁵⁷ اینجیل (Angels) سے مراد بلند قدر و قیمت والے افراد ہیں جو عام طور پر اسٹارٹ اپ کے ابتدائی مرحلے میں سرمایہ کاری کرتے ہیں اور تاسیسی افراد (founders) کے لیے سرپرست اور بعد کے ادوار میں سہولت کار (facilitator) کا کردار ادا کرتے ہیں۔ اینجیل کی طرف سے مالی تعاون انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ ان اسٹارٹ اپ اداروں کی ترقی کی رفتار اور بقا پر مثبت طور پر اثر ڈالتے ہیں جن میں وہ سرمایہ کاری کرتے ہیں، قطع نظر اس کے کہ ملک میں کاروباری افراد کے لیے ماحول کچھ بھی ہو۔

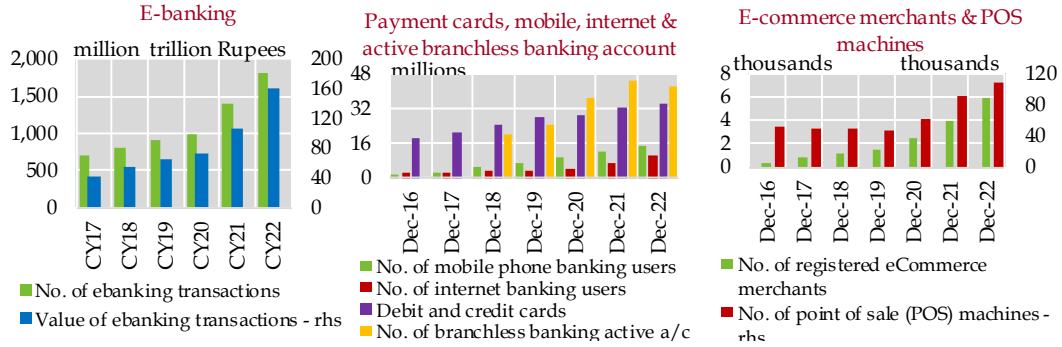
Source: J. Lerner, A. Schoar, S. Sokolinski and K. Wilson (2015). *The Globalization of Angel Investments: Evidence across Countries*.

NBER Working Paper Series, W. P. No. 21808. Cambridge, Massachusetts: National Bureau of Economic Research

⁵⁸ ماخذ: www.crunchbase.com/funding_round/zameen-com-series-c-c0e336e5 اور

www.crunchbase.com/organization/rozee-pk/company_financials 22 جنوری 2023ء کو دیکھی گئی۔

شکل 1.15: ادائیگی کے نظام



Source: Easy Data, State Bank of Pakistan

دریں اثنا، پاکستان میں اسٹارٹ اپ اداروں کی فنڈنگ زیادہ تر بیرونی سرمایہ کار کرتے ہیں۔⁶³ مثال کے طور پر 2021ء میں مخاطرہ سرمایہ اداروں نے جتنی بھی سرمایہ کاری کی اس کا تقریباً 10 فیصد مقامی مخاطرہ سرمایہ اداروں کی طرف سے آیا۔⁶⁴ سرسری معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مقامی سرمایہ کاروں، بشمول بلند قدر کے حامل (high net worth) افراد، فیملی ہاؤسز اور مخاطرہ سرمایہ اداروں کے پاس رقوم کا حجم بڑا نہیں ہے، نہ ہی ان میں خطرہ مول لینے کا حوصلہ اور طویل عرصے تک انتظار کرنے کی سوچ ہے جو کہ اسٹارٹ اپ اداروں میں سرمایہ کاری کی لازمی خصوصیت ہوتی ہے۔⁶⁵ مقامی بزنس گروپوں کی طرف سے بنائے گئے خاندانی سرمایہ کاری کے ادارے پاکستان میں بہت کم ہیں۔ مثال کے طور پر بھارت میں ایسے خاندانی ادارے 2600 ہیں جبکہ پاکستان میں اس

ہیں، جن میں سے 2008ء میں ایک اور 2020ء سے اب تک ہر سال دو راؤنڈ آئے ہیں۔⁵⁹ اسی طرح کارجان ملک میں اسٹارٹ اپ اداروں کے اخراج یا اختتام کی شرح میں دیکھا جاسکتا ہے۔⁶⁰ گذشتہ پانچ سال میں اس ایکوسٹم سے اٹھ exits ہوئے ہیں جن میں سے چھ 2022ء میں ہوئے۔⁶¹ اس کے مقابلے میں ترکیہ کے ایکوسٹم سے 2022ء میں 31 exits ہوئے، جبکہ 2022ء میں بھارت میں جس کا ایکوسٹم نسبتاً بڑا ہے 240 انضمام اور تحویل کے سودے ہوئے۔⁶² تاہم اسٹارٹ اپ ادارے پاکستان میں ذرا مستحکم (mature) ہوں گے تو یہاں کے ایکوسٹم سے بھی exits اور late stage فنڈنگ کی تعداد بڑھتی ہوئی دکھائی دے گی۔ اس طرح مقامی اور بین الاقوامی مخاطرہ سرمایہ اداروں کا مزید سرمایہ سرکاری پر اعتماد بڑھے گا۔

⁵⁹ ماخذ: ڈیٹا ربار

⁶⁰ کسی اسٹارٹ اپ کے اخراج سے مراد یہ ہے کہ بانی اور ابتدائی سرمایہ کاروں نے اس کے کچھ یا تمام اسٹیک فروخت کر دیے۔ اخراج کا لین دین عموماً فنڈنگ کے کئی ادوار کے بعد واقع ہوتا ہے اور یہ انضمام، تحویل، یا اسٹاک مارکیٹ میں فہرستی شمولیت (listing) کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اخراج کو اسٹارٹ اپ کے ایکوسٹم میں کسی فرم کی کامیابی کی علامت مانا جاتا ہے جس کا کاروباری آئیڈیالوجی غیر آزمودہ تھا اور اس آئیڈیالوجی کو اب مارکیٹ نے منظوری کی سند دی۔

⁶¹ Magnitt (2023). *Venture Investment Report. Emerging Venture Markets Report*. Dubai: Magnitt

⁶² Inc42 (2022). *Indian Tech Start-up Funding Report 2022*. New Delhi: Inc42.

⁶³ ایس ای سی پی (2022). *A Diagnostic Review of Pakistan's Private Funds Industry*. Islamabad: SECP

⁶⁴ Invest2innovate (2021). *Pakistan Start-up Ecosystem Report 2021*. Islamabad: i2i

⁶⁵ McKinsey & Company (2019). *Starting up: Unlocking Entrepreneurship in Pakistan*. New York: McKinsey & Company

خصوصی سیکشن

اداروں کے لیے کوئی فطری طریقہ نہیں ہے، کیونکہ اس سے ویٹنجر فنڈنگ کی طرح قدر پیمائی کی یکساں سطح نہیں ملتی۔ بورڈ آف اسٹاک ایکسچینج کی ”گروتھ انٹرپرائز مارکیٹ“ (جی ای ایم) سافٹ ویئر آمد کرنے والی نسبتاً مستحکم کمپنیوں اور دیگر اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے ایک ممکنہ موقع فراہم کرتی ہے۔⁶⁹

اس مقصد کے لیے ایک حوصلہ افزا پیش رفت پاکستان اسٹاک ایکسچینج اور پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ کے مابین مفاہمت کی یادداشت ہے جس کا مقصد جی ای ایم بورڈ پر آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلق 40 فرموں کی فہرست بنانے میں ایک دوسرے کو مالی اور تکنیکی معاونت کی سہولت دینا ہے۔⁷⁰ جی ای ایم کے علاوہ، ابھرتی ہوئی اور جدت طراز کمپنیوں کے غیر فہرستی حصص کے روایتی (over the counter) لین دین کے لیے ویٹنجر کیپٹل مارکیٹ پلیس کے طور پر ایک ویٹنجر ایکسچینج بھی بنایا جاسکتا ہے۔

فن ٹیک ادارے بطور ڈیجیٹلائزیشن کے معاون

ٹیکنالوجی کی وجہ سے ترقی اور جدت طرازی مالی خدمات (فن ٹیک) کے ایکو سسٹم کو مختلف طریقوں سے تبدیل کر رہی ہے۔ یہ مالی شمولیت بڑھانے اور اقتصادی نمو میں اپنا حصہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل سہولتوں تک رسائی میں بھی اضافہ کر رہی ہے۔ یہ کام مالی خدمات کی جدا جدا پیشکش، خدمات کو ضرورت کے مطابق ڈھالنے میں پیش قدمی، خدمات کی لاگت کم کر کے، اور معلومات میں یکسانیت لا کر

کا ایک فیصد سے بھی کم ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں موثر سرمایہ کاروں (impact investors) کی تعداد بھی بہت کم ہے جو سوشل انٹرپرائز اور موثر اسٹارٹ اپ اداروں (impact startups) کے سرمایہ اکٹھا کرنے میں ایک بڑا چیلنج بنتا ہے۔⁶⁶

ملک میں قرضے کی صورت حال بہتر کرنے کے لیے کئی اقدامات پر غور کیا جاسکتا ہے۔ حقوق الماک دانش (Intellectual Property Rights) کی بنیاد پر بینک کی قرض گاری متعارف کرانا، کیش فلو، یارہن کے دوسرے متبادل ذرائع شامل ہیں جیسے ٹیکنالوجی فرموں خصوصاً سافٹ ویئر فرموں کے لیے کریڈٹ اسکور پر مبنی ساکھ کی ضمانت (reputational collateral)۔⁶⁷ اس مقصد کے لیے ٹیکنالوجی فرموں کے لیے سازگار قانون سازی اور ضوابط بھی متعارف کرائے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اٹلی نے 2012ء میں اسٹارٹ اپ ایکٹ متعارف کرایا جس نے ایکوٹی سرمایہ کاروں کو ٹیکس ترغیبات پیش کیں، چندہ مہم کے ذریعے جمع کردہ رقم اور مالی اداروں کی جانب سے اسٹارٹ اپ اداروں کو دیے گئے قرضوں پر سرکاری ضمانت دی گئی۔ اسی طرح سینیکاگ کے اسٹارٹ اپ ایکٹ 2019ء کے تحت مالی اداروں کی جانب سے اسٹارٹ اپ اداروں کو دیے گئے قرضوں پر سرکاری ضمانت فراہم کی گئی۔⁶⁸

نمو یافتہ (exits) اور late-stage فنڈنگ کو سہولت دینے کے لیے اسٹاک مارکیٹ کو بھی تیار کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ اسٹاک مارکیٹ کے ذریعے خواہ فنڈنگ کے لیے یا exit کے لیے سرمایہ اکٹھا کرنا اس ملک میں ٹیکنالوجی کے اسٹارٹ اپ

⁶⁶ Ignite (2023), Study for Assessment of Pakistan's Startup Ecosystem

⁶⁷ Source: Ignite – National Technology Fund, Policy Recommendations for Promotion of Start-ups in Pakistan; Special Section – Private

⁶⁸ Credit Bureaus in Pakistan – Enhancing Credit Penetration by Addressing Information Asymmetries in Third Quarterly Report of the Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the State of the Economy for the Year 2020–21.

⁶⁹ A. A. Ghanghro (2020). Legal Framework for Start-ups in Pakistan. Islamabad: Karandaa

⁷⁰ مثلاً مالی سال 15ء اور 22ء کے مابین 37 آئی ٹی اوز میں جمع کی گئی اوسط رقم تقریباً 14.7 ملین امریکی ڈالر تھی جبکہ 2015ء تا 2022ء عرصے کے دوران ’سیریز B‘ کے 6 ادوار میں اوسطاً 32.9 ملین امریکی ڈالر جمع کیے گئے۔ ماخذ: SECP 2021. Annual Report 2021. Islamabad: SECP; SECP 2022. Annual Report 2022. Islamabad: SECP; and Data Darbar

⁷⁰ پاکستان اسٹاک ایکسچینج، www.psx.com.pk/psx/files/?file=162113-1.pdf، 17 فروری 2023ء کو دیکھی گئی۔

پیش کریں جیسے والٹ اور بلا رابطہ ادائیگی۔⁷³ اسٹیٹ بینک نے 'راست' بھی متعارف کرایا جو فوری ادائیگی کا ایک طریقہ کار ہے، جبکہ پاکستان میں ڈیجیٹل بینکوں کے لیے لائسنس اور ضوابط کا ایک فریم ورک جاری کیا گیا⁷⁴ جس کے تحت پانچ درخواست گزاروں کو این او سی جاری کیے جا چکے ہیں۔⁷⁵

اس نمونے کے باوجود فن ٹیک اداروں کی ترقی کی اب بھی خاصی گنجائش ہے جو وسعت اور گہرائی دونوں میں مزید ترقی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے اکاؤنٹ کی رقم معلوم کرنے کے لیے موبائل فون یا انٹرنیٹ استعمال کرنے میں پاکستان اپنے ہمسایہ ملکوں سے بہت پیچھے ہے، حالانکہ یہ ایک بنیادی سہولت ہے۔ اکاؤنٹ کی مجموعی ملکیت کے علاوہ موبائل منی اکاؤنٹ کی ملکیت کے معاملے میں بھی پاکستان علاقائی اوسط سے اور آمدنی کے گروپوں کے حوالے سے پیچھے ہے (شکل خ 1.16)۔ یو این سی ڈی اے کی کاروبار تاصارف ای۔ کامرس اشاریہ 2020ء میں پاکستان 152 ملکوں میں 116 ویں درجے پر ہے، جو اسی صورت حال کی نشان دہی ہے۔⁷⁶ اس کی ایک جزوی وجہ انٹرنیٹ رابطے کی لاگت اور موبائل آلات کی قیمت نسبتاً

کیا جاتا ہے۔⁷¹ اس کے علاوہ ای کامرس اور ای ہیلتھ کمپنیوں جیسے دیگر اسٹارٹ اپ اداروں کو رقم کی ادائیگی ممکن بنانے میں فن ٹیک اداروں کے کردار کا مطلب یہ ہے کہ معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے فروغ میں فن ٹیک اداروں کی اہمیت ہے۔ پاکستان میں حالیہ برسوں میں ادائیگیوں کے انفراسٹرکچر میں بہتری آنے سے ڈیجیٹل ادائیگیوں کو مقبولیت ملی ہے۔ ای بینکاری لین دین 2017ء تا 2021ء تقریباً دوگنا ہو چکا ہے۔ برانچ لیس بینکاری کے فعال اکاؤنٹس کی تعداد ڈیٹ اور کریڈٹ کارڈ کی مجموعی تعداد سے بڑھ چکی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مالی شمولیت کو تیز کرنے میں ٹیکنالوجی کا کردار بہت بڑھ چکا ہے (شکل خ 1.15)۔⁷²

اگرچہ کووڈ کی بنا پر عائد ہونے والی پابندیوں کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے پھیلاؤ سے مختلف سرگرمیوں کے لیے انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل ادائیگیوں کے استعمال کو فروغ ملا، تاہم کووڈ کی آمد سے پہلے ہی مختلف طرح کی پالیسی کوششیں ان رجحانات کو پروان چڑھا رہی تھیں۔ ان میں نظام ادائیگی کی قومی حکمت عملی برائے ڈیجیٹل ادائیگی، برانچ لیس بینکاری ضوابط، پی ایس او اور پی ایس پی کے لیے قواعد، موبائل بینکنگ انٹر آپریشن سلیٹی کے ضوابط، اور حال ہی میں آنے والی ضوابط برائے ایکسٹرانٹ منی انسٹی ٹیوشن (ای ایم آئی) شامل ہیں جن کے ذریعے اسٹیٹ بینک نے غیر بینکاری اداروں کو ایک فریم ورک فراہم کیا ہے کہ وہ ڈیجیٹل ادائیگی کے آلات

71 Y. W. Tok and D. Heng (2022). *Fintech: Financial Inclusion or Exclusion?* IMF Working Paper no. WP/2022/080. Washington D.C.:

IMF; T. Beck (2020). *Fintech and Financial Inclusion: Opportunities and Pitfalls*. ADBI Working Paper 1165. Tokyo: Asian Development

Bank Institute.; E. Feyen, J. Frost, L. Gambacorta, H. Natarajan and M. Saal (2021). *Fintech and the Digital Transformation of Financial*

Services: Implications for Market Structure and Public Policy BIS Papers No 117; X. Zhang, Y. Tan, Z. Hu, C. Wang, G. Wan (2020). "The

Trickle-down Effect of Fintech Development: From the Perspective of Urbanization" *China & World Economy* Vol. 28, Issue 1, pages 23-40.

⁷² مارچ 22ء کا ڈیٹا جمہوری نوعیت کا ہے۔ ماخذ: اسٹیٹ بینک ایزی ڈیٹا

⁷³ www.sbp.org.pk/ps/PDF/NPSS.pdf; www.sbp.org.pk/bprd/2019/C10-Branchless-Banking-Regulations.pdf;

www.sbp.org.pk/psd/2014/C3-Annex.pdf

www.sbp.org.pk/bprd/2016/C3-Annx-A.pdf; www.sbp.org.pk/psd/2019/C1-Annex-A.pdf

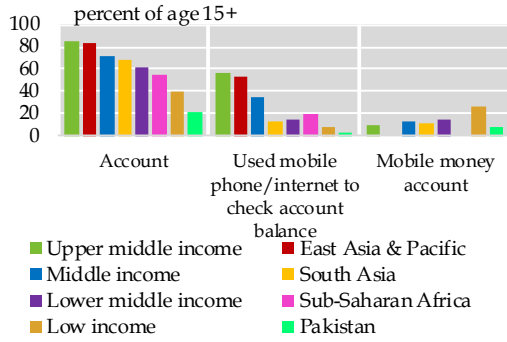
⁷⁴ www.sbp.org.pk/bprd/2008/annex_c2.pdf; www.sbp.org.pk/psd/2014/C3-Annex.pdf; www.sbp.org.pk/bprd/2016/C3-Annx-74

www.sbp.org.pk/ps/PDF/List-of-EMIs.pdf; www.sbp.org.pk/dfs/Digital-Bank-Regulatory.html

⁷⁵ ماخذ: اسٹیٹ بینک۔ www.sbp.org.pk/press/2023/Pr1-13-Jan-2023.pdf

⁷⁶ تفصیلات کے لیے دیکھیے www.unctad.org/system/files/official-document/tn_unctad_ict4d17_en.pdf، 21 مارچ 2023ء کو دی گئی۔

شکل 1.16: فنڈیکس 2021ء سے لیے گئے منتخب اظہارے



Source: The Global Findex Database, World Bank

ڈیجیٹل ارتباط اور استطاعت

پاکستان نے ارتباط کے اظہاروں میں گذشتہ پانچ سال میں خاصی پیش قدمی کی ہے۔ مالی سال 18ء سے مالی سال 22ء تک موبائل فون کی سبسکرپشن تقریباً 152 ملین سے بڑھ کر 195 ملین ہو چکی ہے جبکہ براڈ بینڈ صارفین کی کل تعداد 15.1 فیصد کی مرگب سالانہ شرح نمو سے بڑھی ہے اور مالی سال 22ء میں براڈ بینڈ کی رسائی 54 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ اس کے نتیجے میں صارفین کی طرف سے ڈیٹا کا استعمال بڑھ چکا ہے جس کی مرگب سالانہ شرح نمو اس عرصے کے دوران 48 فیصد رہی ہے (شکل 1.17 الف اور خ 1.17 ب)۔

زائد ہونا ہے۔⁷⁷ مزید برآں، طلبی پہلو سے عوام کی مالی خواندگی ایک بڑا چیلنج ہے۔ ملک کی صرف 14.3 فیصد بالغ آبادی کو مالی طور پر خواندہ سمجھا جاتا ہے۔⁷⁸

رسدی پہلو سے، ایسے ہنرمند انسانی رسائل کی رسد محدود ہے جو ٹیکنالوجی اور فنانس کو اس درجہ سمجھتے ہوں کہ جدت طراز طریقے تخلیق کر سکیں خاص طور پر مالی سہولتوں سے محروم طبقوں کے لیے۔⁷⁹ اس سلسلے میں ایک اور رکاوٹ کریڈٹ بیورو کو دستیاب غیر ترقی یافتہ کریڈٹ رپورٹنگ سسٹم ہے جس کی پہچان قرض کی نامکمل اور ناکافی معلومات کا ذخیرہ ہے۔⁸⁰

گہرائی کے نقطہ نظر سے، فنڈنگ کے رجحانات بتاتے ہیں کہ ملک کی فن ٹیک کی پیشتر صنعت ادا ٹیکوں، اور کریڈٹ اور ماکاری کے شعبوں میں ہے۔ بیمہ، سرمایہ کاری اور بچت، اور مالی شعبے کی ترقی کی دیگر پہلوؤں کے شعبوں میں چند ایک اسٹارٹ اپ ادارے کام کر رہے ہیں حالانکہ پاکستان میں ان شعبوں میں بڑی اور تیز رفتار بہتری کی ضرورت ہے۔

فن ٹیک اداروں کی صنعت کو آگے لے جانے کے لیے ضروری ہے کہ مالی خواندگی کے تکنیکی نوعیت کے ایسے اقدامات کی حوصلہ افزائی کی جائے جنہیں معاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کے مطابق ڈھالا گیا ہو۔ مثال کے طور پر مالی خواندگی کے قومی پروگرام برائے نوجوانان کے تحت ایک ای۔ لرننگ گیم پوم پاک، بچوں اور نوجوانوں کے لیے لایا گیا تھا۔⁸¹ مزید برآں ملک میں ڈیجیٹل انقلاب لانے کے لیے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان میں سول رجسٹریز کی ڈیجیٹائزیشن، کریڈٹ رپورٹنگ سسٹمز کی تشکیل، فن ٹیک پر مرکوز کورسز اور یونیورسٹی پروگرام، اور ٹیکنالوجی کے سازگار عوامل کی دستیابی، مثلاً کلاؤڈ اسٹوریج اور کمپیوٹنگ، سائبر سیورٹی کا نظام اور انٹرا آپریشنل سہولتیں شامل ہیں۔

I. Khan and K. H. Jaffar (2021). *Searching for the Binding Constraint to Digital Financial Inclusion in Pakistan: A Decision Tree*⁷⁷

Approach. CGD Policy Paper 218. Washington, DC: Center for Global Development

M. Termezy and H. Razi (2021). *Fintech Ecosystem of Pakistan, Landscape Study*. Islamabad: Karandaaz Pakistan⁷⁸

⁷⁹ ایضاً

⁸⁰ خصوصی سیکشن: پاکستان میں نئی کریڈٹ بیورو۔ معلومات کی عدم مطابقت کا مسئلہ حل کر کے قرضوں کا نفوذ بڑھا رہے ہیں، تیسری سہ ماہی رپورٹ، مالی سال 2020-21ء

⁸¹ مالی خواندگی کا قومی پروگرام برائے نوجوانان پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور نفاذ عملدرآمد کرتا ہے۔ ماخذ: www.nflpy.pk/pompak/، 21 فروری 2023ء کو دیکھی گئی۔

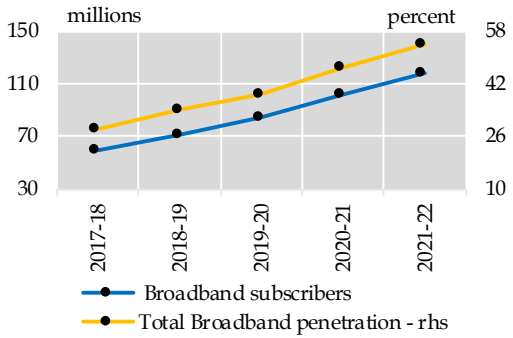
علاوہ ازیں ڈیجیٹل ارتباط میں ایک بنیادی کردار انٹرنیٹ کی رفتار کا بھی ہوتا ہے۔ یہ رفتار جتنی تیز ہوگی، انٹرنیٹ کا استعمال اتنا ہی موثر اور کارگر ہوگا۔ نیٹ فلکس آئی ایس پی ایڈیکس 2022ء کے مطابق پاکستان کی انٹرنیٹ کی رفتار 2.8 میگا بائٹ فی سیکنڈ ہے جبکہ عالمی اوسط 3.5 ایم بی پی ایس ہے جبکہ چلی متوسط آمدنی والے ملکوں میں اوسط 3.3 ایم بی پی ایس ہے۔⁸²

وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات کے آئندہ مجوزہ فریم ورک برائے ٹیلی کام انفراسٹرکچر میں متعلقہ لاگت کم کرنے اور نیٹ ورک کی کوریج اور کارکردگی بڑھانے کا طریقہ پیش کیا جائے گا۔ تاہم چونکہ موبائل آلات اور خدمات کی لاگت قابل برداشت ہونا ڈیجیٹل ارتباط بڑھانے میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس ضمن میں مالیاتی ترتیبات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔⁸³ مثال کے طور پر کینیا میں موبائل فون اور موبائل خدمات کو ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ موبائل فون کی خریداری میں 200 فیصد اضافہ ہو گیا اور صرف دو سال کی مدت

اس نمونے سے معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے لیے مثبت مضمرات ہوں گے کیونکہ انٹرنیٹ کے استعمال سے اسٹارٹ اپ ادارے اپنی ممکنہ مارکیٹ پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر تعلیم یا صحت کے شعبے میں اسٹارٹ اپ ادارہ عموماً آخری صارف تک پہنچتا ہے اور اپنی خدمات کے عوض رقم ڈیجیٹل طریقے سے وصول کرتا ہے، یہ سارا عمل آئی سی ٹی انفراسٹرکچر کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔ اسی طرح قابل استطاعت آئی سی ٹی انفراسٹرکچر تک بہتر رسائی سے آئی ٹی خدمات کی برآمدات بھی ممکن ہوتی ہے۔

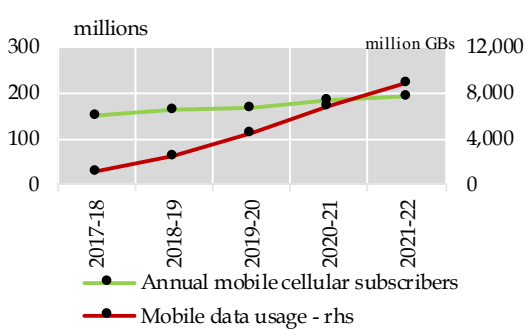
تاہم اس بہتری کے باوجود ڈیجیٹل ارتباط کے پاکستان کے اظہار یے رسائی اور استعمال دونوں لحاظ سے اب تک پست رہے ہیں، جو آئی ٹی میں پائیدار نمو، اور آئی ٹی کی برآمدات کے علاوہ ملکی معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے امکانات کے لیے بھی ایک رکاوٹ ہے (شکل خ 1.18)۔ اس کا ایک جزوی سبب موبائل آلات کی لاگت کے علاوہ نصب شدہ اور موبائل براڈ بینڈ کی قیمتیں ہیں جو پاکستان میں خاصی بلند ہیں (شکل خ 1.19 اور خ 1.20)۔

شکل خ 1.17 (ب) مجموعی براڈ بینڈ صارفین اور نفوذ کی شرح



Source: Pakistan Telecommunication Authority

شکل خ 1.17 (الف) موبائل فون صارفین اور موبائل ڈیٹا استعمال



⁸² عالمی بینک کی درجہ بندی کے لحاظ سے چلی متوسط آمدنی والے ملکوں (ایم ایم آئی سی) کے زمرے میں 54 ممالک ہیں۔ ان تمام ملکوں میں انٹرنیٹ کی رفتار کے حوالے سے نیٹ فلکس آئی ایس پی ایڈیکس میں ڈیٹا کی عدم دستیابی کے باعث مذکورہ ممالک میں سے 8 کا اوسط لیا گیا ہے۔

⁸³ وزارت آئی ٹی (2023ء)۔ MoITT۔ Islamabad: Draft Telecom Infrastructure Sharing Framework.

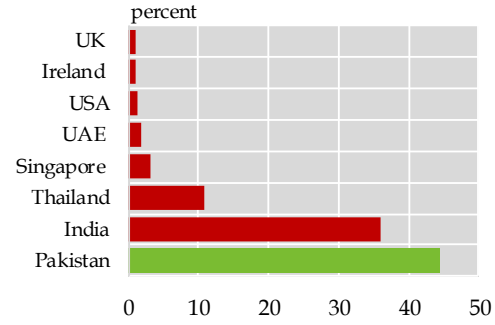
خصوصی سیکشن

ترقی کی جست لگانے کا جو موقع آئی سی ٹی پیش کرتا ہے وہ صرف ہارڈ ویئر نہیں بلکہ سافٹ ویئر کی تیاری کے لیے بھی ہے، علاوہ ازیں معیشت کی تمام سطحوں میں آئی سی ٹی کے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر کے بیک وقت استعمال کا بھی موقع دیتا ہے۔⁸⁶ اس لحاظ سے آئی ٹی کے بین الاقوامی معاہدوں میں پاکستان کی شمولیت پر غور کیا جا سکتا ہے، جو تمام نر خناموں، ٹیکسوں اور دیگر ڈیویڈیوں میں کمی لانے کا سبب بنے گی، نیز ٹیکنالوجی کا بڑے پیمانے پر مثبت پھیلاؤ معیشت کے مفاد میں ہو گا۔

ڈجیٹل خواندگی

ڈجیٹل خواندگی کا مطلب یہ ہے کہ تمام شہری اُن عمومی اور بنیادی ڈجیٹل مہارتوں سے واقف ہوں جو معاشی اور سماجی زندگی کی ڈجیٹل تبدیلی سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ڈجیٹل خواندہ شہری ہی ڈجیٹل پراڈکٹس، خدمات اور مواد کے لیے ممکنہ مارکیٹ بھی ہوتے ہیں۔ اس کا تعلق کسی فرد کی عمومی خواندگی کے درجے سے نہیں ہے، نہ ہی اس کا واسطہ اس بات سے ہے کہ کسی فرد کی ملازمت ٹیکنالوجی والے شعبے میں ہے یا غیر ٹیکنالوجی والے شعبے میں۔ ڈجیٹل

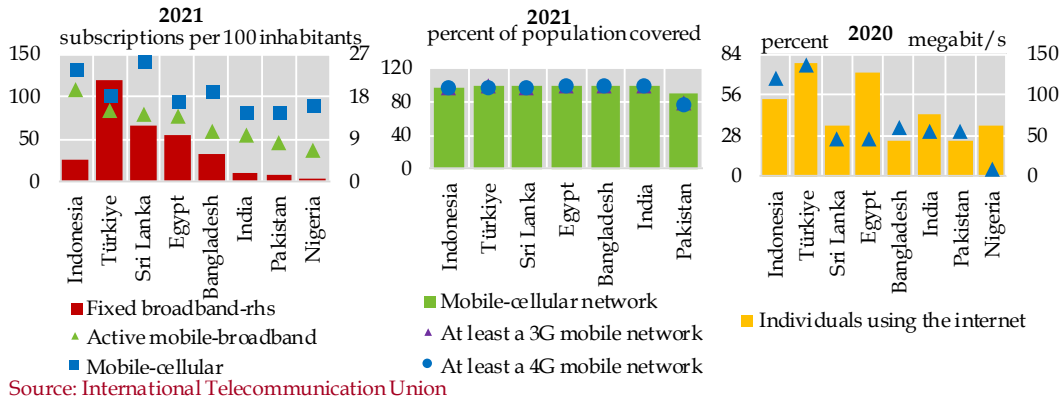
شکل 1.19: سمارٹ فون کی قیمت بلحاظ فی کس جی این آئی کا فیصد 2022ء



Source: Alliance for Affordable Internet

میں 2011ء میں ٹیلی گنجانیت تین گنا سے زائد بڑھ کر 70 فیصد ہو گئی۔⁸⁴ اسی طرح، درآمدی نرخ نامے میں کمی کرنے سے بھارت کے ٹیکنالوجی کلٹر کو ایک جزوی فائدہ یہ ہوا کہ اس میں آئی سی ٹی کارسوخ بڑھ گیا۔⁸⁵

شکل 1.18: منتخب ممالک میں ڈجیٹل ارتباط کے اظہار



Source: International Telecommunication Union

⁸⁴ The Groupe Speciale Mobile Association Report 2020. The Mobile Economy Asia Pacific 2020. London: GSMA

⁸⁵ R. Heeks and B. Nicholson (2011). *Software export success factors and strategies in "follower" nations*, Competition & Change Journal,

Vol. 8 No. 3, pp. 267-303

⁸⁶ S.J. Ezell and J. Wu (2017). *Assessing the Benefits of Full ITA Participation for Indonesia, Laos, Sri Lanka, and Vietnam*, The Information

Technology and Innovation Foundation, Washington D.C.: ITIF

مواصلات اور اشتراک (ج) ڈیجیٹل مواد کی تخلیق (د) سائبر سیفٹی اور (ه) مسئلے کا حل تلاش کرنا۔⁸⁸

کسی آبادی کی ڈیجیٹل خواندگی کی سطح کا انحصار معاشی ترقی، پالیسی کی ترجیحات اور کاروبار کے کسی خاص ایکو سسٹم پر ہوتا ہے۔ پاکستان جہاں عام شرح خواندگی پہلے ہی بہت پست ہے، ڈیجیٹل خواندگی میں بھی اس کی سطح بہت کم ہے۔ انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین (آئی ٹی یو) کے مطابق پاکستان بہت بنیادی اور آسان معیارات میں بھی دوسرے ملکوں سے خاصا پیچھے ہے (شکل 1.21)۔⁸⁹ ملک کے صرف 37 فیصد افراد انٹرنیٹ سے آگاہ ہیں۔ جو افرادی کامرس پلیٹ فارمز کے بارے میں جانتے ہیں ان میں سے 87 فیصد ایشیا یا خدمات کی خریداری میں ان پلیٹ فارمز کو استعمال نہیں کرتے۔⁹⁰ مزید برآں، پاکستان دفتر شماریات نے اگرچہ آئی سی ٹی میں مہارت کے اُن اظہاریوں پر نظر رکھنا شروع کیا ہے جن میں اکثر آئی ٹی یو کی متعین کی گئی بنیادی اور معیاری مہارتیں ہیں، تاہم ملک میں ایسا کوئی سرکاری فریم ورک موجود نہیں ہے جو ٹیکنالوجی کے ارتقا سے سامنے آنے والے مختلف شعبوں کی مہارتوں کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیتا رہے۔⁹¹

شعبے میں تیزی سے آنے والی ایجادات کے پیش نظر ڈیجیٹل خواندگی محض بنیادی مہارت نہیں رہی بلکہ اس سے آگے بڑھ چکی ہے۔ درحقیقت اگلے چند برسوں کے دوران فرنٹیر ٹیکنالوجیز مثلاً مصنوعی ذہانت کے ارتقا اور اس کے بڑھتے ہوئے رسوخ سے ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کی ازسرنو تشکیل ہوگی، اور اس کے لیے ڈیجیٹل خواندگی میں مسلسل بہتری لانے کی ضرورت ہوگی۔⁸⁷

اس ہنگامی صورت حال نے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ملکوں پر اثرات ڈالے ہیں جن کے پیش نظر انہیں اپنے شہریوں کی نہ صرف ڈیجیٹل قابلیت بہتر بنانے کے فریم ورک تیار کرنے ہوں گے بلکہ اس قابلیت کو وقتاً فوقتاً جانچنا بھی ہوگا تاکہ ان میں پائی جانے والی کمی کو پورا کیا جاسکے اور اس کے مطابق ڈیجیٹل خواندگی کے منصوبے بنائے جاسکیں۔ اس کی ایک مثال یورپی ملکوں کا ڈیجیٹل کامیونٹیز فریم ورک ہے جس کا مقصد اُن کے اس ہدف کو پورا کرنے میں مدد دینا ہے کہ 2030ء تک کم از کم 80 فیصد آبادی بنیادی ڈیجیٹل مہارتیں سیکھ چکی ہو۔ وسیع تر آبادی کو ڈیجیٹل خواندگی سے آراستہ کرنے کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے یورپی یونین کے ڈیجیٹل معیشت اور معاشرہ اشاریے میں پانچ مختلف شعبوں میں شہریوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا ہے، وہ شعبے یہ ہیں: (الف) انفارمیشن اور ڈیٹا کی خواندگی (ب)

⁸⁷ World Bank (2022). "South Asia's Digital Opportunity: Accelerating Growth Transforming Lives", Washington D.C.: World Bank; C.

Dahlman, S. Mealy and M. Wermelinger (2016). *Harnessing the digital economy for developing countries*, Working Paper No. 334, Paris:

OECD; A. M. Oyelakin (2022). *Increased Digital Literacy Skills as a Catalyst for Driving Nigerian Digital Economy- An Overview*,

Malaysian Journal of Applied Sciences, vol.7(3)

European Commission, DigComp 2.2 2022. "The Digital Competence Framework for Citizen", (website):⁸⁸

www.schooleducationgateway.eu/en/pub/resources/publications/digcomp-22.htm;

Digital Economy and Society Index 2022. www.digital-strategy.ec.europa.eu/en/policies/desi; G20, Priority Issue 2, 2022. "Toolkit-for-

Measuring-Digital-Skills-and-Digital-Literacy"

⁸⁹ آئی ٹی یو، کمپیوٹر پر مختلف سرگرمیوں کی بنیاد پر آئی سی ٹی کی بنیادی اور معیاری مہارتیں دیکھتے ہوئے، ڈیجیٹل خواندگی کی پیمائش کرتی ہے۔ بنیادی مہارت میں یہ کام شامل ہیں: کسی فائل، فولڈر یا کسی دستاویز میں

موجود معلومات کی نقل (copy) کرنا یا اسے منتقل (move) کرنا، منسلک (attached) فائل کے ساتھ ای میل ارسال کرنا، اور فائل کو دو ڈیوائس کے درمیان منتقل کرنا۔ معیاری مہارتوں میں یہ کام شامل

ہیں: کسی اسپریڈ شیٹ میں ریاضی کے بنیادی فارمولے استعمال کرنا، نئی ڈیوائس کا ربط بنانا اور انسٹال کرنا، پریزنٹیشن سافٹ ویئر استعمال کرنا، اور سافٹ ویئر تلاش کر کے اسے ڈاؤن لوڈ اور انسٹال کرنا۔

⁹⁰ UNESCO (2018). "A Global Framework of Reference on Digital Literacy Skills for Indicator 4.4.2", Information paper No. 51, Paris:

UNESCO; World Bank report (2019). *Pakistan: Skills Assessment for Economic Growth*, Washington D.C.: World Bank.

⁹¹ پاکستان دفتر شماریات، 2019-20 (PSLM) Social and Living Standards Measurement Survey

خصوصی سیکشن

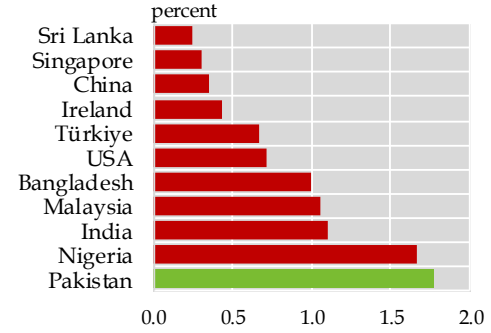
ضرورت ہے کہ جو پچھلے فی الحال اسکولوں میں زیر تعلیم ہیں وہ گریجویٹ ہونے تک ڈیجیٹل خواندگی کی مطلوبہ سطح کو پورا کرتے ہوں۔

اس تناظر میں، بہترین بین الاقوامی روایات سے بھی سبق لیا جاسکتا ہے جس کے تحت ڈیجیٹل خواندگی کا معیار بڑھا کر بنیادی مہارتوں سے آگے لایا جائے، اور تیزی سے بدلتے ہوئے ٹیکنالوجی کے ماحول سے ہم آہنگ رہنے کے لیے ان مہارتوں کی بار بار نگرانی بھی کی جائے۔ مثال کے طور پر سنگاپور کا ڈیجیٹل خواندگی کا قومی پروگرام چار طرح کی قابلیتوں پر استوار ہے: (الف) معلومات محفوظ اور موثر طریقے سے اکٹھا کر کے ان کی جانچ کرنا، (ب) ڈیٹا سے نتائج اخذ کرنا اور تجزیہ کرنا، اور مسائل حل کرنا (ج) ڈیجیٹل ذرائع، معلومات اور مہارتیں استعمال کرنا، اور (د) ڈیجیٹل پراڈکٹس تیار کرنا، اور آن لائن اشتراک کرنا۔ اسی طرح، یورپ کا ڈیجیٹل ڈیکہڈ (Decade) پروگرام معیشت اور معاشرے کے مختلف مرحلوں اور طبقوں کے لیے ڈیجیٹل مہارت کے سالانہ دورانیے کے اہداف مقرر کرتا ہے۔ اس کے تین پہلو ہیں (i): نگرانی کا مربوط اور شفاف نظام، (ii) ڈیجیٹل ڈیکہڈ کی صورت حال پر سالانہ رپورٹ، اور (iii) ہر دو سال بعد ڈیجیٹل ڈیکہڈ کے روڈ میپ میں مطابقت پیدا کرنا۔⁹²

ای۔ گورنمنٹ

ای۔ گورنمنٹ سے مراد یہ ہے کہ حکومت آئی سی ٹی استعمال کرے، یہ اقدام ڈیجیٹل انقلاب کے لیے لازم ہے۔ ای۔ گورنمنٹ کے ترقیاتی نتائج ہر ملک میں مختلف ہیں، اسی طرح پسماندہ طبقات کو پہنچنے والے فوائد بھی سب کے لیے یکساں نہیں ہیں۔ تاہم عمومی طور پر آئی سی ٹی کے استعمال سے حکومتوں کو زیادہ کارگر ہونے میں مدد ملتی ہے، وہ بہتر اور موزوں پالیسیاں بناتی ہیں، اور سرکاری خدمات کی فراہمی میں اضافہ کر سکتی ہیں۔ مزید برآں، چونکہ سرکاری شعبہ آئی سی ٹی کی ایشیا اور خدمات کا سب سے بڑا خریدار ہوتا ہے اس لیے ای۔ گورنمنٹ کی تشکیل مقامی

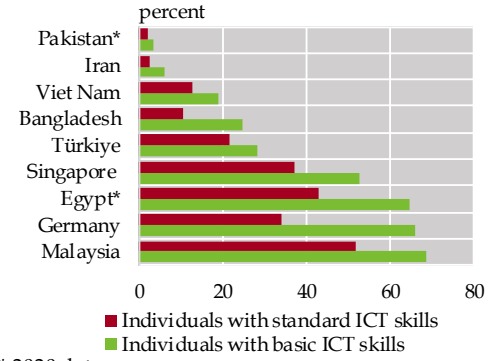
شکل 1.20: موبائل سیلولر باسٹ بلٹائی کسی جی این آئی کا فیصد 2022ء



Source: International Telecommunication Union

ڈیجیٹل انقلاب کے لیے نئی ٹیکنالوجی کو اپنانے والی اور ڈیجیٹل خواندہ افرادی قوت حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو ایک فریم ورک بنانے کی ضرورت ہے جو آبادی کے تعلیم یافتہ اور تعلیم سے محروم دونوں طبقوں میں ڈیجیٹل خواندگی میں نمو بڑھانے کو اپنا ہدف بنائے۔ چونکہ ٹیکنیکل اور ڈیجیٹل خواندگی کے لیے بنیادی تعلیم اساسی اہمیت رکھتی ہے اس لیے ان دونوں طبقوں کے لیے مختلف طور پر تیار کی گئی حکمت عملیوں کی ضرورت ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کوششیں کی بھی

شکل 1.21: ڈیجیٹل خواندگی: مختلف ملکوں کا موازنہ - 2021ء



* 2020 data

Source: International Telecommunication Union

Source: www.moe.gov.sg/microsites/cos2020/refreshing-our-curriculum/strengthen-digital-literacy.html; ⁹²

www.commission.europa.eu/strategy-and-policy/priorities-2019-2024/europe-fit-digital-age/europes-digital-decade-digital-targets-2030_en#the-path-to-the-digital-decade

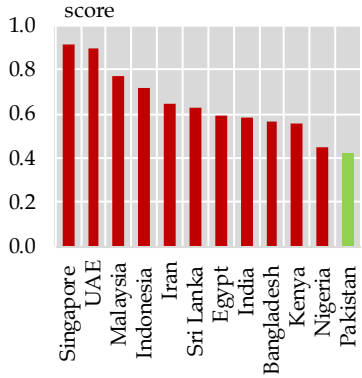
2030_en#the-path-to-the-digital-decade

سافٹ ویئر فرموں اور ٹیکنیکل اسٹارٹ اپ اداروں کی پیش کردہ خدمات کی طلب پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔⁹³ متعارف کرائی جو مختلف اداروں کے اشتراک سے بننے والا ایک پلیٹ فارم ہے۔⁹⁴ تعلیم کے ذریعے تعلیم کو فروغ دینے کے لیے وفاقی وزارت تعلیم نے 'ای۔تعلیم' متعارف کرائی جو مختلف اداروں کے اشتراک سے بننے والا ایک پلیٹ فارم ہے۔⁹⁴

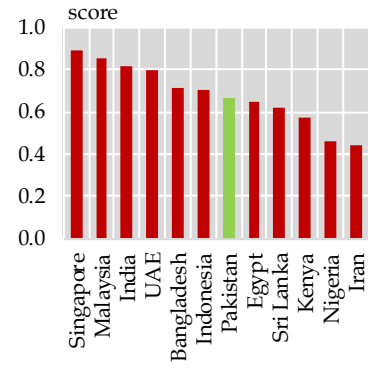
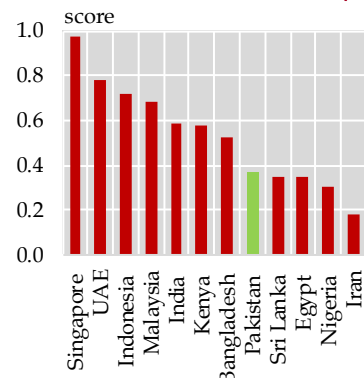
پاکستان نے ای۔گورنمنٹ کی طرف پیش رفت کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان میں تاکہ حکومتی وزارتیں کارگر بنانے اور کاغذات سے پاک ماحول قائم کرنے میں مدد دینے کے لیے ای۔آفس کا قیام شامل ہے۔ اسی طرح ایک سٹیژن پورٹل بنایا گیا ہے جو عوام کو مختلف محکموں کے خلاف شکایات درج کرانے اور حکومت کی کارکردگی پر آراء دینے کا موقع دیتا ہے۔ اسی طرح کووڈ 19 کے دوران فاصلاتی

تاہم ان اقدامات کے باوجود ٹیکنالوجی اپنانے کی حکومت کی رفتار ہم سرملکوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔⁹⁵ اقوام متحدہ کے 'ای۔گورنمنٹ ڈیولپمنٹ انڈیکس (ای جی ڈی آئی) 2022ء پر 193 ملکوں میں پاکستان کا 150 واں جبکہ بھارت اور بنگلہ دیش کا بالترتیب 105 اور 111 واں درجہ ہے۔⁹⁶ اگرچہ اقوام متحدہ کے 'ای۔شرکت' اشاریے (e-Participation index) میں پاکستان کی

ای گورنمنٹ انڈیکس



شکل 2.2: 1.22: گورنمنٹ ٹیک میچورٹی انڈیکس ای پارٹی سیشن انڈیکس



Source: United Nations Department of Economic and Social Affairs; and World Bank

⁹³ عالمی بینک۔ (2022)۔ E۔governance۔ www.worldbank.org/en/topic/digitaldevelopment/brief/e-government۔ فروری 2023ء کو دیکھی گئی۔

United Nations (2022). *E-governance*. www.worldbank.org/en/topic/digitaldevelopment/brief/e-government. Retrieved February 2023.

Government Survey 2022, the Future of Digital Government. New York: United Nations Department of Economic and Social Affairs; J. Lee (2016). *Digital Government Impacts in the Republic of Korea: Lessons and Recommendations for Developing Countries*. In T. G. Karippacheril, S. Kim, R. P. Beschel Jr., C. Choi (eds.). *Bringing Government into the 21st Century: The Korean Digital Governance Experience*. Directions in Development. Washington D.C.: World Bank; H. M. Zangana, N. E. Tawfiq, Dr. M. Omar (2020). "Advantages and Challenges of E-Government in Turkey." *International Journal of Creative Research Thoughts* Volume 9 Issue 11 A. Imran and S. Gregor (2005). *Strategies for ICT Use in the Public Sector in the Least Developed Countries: A Cross-Country Analysis*. *ACIS 2005 Proceedings - 16th Australasian Conference on Information Systems*.

⁹⁴ ماخذ: این آئی ٹی، E-Taleem، www.nitb.gov.pk/ProjectDetail/MzUyZTQwNDktZDYwMi00OTJkLTI1MGQtMTQzMmYxN2U2MWNk; www.etaleem.gov.pk/; www.nitb.gov.pk/AllProjects۔ تمام 13 فروری 2023ء کو دیکھی گئیں۔

⁹⁵ World Bank (2020). "Pakistan: Digital Economy Enhancement Project." *Project Information Document* Report No: PIDC29750. Washington D.C.: World Bank

⁹⁶ ای جی ڈی آئی، تین ذیلی اشاریوں کا مرکب ہے جن کے نام 'آن لائن سروس ڈیلیوری'، 'ذیلی مواصلات' اور 'انسانی سرمایہ' ہیں۔ ماخذ: اقوام متحدہ کا محکمہ اقتصادی و سماجی امور۔

خصوصی سیکشن

ہونے، اور سرکاری رقوم کے غیر موثر استعمال جیسے خطرات ہوں گے تاہم یہ احساس بڑھتا جا رہا ہے کہ سرکاری خریداری مقامی فرموں کو ترغیب دینے کے لیے بھی مفید طریقہ کار ہو سکتی ہے۔ ایسا کرنے سے ملکی آئی ٹی فرموں کو بڑھنے میں مدد ملے گی جو بالآخر بین الاقوامی مارکیٹوں میں مسابقت کے قابل ہو جائیں گی۔

مثال کے طور پر سنگاپور کی حکومت مختلف سرکاری اداروں کے لیے قابل عمل طریقے تیار کرنے میں مقامی آئی سی ٹی فرموں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، اور کامیاب فرموں کو بین الحکومتی شراکتوں کے ذریعے مزید آگے بڑھاتی ہے۔ سنگاپور کی برآمدات کرنے والی بعض بڑی بڑی آئی ٹی فرموں نے اس طرح سے ترقی کی ہے۔⁹⁹ سری لنکا کی آئی سی ٹی ایجنسی غیر ملکی اور مقامی فرموں کے مابین جو انٹ وینچر ز کو فروغ دے کر اور سرکاری خریداری کے معیار میں ایسے جو انٹ وینچر ز کو ترجیح دے کر مقامی آئی سی ٹی فرموں کی ترقی میں بھی مدد کرتی ہے۔¹⁰⁰ پاکستان میں بھی ایسے اقدامات زیر غور لائے جاسکتے ہیں اور اس کا ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آئی ٹی کنٹریکٹرز کو یہ اجازت ہو یا انہیں ایسا کرنے کی ترغیب دی جائے کہ وہ مطلوبہ کام کا کچھ مخصوص حصہ آئی ٹی کی ان مقامی چھوٹی فرموں کو ذیلی ٹھیکے (sub-contract) پر دے دیں جو سرکاری خریداری کے معیار پر اپنے طور پر فی الحال پورا نہ اترتی ہوں۔

جدید ترین ٹیکنالوجی کے موافق عوامل (Enablers)

سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں ڈیجیٹل انقلاب کے لیے جدید ترین (cross-cutting) ٹیکنالوجیز کے مجموعے اور ذیلی فریم ورکس کی ضرورت ہے جو سافٹ

کارکردگی نسبتاً بہتر ہے، جس کی جزوی وجہ سٹیٹن پورٹل ہے، تاہم حکومت کی طرف سے آئی سی ٹی کے استعمال کی بحیثیت مجموعی پختگی کے لحاظ سے چار اہم شعبوں میں بہتری کی خاصی گنجائش موجود ہے: مرکزی حکومتی خدمات، عوام کو خدمت کی فراہمی، شہریوں کے ساتھ ڈیجیٹل ذرائع سے تعلق، اور حکومت کا ٹیکنالوجی میں بطور معاون کردار (شکل 1.22)۔

سرسری معلومات سے ان مشاہدات کی تصدیق ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگرچہ 'ای۔ آفس' (e-office) اور سرکاری ریکارڈز کی ڈیجیٹائزیشن کا آغاز ہو چکا ہے، تاہم اس پر عملدرآمد اور استعمال عام نہیں ہوا ہے۔ درحقیقت سرکاری شعبہ جب آئی سی ٹی کو استعمال کرتا ہے تو شہریوں پر اس کے مثبت اثرات پڑتے ہیں اور وہ بھی ڈیجیٹائزیشن کے عمل میں شریک ہونے لگتے ہیں، اس لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو نظم و نسق کے تمام پہلوؤں میں آئی سی ٹی کا اپنا استعمال بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کوشش بھی کرنی چاہیے کہ ڈیجیٹل سہولتوں کے استعمال کے حوالے سے معاشرے میں پائی جانے والی اونچ نیچ کم سے کم ہو اور یہ یقینی بنایا جائے کہ 'ای۔ گورنمنٹ' عدم مساوات پیدا نہ کرے۔⁹⁷ نیز، سرکاری شعبے میں خریداری (procurement) کے قواعد پر، جو فی الحال مستحکم اور بڑی آئی ٹی فرموں ہی پر مہربان ہیں، نظر ثانی کی ضرورت ہے تاکہ ملکی آئی ٹی صنعت کو فروغ ملے جو بنیادی طور پر چھوٹی اور نئی فرموں پر مشتمل ہے۔⁹⁸

اگرچہ چھوٹی اور کم مستحکم فرموں کے حق میں سرکاری خریداری کے قواعد نرم کرنا ایک مشکل کام ہو گا کیونکہ اس میں اقربا پروری، سرکاری خدمات کا معیار پست

⁹⁷ عالمی بینک (2020ء)، "Pakistan: Digital Economy Enhancement Project." Project Information Document Report No: PIDC29750. Washington

D.C.: World Bank

⁹⁸ عالمی بینک کی رپورٹ، Pakistan Economic Policy for Export Competitiveness Digital Pakistan: A Business and Trade Assessment, Washington

D.C.: World Bank

⁹⁹ V. Grant (2018). Critical Infrastructure Public-Private Partnerships: When is the Responsibility for Leadership Exchanged?, Security

Challenges Journal, Vol. 14, Issue 1, pp. 40-52

¹⁰⁰ UNCTAD (2013). Promoting Local IT Sector Development Through Public Procurement. Geneva: United Nations Conference on Trade

and Development

پاکستان میں قومی سطح کا پہلا سرکاری ڈیٹا سینٹر 2016ء میں قائم ہوا تھا۔ یہ کلاؤڈ سمیت کئی قسم کی خدمات فراہم کرتا ہے۔¹⁰⁴ اس کے مقابلے میں بھارت نے اپنا پہلا ڈیٹا سینٹر 2008ء میں اور بنگلہ دیش نے 2009ء میں بنایا تھا، چنانچہ پاکستان میں یہ خاصی تاخیر سے قائم ہوا۔¹⁰⁵ تاہم کلاؤڈ کی اہمیت کے پیش نظر پاکستان کی متعلقہ وزارت آئی ٹی کی ڈیٹا سینٹر پاکستان پالیسی میں، جس کا مقصد ملک میں تیز رفتار ڈیٹا سینٹریشن ہے، کلاؤڈ انفراسٹرکچر اور اس کی متعلقہ خدمات کے فروغ کے لیے پالیسی رہنمائی دی گئی۔ چنانچہ 2022ء میں 'پاکستان کلاؤڈ فرسٹ پالیسی' (پی سی ایف پی) کا آغاز ہوا جس کا مقصد اداروں، بشمول سرکاری شعبے کے اداروں، کو کلاؤڈ پر مبنی طریقوں کی طرف منتقل ہونے میں رہنمائی دینا اور باختیار بنانا ہے۔ پی سی ایف پی کے آغاز سے پہلے اسٹیٹ بینک نے بھی بینکاری صنعت کو اپنی غیر بنیادی (non-core) بینکاری سرگرمیوں کے لیے کلاؤڈ پر مبنی طریقے استعمال کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس اجازت کو حال میں مزید وسعت دیتے ہوئے بینکاری صنعت کو اپنے بنیادی آپریشنل ڈیٹا کے لیے بھی کلاؤڈ پر مبنی طریقوں کے استعمال کی اجازت دی گئی ہے۔¹⁰⁶ سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے بھی اپنے زیر نگرانی شعبوں کے لیے کلاؤڈ ایڈاپشن

ویز اور اسٹارٹ اپ اداروں سے ہونے والی ڈیٹا سینٹریشن دونوں میں نمونے کے لیے ایک بنیاد کا کام کر سکے۔ ان میں سب سے ضروری فریم ورکس کلاؤڈ اسٹورج اور کمپیوٹنگ، سائبر سیکورٹی، ڈیٹا میز اور انٹر آپریشنلٹی ہیں۔

ایک ڈیٹا سینٹر میں ڈیٹا سینٹریشن تیار کرتی ہے اور پروان چڑھاتی ہے جن کے ذخیرے (اسٹورج) اور استعمال کے لیے کلاؤڈ اسٹورج اور کمپیوٹنگ جیسی مختلف قسم کی کلاؤڈ سروسز کی ضرورت ہوتی ہے۔¹⁰¹ مستقبل میں کلاؤڈ ٹیکنالوجی کے استعمال کے ناگزیر ہونے کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ بزنس پراسیسز کے ساتھ ساتھ اپیلی کیشن سافٹ ویئر اور انفراسٹرکچر مارکیٹ کے شعبے میں آئی سی ٹی کے 51 فیصد سے زائد اخراجات 2025ء تک پبلک کلاؤڈ پر منتقل ہو جائیں گے۔¹⁰² تاہم، عالمی سطح پر خاص طور پر پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک میں، کئی رکاوٹوں کی بنا پر کلاؤڈ پر منتقلی اور اسے اپنانے کی رفتار میں کمی آگئی ہے۔ ان رکاوٹوں میں انٹرنیٹ کا کمزور یا ناقابل بھروسہ ارتباط، ضوابط اور معیار بندی کی کمزوری یا عدم موجودگی، ڈیٹا لوکلائزیشن کے سخت قوانین، اور کلاؤڈ پر مبنی سیکورٹی کے طریقوں پر مہارت رکھنے والے پیشہ ور افراد کی کمی شامل ہیں۔¹⁰³

¹⁰¹ کلاؤڈ اسٹورج سے مراد فاصلاتی مقامات پر نصب سرورز پر ڈیٹا سینٹریشن ہے جبکہ کلاؤڈ کمپیوٹنگ انٹرنیٹ کے ذریعے مختلف سہولتوں کی فراہمی ہے۔ ان سرورز کی دیکھ بھال ایک تیسرا فریق کرتا ہے۔

Source: GARTNER. (website: www.gartner.com/en/newsroom/press-releases/2022-02-09-gartner-says-more-than-half-of-102)

enterprise-it-spending 18 جنوری 2023ء کو دیکھی گئی۔

S. T. Koudah, B.E. Popovsky and A. Tsete (2014). *Barriers to Government Cloud Adoption*, International Journal of Managing

Information Technology, Vol.6, No.; T. Vemu and P. Sravya (2019). *A Study on Cloud Migration Models and Security Issues in Cloud Migration*, Department of Computer Science and Engineering, SSRN Electronic Journal, Vol. 6, Issue 4; Cloud Insights survey, Longitude Research, (2017). Oracle Cloud Platform. Move Workloads to the Cloud; Accenture Report. *Sky high hopes: Navigating the barriers to*

maximizing cloud value. Dublin: Ireland

¹⁰⁴ ماخذ: نیشنل ٹیلی کام سنٹر کی ویب سائٹ، www.ntc.net.pk/orderbooking/home.asp، 25 جنوری 2023ء کو دیکھی گئی۔

¹⁰⁵ India National Informatics centre website. (www.nic.in/servicecontents/data)

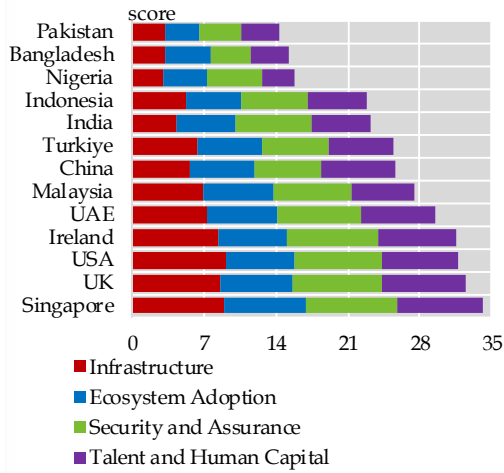
centre/#:~:text=The%20National%20Data%20Centres%20form,and%20NDC%20Bhubaneshwar%20in%202018. accessed on January 26, 2023);

GovTech Maturity Index Update 2022. Trends in Public Sector Digital Transformation, The International Bank for Reconstruction and

Development: Washington D.C

¹⁰⁶ اسٹیٹ بینک سرکلر نمبر 4 برائے 2020ء، www.sbp.org.pk/bprd/2020/C4.htm، اسٹیٹ بینک سرکلر نمبر 1 برائے 2023ء، www.sbp.org.pk/bprd/2023/C1.htm

شکل 1.23: کلاؤڈ ایکو سسٹم انڈیکس-2022ء



Source: Massachusetts Institute of Technology Technology Review

حکومت رعایت پر یا لیز پر زمین دے سکے اور زیر منصوبہ 5G رول آؤٹ کے تحت بجلی اور تیز رفتار انٹرنیٹ کی فراہمی کو یقینی بنا سکے۔

ڈیجیٹلائزیشن کے امکانات کو لاحق ایک کلیدی خطرہ سائبر سیکورٹی کا ہے کیونکہ اسٹوریج اور پراسیسنگ انفراسٹرکچر کے لیے سائبر سیکورٹی، نجی معلومات (privacy) اور ڈیٹا کی خود مختاری (data sovereignty) کی خلاف ورزی ایک چیلنج ہے۔ اس میں دوسرے خطرات بھی پنہاں ہیں جیسے ڈیجیٹل شناخت کا گم ہونا، مالی نقصانات، نجی و ذاتی ریکارڈز، اور ڈیجیٹل وجود کے کئی دوسرے پہلوؤں کا زیاں۔ اسی لیے ضابطہ ساز اداروں کی نظر میں ڈیجیٹلائزیشن کو لاحق اہم ترین

گانڈلائزنگ کا مسودہ 2021ء میں جاری کیا،¹⁰⁷ تاہم ان رہنما ہدایات کو اب تک حتمی صورت نہیں دی جاسکی ہے۔

سرکاری شعبے میں کلاؤڈ اپنانے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے کیونکہ صرف وفاقی حکومت کے پاس 40 سے زیادہ ڈویژن اور 600 منسلک محکمے ہیں۔¹⁰⁸ تاہم، اس شعبے میں پی سی ایف پی کا کامیاب نفاذ مختلف سرکاری محکموں کی مربوط کوششوں پر منحصر ہے؛ مثال کے طور پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں (پی ایس ڈی پی) اور سرکاری خریداری میں کلاؤڈ کے استعمال کو یقینی بنانا۔¹⁰⁹ یہ ایسا شعبہ ہے جس میں منتقلی اور مسلسل عمل درآمد کے لیے فی الوقت ایک تفصیلی ایکشن پلان کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، ابہام سے بچنے کے لیے ڈیٹا ریڈیڈنسی، سیکورٹی پروٹوکول اور سرٹیفیکیشن ایکریڈنٹیشن کے حوالے سے ہر محکمے کے کردار اور ذمہ داریوں کو بھی واضح طور پر بیان کرنے کی ضرورت ہے۔¹¹⁰

سرکاری اور نجی شعبے میں دیگر شعبے جو کلاؤڈ کو وسیع تر اختیار کرنے کے حوالے سے توجہ مانگتے ہیں ان میں کلاؤڈ انفراسٹرکچر، متعلقہ انسانی سرمایہ اور اس کے ساتھ ساتھ سیکورٹی میں بہتری شامل ہے، جس کا ثبوت عالمی کلاؤڈ ایکو سسٹم کے معاملے میں ایم آئی ٹی ٹیکنالوجی ریویو کے مطابق 76 ممالک میں پاکستان کا 73 واں درجہ ہے۔ اس ریویو میں چار کلیدی بیانیوں سے جائزہ لیا گیا (شکل 1.23)۔ اس مقصد کے لیے ایک طریقہ جس پر غور کیا جاسکتا ہے یہ ہے کہ بڑے غیر ملکی کلاؤڈ آپریٹرز کو پاکستان میں آپریشنز قائم کرنے کی ترغیب دی جائے۔ ایسا کرنے کے لیے ڈیٹا سینٹرز کو خصوصی ٹیکنالوجی زون کے طور پر قائم کرنے کی اجازت دی جائے جہاں

¹⁰⁷ ایس ای سی پی کی ویب سائٹ، www.secp.gov.pk/document/draft-cloud-adoption-guidelines-for-incorporated-companies/?wpdmml=42956&refresh=63d22f61cecd1674719073۔

¹⁰⁸ حکومت پاکستان کی ویب سائٹ www.pakistan.gov.pk/ministries_divisions.html، 25 جنوری 2023ء کو دیکھی گئی۔

¹⁰⁹ H. Fatima and N. Qazi (2022). Untethering from Legacy Infrastructure: Pakistan's Cloud First Policy, Centre for Digital Transformation, Islamabad: Tabadlab

¹¹⁰ World Bank (2020). *Pakistan: Digital Economy Enhancement Project (P174402)*, Project Information Document (PID), Concept Stage, Report No: PIDC29750 Washington D.C.: World Bank

پہلوؤں سے جائزہ لیتا ہے: قانونی، تکنیکی، ادارہ جاتی، استعداد کاری اور تعاون کے اقدامات۔ ڈیٹا پروٹیکشن بل (ڈی پی پی) اور سائبر سیکورٹی کی قومی پالیسی (این سی پی) کی حالیہ منظوری سے سائبر سیکورٹی اشاریے کے قانونی جز میں پاکستان کی عالمی درجہ بندی میں بہتری کی امید کی جاسکتی ہے تاہم، اس حقیقت کے پیش نظر کہ سائبر سیکورٹی کی خلاف ورزیوں سے عوام کے اعتماد کو دھچکا پہنچتا ہے جو بالآخر ڈیجیٹلائزیشن کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے، پاکستان کا بہت کم اسکور یہ ظاہر کرتا ہے کہ

خطرہ میں سے ایک سائبر سیکورٹی ہے، اور فن ٹیک اور دوسرے مالی ادارے سائبر سیکورٹی کے خطرات کو سیالیت کے خطرات کے مساوی قرار دیتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے 2016ء میں الیکٹرانک جرائم کے انسداد کا ایک قانون 'پروپویشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ' (پیکا) منظور کیا گیا جس کے بعد 2021ء میں ڈیٹا کے تحفظ کا بل منظور کیا گیا تاکہ آن لائن ڈیٹا کے تحفظ اور رازداری کو یقینی بنایا جاسکے، اور شہریوں کی نجی معلومات کے تحفظ کو یقینی بنانے میں مدد دی جاسکے۔ سائبر سیکورٹی کی قومی پالیسی کا 2021ء میں اعلان کیا گیا جس کا مقصد سیکورٹی، رازداری، سالمیت، اور سرکاری اور نجی شعبے میں ڈیجیٹل اثاثوں کی دستیابی کو یقینی بنانا تھا۔

جدول 1.5: گلوبل سائبر سیکورٹی انڈیکس-2020ء

درجہ	اسکور	امریکہ
1	100.0	امریکہ
2	99.5	برطانیہ
4	98.5	سنگاپور
10	97.5	بھارت
11	97.5	ترکیہ
24	94.9	انڈونیشیا
25	94.6	ویت نام
44	86.5	تھائی لینڈ
53	81.3	بھارت
54	81.1	ایران
61	77.0	فلپائن
79	64.9	پاکستان
83	58.7	سری لنکا

» جی سی ایس آئی قانونی، تکنیکی، ادارہ جاتی، استعداد کاری اور تعاون پر مبنی اقدامات کی بنیاد پر تخمینہ لگا تا ہے۔

ماخذ: انٹرنیشنل ٹیلی کمیونٹی کیشن یونین

علاوہ ازیں آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات کی وزارت نے بہترین عالمی روایات کے مطابق کمپیوٹر ایمر جنسی ریڈی نیس ٹیم (سی ای آر ٹی) کے لیے قواعد کا مسودہ تیار کیا ہے، یہ سائبر واقعات سے نمٹنے کی مجموعی استعداد کا ایک اہم جز ہے۔ قواعد کو حتمی صورت دی جا رہی ہے۔ حتمی شکل دیے جانے اور منظوری کے بعد تمام سرکاری ادارے اپنے ماتحت آنے والے شعبوں کے لیے سی ای آر ٹی یا 'سرٹ' تشکیل دیں گے اور نجی شعبے سے تعاون کریں گے۔¹¹¹ مثال کے طور پر پی ٹی اے نے ٹیلی مواصلات کے شعبے کی حفاظت کے لیے اپنی 'سرٹ' تشکیل دی ہے۔¹¹² آئی ٹی کی وزارت کا شعبہ قانون فی الحال نیشنل سائبر سیکورٹی ایکٹ کا جائزہ لے رہا ہے۔ توقع ہے کہ پارلیمنٹ سے حتمی کی منظوری میں ایک سال تک کا وقت لگے گا۔ تیزی سے ارتقا پذیر ڈیجیٹل ورلڈ سے ہم آہنگ رہنے کی غرض سے مملکت تراہم کے لیے پارلیمنٹ میں 'پیکا' 2016ء کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔¹¹³

اگرچہ یہ امید افزا پیشرفت ہے، تاہم سائبر سیکورٹی کے عالمی اشاریے 2020ء میں پاکستان اپنے ہمسر ملکوں سے اب بھی پیچھے ہے۔ یہ اشاریہ سائبر سیکورٹی کا پانچ

¹¹¹ وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات کے حکام کے ساتھ خط کتابت کے مطابق۔

¹¹² پاکستان ٹیلی کمیونٹی کیشن اتھارٹی کی ویب سائٹ، --www.pta.gov.pk/en/media-center/single-media/pta-launches-cert-portal-for-telecom-industry

16050421 مارچ 2023ء کو دیکھی گئی۔

¹¹³ وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات کے حکام کے ساتھ خط کتابت کے مطابق۔

شکل 1.24: حالیہ ضوابطی و پالیسی پیش رفت

Policies in Draft Stages												
Digital Pakistan Policy (MoITT)			Regulations for Digital On-Boarding of Merchants (SBP)				National Cyber Security Policy (MoITT)			National Broadband Policy 2021 (MoITT)		
Regulations for Electronic Money Institutions (SBP)			Regulatory Sandbox (SECP)		Raast - Instant Payment System (SBP)		Pakistan Cloud First Policy (MoITT)			Personal Data Protection Bill 2021 - (MoITT)		Telecom Infrastructure Sharing Framework (PTA)
2018	2019	2019	2019	2019	2020	2021	2021	2021	2021	2021	2022	
National Payment Systems Strategy (SBP)		The Special Technology Zones Authority Act		Policy on Business Incubation Centers (HEC)		Licensing and Regulatory Framework for Digital Banks (SBP)		5G Strategic Plan & Policy Guidelines (MoITT)		National Freelancing Facilitation Policy - Consultation Draft (MoITT)		
e-Commerce Policy of Pakistan (MoC)												

Note: This is not an exhaustive list of policies
Source: SBP, SECP, MoC, MoITT and National Assembly

اسکورز کے لیے، بلکہ دیگر صنعتوں کے لیے بھی جیسے اسپتال اور بہتر عوامی پالیسی سازی خاص طور پر ہنگامی حالات کے دوران۔ اگرچہ ملک میں ایک نسبتاً مضبوط قومی شناختی نظام اور ادائیگی کا نظام موجود ہے، لیکن بالترتیب انٹر آپریٹبل فریم ورک اور میکانزم کی کمی سرکاری اور نجی شعبے کی ڈیٹا کے محفوظ اور بلا کاؤت تبادلے کی صلاحیت میں حائل ہے اور اس طرح ای دستاویزات، ای دستخط اور ای انوائسنگ کی طرف منتقلی کو روکتی ہے۔

پالیسی اور ادارہ جاتی تعاون

ڈیجیٹلائزیشن کو تیزی سے رو بہ عمل لانے کے لیے حکومتوں کو، خاص طور پر ترقی پذیر معیشتوں کو جو ٹیکنالوجی کی مدد سے جست لگانے کے مواقع پر نظر رکھے ہوئے ہیں، جدت طراز پالیسیوں اور بنیادی ڈھانچے کی حوصلہ افزائی کرنے، اور مناسب تکنیکی معیارات اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی اور ادارہ جاتی مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔¹¹⁵ پاکستان میں، حکومت نے آئی ٹی برآمدات کو

سائبر سیکورٹی کی کوششوں کو مختلف پہلوؤں سے مرکزی دھارے میں لانے کی ضرورت ہے (جدول 1.5)۔ ان میں یہ چیزیں شامل ہیں: سائبر سیکورٹی آڈٹ اور تعمیل کی ضرورت، سائبر سیکورٹی کی بنیادی خواندگی اور مہارتوں کے لیے قومی نصاب، سرکاری اور نجی شعبے میں تکنیکی عملہ پورا کرنے کے لیے انسانی وسائل کی ترقی کے پروگرام، اور سائبر سیکورٹی سے متعلق خصوصی عدالتیں۔¹¹⁴

ٹیکنالوجی کو فعال کرنے والا ایک اور اہم عنصر ڈیٹا رجسٹرپاں اور انٹر آپریٹبلٹی، جس سے مراد ڈیجیٹل سسٹمز کی معلومات کے تبادلے اور استعمال کی صلاحیت ہے۔ اس کی ایک مثال ڈیجیٹل شناخت ہے، جیسے نادرا کا قومی شناختی کارڈ کا نظام۔ اس کی دیگر مثالوں میں کلاؤڈ پر مبنی صحت کی سہولتیں، پولیس، عدلیہ، ٹیکسیشن اور اراضی کارڈ ریکارڈ اور یوٹیٹی سہولتوں کی ادائیگی کا سابقہ ریکارڈ شامل ہیں۔ نہ صرف ایک پھلتی پھولتی فرین ٹیک انڈسٹری کے لیے ان کی ضرورت ہے، جیسے کہ ان کے 'اپنے صارف کو پہچانیں' (کے وائی سی) کے نظام اور کریڈٹ

¹¹⁴ ماخذ: انٹرنیشنل ٹیلی کمیونیکیشن یونین، Global Cybersecurity Index Report 2020،

¹¹⁵ UNCTAD (2018). *Leapfrogging: Look Before You Leap*. Policy Brief. Policy Brief No.71. Geneva: UNCTAD; K. Lee (2021).

Economics of Technological Leapfrogging, in J. Lee, K. Lee, D. Meissner, S. Radosevic, and N. S. Vonortas (eds.) *The Challenges of Technology and Economic Catch-up in Emerging Economies*. Oxford: Oxford University Press

کوششوں کی ضرورت ہے، اس کے لیے لازمی ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں اعلیٰ ترین سرکاری دفاتر ڈیجیٹلائزیشن کے ایجنڈے کی قیادت کریں۔

مثال کے طور پر سنگاپور میں، اسمارٹ نیشن اینڈ ڈیجیٹل گورنمنٹ آفس، جو سرکاری اور نجی شعبے میں ڈیجیٹل انقلاب کو ترجیح اور فروغ دیتا ہے، براہ راست وزیر اعظم کے دفتر کے تحت کام کرتا ہے۔¹¹⁹ کینیڈا میں ڈیجیٹل اکانومی اپیلی منسٹیشن سیکرٹریٹ کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس میں سرکاری و نجی شعبے کے تمام اہم متعلقہ فریقوں کو رکھتے دی گئی ہے، اس کے علاوہ ایک بین الوزارتی فریم ورک کے ساتھ ریاستی محکموں اور ایجنسیوں میں عمل درآمد کی نگرانی کی جارہی ہے۔¹²⁰

نائیجیریا نے بھی اپنی وفاقی وزارت مواصلات کا نام بدل کر وفاقی وزارت مواصلات اور ڈیجیٹل معیشت رکھا ہے اور اسے ملک بھر میں ڈیجیٹل اکانومی پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کا مینڈیٹ دیا گیا ہے۔¹²¹ اسی طرح ملائیشیا نے ڈیجیٹلائزیشن کو تیز کرنے کے لیے ملک کے وزیر اعظم کی سربراہی میں ایک قومی ڈیجیٹل اکانومی اور چوتھے صنعتی انقلاب کی کونسل تشکیل دی ہے، اس کے ساتھ ایک اسٹریٹجک چیئنج میٹنگ آفس ہے جو ملک بھر میں عملی تبدیلیاں لانے کے لیے کونسل کے سیکرٹریٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔¹²²

فروغ دینے اور معیشت کی ڈیجیٹلائزیشن کے تناظر میں آئی ٹی ایکوسٹم کے بہت سے پہلوؤں کی معاونت کے لیے بہت سے پالیسی اور ادارہ جاتی اقدامات کیے ہیں۔ ان میں 2016ء میں نیشنل ایکویٹیٹی سنٹر کا قیام، ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء کی تشکیل اور ای کامرس پالیسی 2019ء شامل ہیں۔

اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے بھی پالیسی اقدامات کے ذریعے ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیوں اور فرینٹیک کو فروغ دیا ہے، جیسے کہ تاجروں کی ڈیجیٹل آن بورڈنگ کے لیے ضوابط۔¹¹⁶ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے آئی ٹی برآمد کنندگان کو سہولت فراہم کرنے کے لیے بینکوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان برآمد کنندگان کی برآمدی آمدنی کا 35 فیصد لازماً ان کے خصوصی بیرونی کرنسی اکاؤنٹ میں کریڈٹ کریں۔¹¹⁷ ایس ای سی پی نے ریگولیٹری سینڈ باکس فراہم کیا ہے تاکہ محدود پیمانے پر نئی اور اختراعی مصنوعات اور خدمات کے قابل عمل ہونے کی جانچ کے لیے موزوں ضوابطی شرائط پیش کی جائیں۔¹¹⁸ اس کے علاوہ کئی پالیسیاں اور ضوابط اس وقت مسودہ سازی کے مراحل میں ہیں۔ منظور ہونے کے بعد، ان سے اس شعبے کو مزید سہولت فراہم ہونے کی توقع ہے (شکل 1.24)۔

تاہم کم از کم چار اہم شعبے ایسے ہیں جن پر حکومتی پالیسی اور ادارہ جاتی تعاون کے نقطہ نظر سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اول، ڈیجیٹلائزیشن کے تمام شعبوں پر اثرات کے پیش نظر، ڈیجیٹل انقلاب کے لیے جس حد تک مربوط اور ٹھوس

¹¹⁶ ماخذ: اسٹیٹ بینک، www.sbp.org.pk/bprd/2020/CL1-Annex-A.pdf، 16 مارچ 2023ء کو دیکھی گئی۔

¹¹⁷ فارن ایکنجیٹو میٹیکل کے پیرا 36، باب 12 کے تحت خدمات کے برآمد کنندگان کو اپنی برآمدی آمدنی کا 35 فیصد پاکستان میں اپنے خصوصی غیر ملکی کرنسی اکاؤنٹس میں رکھنے کی اجازت ہے بشرطیکہ بینکوں سے درخواست کی جائے۔ جنوری 2023ء میں اسٹیٹ بینک نے آئی ٹی ایکسپورٹرز اور فری لانسرز کے لیے اس سہولت کو لازمی قرار دے دیا تھا (بذریعہ ای پی ڈی سرکلر لیٹر نمبر 2 برائے 2023ء) تاکہ اپنی زر مبادلہ کی کمائی کو ملک میں لانے کی انہیں مزید حوصلہ افزائی ملے۔ تاہم، یہ ہدایات صرف 31 مارچ 2023ء تک موثر ہیں۔ آئی ٹی شعبے کی بڑھتی ہوئی برآمدی کارکردگی اور اس مدت کے دوران ہونے والی برآمدی وصولی کی روشنی میں ان ہدایات کا جائزہ لیا جائے گا۔ www.sbp.org.pk/epd/2023/FECL2.htm

¹¹⁸ ماخذ: ایس ای سی پی، www.secp.gov.pk/regulatory-sandbox/what-is-regulatory-sandbox/، 27 نومبر 2022ء کو دیکھی گئی۔

¹¹⁹ سنگاپور کے وزیر اعظم کا دفتر، www.pmo.gov.sg/About-Us، 14 فروری 2023ء کو دیکھی گئی۔

¹²⁰ Kenya Digital Economy Blueprint (www.ca.go.ke/wp-content/uploads/2019/05/Kenyas-Digital-Economy-Blueprint.pdf)

¹²¹ Nigeria National Digital Economy Policy and Strategy (2020-2030) (www.ncc.gov.ng/docman-main/industry-statistics/policies-reports/883-national-digital-economy-policy-and-strategy/file)

¹²² Malaysia Digital Economy Blueprint (www.epu.gov.my/sites/default/files/2021-02/malaysia-digital-economy-blueprint.pdf)

خصوصی سیکشن

اور معیاری ڈیٹا میٹریٹس کے لیے پالیسی فریم ورک کی غیر موجودگی میں انٹر آپریشن بلٹی کا عنصر مفقود ہے۔¹²⁴ مزید یہ کہ ڈیجیٹل انقلاب کا ایجنڈا بھی سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں واضح نہیں ہے (جدول 1.6)۔

دوسرا شعبہ جو توجہ کا طالب ہے وہ ڈیجیٹلائزیشن ایجنڈے کے ساتھ شعبہ جاتی پالیسیوں کو ہم آہنگ کرنے سے متعلق ہے۔ بعض صورتوں میں، جیسے فن ٹیک اور ای کامرس میں ای کامرس، فن ٹیک اور مالی شمولیت پر مرکوز پالیسیوں نے ان شعبوں میں اسٹارٹ اپ اداروں کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا، تاہم کئی دوسرے شعبوں میں ڈیجیٹلائزیشن کو آگے بڑھانے کے لیے پالیسیاں بنانے یا انہیں اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، رائڈ شیئرنگ کے ٹیک اسٹارٹ اپ اداروں کو پنجاب اور سندھ میں قانونی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ پبلک ٹرانسپورٹ کے قوانین ان پر لاگو نہیں تھے۔¹²⁵ اسی طرح، سندھ ٹیلی میڈیسن اینڈ ٹیلی ہیلتھ ایکٹ 2021ء اور ٹیلی میڈیسن پاکستان کے لیے ڈرافٹ پالیسی کے سوا، ہیلتھ ٹیک اسٹارٹ اپ اداروں کو مدد دینے کے لیے صوبائی یا وفاقی سطح پر کوئی ای-ہیلتھ پالیسی موجود نہیں۔ اسی طرح کے پالیسی اور ضوابطی خلا کو دوسرے شعبوں میں دور کرنے کی ضرورت ہے، بشمول تعلیم جہاں ایڈ ٹیک اسٹارٹ اپ اداروں کی شمولیت سرکاری اسکولنگ سسٹم میں موجود خلا کو بخوبی دور کر سکتی ہے۔

تیسرا، اگرچہ اسپیشل ٹیکنالوجی زونز اتھارٹی کا مقصد ٹیکنالوجی پارکس بنانا ہے، اور نجی اور سرکاری انکیوبیٹرز بھی نیٹ ورکنگ سرگرمیوں کو منظم کرتے ہیں، تاہم ٹیک انڈسٹری میں کام کرنے والے متعلقہ فریقوں کے درمیان مکالمے کے لیے ٹیکنالوجی کلسٹر اور پلیٹ فارموں کی تشکیل کو نمایاں طور پر بہتر کرنے کی ضرورت ہے، خاص طور پر چھوٹے شہروں میں۔ اس مقصد کے لیے کسی شعبے کے مخصوص انکیوبیٹرز کی تشکیل، کلسٹرز اور اسٹارٹ اپ اداروں اور روایتی صنعتوں کے

جدول 1.6: ڈیجیٹلائزیشن پر سرکاری شعبے کے علاقائی ترقیاتی پروگرام

مختص رقم	منصوبوں کی تعداد
(سرکاری شعبے کے ترقیاتی کے مجموعی اخراجات کا فیصد)	(سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے مجموعی منصوبوں کا فیصد)
0.7	4.5
2.2	5.6
1.7	5.4
2.7	7.3
2.3	7.1

یہ علاقائی طور پر مختص رقمیں کیونکہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے ڈیجیٹلائزیشن پر حقیقی اخراجات کے رسمی تخمینے دستیاب نہیں ہیں۔ ان کی بنیاد تمام منصوبوں کا مجموعہ ہے جو واضح طور پر درج ذیل مرکزی الفاظ سے متعلق ہیں: سائبر، ڈیجیٹل (ڈیجیٹلائزیشن، ڈیجیٹلائزیشن)، ڈیٹا (مثلاً اسٹوریج کے لیے)، مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ، نالج اکانومی، کمپیوٹر اور کمپیونگ، موبائلز اور براؤزیٹ، ای-لرننگ، سمارٹ پروڈیکٹس۔ ان تخمینوں میں ان منصوبوں کے ڈیجیٹل اجزا پر کوئی مختص اخراجات شامل نہیں جنہیں واضح طور پر ڈیجیٹل منصوبوں کا نام نہیں دیا گیا ہے۔

ماخذ: متعلقہ وزارت (MoPDSI) کی بنیاد پر اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے

ان ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں کے برعکس، پاکستان میں ڈیجیٹلائزیشن کے ایجنڈے کی قیادت وزیر اعظم کے دفتر میں نہیں کی جا رہی ہے، اور نہ ہی اس کی کوئی خصوصی وزارت یا سیکرٹریٹ ہے۔ اگرچہ وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات نے ڈیجیٹل پاکستان پالیسی کا مسودہ تیار کیا ہے، تاہم پورے ملک میں نفاذ اور نگرانی کا مینڈیٹ اس کے پاس نہیں ہے۔¹²³ رہنمائی اور ہم آہنگی کے لیے ایک مضبوط ڈرائیونگ سیکرٹریٹ کی عدم موجودگی اس حقیقت سے عیاں ہے کہ مقامی حکومتوں کی سطح پر دائرہ اختیار اور صراحت کی کمی نے بڑے شہروں میں بھی فائبر آپٹک کیبلز کی تنصیب کو محدود کر دیا ہے۔ مزید برآں، مختلف سرکاری اداروں کی طرف سے ڈیجیٹلائزیشن کی مختلف کوششیں ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہیں

¹²³ ڈیجیٹلائزیشن میں وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات کا کردار صرف سہولت کار کا ہے جس کی ذمہ داری متعلقہ وزارتوں اور محکموں کے ساتھ مشاورت سے ایکشن پلان تیار کرنے کی ہے جبکہ متعلقہ وزارتیں اور محکمے اس ایکشن پلان پر اپنے دائرے میں عمل درآمد کرانے کا کردار رکھتے ہیں۔ ماخذ: وزارت آئی ٹی اور ٹیلی مواصلات (2018ء)۔ Digital Pakistan Policy. Islamabad: MoITT۔

¹²⁴ Project Information Document (PID) (2020). Pakistan: Digital Economy Enhancement Project (P174402). Concept Stage, Report No.

PIDC29750. Washington, D.C. : World Bank Group

¹²⁵ گلف نیوز، 1975263۔ www.gulfnews.com/business/careem-uber-hope-for-legal-support-in-pakistan-1.1975263، 15 فروری 2023ء کو دیکھی گئی۔

ناکافی ہے۔ اس شعبے میں فرمیں بہت چھوٹی ہیں، اور ان کی برآمدی منڈیوں میں تنوع کا فقدان ہے۔ اسٹارٹ اپ اداروں کا ایکو سسٹم ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اور وہ بھی صرف دو شعبوں میں مرکوز ہے: فین ٹیک اور ای کامرس۔ اختراعی ٹیکنالوجیز کا رہنما بننا تو درکنار، ان شعبوں میں مسلسل نمو کے لیے اور ڈیجیٹل انقلاب کا ابتدائی طور پر خیر مقدم کرنے والوں میں شامل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ افراد، وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتیں، اور تمام شعبوں میں کاروباری ادارے جدید ترین ٹیکنالوجی اپنائیں۔

اب جبکہ سافٹ ویئر اور اسٹارٹ اپ اداروں کی قیادت میں ڈیجیٹلائزیشن پوری دنیا میں پالیسی کی توجہ کا موضوع بن چکی ہے، آئی ٹی کی برآمدات اور اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے عالمی ویٹنچر کیپٹل فنڈنگ کی مسابقت آئندہ برسوں میں بڑھنے کی امید ہے۔ پاکستان میں ڈیجیٹلائزیشن کی ملکی طلب بڑھانے کی ضرورت اس امر سے مزید واضح ہوتی ہے۔

حکومت آئی ٹی کے بڑے صارفین میں سے ایک ہے، چنانچہ اس حیثیت سے وہ اپنی خدمات اور سرکاری شعبے کے آپریشنز کو ڈیجیٹلائز کر کے طلب پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا دو طرفہ اثر پڑے گا۔ اول یہ کہ اپنے کاموں میں حکومت کی کارگزاری بہتر ہوگی، آسان کاروباری ماحول پیدا ہوگا، اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی سرکاری خدمات بہتر ہوں گی۔ دوم، آئی ٹی کی چھوٹی ملکی فرموں کو حکومت کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی حل تیار کرنے کا موقع ملے گا جس سے انہیں اپنا دائرہ کار بڑھانے اور پیشہ ورانہ مہارت حاصل کرنے کا بھی موقع ملے گا، جس کے بعد وہ بین الاقوامی منڈیوں میں مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گی۔

نئی شعبے میں ایس ایم ای اداروں سمیت کاروباری اداروں میں اور بڑے پیمانے پر افراد میں ٹیکنالوجی کی طلب کو بڑھانا ہو گا تاکہ اسٹارٹ اپ اداروں کے لیے اور

درمیان تبادلے کے پروگرام بنانے سے کمیونٹی کی تشکیل میں مدد ملے گی جو ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ اداروں کی ترقی کے اہم عوامل میں سے ایک ہے۔¹²⁶

چوتھا، اگرچہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے چند خدمات کو ڈیجیٹلائز کرنے کے لیے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر میں سرمایہ کاری شروع کر دی ہے، لیکن یہ کوششیں الگ تھلگ اندازے کی جارہی ہیں، جس سے سرمایہ کاری کی دہرائی ہو رہی ہے۔ ان متوازی نظاموں کی تشکیل حکومتوں کے لیے مہنگی ہے اور افراد اور کاروبار کے لیے وقت طلب ہے۔ اگرچہ کچھ صوبائی سول رجسٹریوں کا نظام خود کار کیا جا رہا ہے، جیسے سندھ اور پنجاب میں اراضی کارپیکارڈ، تاہم ڈیجیٹلائزیشن کو تمام رجسٹریوں تک لے جانے اور نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (نادرا) سے منسلک کرنے کی ضرورت ہے جبکہ انٹر آپریبلٹی، سیکورٹی، سنگل سائن آن اور سسٹم کے کارگر انضمام کی دیگر خصوصیات کو بھی یقینی بنایا جانا چاہیے۔¹²⁷

1.4.4 اختتامی کلمات

ترقی پذیر معیشتوں کو ترقی یافتہ دنیا کے برابر آنے کے لیے تیزی سے ساتھ جست لگانے کا جو موقع ٹیکنالوجی کی حالیہ ترقی نے فراہم کیا ہے وہ پہلے کبھی نہیں تھا۔ تاہم، ٹیکنالوجی میں سب سے آگے رہنے کے لیے ڈیجیٹلائزیشن کو بروقت اپنانے کی ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل انقلاب اور جاری چوتھے صنعتی انقلاب کی رفتار پچھلی ٹیکنالوجیز سے کہیں زیادہ تیز ہے، جنہیں آگے بڑھنے اور پھیلنے میں کئی عشرے لگے تھے۔ اس کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ جو غیر فعال رہا یا تاخیر سے فعال ہو گا، اس کا نقصان بہت زیادہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان کی آئی ٹی برآمدات اور اسٹارٹ اپ سودوں میں حالیہ نمو کو ڈیجیٹلائزیشن کی ابھرتی ہوئی علامات قرار دیا جاسکتا ہے تاہم، آئی ٹی اور سافٹ ویئر کی مقامی مارکیٹ کا حجم اتنا چھوٹا ہے کہ وہ اس صنعت کو آگے بڑھانے میں مدد دینے کے لیے

Ignite (2023). Study for Assessment of Pakistan's Startup Ecosystem¹²⁶

World Bank (2022). *South Asia's Digital Opportunity: Accelerating Growth, Transforming Lives* Washington, D.C.: World Bank; World¹²⁷

Bank (2023). *Pakistan: Digital Economy Enhancement Project. Project Information Document (PI 74402)*. Appraisal Stage, Report No:

PIDA31211. Washington D.C.: World Bank; World Bank (2022). *South Asia's Digital Opportunity: Accelerating Growth, Transforming Lives* Washington, D.C.: World Bank.

خصوصی سیکشن

فن ٹیک ادارے معاشرے کی ڈجیٹل تقسیم کو دور کرنے کی جو صلاحیت رکھتے ہیں اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ مالیات ہی معاشی لین دین کی تکمیل کرتی ہے، ڈجیٹل انقلاب میں فن ٹیک کا کردار اہم ہو گا۔ تاہم، عموماً اسٹارٹ اپ اداروں کی نمو، اور خصوصاً فن ٹیک اداروں کی نمو کا انحصار اس بات پر ہے کہ حکومت ٹیکنالوجیز اور متعلقہ فریم ورک جیسے کلاؤڈ اسٹوریج اور کپیوٹنگ، سائبر سیکورٹی، سول رجسٹریشن کی ڈیجیٹائزیشن، کریڈٹ رپورٹنگ سسٹم کی اصلاحات اور مختلف سرکاری سسٹمز اور ڈیٹا بیسز کے درمیان باہمی تعاون کو یقینی بنانے کے لیے کتنی تیزی سے آگے بڑھتی ہے۔

مزید ڈجیٹل تبدیلی لانے کے لیے موجودہ مارکیٹ کو توسیع دی جائے۔ جو وجوہات آئی ٹی کے بڑے پیمانے پر پھیلاؤ کو محدود کرتی ہیں ان میں سے ایک اس کا مہنگا ہونا اور عدم دستیابی ہے، خاص طور پر دیہی آبادی کے لیے۔ اس کے تدارک کی خاطر انٹرنیٹ اور انٹرنیٹ تک رسائی کے لیے استعمال ہونے والے آلات پر ڈیوٹی اور ٹیکس کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ لوگوں میں اس تبدیلی کو جذب کرنے کی صلاحیت بڑھانا بہت اہم ہے۔ یہ مقصد مرکز اقدامات کے ذریعے ڈجیٹل خواندگی کو بڑھا کر حاصل کیا جا سکتا ہے، جن میں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال، اور ڈجیٹل تعلیم کو نصاب کا بنیادی حصہ بنانا شامل ہیں۔

سافٹ ویئر، ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ اداروں اور آئی ٹی سے متعلق دیگر شعبوں کی تشکیل کا مقصد محض یہ نہیں ہے کہ آئی ٹی انڈسٹری کو دوسری صنعتوں کے درمیان ایک فاتح بنایا جائے۔ دراصل اس کا مقصد بڑے پیمانے پر معیشت میں ڈجیٹل انقلاب لانا اور ترقی کی جست لگانا ہے۔ چنانچہ مختلف وزارتوں اور سرکاری اداروں کی طرف سے متعدد پالیسیوں اور ضابطوں نے اس کی درست بنیادیں رکھ دی ہیں۔ تاہم، تیزی سے ارتقاء پذیر آئی ٹی انڈسٹری اور اس کام کی عظیم نوعیت یہ تقاضہ کرتی ہے کہ نجی اور سرکاری شعبے کے اداروں، شعبہ جاتی پالیسیوں اور اداروں کو ہدایت دینے، رابطہ کاری اور ہم آہنگ کرنے کے لیے وزیر اعظم کے دفتر یا ایک مخصوص وزارت کی قیادت میں مسلسل اور ٹھوس کوششیں کی جائیں۔

تعلیمی اداروں اور تربیتی مراکز کو بھی آئی ٹی صنعت میں انسانی سرمائے کی طلب اور رسد کا فرق پورا کرنے پر فعال اور متوجہ ہونا چاہیے، اور تیزی سے ترقی پذیر جدید مہارتوں کے ساتھ ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ اس میدان میں انسانی سرمائے اور ڈجیٹل خواندگی میں بہتری کی خاطر وسائل مختص کرنے کے لیے نجی شعبے کو خصوصاً اہم کردار ادا کرنا ہے۔ نجی شعبے کو خصوصاً بلند قدر والے مقامی سرمایہ کاروں، فیملی فنڈز اور فاؤنڈیشنز کو اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری کرتے وقت تھل مزاج کی ذہنیت اپنانے کی ضرورت ہے۔ یہ تبدیلی خصوصاً ایڈ ٹیک، ہیلتھ ٹیک، اور معیشت کے دیگر شعبوں میں مقامی سرمایہ کاری بڑھانے کے لیے ضروری ہے جہاں ٹیکنالوجی پاکستان کے دیرینہ چیلنجوں سے مکمل طور پر نمٹ سکتی ہے، خصوصاً وہ چیلنج جو پخت، بیمہ، ٹیکسیشن، اور غیر رسمی معیشت کو دستاویزی شکل دینے سے متعلق ہیں۔

ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

(1) **جی ڈی پی:** جاری سال، جس کے لیے اصل جی ڈی پی اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں، اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسب کا حساب لگاتا ہے۔ یہ تناسب معلوم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک جی ڈی پی سے متعلق اپنے تخمینے استعمال نہیں کرتے تاکہ یکسانیت برقرار رہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تخمینے سال کی مختلف سہ ماہیوں میں بدلتے ہوئے معاشی حالات کے ساتھ مختلف ہوتے ہیں۔ مزید برآں، مختلف تجربیہ کاروں کے تخمینے الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اگر ہر کوئی ایک مختلف جی ڈی پی تخمینے کا بطور نسب نما استعمال کرے تو معاشی مسائل پر بحث بہت الجھ جائے گی۔ چنانچہ معاشی مسائل پر با معنی بحث کے لیے ایک مشترک عدد سے مدد ملتی ہے اور منصوبہ بندی کمیشن کا دیا ہوا عدد اس مقصد کو بہتر طور پر پورا کرتا ہے۔

(2) **مہنگائی:** مہنگائی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط مہنگائی، (ii) سال بسال یا سالانہ مہنگائی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ مہنگائی۔ مدتی اوسط مہنگائی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (قومی، شہری اور دیہی) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ مہنگائی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation } (\pi_{Ht}) = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation } (\pi_{YoYt}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation } (\pi_{MoMt}) = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔ صارف اشاریہ قیمت قومی، شہری یا دیہی ہو سکتا ہے۔ طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے براہ کرم دیکھیے:

www.pbs.gov.pk/content/methodology-2

(3) **قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری:** مجموعی سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری کا حساب لگاتے وقت حکومتی قرض گیری کی بینکاری نظام میں اس کی امانتوں سے مطابقت کی جاتی ہے، (ii) روپے اور دیگر کرنسیوں کی امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس سے بیرونی قرضے کی روپے میں قدر متاثر ہوتی ہے۔

4) **حکومتی قرض گیری:** بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:

اسٹیٹ بینک سے قرض، وفاقی حکومت براہ راست اسٹیٹ بینک سے ویز اینڈ میز ایڈوانس (Ways and Means Advance) کے راستے یا مارکیٹ ریپلیٹنڈ ٹریژری بلز (ایم آر ٹی بیلز) کی (اسٹیٹ بینک کے ہاتھوں) خریداری کے ذریعے قرض لے سکتی ہے۔ ویز اینڈ میز ایڈوانس سے حکومت ایک وقت میں سال میں 10 کروڑ روپے تک 4 فیصد سالانہ کی شرح سود پر قرض لے سکتی ہے۔ اس سے زیادہ رقم اسٹیٹ بینک کی جانب سے بہ وزن اوسط یافت پر ششماہی ایم ٹی بیلز کی خریداری کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ اس یافت کا تین ٹریژری بلز کی حالیہ ترین پندرہ روزہ نیلامی سے کیا جاتا ہے۔

صوبائی حکومتیں اور حکومت آزاد جموں و کشمیر بھی اپنے ڈیٹریبلنس (اور ڈرافٹ) جس کی ان کے لیے طے شدہ حدود ہیں براہ راست اسٹیٹ بینک سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان قرضوں پر شرح سود ششماہی ایم ٹی بیلز کی سہ ماہی اوسط یافت ہوتی ہے۔ اگر اور ڈرافٹ حدود کی خلاف ورزی ہو تو صوبے پر 4 فیصد سالانہ کی اضافی شرح سے ہر جانہ لیا جاتا ہے۔ تاہم 29 جون 2020ء کو وفاقی حکومت نے اسٹیٹ بینک سے صوبائی حکومتوں کو براہ راست قرض دینے کا کام خود لے لیا ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے چاروں صوبائی حکومتوں اور اسٹیٹ بینک (بطور ایگزیکٹیوٹر) کے ساتھ وفاقی حکومت سینٹرل اکاؤنٹ نمبر 1 (غیر غذائی) سے ویز اینڈ میز قرضے دینے کے لیے 29 جون 2020ء کو ایک سہ فریقی معاہدہ کیا ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر (i) سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیلز) کی پندرہ روزہ نیلامی؛ (ii) 10، 5، 3، 15 اور 30 سال کے معینہ شرح کے پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی؛ (iii) 10، 5، 3 سال کے رواں شرح کے پی آئی بیلز؛ (iv) صکوک اور (v) صکوک کے بیج مو جمل (موخر ادا ہنگی کی بنیاد پر) کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) اجناسی مالکاری:

وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں دونوں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔ ان اجناس کی فروخت کی آمدنی بعد میں اجناسی قرض کی واپسی میں استعمال ہوتی ہے۔

5) **اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات:** مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کے اختلافات ہیں۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں دی گئی ہیں۔

¹ یہ جنوری 2022ء کے دوران میں اسٹیٹ بینک ایکٹ میں ترامیم سے قبل لاگو تھا۔ اسٹیٹ بینک ایکٹ کے سیکشن 9(1) (28 جنوری 2022ء تک ترمیم کی گئی) کے مطابق "اسٹیٹ بینک حکومت، یا کسی حکومتی ملکیتی ادارے یا کسی دوسرے سرکاری ادارے کا کوبراہ راست قرضہ یا اس کی کسی ذمہ داریوں کی ضمانت نہیں دے گا۔"

ضمیمہ

(الف) **بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار):** وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زرعی سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زرعی سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) **بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):** توازن ادائیگی میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات بینکاری اعداد و شمار پر مبنی ہوتے ہیں جن کا انحصار زر مبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر ہوتا ہے جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔

فرہنگ (انگریزی-اردو)

accommodative monetary policy	نرم زری پالیسی	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی
anecdotal evidence	منقولی شواہد	liabilities	واجبات
demand pressure	طلبی دباؤ	liquidity	سیالیت
benchmark	نشانہ	maturity	عرصیت / میعاد
Completely Built Units	مکمل ساختہ اکائیاں	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
core inflation	توزی مہنگائی	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
CPI inflation	صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
Cash Reserve Requirement	مطلوبہ نقد محفوظ	portfolio	جزدان
demand pressure	طلبی دباؤ	profitability	نفع یابی
direct tax	براہ راست ٹیکس	proxy indicators	نیابتی اظہاریے
exchange rate	شرح مبادلہ	remittances	ترسیلات زر
external sector	بیرونی شعبہ	remunerative	نفع بخش
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	retailer	خرده فروش
Foreign Portfolio Investment	بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	sovereign bond	ریاستی بانڈ
growth	نمو	subsidy	زرعانت
injection	ادخال	surplus	فاضل

فرہنگ (اردو-انگریزی)

demand pressure	طلبی دباؤ	injection	ادخال
maturity	عرصیت / میعاد	direct tax	براہ راست ٹیکس
surplus	فاضل	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
core inflation	قوزی مہنگائی	Foreign Portfolio Investment	بیرونی ہزدانی سرمایہ کاری
circular debt	گردشی قرضہ	external sector	بیرونی شعبہ
Completely Built Units	مکمل ساختہ اکائیاں	Large Scale Manufacturing	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
Cash Reserve Requirement	مطلوبہ نقد محفوظ	remittances	ترسیلات زر
anecdotal evidence	منقولی شواہد	portfolio	ہزدان
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ	Net Foreign Asset	خالص بیرونی اثاثہ
accommodative monetary policy	نرم زری پالیسی	Net Domestic Asset	خالص ملکی اثاثہ
benchmark	نشانہ	retailer	خرده فروش
remunerative	نفع بخش	sovereign bond	ریاستی بانڈ
profitability	نفع یابی	subsidy	زراعت
growth	نمو	liquidity	سیالیت
proxy indicators	نیاپتی اظہاریے	exchange rate	شرح مبادلہ
liabilities	واجبات	CPI inflation	صاف اشاریہ قیمت مہنگائی